

جلد ہفتم

مسند امام احمد بن حنبل

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مؤلف: **حیثم بن ابراہیم بن محمد بن حنبل** رحمہ اللہ

مترجم: **مولانا محمد ظفر اقبال**

WWW.IRCPK.COM

مکتبہ رحمانیہ

پتہ: اسٹیشن خری سٹریٹ، اندرون لاہور
فون: 3724228-37355743-042

وَمَا أَكْمَلُوا لَكَ شَيْئًا فَيَسْتَنْبِطُوا مِنْ دُونِكَ وَأَن يَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ بِنَبِيِّهِ فَلْيَكْفُرُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ تم کو دیکھیں کہ لے لا اور جس سے کریں اس پر آمناؤ

مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ
مترجم

جلد ہفتم

مؤلف

حَضْرَةُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَلٍ

(المؤلفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ رحمانیہ



اِقْرَأْ سِتْرًا خَرَفَ سِتْرًا اَوْ وَتَارَانِ لَا تَقْعُدْ
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: مُسند امام احمد بن حنبلؒ (جلد ہفتم)

مُترجمہ: مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت و طباعت صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں
تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے
لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

www.KitaboSunnat.com

مُسْنَدُ الْاَنْصَارِ

۱۲ ابوالمہرہ حضرت ابی بن کعب ؓ کی احادیث	⊗
۹۵ حضرت ابوذر غفاری ؓ کی مرویات	⊗
۲۰۱ حضرت زید بن ثابت ؓ کی مرویات	⊗
۲۳۱ حضرت زید بن خالد جہنی ؓ کی حدیثیں	⊗
۲۳۶ حضرت ابوذر داء ؓ کی مرویات	⊗
۲۵۲ حضرت اسامہ بن زید ؓ کی مرویات	⊗
۲۸۳ خاجہ بن صلت ؓ کی اپنے چچا سے روایت	⊗
۲۸۳ حضرت اشعث بن قیس کنذی ؓ کی مرویات	⊗
۲۸۹ حضرت خزیمہ بن ثابت ؓ کی مرویات	⊗
۲۹۸ حضرت ابوہریرہ انصاری ؓ کی حدیثیں	⊗
۲۹۹ حضرت ہزال ؓ کی حدیثیں	⊗
۳۰۲ حضرت ابو واقد لہثی ؓ کی حدیثیں	⊗
۳۰۷ حضرت سفیان بن ابی زہیر ؓ کی حدیثیں	⊗
۳۱۰ حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ ؓ کی حدیثیں جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں	⊗
۳۱۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ ؓ کی حدیث	⊗
۳۱۵ حضرت حسان بن ثابت ؓ کی حدیثیں	⊗
۳۱۷ حضرت عمیر ؓ "جو آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں" کی حدیثیں	⊗
۳۱۹ حضرت عمرو بن حق خزاعی ؓ کی حدیثیں	⊗

- ۳۲۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۳۲۱ حضرت بشیر بن خصاصہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۲ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۲ حضرت مالک بن عبداللہ شعمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۵ حضرت حلب طائی رضی اللہ عنہ کی
- ۳۲۹ حضرت مطرب بن عکامس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۳۰ حضرت میمون بن سہاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۳۰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۳۸۷ حضرت ابوانامہ صدی بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۴۲۷ حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۷ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۸ حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۸ بنو نیر کی ایک معمر خاتون کی روایت
- ۴۲۹ ایک انصاری خاتون کی روایت
- ۴۲۹ سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت
- ۴۵۰ نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت
- ۴۵۰ سعدی رضی اللہ عنہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت
- ۴۵۰ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۲ نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۲ قبیلہ شعم کے ایک آدمی کی روایت
- ۴۵۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

۴۵۴	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
۴۵۵	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
۴۶۱	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات
۴۸۸	www.KitaboSunnat.com حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۰	حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث
۴۹۰	حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۳	حضرت ابو عبد الرحمن نہری رضی اللہ عنہ کی حدیث
۴۹۴	حضرت نعیم بن حمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۶	حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۸	حضرت عبد اللہ بن حوالہ ازوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۰۰	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۱	حضرت بہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۱	حضرت عمرو بن نفواء رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۲	حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۰۳	حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۴	حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۴	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۱	حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۲	حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۲	حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۳	حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۳	حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۴	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
۵۱۵	ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت
۵۱۶	حضرت ابو ہبہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۵۱۷ حضرت عمارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۸ حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۸ ایک نامعلوم الام صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۵۱۸ حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۵۶۵ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۶ حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۷ حضرت عبداللہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۱۶ حضرت ابومالک اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۳۳ حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۳۷ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۵۶ حضرت عبداللہ بن مالک ابن محسنہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۵۹ حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۷۰۳ متحد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات
- ۷۳۳ بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث
- ۷۳۳ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۳۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۷۳۷ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں
- ۷۳۹ بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں
- ۷۵۰ سلیمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں
- ۷۵۱ بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۳ ایک خزانہ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

- ۷۵۲ ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت
- ۷۵۳ ابو جبرہ بن ضحاک کی اپنے چچاؤں سے روایت
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت
- ۷۵۶ ایک صحابیہ رحمہا کی روایت
- ۷۵۶ حضرت حذیفہ بن یمان رحمہ اللہ کی مرویات
- ۸۳۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۱ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۱ حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۴۲ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۴۳ حضرت ذی ثمر رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۴۳ مسعود بن عجماء رحمہ اللہ کی ہمیشہ کی حدیث
- ۸۴۵ ایک غفاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۵ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۵ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک تخلص صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۷ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۷ ایک بزرگ صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۸ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۸ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۹ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت

- ۸۴۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۱ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۱ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۲ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۴۳ حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ کی مرویات
- ۸۴۲ حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی مرویات
- ۸۴۴ حضرت معتب رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۴۸ بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت
- ۸۴۸ حضرت طلحہ غفاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۸۱ حضرت محمود بن لبید رحمہ اللہ کی مرویات
- ۸۸۴ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۸۴ حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۸۸ حضرت نوفل بن معاویہ رحمہ اللہ کی حدیث
- ۸۸۸ بنو ضمرہ کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۸۹ بنو سلیم کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۸۸۹ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۸۹ بنو حارثہ کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۸۹۰ بنو اسد کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک سلمی صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۹۱ نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۹۲ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۹۶ حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۹۷ عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رحمہ اللہ سے روایت

- ۸۹۷ حضرت میتب بن حزن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۸ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۹ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۰ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۹۰۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۳ ابو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۰۴ حضرت حصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۷ حضرت سلمہ بن صحر بیاضی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۰۷ حضرت عمرو بن حق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۸ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۹۲۸ حضرت سدید بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۲۹ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۰ حضرت جابر بن حکیم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۳ حضرت ابوسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۵ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۶ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۲ حضرت قتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۳ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۵ حضرت ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۹۳۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۵۳ حضرت ابو الطفیل عامر بن واہلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۶۰ حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۰ حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۱ حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۱ حضرت جملہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

- ۹۶۲ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۶۲ حضرت حارث بن جبلیہ یا جبلیہ بن حارث رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۶۳ حضرت خالد بن عدی جہنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت سعد بن منذر انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۶۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۶ حضرت طلق بن علی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۷۰ حضرت علی بن طلق یامی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۱ حضرت عمارہ بن حزم انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۲ حضرت عمرو بن حزم انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۳ حضرت کعب بن مالک انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیث
- ۹۷۳ حضرت مالک بن عمیرہ (عمیر) اسدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۷۴ حضرت نوفل بن معاویہ دلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۵ حضرت نوفل اشجعی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۶ حضرت وازع یا زارع بن عامر عہدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۷۷ حضرت ابوامامہ حارثی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۸ حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۷۹ حضرت ابورفاعہ عدوی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں
- ۹۸۰ حضرت ابوزبیر ثقفی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۰ عبداللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت
- ۹۸۲ حضرت تلب بن ثعلبہ غبری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۸۲ حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۲ حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلق رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث
- ۹۸۳ حضرت جارود عہدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۸۳ حضرت خماک بن قیس فہری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث

- ۹۸۴ حضرت علقمہ بن رمح بلوی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۹۸۵ حضرت علی بن شیمان خفی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۹۸۶ حضرت عمرو بن تغلب نمری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۸۷ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۸۸ حضرت عمیر رحمہ اللہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں
- ۹۸۹ حضرت فروہ بن میک رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۹۲ حضرت مقداد بن اسود رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۴ محمد بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۵ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۶ حضرت ولید بن ولید رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۰۶ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۸ حضرت سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۹ حضرت ابویصرہ غفاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۰ حضرت ابوالابی ابن امراءہ عبادہ رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۱۰ حضرت سالم بن عبید رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۱۱ حضرت مقداد بن اسود رحمہ اللہ کی بقیہ حدیث
- ۱۰۱۲ حضرت ابورافع رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۹ حضرت ضمیرہ بن سعد رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت ابوبردہ ظفیری رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۲۴ حضرت بلال حبشی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۳ حضرت صہیب رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۹ حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں
- ۱۰۴۰ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رحمہ اللہ کی مرویات
- ۱۰۵۱ حضرت عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی مرویات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ

انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

اول و ثانی مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي الْمُنْذِرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو المنذر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث

مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وهو روايات جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لَيْمَنْ شَهِدَ بَدْرًا أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِنِ
قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ
(۲۱۳۹۹) محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے شرکاء میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے ابی بن کعب
بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔

(۲۱۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ أَفْصَا وَأَبَى أَفْرُونًا وَإِنَّا لَنَدْعُ كَثِيرًا مِنْ لَحْنِ أَبِي وَأَبَى يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ لَشَيْءٍ وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا
أَوْ مُثْلَهَا [صححه البخاری (۴۴۸۱)] - [انظر: (۲۱۴۰۱)، (۲۱۴۰۲)].

(۲۱۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں
سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے
ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى أَقْصَانَا وَأَبَى أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي وَأَبَى يَقُولُ أَخَذْتُ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ وَاللَّهُ يَقُولُ مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسِيَهَا [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْصَانَا وَأَبَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي شَيْئًا وَإِنَّا أَبَا سَمِيعٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ وَأَبَى يَقُولُ لَا أَدْعُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أَبِي بِكِتَابٍ [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا، حالانکہ اس کے بعد بھی قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَبَا حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُجَامِعُ أَهْلَهُ فَلَا يَنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي [صححه البخاری (۲۹۳)، ومسلم (۳۴۶)]. [انظر: ۲۱۴۰۴، ۲۱۴۰۵، ۲۱۴۰۶].

(۲۱۴۰۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴۰۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۰۳].

(۲۱۴۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

Free downloading facility of Videos Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

قَالَ كَلِّ خَافٍ كَافٍ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ١٥٤/٢)]. [راجع: ٢١٤٠٧].

(۲۱۴۰۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو یہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسرے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دھوٹی کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دوساں دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسرے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حرف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا قَالَ مَا حَكَ
فِي صَدْرِي شَيْءٌ مِنْهُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عِبَادَةَ [راجع: ۲۱۴۰۷].
(۲۱۴۰۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

(٢٦١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ آيَةِ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّعْيُ الْمَشَايِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

(۲۱۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ سورۃ الفاتحہ کی صورت پوری تورات اور انجیل میں نازل نہیں فرمائی، یہی سچ مٹائی ہے (اور اللہ فرماتے ہیں کہ) یہی سورت میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا۔

(۲۱۴۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورَةَ مَا أَنْزَلَ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى تَعْلَمَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى بَلَغَ قُرْبَ الْبَابِ قَالَ لَقَدْ كَرَّتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ السُّورَةُ الَّتِي قُلْتَ لِي قَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ تَصَلَّى فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ هِيَ هِيَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُرِيتُ بَعْدُ

(۲۱۴۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورت نہ سکھا دوں جس کی مثال تورات، زبور، انجیل اور خود قرآن میں بھی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے نکلے نہیں پاؤ گے کہ اسے سیکھ چکے ہو گے، پھر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنے لگے اور چلتے چلتے دروازے کے قریب پہنچ گئے، میں نے نبی ﷺ کو یاد دہانی کراتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سورت بتا دیجئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سنادی، نبی ﷺ نے فرمایا یہی وہ سورت ہے، وہی سب سے مٹانی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۲۱۴۱۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فَقَالَا الْعَلَاءُ عَلَى سُهَيْلٍ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا ذَكَرَ الْعَلَاءَ بِسُوءٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو صَالِحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعَلَاءِ (۲۱۴۱۲) گذشتہ حدیث راویوں کی معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ حَدِيثٌ جَوْهَرٌ رَفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ وَكَانَ عَقَبِيًّا بَذْرِيًّا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ لَقِيلَ لَهُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ نَابِتٍ يَقْتُلِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ النَّاسَ بِرَأْيِهِ فِي الْإِدْيِ يُجَامَعُ وَلَا يَنْزُلُ فَقَالَ أَعْجَلُ بِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ فَقَالَ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَوْ لَقَدْ بَلَغْتَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ قَالَ مَا فَعَلْتُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّى عُمُومَتُكَ قَالَ أَنَّى بَنُ كَعْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الْوَيْلِ وَرِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ فَالْفَقْتُ

إِلَى مَا يَقُولُ هَذَا الْفَتَى وَقَالَ زُهَيْرٌ مَا يَقُولُ هَذَا الْفَلَّامُ فَقُلْتُ كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِهِ قَالَ فَجَمَعَ النَّاسُ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا رَجُلَيْنِ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَا إِذَا جَاوَزَ الْخِثَانُ الْخِثَانُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلِ إِلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِي فَأَرْسَلِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِثَانُ الْخِثَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَتَحَطَّمَ عُمَرُ بِغَيْرِ تَغَيُّظٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَلْغِيَنِي أَنَّ أَحَدًا فَعَلَهُ وَلَا يَغْسِلُ إِلَّا أَنَّهُ كُنْتُ عُقُوبَةً

(۲۱۱۳) حضرت رفاعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، کسی نے ان سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے مجامعت کرے لیکن اسے انزال نہ ہو، اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی سے جا کر انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے دشمنِ جان! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو ایسا نہیں کیا، بلکہ یہ بات تو میرے چچاؤں نے مجھ سے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کون سے چچا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ نوجوان کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم تو نبی ﷺ کے زمانے میں ایسا ہی کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہم تو نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ایسا ہی کرتے تھے (اس کا رواج عام تھا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور دو آدمیوں یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ وجوبِ غسلِ انزال کی صورت میں ہی ہوگا، مذکورہ دونوں حضرات کا کہنا تھا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم ازواجِ مطہرات کے پاس ہو سکتا ہے لہذا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کروالیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کو بھیجا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا اگر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے ایسا کیا ہے اور غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

(۲۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ وَمَعَهُ

(۲۱۳۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا

(۲۱۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ سَمَاءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا قَالَ مَا هُوَ قَالَ نِسْوَةٌ

مَعِيَ فِي الدَّارِ قُلْنَا لِي إِنَّكَ تَقْرَأُ وَلَا تَقْرَأُ فَصَلَّ بِنَا فَصَلَّيْتَ تَمَانِيًا وَالْوُتْرُ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ قَرَأْنَا أَنَّ سَكُوتَهُ رِضًا بِمَا كَانَ

(۲۱۳۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول

اللہ! آج رات میں نے ایک کام کیا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میرے ساتھ گھر میں جو خواتین تھیں، وہ کہنے لگیں

کہ آپ قرآن پڑھنا جانتے ہو، ہم نہیں جانتیں لہذا تم ہمیں نماز پڑھاؤ، چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیئے،

اس پر نبی ﷺ خاموش رہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خاموشی مذکورہ واقعے پر رضامندی کی دلیل تھی۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّاهُ

(۲۱۳۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں داغنا تھا۔

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فِي زَمَانِهِ حَدَّثَنِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفُتَيَّا

الَّتِي كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بِهَا فِي أَوَّلِ

الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَهَا [صححه ابن خزيمة (۲۲۵ و ۲۲۶)، وابن حبان (۴۴۹/۳)]. قال الترمذی:

حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۱۵، ابن ماجه: ۶۰۹، الترمذی: ۱۱۰ و ۱۱۱). [انظر: ۲۱۴۱۸،

۲۱۴۱۹، ۲۱۴۲۰، ۲۱۴۲۱، ۲۱۴۲۲]

(۲۱۳۱۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی

جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۱۴۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ أَرْخَصَ بِهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَهَا [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۱۸) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۱۴۱۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَحْوَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۱۴۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمِعَ مِنْهُ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۱۴۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا رُخْصَةً كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۱) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۱۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا رُخْصَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لِغَلَّةِ نِيَابِهِمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا بَعْدُ يَعْنِي قَوْلَهُمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۲) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى النَّقْوَى فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي [انظر بعده]۔

(۲۱۶۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے اس مسجد کے متعلق سوال کیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى النَّقْوَى مَسْجِدِي هَذَا [راجع ماقبله]۔
(۲۱۶۲۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لِلْمَطْلَقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمَتَوَكَّى عَنْهَا قَالَ هِيَ لِلْمَطْلَقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمَتَوَكَّى عَنْهَا

(۲۱۶۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آیت قرآنی وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کا حکم اس عورت کے لئے ہے جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہیں یا اس کے لئے جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ حکم دونوں کے لئے ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۲۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقَسَانِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ بِنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرُ

إِلَىٰ مَرَبِّهِمَا أُنِيبُ بْنُ كَعْبٍ فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَىٰ لِقَائِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَامَ
إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ عَبْدُنَا خَصِرٌ فَقَالَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلَىٰ لِقَائِهِ وَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْحَوْتَ آيَةً فَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ
فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ قَالَ ابْنُ مُضْعَبٍ فِي حَدِيثِهِ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَاتِهِ أَتِنَا عِدَانَنَا
لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا فَعِنْدَ ذَلِكَ فَقَدَ الْحَوْتَ فَأَرْثَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ قَالَ فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ [النظر: ٤٩: ٢٦].

(۲۱۴۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حبر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کا گزر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی علیہ السلام کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(٢١٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعُبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أَكَلْتُ الصَّبْعُ قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ مِمَّنْ أَنْتَ فَمَا زَالَ يَنْسِبُهُ حَتَّى عَرَفَهُ فَإِذَا هُوَ مُوسَى فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ لِمَرْءٍ وَاِدِيًّا أَوْ وَاِدِيَيْنِ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا نَالًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَابْنِ عَبَّاسٍ

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre, Rawalpindi

مِمَّنْ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَبِي قَالَ فَإِذَا كَانَ بِالْعَدَاةِ فَأَعْدُ عَلَى قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ الْفَضْلِ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ وَمَا لَكَ وَلِلْكَلامِ عِنْدَ عُمَرَ وَخَشِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَكُونَ أَبِي نَسِيَ فَقَالَتْ أُمُّهُ إِنَّ أَبِيَّ عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ نَسِيَ فَقَدْ أَتَى إِلَى عُمَرَ وَمَعَهُ الدَّرَّةُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي فَخَرَجَ أَبِي عَلَيْهِمَا وَلَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنَّهُ أَصَابَنِي مَذْيٌ فَفَسَلْتُ ذَكَرِي أَوْ فَرَجِي مُسْعَرٌ شَكَّ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يُعْزِيءُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَسَأَلُهُ عَمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَدَّقَهُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه):

(۵۰۷). قال شعيب: صحيح و هذا إسناد ضعيف.]

(۲۱۳۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قحط سالی نے کھالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اس کے نسب نامے کو کریدتے رہے یہاں تک کہ اسے شناخت کر لیا اور پتہ یہ چلا کہ وہ تو مالی طور پر وسعت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کے پاس (مال و دولت کی) ایک دو وادیاں بھی ہوں، تب بھی وہ تیسری کی تلاش میں ہوگا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ کر دیا کہ ابن آدم کا پیٹ تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، پھر اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب اپنی والدہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ اسے بھول ہی نہ گئے ہوں، لیکن ان کی والدہ نے انہیں تسلی دی کہ امید ہے کہ وہ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے۔

چنانچہ اگلے دن جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کے پاس کوڑا پڑا ہوا تھا، ہم دونوں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے حضرت ابی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے تازہ وضو کیا ہوا تھا، وہ کہنے لگے کہ ”مجھے ”مذی“ لاحق ہو گئی تھی اس لئے میں نے فقط شرمگاہ کو دھویا (اور وضو کر لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔

(۲۱۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَعَجَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلَى رِجْلَيْهِ أُخْرَى هَلْ يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبُؤْسِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَمْ مَالُكَ قَالَ أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَنفَقَهُمَا لَمْ يَكُنْ يَتَذَكَّرُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا فَقُلْتُ

هَكَذَا أَفْرَأَيْهَا أُبَيُّ قَالَ فَمَرَّ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَجَاءَ إِلَيَّ أُبَيُّ فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ أُبَيُّ هَكَذَا أَفْرَأَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأَبَيْهَا فَأَبَيْهَا

(۲۱۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قحط سالی کا کھالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی اس کے سر کی طرف دیکھتے اور کبھی پاؤں کی طرف کہ شاید پریشانی کے کوئی آثار اس پر نظر آئیں؟ بالاخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے کہا چالیس اونٹ، اس پر میں نے کہہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دوادایاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو شخص توبہ کر لیتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ میں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، چنانچہ اگلے دن وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ ابن عباس کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے اسی طرح پڑھایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں اسے لکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہوں نے اسے لکھ لیا۔

(۲۱۳۲۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَفَّانُ فَلَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُبَيًّا قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَلَقَّيْتُ الْقُرْآنَ مِمَّنْ تَلَقَّاهُ وَقَالَ عَفَّانُ مِمَّنْ يَتَلَقَّاهُ مِنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَطْبٌ

(۲۱۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا امیر المؤمنین میں نے قرآن کریم اس ذات سے تازہ تازہ حاصل کیا ہے جس نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اسے حاصل کیا تھا۔

(۲۱۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ الْمَعْمُورِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمُ الْآيَةُ

(۲۱۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قرآن کریم کی سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی، وہ یہ تھی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ.....

(۲۱۳۳۱) حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَوْ يَقُولُ لَيْسَ مُوسَى صَاحِبَ خَضِرٍ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَطِيًّا فَقَالُوا لَهُ مَنْ أَعْلَمَ النَّاسَ قَالَ أَنَا فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ لِي عِنْدَ أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ رَبِّ قَارِبْهُ قَالَ قَبِلْ تَأْخُذُ حَوَاتٍ فَتَجْعَلُهُ فِي مَكَلٍّ فَحَسْبُنَا

فَقَدَرْتَهُ فَهُوَ ثُمَّ قَالَ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْنَلٍ وَجَعَلَ هُوَ وَصَاحِبُهُ يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ حَتَّى آتَا
الصَّخْرَةَ رَفَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْنَلِ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ فَجَبَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ جِرْيَةً
الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَقْبَلَ مُوسَى فَقَالَ لِقَاتِهِ آتَيْنَا لَقَيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَنْصَبْ
النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْأَذَى أَمَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ قَالَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَا يَنْصَبَانِ آثَارَهُمَا وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ أَمْسَكَ عَنْهُ جِرْيَةً الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَجَبًا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسْتَجِي عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَلَسَّمُ مُوسَى عَلَيْهِ فَقَالَ وَآلِي
بَارِئُكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَبِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْلَمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا
قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ عِلْمُكَ اللَّهُ فَانْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمِلَ بِغَيْرِ نَزْوٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ وَنَظَرَ فِي السَّفِينَةِ فَأَخَذَ
الْقُدُومَ يُرِيدُ أَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا فَقَالَ حَمِلْنَا بِغَيْرِ نَزْوٍ وَتُرِيدُ أَنْ تَخْرُقَهَا لِتَفْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنِّي نَسِيتُ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَفَقَّرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ مَا يُنْقِصُ عِلْمِي وَلَا
عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ
اسْتَطَعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَرَأَى غُلَامًا فَأَخَذَ رَأْسَهُ فَانْتَزَعَهُ فَقَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا نُكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَفِيَانُ قَالَ عَمْرُو وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنْ
الْأُولَى قَالَ فَانْطَلَقَا فَإِذَا جَدَارٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُصَ فَأَقَامَهُ وَارَآنا سَفِيَانُ بِيَدَيْهِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ هَكَذَا رَفَعًا فَوَضَعَ
رَاحَتَيْهِ فَرَفَعَهُمَا بَطْنٌ كَفِيهِ رَفَعًا فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ كَانَتْ الْأُولَى نِسِيَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبْرًا حَتَّى
يَقْصُ عَيْنَانِ مِنْ أَمْرِهِ [انظر: ٢١٤٣٣، ٢١٤٣٤، ٢١٤٣٥، ٢١٤٣٦، ٢١٤٣٨]

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) والے (موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیا کہ میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے

ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسی جگہ کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ لائے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا نبی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول انھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالو، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا

میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کا سوال بھولے سے ہوا تھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو خدا تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا۔
(۲۱۴۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّافِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا [صححه مسلم (۲۳۸۰)، وابن حبان (۶۳۲۵)، والحاكم (۶۴۳/۲)]

(۲۱۴۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”لو شئت لا اتخذت عليه اجرا“ اس طرح بھی پڑھی ہے ”لَتَخَذْتَ“

(۲۱۴۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّافِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْجِدَارُ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَرَفَعَهُمَا رَفْعًا [راجع: (۲۱۴۳۱)]
(۲۱۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دیوار گرنے کے قریب تھی،

انہوں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کھڑا کر دیا۔

(۲۱۴۳۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِيمَاءُ عَلَى عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبِي كَتَبْتُ عَنْ بَهْزٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ حَتَّى أَنْ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَمَى النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَيْهِ قَالَ بَلْ عَبْدٌ لِي عِنْدَ مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَمَى رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ خُذْ حَوْتًا فَاجْعَلْهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثُمَّ فَانْطَلِقْ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَقَرَّدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ فَوَلَّعَ فِي الْبَحْرِ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ الْمَجْمَعُ

مُوسَى لِفَتَاهُ إِنَّا عَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا يَقْصَانِ آثَارَهُمَا قَالَ وَكَانَ لِمُوسَى أَكْثَرُ الْحُوتِ عَجَبًا وَالْحُوتِ سَرَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۱۴۳۱]۔

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوح بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) (موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکل اور دریا میں سرگ بنا تی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شباہہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے، گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا اور مچھلی سرگ بنا کر چلی گئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۴۳۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَيْسَ مُوسَى بْنُ إِسْرَائِيلَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَكِنًا فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ كَذَلِكَ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى صَالِحِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَخِي عَادِثٍ قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ قَوْمَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ قَالَ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنِّي وَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنَّ
فِي الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَزُودَ حُوتًا مَالِحًا فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ حَيْثُ تَفْقِدُهُ فَتَزُودَ حُوتًا
مَالِحًا فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمُرُوا بِهِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الصَّخْرَةِ انْطَلَقَ مُوسَى يَطْلُبُ
وَوَضَعَ فَتَاهُ الْحُوتَ عَلَى الصَّخْرَةِ وَاضْطَرَبَ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ فَتَاهُ إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثْتَهُ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ فَانْطَلَقَا فَاصَابَهُمَا مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ
وَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُهُ مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ حَتَّى جَاوَزَ مَا أَمَرَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ إِنَّا
غَدَاتْنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ لَهُ فَتَاهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ لِنَاسِتَ أَنْ
أَحَدُكَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَرَجَعَا عَلَى أَنَارِهِمَا
فَصَصَا يَصْصَانِ الْأَثَرِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَاطَّافَ بِهَا فَإِذَا هُوَ مُسْجَى بِثَوْبٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ
رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مُوسَى قَالَ مَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا
فَارْدْتُ أَنْ أَصْحَبَكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
قَالَ فَكَيْفَ تُصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ قَدْ أَمَرْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا قَالَ
فَإِنْ التَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَجَ مِنْ
كَانَ فِيهَا وَتَخَلَّفَ لِخُرُوقِهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَخْرِقُهَا لِتَغْرُقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا اتَّوَا
عَلَى غُلَامَانِ يُلْعَبُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ وَفِيهِمْ غُلَامٌ لَيْسَ فِي الْغُلَامَانِ غُلَامٌ أَنْظَفَ يَعْنِي مِنْهُ فَآخَذَهُ فَفَقَّطَهُ
فَنَفَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ذَلِكَ وَقَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ فَآخَذْتُهُ ذِمَامَةً مِنْ صَاحِبِهِ وَاسْتَحْيَى فَقَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا اتَّيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِنَامَا اسْتَطَعَمَا أَهْلُهَا وَلَقَدْ أَصَابَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَهْدٌ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى مِمَّا نَزَلَ
بِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَآخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَرَفِ
قُرْبِهِ فَقَالَ حَدَّثْنِي فَقَالَ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ
سَفِينَةٍ غَصْبًا فَإِذَا مَرَّ عَلَيْهَا فَرَأَاهَا مُنْخَرِقَةً تَرَكَهَا وَرَاقِعَهَا أَهْلُهَا بِقِطْعَةٍ خَشَبَةٍ فَانْقَعُوا بِهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ
كَانَ طَبِيعَ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ وَكَانَ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْ أَبِيهِ وَلَوْ أَطَاعَاهُ لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكَفَرًا فَارْدْنَا أَنْ
يَبْدُلَهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَوَقَعَ أَبُوهُ عَلَى أُمِّهِ فَعَلَقَتْ فَوَلَدَتْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً



وَالْقُرْبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا كُنَّا عَنْ أَمْرِ ذِكِّكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْمَعْ عَلَيْهِ صَبْرًا [صححه البخاری (۷۴)، ومسلم (۲۳۸۰)] - [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکل اور دریا میں سرنگ بنائی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز خرید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاؤ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول انھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم

کی خلاف ورزی نہیں کروں گا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ میں خود ہی آپ سے اس کا ذکر کروں۔

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، ساحل سمندر پر ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا تصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا کہ مجھے ان واقعات کی تفصیل تو بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کا فر تھا اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو بچکم خدا قتل کر دیا) اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی، اور یہ کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیے، یہ ان تمام چیزوں کی حقیقت ہے جن پر آپ مبر نہیں کر سکے۔

(۲۱۴۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُرْزُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُسُفَافٍ فِي تَفْسِيرِ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِي أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخِرِ وَغَيْرُهُمَا قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَنَعْبُدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ لِمَا بَيَّنَّهُ إِذْ قَالَ قَالَ سَلُونِي لَقُلْتُ أَبَا

عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ بِالْكَوْفَةِ رَجُلٌ قَاصِرٌ يُقَالُ لَهُ تَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا قَاضَتْ الْعُيُونُ وَرَكَتِ الْقُلُوبُ وَلَّى فَأَذَرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَعُتِبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَأَتَى قَالَ مَجْمَعُ الْبُحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ قَالَ لِي عَمْرُو قَالَ حَيْثُ يُقَارِفُكَ الْحَوْتُ وَقَالَ يَعْلَى خُذْ حُوتًا مَيْتًا حَيْثُ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ قَالَ لِفَتَاهُ لَا أَكْلُفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي حَيْثُ يُقَارِفُكَ الْحَوْتُ قَالَ مَا كَلَفْتَنِي كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَبِينَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثُرَيَّانٍ إِذْ تَضَرَّبَ الْحَوْتُ وَمُوسَى نَائِمٌ قَالَ لِفَتَاهُ لَا أَرْفُظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ الْحَوْتُ حَتَّى دَخَلَ الْبُحْرَ فَأَمْسَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ جَرِيَّةَ الْبُحْرِ حَتَّى كَانَتْ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ فَقَالَ لِي عَمْرُو وَكَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ وَخَلَقَ إِبْهَامِيهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَاهُمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْكَ النَّصَبُ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلَى طَيْفَسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَيْدِ الْبُحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجَّى ثَوْبُهُ قَدْ جَعَلَ طَرَفُهُ تَحْتَ رِجْلِيهِ وَطَرَفُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بَارَزَكَ مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَّا يَكْفِيكَ أَنْ أَنْبَأَ التَّوْرَةَ بِبَيْدِكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ بِأَمْرِكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ فَأَخَذَ بِمَنْقَارِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلِمِي وَعِلْمُكَ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمَنْقَارِهِ مِنَ الْبُحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى هَذَا السَّاحِلِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ فَقُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا يَحْمِلُونَهُ بِأَجْرِ فَخَرَقَهَا وَدَقَّ فِيهَا وَبَدَأَ قَالَ مُوسَى أَخَرَقْتُهَا لِتُفَرِّقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ نَكَّرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالثَّانِيَةُ شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاضِعْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَلَقِينَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَجَدَا غُلَامَانَا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا كَانَ ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسَّكِينِ قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً لَمْ تَعْمَلْ بِالْحَنِثِ فَأَنْطَلَقَا فَوَجَدَا جَدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى فَحَسِبْتُ

أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ هَذَا الْعَلَامُ الْمَقْتُولُ يَزْعُمُونَ أَنَّ اسْمَهُ جِسُورٌ قَالَ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ غَصْبًا وَأَرَادَ إِذَا مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدْعَهَا لِعَبِيهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَاتَّقَعُوا بِهَا بَعْدَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَلُّوْهَا يَقَارُورَةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ وَكَانَ آبَاؤُهُ مُؤْمِنِينَ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَبَحَلِمَهُمَا حُبَّهُ عَلَى أَنْ يَتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَهْبًا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَهُ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا جَارِيَةٌ وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ إِنَّهَا جَارِيَةٌ وَبَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهَا جَارِيَةٌ [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۶) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکل اور دریا میں سرگم بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ لالے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے

ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا نبی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول انھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا (جب دونوں سوار ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ) ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس میں سے پاک یاد دو چوٹیں مار کر پانی پی لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے علم نے خدا کے علم میں کوئی کمی نہیں کھس طرح اس چڑیا کے پانی پینے سے سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد خضر نے بسولا نکال کر کشتی کا ایک ٹکڑا اکھاڑ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ خضر تھکے اکھاڑ چکے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈوبنا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موسیٰ سے یہ سب سے پہلی حرکت بھول کر ہوئی، دوسری شرط کے طور پر تھی اور تیسری جان بوجھ کر، خیر! دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا ہر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، میں ان تمام باتوں کی تم کو اطلاع دیئے دیتا ہوں، جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قصہ ہمارے لیے اور بیان فرماتے، لیکن موسیٰ علیہ السلام سے صبر نہ ہو سکا (اگر موسیٰ علیہ السلام ضبط کر سکتے تو اللہ تعالیٰ اور قصہ بیان فرماتا) اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا، ابن عباس رضی اللہ عنہما (تینوں باتوں کی تفصیل کے لیے یہ آیت تلاوت فرماتے تھے کہ کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جس کا نام ”حد بن بدو“ بتایا جاتا ہے، جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کا فر تھا اس کا نام ”جیسور“ بتایا جاتا ہے اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو حکم خدا قتل کر دیا اور اس کے بدلے میں ایک بچی انہیں دے دی گئی جو اپنے والدین کا اس بچے سے زیادہ خیال رکھنے والی تھی جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا) اور وہ دیوار دو تیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی۔

(۲۸۴۳۷) وَوَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَوْسُفَ مِثْلَهُ

(۲۱۳۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْهَيْثَمِ الزُّبَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا رَجُلًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ

سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ

اللَّهِ نِعْمَهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّي أَوْ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْ هُوَ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ قَدْ لَبِيتُ عَلَيْهِ

فَقِيلَ لَهُ تَرَوْذُ حُوتًا مَالِحًا فَفَعَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ الْعِصْرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِمَا مَا كَانَ حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَلِكَ

مَرُّوا بِالْقَرْيَةِ اللَّيْلَامِ أَهْلِهَا فَعَاثَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطَعَا قَاوُوا أَنْ يَضَيَّفُوهُمَا ثُمَّ قَصَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ نَبَا السَّفِينَةِ

وَإِنَّهُ إِنَّمَا خَرَفَهَا لِيَتَجَوَّزَهَا الْمَلِكُ فَلَا يُرِيدَهَا وَأَمَّا الْعِلَامُ فَطَبِيعُ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ كَانَ أَبَوَاهُ عَظَمَاءَ عَلَيْهِ فَلَوْ

أَنَّهُ أَذْرَكَ لَأَرَفَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ [راجع: ۲۱۴۳۱]

(۲۱۳۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک

مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب

سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے

بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم

دیا گیا کہ اپنے ساتھ زبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور وہ قصہ پیش آیا جو اللہ نے بیان کیا ہے، حتیٰ کہ اس سے آخر میں چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت خضر علیہ السلام نے ان کے سامنے کشتی والے واقعے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے بادشاہ کی وجہ سے توڑا تھا تاکہ وہ وہاں سے گذرے۔ اس سے کوئی تعرض نہ کرے، اور رہا لڑکا تو فطری طور پر وہ کافر تھا، اس کے والدین اس پر بہت طعن تھے، اگر وہ زندہ رہتا تو انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دیتا اور یہی دیوار تو وہ شہر میں دو جہیم لڑکوں کی تھی۔

(۲۱۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ رَقَبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ وَقَالُوا جَمِيعًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْعَصْرُ طَبَعَ كَافِرًا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لِي حَدِيثِهِ وَلَوْ أَذْرَكَ لَأَرْهَقَ أَبُوهُ طُغْيَانًا وَكُفْرًا [صححه مسلم (۲۶۶۱)]، وابن حبان (۶۲۲۱): [مكرر ما قبله].

(۲۱۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ صَاحِبُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا [راجع ما قبله].

(۲۱۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَمْرَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [انظر: ۲۱۴۴۰، ۲۱۴۴۱].

(۲۱۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت "إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ" میں لفظ "بَلَغْتَ" کو مشدود یعنی "بَلَغْتَ" بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا يُثَقِّلُهَا [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف الإسناد (أبو داود: ۳۹۸۵، الترمذی: ۳۹۳۳). قال

شعیب: صحیح إسناده ضعیف].

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت اِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ میں لفظ ”بَلغت“ کو مشدد یعنی ”بَلَغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ لَمَّا رَكَضَ زَمْرَمَ بِعَقْبِهِ جَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ هَاجِرَ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی ایڑی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نکریاں اٹھ کر کے منڈیر بنانے لگیں، نبی ﷺ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں ”پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

(۲۱۴۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ حَبِيبٍ الزَّيَّاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ لَدَاكَ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِ وَلَكِنْ قَالَ اِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [صححه ابن حبان (۹۸۸)، والحاكم (۵۷۴/۲). وقال الترمذی حسن غریب صحیح قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۳۹۸۴، الترمذی: ۳۳۸۵)].

[راجع: ۲۱۴۴۱].

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے لئے دعاء فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ صبر کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے واقعے کی دیگر تفصیلات بھی بیان فرما دیتا، لیکن انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ ”اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال پوچھا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھے گا، آپ میری طرف سے عذر کو کافی سمجھ گئے ہیں۔“

(۲۱۴۴۵) حَدَّثَنَا حَبَّاجُ وَأَبُو لَكْنٍ عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۴۱].

(۲۱۴۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْجَعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ قَالَ يَنْعَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۱۴۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ "وذكرهم بأيام الله" کی تفسیر میں فرمایا کہ "ایام اللہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

(۲۱۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي نَحْوَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۴۴۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَبِيسُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْأَنْبِيَاءَ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى هُوْدٍ وَعَلَى صَالِحٍ

(۲۱۴۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن فرمایا ہم پر اور ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

(۲۱۴۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَارَانِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي اتَّبَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ هُوَ رَجُلٌ آخَرُ فَمَرَّ بِنَا أَبُو بِنِ كَعْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَدَعَوْتُهُ فَسَأَلْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى جَالِسٌ فِي مَلِكٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْكَ قَالَ مَا أَرَى قَالُوا حَى اللَّهُ إِلَيْهِ بَلَى عَبْدِي الْخَضِرُ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْخُوتَ آيَةً إِنَّ الْفِتْقَةَ وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِ مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [راجع: ۲۱۴۲۶]۔

(۲۱۴۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حرب بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی

کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضرم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُ حَدَّثَنِي أَبُو حَضْرَةَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

(۲۱۴۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ مَا حَكَّ فِي صَدْرِي شَيْءٌ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا رَجُلٌ غَيْرُ قِرَاتِي قَاتِنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَلْقُرْآنِي آيَةً كَذًا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ لَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تُقَرِّنِي آيَةً كَذًا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ مِكَائِيلُ اسْتَرِدَّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ [راجع: ۲۱۴۵۰]

(۲۱۴۵۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دسواں دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دسواں نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دوحرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے

خلافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ أَبُو مَادَخَلَ قَلْبِي شَيْءٌ مِنْهُ أَسْلَمْتُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ [راجع: ۲۱۴۵۰، ۲۱۴۵۱] گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ مَا دَخَلَ قَلْبِي مِنْهُ أَسْلَمْتُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۵۰، ۲۱۴۵۲] گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صُمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاجٌ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَنَزَّلَ جِبْرِيلُ فَقَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَبَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَقْرَعَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ [راجع: ۲۱۶۱۳] گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس زمانے میں میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک دن میرے گھر کی چھت کھل گئی اور وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اتر کر آئے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک طشتری لے کر آئے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھی اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے سی دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَهُوَ حَدِيثٌ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۱۴۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَجْلَحَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَعْرِضَ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ قَالَ وَمَسْنَانِي لَكَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هَكَذَا قَرَأَهَا أَبِي

(۲۱۴۵۳) حضرت عبدالرحمن بن ابی بن کعب رحمہ اللہ سے بحوالہ ابی بن کعب رحمہ اللہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ قرآن کریم کی اس آیت فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۴۵۵) حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبُو بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبُي أَمَرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ ذُكِرْتُ هُنَاكَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَقَرِئْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ لَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قَالَ مُؤَمِّلٌ قُلْتُ لِسُفْيَانَ هَذِهِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ

(۲۱۳۵۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں فلاں فلاں سورت پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت لَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۳۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۵۲)]. [مكرر بعده]

(۲۱۳۵۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، اور جب تمہیں اس میں کوئی ایسی چیز دکھائی دے جو تمہاری طبیعت کو ناگوار محسوس ہو تو تم یوں کہہ لیا کرو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَلُّوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [راجع ما قبله]

(۲۱۳۵۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، البتہ اللہ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کیا کرو اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَتَرَكَ آيَةَ قُبْعَاءِ أَبِي وَقَدْ قَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُسِخَتْ هَذِهِ آيَةُ أَوْ أُتِيَتْهَا قَالَ لَا بَلْ أُتِيَتْهَا [صححه ابن خزيمة (١٦٤٧)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۳۵۸) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو ہر ان تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، حضرت ابی رضی اللہ عنہ اس وقت آئے تھے جب نماز کا کچھ حصہ گزر چکا تھا، نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں بھول گیا تھا۔

(۲۱۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَكْبَارُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزَيْدٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْتَبِئُ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [انظر: ۲۱۴۶۰، ۲۱۴۶۱].

(۲۱۳۵۹) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِي عَنْ ذُرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [صححه ابن حبان (۲۴۵۰)]. وقال البوصيري: هذا إسناده ضعيف.

قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۳ و ۱۴۳۰، ابن ماجه: ۱۷۱، النسائي: ۳/۲۳۵، ۳۴۴). [راجع: ۲۱۴۵۹].

(۲۱۳۶۰) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور سلام پھیر کر تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے تھے۔

(۲۱۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الضَّرِيرُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۴۵۹].

(۲۱۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا إِذَا أَصْبَحْنَا أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَمَلَأَ ابْنًا إِبْرَاهِيمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِذَا أَمْسَيْنَا مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۱۳۶۲) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے ”ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو سب سے یکسو تھے، اور مشرکین میں سے نہ تھے اور یہی دعاء شام کے وقت پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ سَمِعَ ابْنَ أَبِي سَمْعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ سَمِعَ أَبَا يُحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا رُجَاجَةٌ خَضِرَاءُ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [انظر: ۲۱۴۶۴، ۲۱۴۶۵، ۲۱۴۶۶، ۲۱۴۶۷]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزرگشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کر دے۔

(۲۱۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ رَوْحُ الْعَنْزِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ رَوْحٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ عِنْدَهُ فَقَالَ عَيْنُهُ خَضِرَاءُ كَأَنَّهَا رُجَاجَةٌ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزرگشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کر دے۔

(۲۱۴۶۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ لَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَادٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

عَدِثُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي
بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأْتُ آيَةً وَكُرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَمْ تَقْرَأْنِيهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى
كَلَا كَمَا مُحْسِنٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَضَرْبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبُي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي
عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى
حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْوُفٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا
شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غَفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيعًا فَاللَّهِ كَذَلِكَ مَا لَمْ تَخَيِّمْ آيَةً
عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةً رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۷۷)]. [انظر: ۲۱۴۶۸، ۲۱۴۶۹]

(۲۱۶۶۸) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے ایک آیت پڑھی، حضرت ابن
مسعود رضی اللہ عنہ اسے کسی دوسرے طریقے سے پڑھ رہے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ
نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا آپ
نے مجھے یہ آیت اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، تم دونوں صحیح ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا
جس سے وہ تمام وسوسے دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور
میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھیے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان
سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھیے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان
سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے، اگر تم
غفوراً رَحِيمًا یا سَمِيعًا عَلِيمًا یا عَلِيمًا سَمِيعًا کہہ دیتے ہو تو اللہ اسی طرح ہے، بشرطیکہ تم آیت عذاب کو رحمت سے یا آیت
رحمت کو عذاب سے تبدیل نہ کرو۔

(۲۱۶۶۸) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ
كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةً وَكُرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى
[راجع: ۲۱۴۶۷]

(۲۱۶۶۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

(۲۱۴۶۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۰) حضرت سلیمان بن مردودہ رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور دعاء کی کہ اے اللہ ابی سے شک کو دور فرما جس سے وہ تمام وساوس دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے اور میں پانی پانی ہو گیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَنْبٍ رَفَعَهُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي مَلَكٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَفَرُّهُ قَالَ عَلَى كَمْ قَالَ حَرْفٍ قَالَ
 زِدْهُ قَالَ حَتَّى يَلْمَ سَعَةً أَحْرَفٍ [راجع ما قبله]

(۲۱) حضرت سلیمان علیہ السلام سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے فی کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسودَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت عبد الرحمن بن اسودؓ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(٢١٤٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ١٥٨٧٨]. [انظر: ٢١٤٧٣، ٢١٤٧٤، ٢١٤٧٥، ٢١٤٧٦، ٢١٤٧٧، ٢١٤٧٨، ٢١٤٧٩، ٢١٤٨٠، ٢١٤٨١، ٢١٤٨٢، ٢١٤٨٣].

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

٢١٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الشَّعْرِ حِكْمَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ كَذَا يَقُولُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ [راجع: ٢١٤٧٢].

(۲۱۴۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حرکت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(٢١٤٧١) حَدَّثَنِي مُنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَهُوثَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ٢١٤٧٢].

(۲۱۴۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي وَوَالفقه ابن المبارك يعنى اتفقا على عرووة ولم يقولوا أبو بكر بن عبد الرحمن [راجع: ٢١٤٧٢].

(۲۱۴۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(١٧٧١) حَدَّثَنَا عَقَابُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَدَّثَنِي مَعْمَرٌ مِثْلَهُ سِوَاءَ غَيْرِ أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ أَبِي بَكْرٍ عُرْوَةَ [راجع: ۲۱۴۷۲] (۲۱۴۷۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً وَخَالَفَ رَبَاحُ رِوَايَةَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ لِأَنَّهُمَا قَالَا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ رَبَاحُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُكْرَمٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۹م) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹م) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ الرَّصَائِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، (میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفْلَةَ [راجع: ۲۱۸۸۴] (۲۱۸۸۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفْلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَعْرِضْهُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَأَبَيَا عَلَيَّ وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَائِنَا حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَهُمَا وَقَوْلِي لَهُمَا فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ عَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا أَذْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةِ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فَقَالَ لِي فِي الرَّابِعَةِ اعْرِضْ عَدَدَهَا وَوَكَانَهَا فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا [راجع: ۲۱۸۸۴].

(۲۱۸۸۶-۲۱۸۸۵) حضرت سوید بن عفلہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام "عذیب" میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا، میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آگیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعبؓ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كُنَّا حُجَّاجًا فَوَجَدْتُ سَوَاطٍ فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ تَأْخُذُهُ لَعَلَّهُ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ لَمَقُلْتُ أَوْلَيْسَ لِي أَخُوهُ فَأَنْتَفَعَ بِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَهُ الذَّنْبُ فَلَقِيتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ التَّقَطُّ صُرَّةٌ فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَرَّفَهَا حَوْلًا فَعَرَّفَهَا حَوْلًا ثُمَّ اتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَقَدْ عَرَّفَهَا حَوْلًا فَقَالَ عَرَّفَهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ قَالَ انْتَفِعْ بِهَا وَاحْفَظْ وَكَاتِلَهَا وَخَوِّفْهَا وَأَحْصِ عَدَدَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا قَالَ جَرِيرٌ فَلَمْ أَحْفَظْ مَا بَعْدَ هَذَا يَعْنِي تَمَامَ الْحَدِيثِ [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۷) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”عذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک ذرہ گرا پڑا ملا، میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آگیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینا پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۸) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ التَّقَطُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ دِينَارٍ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَّفَهَا سَنَةً فَعَرَّفَهَا سَنَةً ثُمَّ اتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَقَدْ عَرَّفَهَا سَنَةً قَالَ عَرَّفَهَا سَنَةً أُخْرَى فَعَرَّفَهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ اتَيْتُهُ فَبِى الثَّالِثَةِ فَقَالَ أَحْصِ عَدَدَهَا وَكَاتِلَهَا وَاسْتَمْتِعْ بِهَا [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۸) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینا پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ النَّاجِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ حَجَّجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَعَرَفْتُهَا عَامَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَانَهَا وَوَكَانَهَا وَاسْتَمْعِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِدَّتَهَا وَوَكَانَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۹) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ حج پر نکلا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفافہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا حَدِيثَانِ مِنْ عِدَّةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى لِيُحَدِّثَ بِهِمَا مَنْ يَسْمَعُ مِنْهُمَا

(۲۱۴۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَقُمْنَا جَمِيعًا فَدَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً غَيْرَ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأَا فَقَرَأَا قَالَ أَصَبْتُمَا فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَى قَالَ كَبُرَ عَلَيَّ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى الْبَدَى غَشِيَنِي ضَرْبٌ فِي صَدْرِي فَفُضْتُ عَرَقًا وَكَانَمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَرَأَ فَقَالَ يَا أَبُي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمِّي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمِّي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُ بِهَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي وَأَجَرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمَ يَرْغَبُ إِلَيْهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ [صححه مسلم (۸۲۰)، وابن حبان (۷۴۰)].

[انظر: ۲۱۴۹۸].

(۲۱۴۹۰) حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو سو سے مرے ذہن میں

آئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اٹھنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دور ہو گئے اور میں نے پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آ گئی، اور اللہ نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھئے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میرے پاس آئیں گے۔

(۲۱۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصَاةٍ بَنَى غِفَارٍ قَالَ قَاتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَاذَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أَمَتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَاذَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أَمَتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأْتُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا [صححه مسلم (۸۲۱)] - [انظر: ۲۱۴۹۴، ۲۱۴۹۵، ۲۱۴۹۶]

(۲۱۴۹۱) حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بنو غفار کے ایک کنوئیں کے پاس تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھائیے، نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے درگزر اور بخشش کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ پیغام لے کر آئے اور دو حروف پر پڑھنے کی اجازت دی، نبی ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا، چوتھی مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام سات حروف پر پڑھنے کا پیغام لے کر آئے اور کہنے لگے کہ وہ ان میں سے جس حرف کے مطابق بھی قراءت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ الْمُصِيبَاتُ وَاللَّحْنَانُ لَقَدْ مَضَى وَالْبُطْشَةُ وَاللَّزَامُ (۲۱۴۹۲) حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس آیت کے ذیل میں مروی ہے وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَى کہ مصیبتیں اور دھواں ان دو چیزوں کا عذاب تو گزر چکا، اور بطشہ اور لزام کا عذاب بھی۔

(۲۱۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي أَخَا وَبِهِ وَجَعٌ قَالَ وَمَا وَجَعُهُ قَالَ بِهِ لَسَمٌ قَالَ فَلَاتِي بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَوَّذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَآخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَآيَةٍ مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا وَعَشْرُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّلَاةِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَذَتَيْنِ فَقَامَ الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَسْتَكِ قَطُّ

(۲۱۳۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے جو تکلیف میں مبتلا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا اس کی تکلیف کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ اس میں جنون ودیوانگی (پاگل پن) کا عنصر پایا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ، نبی ﷺ نے اسے بلا کر اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، وَالْهَكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ اور آیت الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں، سورۃ آل عمران کی ایک آیت شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ..... سورۃ اعراف کی ایک آیت إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ..... سورۃ مؤمن کی آخری آیات فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ..... سورۃ جن کی آیت وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا..... سورۃ صافات کی ابتدائی دس آیات، سورۃ حشر کی آخری تین آیات، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر دم کیا، وہ آدمی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔

(۲۱۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ لَوْثٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَهْنٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ الْأَنْطَلَسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ يَزَلْ يَزِيدُهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ [راجع: ۲۱۶۹۱]۔

(۲۱۳۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ بنواضاء کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَلَيْتَمَا حُرِفَ قُرُؤُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا [راجع: ۲۱۴۹۱]

(۲۱۴۹۵) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اور کہا اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت سات حروف پر کریں، جس حرف کے مطابق تلاوت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاحُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِأَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَافَاتِهِ وَمَغْفِرَتَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَالَ [راجع: ۲۱۴۹۱]

(۲۱۴۹۶) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبیؐ بنو اضاءہ کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا آتَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا آتَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ آتَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ابْنُ الْإِسْلَامِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ هَذَيْنِ الْمُتَنَسِّبِينَ أَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُتَنَسِّبُ أَوْ الْمُتَنَسِّبُ إِلَى تِسْعَةٍ فِي النَّارِ فَأَنْتَ غَايِرُهُمْ وَأَمَّا أَنْتَ يَا هَذَا الْمُتَنَسِّبُ إِلَى الثَّانِيَنِ فِي الْجَنَّةِ فَأَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّةِ

(۲۱۴۹۷) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ نبیؐ کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا میں تو فلاں بن فلاں ہوں، تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، یہ سن کر نبیؐ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے دور میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گنوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر ان دونوں کے حوالے سے وحی بھیجی کہ

اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے دو جنتی آدمیوں کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو جنت میں ان کے ساتھ تیسرا ہوگا۔

(۲۱۶۹۸) حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ رَجُلٌ آخَرَ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْرُؤُوا فَقَرُؤُوا فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ صَدْرِي قَالَ فَفِضْتُ عَرَفًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَرَأَ فَقَالَ لِي أَبِي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي اقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هُوَ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْ هُوَ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ عَلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا سَوْلَكَ أَعْطَيْكَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخْرُتُ الْغَائِلَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۱۶۹۰]

(۲۱۶۹۸) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؒ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دور ہو گئے اور میں پانی پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آ گئی، اور ال نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ بھی میرے پاس آئیں گے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیث جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخَبْرًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ اتَّوَضَّأَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ [راجع: ۱۶۴۷۹].

(۲۱۳۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے روٹی اور گوشت کھایا، پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ وضو کیوں کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے، وہ کہنے لگے کہ کیا تم حلال چیزوں سے وضو کرو گے؟ اس ذات نے اس سے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھی۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو زید بن حبیش رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ فِي الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَا أَقُولُ كَمَا قَالَ [صححه البخاری (۴۹۷۶)،

وابن حبان (۴۴۲۹)] [انظر: ۲۱۵۰۱، ۲۱۵۰۲، ۲۱۵۰۳، ۲۱۵۰۴، ۲۱۵۰۵، ۲۱۵۰۶، ۲۱۵۰۷، ۲۱۵۰۸، ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۰۰) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں (کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ میں بھی کہتا ہوں۔

(۲۱۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ لَكُمْ فَقُولُوا قَالَ أَبِي لَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۱) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ لَيْلِي فَقُلْتُ قَالَ أَبِي فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل") کہہ دیجئے (لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلِي فَقُلْتُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۴) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل") کہہ دیجئے (لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُسِبُ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي مَضْجَعِهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقُلْتُهَا فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقُلْتُهَا فَتَحْنُ نَقُولُ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۵) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل") کہہ دیجئے (لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوذُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۰۷) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْكُمُ الْمُعَوَّذَتَيْنِ مِنْ مَصَاحِفِهِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا لَيْسَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَقِيلُ لِي فَقُلْتُ [راجع: ۲۱۵۰۰]۔

(۲۱۵۰۷) ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ دو تین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قُلْ" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ أَخَاكَ يَحْكُمُهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ قِيلَ لِسُفْيَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَلَمْ يُنْكِرْ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ لَنَنْحُنْ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰]۔

(۲۱۵۰۸) ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ دو تین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قُلْ" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرٍّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ تَذَاكَّرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبُو آتَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَمُضِي مِنْ رَمَضَانَ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَصْبِحُ الْقَدَمِ مِنْ بِلَاقِ اللَّيْلَةِ تَرَفُوقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَرَوَعَمَ سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ أَنَّ زُرًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ رَصَدَهَا ثَلَاثَ سِنِينَ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ يَدْخُلُ رَمَضَانُ إِلَى آخِرِهِ فَوَآهَا تَطْلُعُ صَبِيحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَرَفُوقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [انظر: ۲۱۵۰۱، ۲۱۵۰۱۱، ۲۱۵۰۱۲، ۲۱۵۰۱۳، ۲۱۵۰۱۴، ۲۱۵۰۱۵، ۲۱۵۰۱۶، ۲۱۵۰۱۷، ۲۱۵۰۱۸، ۲۱۵۰۲۸]۔

(۲۱۵۰۹) زُرّ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ شب قدر کا ذکر کرنے لگے، تو حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس رات کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی ﷺ نے ہمیں

اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زر کے بقول وہ تین سال سے مسلسل ماہ رمضان کے آغاز سے لے کر اختتام تک اسے تلاش کر رہے ہیں، انہوں نے ہمیشہ سورج کو اس کیفیت کے ساتھ ستائیسویں شب کی صبح کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۱۵۱۰) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ هِيَ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بِضَاءٍ تَرَفُّقُ [راجع: ۲۱۵۱۳]۔

(۲۱۵۱۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ وَ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ أَمَا الْمُنْذِرُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ وَخَلَفْتُ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْأَيِّ أَخْبَرَنَا بِهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَا شُعَاعَ لَهَا [صححه مسلم (۷۶۲)، وابن حزيمة (۲۱۸۷ و ۲۱۸۸ و ۲۱۹۱ و ۲۱۹۳)] وابن حبان (۳۶۸۹)۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ [راجع: ۲۱۵۰۹]۔

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پا سکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے (لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں) پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی (کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے) میں نے عرض کیا (اے ابوالمنذر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتاتی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ

أَمَّ عَبْدٌ كَانَ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحَهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا سَبْعٌ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَكِلُوا لَوَاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ إِنَّهَا فِي رَمَضَانَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْبِرِ وَأَتَى عَلِمْتُهَا قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَنْبَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَدَتَا وَحَفِظْنَا فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَشْنَى قُلْتُ لِرِزٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ عَدَاةً إِذْ كَانَتْهَا حُسْتُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے مائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا اے ابوالمہدی! آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ أُمِّي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عَلَيَّ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْعَرَفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي صَاحِبُ لِي بِهَا عَنْهُ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ بخدا شب قدر کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی ﷺ نے ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

(۲۱۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ لِي أُمِّي إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَشْنَى بِالْآيَةِ الَّتِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَدَتَا وَحَفِظْنَا فَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَشْنَى [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۵) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، اس علامت سے جو نبی ﷺ نے ہمیں بتائی ہے، ہم نے اس کا حساب لگایا اور اسے شمار کیا تو یہ وہی رات تھی۔

(۲۱۵۱۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي بِنِ كَعْبٍ أَبَا الْمُنْبِرِ أَخْبَرَنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنِ

صَاحِبَنَا يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنْ أَحَبُّ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَمْ يَسْتَنْ قُلْتُ أَبَا
الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِاللَّيْلِ الْيَتَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَطْلُعُ
الشَّمْسُ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طَلَسَتْ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۶) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے
بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب
ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی
کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا
(اے ابوالمہدی!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع
ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ أَبَا الْمُنْذِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ
لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدَّرَ الْحَدِيثُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِاللَّيْلِ الْيَتَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يُوْسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادٍ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ لَوْلَا
سُفْهُائُكُمْ لَوْ ضَعُفَ بَدَى فِي أَدْنَى ثُمَّ نَادَيْتُ آلَا إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي السَّبْعِ
الْآخِرِ قَبْلَهَا ثَلَاثٌ وَبَعْدَهَا ثَلَاثٌ نَبَأَ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأٍ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ [راجع: ۲۱۵۰۹]. قُلْتُ لِأَبِي
يُوْسُفَ يَعْنِي أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا هُوَ عِنْدِي

(۲۱۵۱۸) زر کہتے ہیں کہ اگر تمہارے بیوقوف لوگ نہ ہوتے تو میں اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر یہ منادی کر دیتا کہ شب قدر
ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، آخری سات راتوں میں، خواہ پہلی تین راتیں ہوں یا بعد کی، یہ اس شخص کی خبر ہے
جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اس شخص کے حوالے سے ہے جس سے بیان کرنے والے نے جھوٹ نہیں بولا۔ (مراد حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں)

(۲۱۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ بْنِ

حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَارْدْتُ لَيْلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ عَاصِمٌ لَمَحَدَّثَنِي أَنَّهُ لَرِمَ أَبِي بَنَ كَعْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَرَزَعَمَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُومَانِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَمَرَّ كَعَانُ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي وَكَانَتْ فِيهِ شَرَّاسَةٌ اخْفِضْ لَنَا جَنَاحَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنِّي إِنَّمَا أَتَمَعُّ مِنْكَ تَمَتُّعًا فَقَالَ تُرِيدُ أَنْ لَا تَدَعَ آيَةَ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا سَأَلْتَنِي عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي صَاحِبٌ صِدْقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِحَيْلًا يَتَكَلَّمُوا وَاللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا لَلَّيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَنْبَأَنَا بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَعَدَدَنَا وَحَفِظْنَا فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَنَنِي قَالَ فَقُلْتُ وَمَا الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَكَانَ عَاصِمٌ لِيَلْتَبِدَ مِنَ السَّحَرِ لَا يَطْعَمُ طَعَامًا حَتَّى إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ صَعِدَ عَلَى الصُّومَةِ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَبْيَضَ وَتَرْتَفِعَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۹) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ شب قدر کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص سارا سال قیام کرے وہی اسے پاسکتا ہے، میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا ارادہ تھا کہ مہاجرین و انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملوں، چنانچہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ چٹارہا، یہ دونوں حضرات غروب آفتاب کے بعد اٹھتے اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، میرے ساتھ شفقت کیجئے، میں آپ سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قرآن کی کوئی آیت نہ چھوڑ دے جس کے متعلق مجھ سے پوچھ نہ لو؟ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے میں نے عرض کیا اے ابوالمہدی! آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی، چنانچہ عاصم اس دن کی سحری نہیں کرتے تھے، جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو چھت پر چڑھ کر سورج کو دیکھتے، اس وقت اس کی شعاع نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جاتا اور بلند ہو جاتا۔

(۲۱۵۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُقَرَّعَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِهِ مِنْ أَحَدٍ

(۲۱۵۲۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، وہ ایک قیراط میزان عمل میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

(۲۱۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحِجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ لَقَرَأَلَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ لَقَرَأَ فِيهَا وَلَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَأَعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَانِيًا فَأَعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِينَ اتَّقِيَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْخَنِيفَةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ [صححه

الحاكم (۲/۲۲۴) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۷۹۳، و ۳۸۹۸)۔ [مکرر بعدہ]

(۲۱۵۲۱) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں ”اگر ابن آدم مال کی ایک وادی مانگے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور یہ دین اللہ کے نزدیک ”حنیفیت“ کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنِي عُمِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ لَقَرَأَ عَلَى لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْخَنِيفَةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ قَالَ ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا [مکرر ما قبلہ]

(۲۱۵۲۲) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں

قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں ”اگر ابن آدم مال کی ایک وادی ملے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص تو بہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور اللہ کے نزدیک ”حقیقت“ کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْيَمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي بَعَثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّينَ فِيهِمُ الشَّيْخُ الْفَاصِي وَالْعَجُوزَةُ الْكَبِيرَةُ وَالْعَلَامُ قَالَ فَمَرُّهُمْ فَلْيَقْرَؤُوا الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

(۲۱۵۲۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مقام ”احجار الیماء“ میں نبی ﷺ سے ملاقات کی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جو امی ہے، اس میں انتہائی بوڑھے مرد و عورت بھی ہیں اور غلام بھی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ انہیں حکم دے دیجئے کہ وہ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھیں۔

(۲۱۵۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْيَمَاءِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [وَسَيَاتِي فِي مُسْنَدِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: ۲۳۷۹۰]

(۲۱۵۲۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ قَالَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ آيَةً قَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبَقَرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا وَإِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ [مكرر بعدہ]

(۲۱۵۲۵) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورۃ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی (کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے)

(۲۱۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ كَانَتْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ أَوْ كَانَتْ تَعْلَمُهَا قَالَ قُلْتُ لَهْ تَلَا وَتَسْمَعُ آيَةً فَقَالَ قَطُّ لَقَدْ رَأَيْتُهَا

وَإِنَّهَا لَتَعْدِلُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَقَدْ قَرَأْنَا فِيهَا النَّخِيعَ وَالشَّيْخَةَ إِذَا زَنَيْتَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(۲۱۵۲۶) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورہ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورہ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۱۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى قَالََا حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ زِيَادِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ لَوْ مِثْنُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُنَّ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ وَمَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ قَالَ إِنَّمَا أُحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبٌ مِنَ النِّسَاءِ

(۲۱۵۲۷) زیاد انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر نبی ﷺ کی ساری ازواج مطہرات کا انتقال ہو جاتا تو کیا نبی ﷺ کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہوتا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے حرام کس نے کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”آپ کے لئے اس کے بعد کسی عورت سے نکاح حلال نہیں ہے“ انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کے لئے کئی قسم کی عورتیں حلال کی گئی تھیں۔

(۲۱۵۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي بَنِي كَعْبٍ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَبَا الْمُنبِرِ اخْفِضْ لِي جَنَاحَكَ وَكَانَ امْرَأً فِيهِ شَرَّاسَةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قُلْتُ أَبَا الْمُنبِرِ أَلَمْ يَعْلَمْ ذَلِكَ قَالَ بِأَلَايَةِ إِلَهِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَآيَةُ ذَلِكَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَتِهَا مِثْلَ الطُّسْتِ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَرْتَفِعَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۲۸) زر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، مسجد نبوی میں داخل ہوا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے عرض کیا اے ابوالمنذر! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، مجھ پر شفقت فرمائیے، دراصل ان کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ستائیسویں شب کو قرار دیا، میں نے عرض کیا (اے ابوالمنذر!) آپ کو کیسے پتہ چلا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُسَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ زُرٍّ

بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

(۲۱۵۲۹) زرکتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

(۲۱۵۲۸) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ أَخُو الْفَرَاتِ بْنِ أَبِي

الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ وَلَمْ يَزُقْهُ

(۲۱۵۳۰) زرکتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے، جبکہ تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

حَدِيثُ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابو عثمان نہدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ ابْنُ عَمٍّ لِي شَاسِعَ الدَّارِ فَقُلْتُ لَوْ أَنَّكَ

اتَّخَذْتَ حِمَارًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَتَّبِعِي مُطْعَبٌ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا

سَمِعْتُ عَنْهُ كَلِمَةً أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْهَا قَالَ إِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ خَطُوءُهُ دَرَجَةً [انظر: ۲۱۵۳۲، ۲۱۵۳۳، ۲۱۵۳۴، ۲۱۵۳۵، ۲۱۵۳۶، ۲۱۵۳۷]

(۲۱۵۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک چچا زاد بھائی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میں نے اس سے کہا کہ اگر تم

کوئی کدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، میں نے

اس کے منہ سے اس سے زیادہ کوئی کراہت آمیز جملہ نہیں سنا تھا، لیکن پھر پتہ چلا کہ اس کی مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر

آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ہر قدم کے بدلے

ایک درجہ ملے گا۔

(۲۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبِي

بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ [راجع: ۲۱۵۳۱]

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ

رَجُلًا كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا أَوْ قَالَ دَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ لَقِيلَ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكَبْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ

وَالظُّلُمَاتِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ دَارِي أَوْ قَالَ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنَمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِقَوْلِكَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنْزِلِي أَوْ قَالَ دَارِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ

أَرَدْتُ أَنْ يَكْتَسِبَ إِبْرَائِيلُ إِذَا أَتَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي قَالَ أَطَاعَكَ اللَّهُ تَعَالَى

ذَلِكَ كَلَّمَهُ أَوْ أَطَاعَكَ اللَّهُ مَا احْتَسَبْتَ أَوْ أَطَاعَكَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ كَلَّمَهُ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعُ [صححه

اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقْلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتَهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تَكَادُ تُعْطِيهِ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا بِبَيْتِكَ مِنْ حَرِّ الرَّمْضَاءِ وَبَيْتِكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ يَنْجِي بِطَنْبٍ بَيْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفَعَلْتُ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا اخْتَسَبْتَ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمدؐ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبیؐ تک پہنچی تو نبیؐ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبیؐ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اعْتَزَى فَأَعْضَهُ أَبِي يَهَنُ أَبِيهِ لَقَالُوا مَا كُنْتَ فَعَاثًا قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا بِذَلِكَ (۲۱۵۳۴) ابوالحسان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جمونی نسبت کی تو حضرت ابی بکرؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلانی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کلمی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا، میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابوالعالیہ ریاحی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ انْصُبْ لَنَا رَبَّنَا فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (۲۱۵۳۸) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبیؐ سے عرض کیا کہ اے محمدؐ! ہمیں اپنے رب کا نسب نامہ بیان کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص نازل فرمائی کہ اے نبیؐ! کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اکبر ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ

كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالرَّفْعَةِ وَالذِّينِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ وَهُوَ يَشْكُ فِي السَّادِسَةِ قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي أَبُو سَلَمَةَ هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُسَمِيُّ

[انظر: ۲۱۵۴۰، ۲۱۵۴۱، ۲۱۵۴۲، ۲۱۵۴۳، ۲۱۵۴۴.]

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْخُوَاسِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

[راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الشَّعْفَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيرَةَ السَّرَّاجِ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ الْآخِرَةَ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَهَذَا لَفْظُ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۲) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۲-۲۱۵۴۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّعَادَةِ وَالْثَمَكِينَ فِي الْبِلَادِ وَالنَّصْرِ وَالرَّفْعَةِ فِي الدِّينِ وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) جو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ لَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ لَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا [صححه الحاكم (۳۳۳)]. إسناده ضعيف. وقال الذهبي: حديث منكر. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۱۸۲).

(۲۱۵۳۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں ایک لمبی سورت کی تلاوت فرمائی اور پانچ رکوعات اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی کھڑے ہو کر ایک طویل سورت پڑھی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر حسب عادت قبلہ رخ ہو کر بیٹھ کر دعاء کرنے لگے، یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

(۲۱۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ فِي مَصَاحِفَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَكَانَ رَجُلَانِ يَكْتُبُونَ وَيَمْلِي عَلَيْهِمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى هَذِهِ آيَةِ مِنْ سُورَةِ بَرَاءَةِ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَخَ اللَّهُ فُلُوْهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ فَظَنُّوا أَنَّ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي بَعْدَهَا آيَتَيْنِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ إِلَى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَخَيَّمُ بِمَا فَخَّحَ بِهِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحِي إِلَهُ إِلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(۲۱۵۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا، جو کہ مصاحف کی شکل میں تھا، کچھ افراد لکھتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں املاء کرواتے تھے، جب وہ سورہ براءت کی اس آیت تُمْ أَنْصَرُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ..... پر پہنچے تو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ خیال تھا کہ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات یہی ہیں لیکن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے اس کے بعد بھی دو آیتیں پڑھائی ہیں، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ اِلٰی وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور فرمایا کہ یہ ہیں وہ آیات جو قرآن کریم میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہیں، اور قرآن کریم کا اختتام بھی ان ہی آیات پر ہوا جن سے وحی کا آغاز ہوا تھا یعنی اس اللہ کے نام سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا کہ ”ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھی بھیجے، ہر ایک کی طرف یہی وحی کی گئی کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو۔“

(۲۱۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ لَأَيَّامٍ مَقْدُورَةٍ أَوْ مِنْ أَرْبَعٍ وَكُلُّهُمْ عَذَابٌ وَكُلُّهُمْ وَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ فَمَضَتْ الثَّنَائِنَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَأَلْبَسُوا شَيْعًا وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ وَثَنَانٍ وَافْتِنَانٍ لَا مَحَالَةَ الْخُسْفُفُ وَالرَّجْمُ [انظر بعده].

(۲۱۵۴۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد باری تعالیٰ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ..... کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ چار چیزیں ہیں اور چاروں کی چاروں عذاب ہیں اور سب کی سب یقیناً واقع ہو کر رہیں گی، چنانچہ ان میں سے دو تو نبی ﷺ کے وصال کے صرف پچیس سال بعد ہی واقع ہو گئیں یعنی مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے سے جنگ کا مزہ چکھنے لگے اور دورہ گئیں جو یقیناً رونما ہو کر رہیں گی یعنی زمین میں دھنسا اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔

(۲۱۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْقِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ الْخُسْفُفُ وَالْقَذْفُ [راجع ما قبله].

(۲۱۵۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِمْسِيُّ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قِيلَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ لَبِائِفٌ مِنْ هَذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَنُرِينَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ لَا فَرِيضَ بَعْدَ

الْيَوْمَ فَتَادَى مَنَادَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَ الْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ إِلَّا فَلَانًا وَقَلَانًا نَاسًا سَمَاهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُرِفْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبِرُ وَلَا نَعَاقِبُ [قال الألباني حسن صحيح الإسناد (الترمذی: ۳۱۲۹)].

قال شعيب: إسناده حسن. [انظر بعده].

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۴ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر نبی ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہر سیاہ و سفید کو امن دیا جاتا ہے سوائے فلاں فلاں آدمی کے، جن کا نام نبی ﷺ نے بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ہم صبر کریں گے اور بدلہ نہیں لیں گے۔

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّجَرِيُّ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو نَمَيْلَةَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ عَبْدِ الْكِنْدِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَصِيبَ يَوْمَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُونَ وَأَصِيبَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَحُمْرَةٌ فَمَتَلُوا بِقَتْلَاهُمْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَنْ أَصْبَنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِنَ الذَّهْرِ لَنُرِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ نَادَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا يَعْرِفُ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُرِفْتُمْ بِهِ الْآيَةُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ [راجع ما قبله].

(۲۱۵۵۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۴ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے، حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قریش سے اپنا ہاتھ روک لو۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَمَعْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دَوْلِهِ إِلَّا إِنَّا قَالَمَعَ كُلِّ مَنَّمْ جَنَّةٍ

(۲۱۵۵۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”یہ لوگ تو صرف چند عورتوں کو نکارتے ہیں“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہر

بت کے ساتھ ایک چنیے عورت ہوتی ہے۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُوتُبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رُفَيْعِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ قَالَ جَمَعَهُمْ فَأَجَعَلَهُمْ أَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاَسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا أَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا وَإِنِّي سَأَرْسِلُ إِلَيْكُمْ رَسُولِي يَذْكُرُونَكُمْ عُهْدِي وَمِيثَاقِي وَآتُوكُمْ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلَهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ فَاقْرَأُوا بِذَلِكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ لَوَ أَرَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبُّ لَوْلَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ الشَّرْجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقِي آخِرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنَّبُوءَةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كُنَّا فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مَرْيَمَ فَحَدَّثَتْ عَنْ أَبِي أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا

(۲۱۵۵۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”جب آپ کے رب نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ بنایا“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو جمع کر کے انہیں ارواح میں منتقل کیا، پھر انہیں شکلیں عطا کیں اور انہیں قوت گویائی بخشی، اور وہ بولنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و پیمان لے کر ان سے ان ہی کے متعلق یہ گواہی دلوائی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اور فرمایا کہ میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں، اور میں تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں تو اس کے متعلق کچھ معلوم ہی نہیں تھا، یاد رکھو! میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے علاوہ کوئی رب نہیں، لہذا تم کسی کو بھی میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، اور میں تمہارے پاس اپنے پیغمبروں کو بھیجتا ہوں گا جو تمہیں مجھ سے کیا ہوا عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔

سب نے بیک زبان کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی ہمارے رب اور ہمارے معبود ہیں، آپ کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں اور آپ کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں، اس طرح انہوں نے اس کا اقرار کر لیا، پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا گیا تاکہ وہ سب کو دیکھ لیں، انہوں نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں اور فقیر بھی، خوب صورت بھی ہیں اور بد صورت بھی، تو عرض کیا کہ پروردگار! نے تو اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میرا شکرا ادا کیا جائے۔

اور چمک رہا تھا، جن سے خصوصیت کے ساتھ منصب رسالت و نبوت کے حوالے سے ایک اور عہد و پیمان بھی لیا گیا تھا، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ يَسِيبُ عَلَيْهِمْ سَائِرُ الْعَالَمِ أَرْوَاحٌ مِثْلُ هَذِهِ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان میں شامل تھے اور ان کی روح منہ کے راستے سے حضرت مریم علیہا السلام میں داخل ہوئی تھی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عثمان بن حزمہ سعدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَى بَعْزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصَهُ وَلَمْ يَكُنْهُ فَنَظَرُ الْقَوْمِ إِلَيْهِ فَقَالَ لِلْقَوْمِ إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي لِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْتَرِي بَعْزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ وَلَا تَكُونُوا [اخرجه البخارى فى الأدب المفرد (۹۶۳)]. قال شعيب: حسن و هذا إسناد رجاله ثقات.

[انظر: ۲۱۵۵۴، ۲۱۵۵۵، ۲۱۵۵۶، ۲۱۵۵۷.]

(۲۱۵۵۳) عثمان بن حزمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا تَعَرَّى عِنْدَ أَبِي بَعْزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ التَّخَرَّ بِأَبِيهِ فَأَعْصَهُ بِأَبِيهِ وَلَمْ يَكُنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَمَا إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي لِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ إِلَّا ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَرَّى بَعْزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۳) عثمان بن حزمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ أَنَّ رَجُلًا تَعَرَّى بَعْزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَذَّكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي كُنَّا نَوْمُ إِذَا الرَّجُلُ تَعَرَّى بَعْزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ بِأَبِيهِ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۶) عتی بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ قَالَ أَبِي كُنَّا لَوْ مَرُّ إِذَا اعْتَزَى رَجُلٌ لَفَدَّ كَرْمِلُهُ [راجع: ۲۱۵۹۳]۔

(۲۱۵۵۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الْعَزْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَضُوءِ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوهُ أَوْ قَالَ فَاحْذَرُوهُ [صححه ابن عزيمة (۱۲۲)، وابن حبان (۷۰۲)، قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعيف جدا (ابن ماجه: ۴۲۱، الترمذی: ۵۷)، قال شعيب: حسن لغیره]۔

(۲۱۵۵۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے جسے ”ولہان“ کہا جاتا ہے، اس سے بچتے رہو۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو بَحْصَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جِعَلٌ مَثَلًا لِلدُّنْيَا وَإِنْ فَرَّحَهُ وَمَلَحَهُ فَانْظُرُوا إِلَى مَا يَصِيرُ [أخرجه الطيالسي (۵۴۸)]۔

(۲۱۵۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا کھانا ہی دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ اس میں جتنے مرضی نمک مصالحے ڈال لو، یہ دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْمَدِينَةِ يَتَكَلَّمُ لِسَالَتٍ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِنِسِيِّ أَيْ بَنِي إِثْنِي أَشْتَهِي مِنْ لِمَارِ الْجَنَّةِ فَذَهَبُوا يَطْلُبُونَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَعَهُمْ أَكْفَانُهُ وَخَنَوطُهُ وَمَعَهُمْ الْقُفُوسُ وَالْمَسَاحِي وَالْمَكَايِلُ فَقَالُوا لَهُمْ يَا بَنِي آدَمَ مَا تَرِيدُونَ وَمَا تَطْلُبُونَ أَوْ مَا تَرِيدُونَ وَآيَنَ تَنْهَبُونَ قَالُوا أَبَوَانَا مَرِيضٌ فَاشْتَهَى مِنْ لِمَارِ الْجَنَّةِ قَالُوا لَهُمْ ارْجِعُوا فَقَدْ قُضِيَ لِقَاءُ آبَائِكُمْ فَجَاءُوا فَلَمَّا رَأَوْهُمْ عَرَفَهُمْ فَلَاذَتْ بِآدَمَ فَقَالَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ عَتَّى فَإِنِّي إِنَّمَا أُرَيْتُ مِنْ قِبَلِكَ خَلِي بَنِي وَبَيْنَ مَلَائِكَةِ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَبْضُوهُ وَغَسِّلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَخَنَطُوهُ وَحَفَرُوا لَهُ وَالْحَدُوا لَهُ وَصَلُّوا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلُوا الْقَبْرَ فَحَضَرُوا فِيهِ ثُمَّ رَضَعُوا عَلَيْهِ اللَّبَنَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ رَضَعُوا عَلَيْهِ اللَّبَنَ ثُمَّ قَالُوا يَا

یٰۤاٰدَمُ هٰذِهِ سِتْرُکُمْ [اخرجه الطیالسی (۵۴۹)۔] [اسنادہ ضعیف]۔

(۲۱۵۶۰) معنی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں ایک بزرگ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا (یہ کون ہیں) لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرا دل جنت کا پھل کھانے کی خواہش کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکل گئے، سامنے سے فرشتے آتے ہوئے دکھائی دیے، ان کے ساتھ کفن اور حنوط تھی، اور ان کے ہاتھوں میں کلباڑیاں، پھاڑے اور کسبان بھی تھیں، فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ اے اولادِ آدم! کہاں کا ارادہ ہے اور کس چیز کو تلاش کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد بیمار ہیں اور ان کا دل جنتی پھل کھانے کو چاہ رہا ہے، فرشتوں نے ان سے کہا کہ واپس چلے جاؤ کہ تمہارے والد کا وقتِ آخر قریب آ گیا ہے۔

فرشتے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت حواء علیہا السلام انہیں دیکھتے ہی پہچان گئیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ چٹ گئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: پیچھے ہو، تمہاری ہی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملات پیش آئے، میرا اور میرے رب کے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دو، چنانچہ فرشتوں نے ان کی روح قبض کر لی، انہیں غسل دیا، کفن پہنایا، حنوط لگائی، گڑھا کھود کر قبر تیار کی، ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر قبر میں اتر کر انہیں قبر میں لٹایا، اور اس پر کچی اینٹیں برابر کر دیں، پھر قبر سے باہر نکل کر ان پر مٹی ڈالنے لگے اور اس کے بعد کہنے لگے اے بنی آدم! یہ ہے مردوں کو دفن کرنے کا طریقہ۔

حَدِیثُ الطَّفِیْلِ بْنِ اُمِّیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وہ حدیثیں جو طفیل بن ابی نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِیْلِ عَنْ الطَّفِیْلِ بْنِ اُمِّیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَجْعَلُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ [اسنادہ ضعیف]۔
صححه الحاکم (۲/۴۲۱)۔ قال الترمذی: حسن صحیح۔ قال الالبانی حسن (الترمذی: ۲۴۵۷)۔

(۲۱۵۶۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلا دینے والی چیز آگئی، اس کے پیچھے پیچھے دوسری بھی آنے والی ہے، موت اپنی تمام تر نعمتوں کے ساتھ آگئی۔

(۲۱۵۶۳) حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِیْلِ عَنْ الطَّفِیْلِ بْنِ اُمِّیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاۤیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّهَا عَلَیْکَ قَالَ اِذْنٌ بِکَفِّمَکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا اَهَمَّکَ مِنْ دُنْیَاکَ وَآخِرَتَکَ

(۲۱۵۶۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی ساری دعائیں آپ پر درود پڑھنے کے لئے وقف کر دوں تو کیا حکم ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس صورت میں اللہ تعالیٰ

تمہاری دنیا و آخرت کے ہر کام میں تمہاری کفایت فرمائے گا۔

(۲۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْلُفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ قَالَا فِي النَّبِيِّ مَوْضِعُ بِلْكَ اللَّبَنَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۱۳). قال شعيب: صحيح لغيره و هذا إسناد حسن].

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ ابْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْلُفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ

(۲۱۵۶۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيئَتِهِمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۳۱۴، الترمذی: ۳۶۱۳) كسابقه]. [انظر: ۲۱۵۶۷، ۲۱۵۶۶، ۲۱۵۷۳، ۲۱۵۷۶، ۲۱۵۷۹].

(۲۱۵۶۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام ﷺ کا امام و خلیف اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۶۶) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (۳۸۹۹). قال شعيب:

(۲۱۵۶۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۶۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ فَلَذَكَرَ مَعَهُ [راجع: ۲۱۵۶۵]

(۲۱۵۶۷) حدیث نمبر (۲۱۵۶۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۶۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُبُ إِلَى جَذْعٍ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ غَرِيماً وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لَكَ شَيْئاً تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتَسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ اللَّحْيِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجَذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَغَيَّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجَذْعَ أَبُو بِنِ كَعْبٍ فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى بَلَغَ وَأَكَلَتْهُ الْآرَضَةُ وَعَادَ رُقَاتاً [انظر: ۲۱۵۷۲، ۲۱۵۸۰]

(۲۱۵۶۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوڑوں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جیسے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جائے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میڑھیوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا تاروایا کہ چٹ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تہہ پلایاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا گیا اور اسے دیک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(۲۱۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۶۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ صُفُوفًا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ إِذْ رَأَيْنَاهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَهُ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرْنَا ثُمَّ تَأَخَّرَ الثَّانِيَةَ وَتَأَخَّرْنَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبُو بِنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ الْيَوْمَ تَضَعُ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَضَعُهُ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْعًا مِنْ عِنَبِهَا لِأَتَكِمُّكُمْ بِهِ وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ مِنْ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَنْقُصُونَهُ فَيَحِيلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ حَرًّا شُعَاعِهَا تَأَخَّرْتُ وَأَكْثَرُ مَنْ رَأَيْتُ فِيهَا النِّسَاءَ اللَّائِي إِنْ أُوتِيْنَ أَفْشَيْنَ وَإِنْ سَأَلْنَ أَحْقَنَ قَالَ أَبِي قَالَ زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ الْحَفَنُ وَإِنْ أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَرَأَيْتُ فِيهَا لُحْمَى بَنِ عُمَرَ يَجْرُو قُصْبَةً وَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ مَعْبُدٌ بَنُ أَكْثَمَ قَالَ مَعْبُدٌ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يُخْشَى عَلَى مِنْ شَبْهِهِ لِأَنَّهُ وَالِدٌ قَالَ لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَاظِمٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ [راجع: ۲۱۵۸۶۰].

(۲۱۵۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگ نماز ظہر یا عصر میں صف بستہ کھڑے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ نبی ﷺ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا، میں نے انگوڑوں کا ایک کچھا توڑنا چاہا تا کہ تمہیں دے دوں لیکن پھر کوئی چیز درسمان میں حائل ہو گئی، اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان وزمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی، پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں، کچھ مانگا جائے تو بگل سے کام لیتی ہیں، خود کسی سے مانگیں تو انتہائی اصرار کرتی ہیں، (مل جائے تو شکر نہیں کرتیں) میں نے وہاں لُحْمی بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا، اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اشم کسمی کو دیکھا ہے، اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے...

(novi) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(۲۱۵۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابی بن کعبؓ سے بھی مروی ہے۔

(novii) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَّامِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ غَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ النَّاسَ إِلَى جَانِبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَى النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ لَفَضَعُ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ هِيَ الْيَتَى عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا قَضَى الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الْيَدَى وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنْ جَاوَزَ الْجِدْعَ الْيَدَى كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ وَيَقُومُ إِلَيْهِ حَارًا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْجِدْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِدْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى مَعَ ذَلِكَ مَالَ إِلَى الْجِدْعِ يَقُولُ الطُّفَيْلُ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَغَيَّرَ أَحَدُ أَبَوَيْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ ذَلِكَ الْجِدْعَ فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَلْقَى وَاتَّكَلَهُ الْكَارِضُ وَحَادَ رُفَاتًا [راجع: ۲۱۵۶۸].

(۲۱۵۷۲) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبویؐ کی چھت انگوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹپک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میٹر میوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تانا تار دیا کہ حج گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تہہ پیلایاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعبؓ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیکھ لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(noviii) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّسِيبِ وَخُطْبَتِهِمْ وَصَاحِبَ

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ لَعْنٍ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۴) وَقَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ قَالَ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۳) اور نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ أَبُو عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۱۵۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى میں کلمہ تقوی سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

(۲۱۵۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيئِهِمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا لَعْنٍ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا أَوْ قَالَ وَادِيًا لَكُنْتُ مَعَ

الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۰۶۶].

(۲۱۵۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاری کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ وَالْعَدِيدُ عَلَى لَفْظِ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِي [راجع: ۲۱۰۶۵].

(۲۱۵۷۹) اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو سَعِيدٍ الشَّاشِيُّ فِي سَنَةِ ثَلَاثِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَعْنِي الرَّقَّاءَ أَبُو وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى تَرَى النَّاسَ أَوْ قَالَ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَحَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعُوا لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يَقُومُ فَصَفَى الْجِدْعُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اسْكُنْ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ هَذَا الْجِدْعُ حَنٌّ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ إِنْ تَشَاءُ عَرَسَتِكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَأْكُلُ مِنْكَ الصَّالِحُونَ وَإِنْ تَشَاءُ أُعِيدُكَ كَمَا كُنْتَ رَطْبًا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَلَمَّا قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِعَ إِلَى أَبِيهِ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى أَكَلَتْهُ الْأَرْضُ [راجع: ۲۱۰۶۸].

(۲۱۵۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میڑھیوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا روتا کہ حج گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا

ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَنِی كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وہ حدیث جو محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

(۲۱۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ مُعَاذِ بْنِ أَبِي بَنِی كَعْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ كَانَ جَرِيًّا عَلَى أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ لَا يَسْأَلُهُ عَنْهَا غَيْرُهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَوَّلُ مَا رَأَيْتَ فِي أَمْرِ النَّبُوَّةِ فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَالَ لَقَدْ
سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي لَفِي صَحْرَاءَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَأَشْهُرٍ وَإِذَا بِكَ لَمْ يَكُنْ فَوْقَ رَأْسِي وَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ
أَهْوُ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَقْبَلَانِي بِوُجُوهِ لَمْ أَرَهَا لِيَخْلُقِي قَطُّ وَأَرْوَاحَ لَمْ أَجِدْهَا مِنْ خَلْقِي قَطُّ وَنِيَابَ لَمْ أَرَهَا عَلَى
أَحَدٍ قَطُّ فَأَقْبَلَا إِلَيَّ يَمْسِيَانِ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَقِيدِي لَا أَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ أَصْبَحْتُمْ فَأَضْجَعَانِي بِلَا قَضِرٍ وَلَا هَضِرٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ افْلُقْ صَدْرَهُ فَهَوَى أَحَدُهُمَا إِلَيَّ
صَدْرِي فَقَلَقَهَا لِيَمَّا أَرَى بِلَا دَمٍ وَلَا وَجَعٍ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ الْغُلَّ وَالْحَسَدَ فَأَخْرَجَ شَيْئًا كَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ
بَكَدَهَا فَطَرَحَهَا فَقَالَ لَهُ أَذْخِلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ فَإِذَا مِثْلُ الَّذِي أَخْرَجَ يُشَبِّهُ الْفِصَّةَ ثُمَّ هَزَّ إِيَّاهُمَا رِجْلِي
الْيُمْنَى فَقَالَ اغْدُ وَاسْلَمْ فَرَجَعْتُ بِهَا اغْدُ رِقَّةً عَلَى الصَّغِيرِ وَرَحْمَةً لِلْكَبِيرِ

(۲۱۵۸۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے بڑے جری تھے کہ نبی ﷺ سے ایسے
ایسے سوالات پوچھ لیتے تھے جو دوسرے لوگ نہیں پوچھ سکتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! امر
نبوت کے حوالے سے آپ نے سب سے پہلے کیا دیکھا تھا؟ نبی ﷺ یہ سوال سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو ہریرہ! تم نے
اچھا سوال پوچھا، میں دس سال چند ماہ کا تھا کہ ایک جنگل میں پھر رہا تھا، اچانک مجھے اپنے سر کے اوپر سے کسی کی باتوں کی آواز
آئی، میں نے اوپر دیکھا تو ایک آدمی دوس سے کہہ رہا تھا کہ یہ وہی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں! چنانچہ وہ دونوں ایسے چہروں
کے ساتھ میرے سامنے آئے جو میں نے اب تک کسی مخلوق کے نہیں دیکھے تھے، ان میں سے ایسی مہک آ رہی تھی جو میں نے
اب تک کسی مخلوق سے نہیں سونگھی تھی اور انہوں نے ایسے کپڑے پہن رکھے تھے جو میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہ دیکھے تھے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے میرے پاس آئے اور ان میں سے ہر ایک نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا، لیکن مجھے اس سے
کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اسے لٹا دو، چنانچہ ان دونوں نے مجھے بغیر کسی کھینچا
ثانی اور تکلیف کے لٹا دیا، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کا سینہ چاک کر دو، چنانچہ اس نے میری آنکھوں کے
سائے میں اس طرح چاک کر دیا کہ خون نکلا اور میری آنکھیں تکلیف ہوئی، پھر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ اس میں سے کینہ

اور حسد نکال دو، چنانچہ اس نے خون کے جھے ہوئے کلوے کی طرح کوئی چیز نکال کر پھینک دی، پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اس میں نرمی اور مہربانی ڈال دو، چنانچہ چاندی جیسی کوئی چیز لائی گئی (اور میرے سینے میں انڈیل دی گئی) پھر اس نے میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلا کر کہا جاؤ، سلامت رہو، چنانچہ میں اس کیفیت کے ساتھ واپس آیا کہ جھوٹوں کے لئے نرم دل اور بیڑوں کے لئے رحم دل تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عبد اللہ بن حارث نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

(۲۱۵۸۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بِنِ
كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَجْعَمٍ حَسَّانَ فَقَالَ لِي أَبِي أَلَا تَرَى النَّاسَ مُخْتَلِفَةً أَغْنَاهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ
النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ فِيهِ لَيَذْهَبَنَّ فَيَقْتُلُ النَّاسُ حَتَّى يَقْتُلَ مِنْ
كُلِّ مِائَةِ بَسْعَةً وَتَسْعُونَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَفَّانَ

(۲۱۵۸۲-۲۱۵۸۳) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما قلعہ حسان کے سائے میں
کھڑے تھے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمانے لگے کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ لوگ طلب دنیا میں کس قدر مبتلا ہو چکے ہیں؟ میں
نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک
پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ جب یہ بات سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو لوگ اس کے پاس موجود ہوں گے، وہ
کہیں گے کہ اگر ہم نے یہاں لوگوں کو آنے کی کھلی چھوٹ دے دی تو یہ سارا سونا تو وہ لے جائیں گے چنانچہ لوگ لڑیں گے، حتیٰ
کہ ہر سو میں سے نانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔

(۲۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ
الْحُمْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ
الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ
(۲۱۵۸۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِثُ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَهُ حَدِثُ جَوْفِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۱۵۸۵) حَدِثُ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْرَةَ حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اسْقَطَهُ مِنْ كِتَابِي هُوَ عَنْ قَيْسِ بْنِ شَاءَ اللَّهِ

(۲۱۵۸۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِلِقَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ رَجُلٌ الْقَاهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَبِي فَأَقْبَمْتُ الصَّلَاةَ وَخَرَجَ عُمَرُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرُ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرِي فَتَحَانِي وَقَامَ فِي مَكَانِي فَمَا عَقِلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ يَا بَنِي لَا يَسْأَلُكَ اللَّهُ لِأَنِّي لَمْ أَتِكَ الْيَدَى أَتَيْتُكَ بِجَهَالَةٍ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا كُنُونَا فِي الصَّفِّ الْيَدَى يَلِينِي وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَمَا رَأَيْتُ الرِّجَالَ مَتَحَتْ أَعْنَاقَهَا إِلَى شَيْءٍ مُتَوَحِّهَا إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبُّ الْكُفْبَةِ إِلَّا لَا عَلَيْهِمْ أَمْسَى وَلَكِنْ أَمْسَى عَلَى مَنْ يَهْلِكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا هُوَ أَبِي وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

(۲۱۵۸۵-۲۱۵۸۶) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کے شوق میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوا، ان میں سے جس سے ملنے کی مجھے سب سے زیادہ خواہش تھی، وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے متعلق نہ تھی، چنانچہ اقامت ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ باہر نکلے تو میں پہلی صف میں کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک آدمی آیا اور سب لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو اس نے میرے علاوہ سب کو شناخت کر لیا، چنانچہ اس نے مجھے ایک طرف کیا اور خود میری جگہ کھڑا ہو گیا، مجھے اپنی نماز کی کچھ سمجھ نہ آئی کہ میں نے وہ کس طرح پڑھی۔

نماز سے فارغ ہو کر اس نے مجھ سے کہا بیٹا! برا نہ منانا، میں نے تمہارے ساتھ یہ معاملہ کسی جہالت کی وجہ سے نہیں کیا، بلکہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ میرے قریب کی صف میں کھڑے ہوا کرو، میں نے جب لوگوں کو دیکھا تو تمہارے علاوہ سب کو پہچان لیا، پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس کے دوران میں نے لوگوں کی گردنیں ان کی طرف جس طرح متوجہ ہوتے ہوئے دیکھیں، کسی اور چیز کی طرف نہیں دیکھیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے رب کعبہ کی قسم! اہل حل و عقد ہلاک ہو گئے، یاد رکھو! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں، مجھے افسوس تو ان مسلمانوں پر ہے جو ان کی وجہ سے ہلاک ہو گئے، بعد میں یہ ہلاک وہ آدمی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

حَدَّثَنَا أَبِي بِصِيرٍ الْعَبْدِيُّ وَابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِصِيرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وہ حدیثیں جو ابوبصیر اور ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بِصِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ
أَبِي بَصِيرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ
شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ إِنِّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى
الْمُتَأَفِّقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفَّ الْمُقَدَّمُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
فَضِيلَتَهُ لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه ابن خزيمة (۱۴۷۷)، وابن حبان (۲۰۵۶) والحاكم (۲۴۷/۱)]. قال الألباني حسن

(أبو داود: ۵۵۴، النسائي: ۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۸۸، ۲۱۵۸۹، ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳، ۲۱۵۹۴]

(۲۱۵۸۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی
طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک
آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِصِيرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالُوا نَعَمْ وَلَمْ يَخْضُرْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُتَأَفِّقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ
إِنَّ صَلَاتَكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ وَصَلَاتُكَ مَعَ رَجُلٍ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ وَحَدَّثَكَ وَمَا
كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبِي قَالَ وَكِيعٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِصِيرٍ غَنِيْمٌ [راجع: ۲۱۵۸۷].

(۲۱۵۸۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی

طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه ابن حبان (۲۰۵۷)، والحاكم (۲۴۹/۱)]. قال الألبانی: حسن النسائی (۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳]

[۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۳]

(۲۱۵۸۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ الزَّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَحْيَى ابْنُ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُطَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَقُلْتُ أَمَا الْمُنْدِرِ حَدَّثَنِي أَعْجَبَ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بِنَا أَوْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ شَاهِدْ فَلَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْقُعَيْدِيِّ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ شَاهِدْ فَلَانَ فَذَكَرَ

الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ الْفَضْلِ فِي جَمَاعَةٍ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے۔

(۲۱۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ قُلَّةً لَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ قُلْنَا نَعَمْ حَتَّى عَدَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلَ عَلَى الْمُتَأَفِّقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَمِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں،..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۵۹۶) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حُبَابُ الْقَطِيعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُتَأَفِّقِينَ هَاتَانِ الصَّلَاتَانِ

(۲۱۵۹۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں۔

حَدِيثُ الْمَشَايِخِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وه روایات جو دیگر مشائخ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَكَائِمًا قَرَأَ بِبَلَدِ الْقُرْآنِ

(۲۱۵۹۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۃ اخلاص پڑھ لے، یہ ایسے ہے جیسے

اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی۔

(۲۱۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الثَّقَفِيُّ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ

وَهَبْ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بِن كَعْبُ الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سَنَةً كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَغَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ فِي الثَّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى

(۲۱۵۹۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت سے ثابت ہے، نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ہم اس طرح کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں اس پر طعن نہیں دیتا تھا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حکم اس وقت تھا جب لوگوں کے پاس کپڑوں کی قلت ہوتی تھی، اب جب اللہ نے وسعت دے دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِن كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱۶۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِن كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَسَافِرٍ سَنَةً فَلَمْ يَغْتَكِفْ لَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا [صححه ابن خزيمة (۲۲۲۵)، وابن حبان (۳۶۶۳)، والحاكم (۴۳۹/۱)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۶۳، ابن ماجه: ۱۷۷۰).

(۲۱۵۹۹-۲۱۶۰۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال نبی ﷺ سفر پر تھے اس لئے اعتکاف نہیں کر سکے، چنانچہ جب اگلا سال آیا تو نبی ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي (۲۱۶۰۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَىْ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ فَرَدَّدَهَا مِرَارًا ثُمَّ قَالَ أَبُو آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْبِيرِ وَالْبَدِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تَقْدَسُ الْمَلِكُ عِنْدَ سَائِقِ الْعَرْشِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ [صححه مسلم (۸۱۰)، والحاكم (۳۰۴/۳)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۶۰).

(۲۱۶۰۱-۲۱۶۰۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ قرآن کریم میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا آیت الکرسی، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ابوالمہدی! تمہیں علم مبارک ہو، اس ذات کی قسم جس

کے دست قدرت میں میری جان ہے، عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہوگی اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

(۸۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا عَلَى بِلَالٍ وَعَلْدَرَةَ وَجَمِيعِ بَنِي سَعْدٍ وَهَذِيمِ بْنِ قُضَاعَةَ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَوْزِعٍ آخَرُ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ فَصَدَّقْتُهُمْ حَتَّى مَرَرْتُ بِأَحْمَرَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا جَمَعَ إِلَيَّ مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهَا إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا صَدَقْتُهُ قَالَ فَقَالَ ذَلِكَ مَا لَا كَبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُ لَهْ قَطُّ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ لِأَقْرَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ مَالِي مَا لَا كَبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَافَةٌ فَيَتَّةٌ سَمِيَةً فَخُذْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِأَحْمَرَ مَا لَمْ أُوْمَرْ بِهِ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضْ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَأَفْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ قَالَ فَخَرَجَ مَعِيَ وَخَرَجَ بِالنَّافَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةً مَالِي وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُ لَهْ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَرَعَمَ أَنَّ عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا كَبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَافَةً فَيَتَّةً سَمِيَةً لِيَأْخُذَهَا فَاتَّبَعِي ذَلِكَ وَقَالَ مَا هِيَ هَذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَآجَرَكَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ فَهِيَ ذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبُرْكَ [أخرجه أبو دلود (۱۵۸۳) وابن خزيمة (۲۲۷۷)]

(۲۱۶۰۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا، عذرہ اور تمام بنو سعد بن ہذیم کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی اور سب سے آخری آدمی کے پاس آ گیا، اس کا گھر اور علاقہ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے گھر سے دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ قریب تھا، جب اس نے اپنا سارا مال میرے سامنے پیش کیا تو اس کی زکوٰۃ صرف ایک بنت مخاض بنتی تھی، میں نے اسے بتا دیا کہ اس کی زکوٰۃ اتنی بنتی ہے، اس نے کہا کہ اس اونٹنی میں تو دودھ ہے اور نہ ہی یہ سواری کے قابل ہے، بخدا! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آ کر کھڑا نہیں ہوا، اب میں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دے سکتا جس میں دودھ ہو اور نہ ہی وہ سواری کے قابل ہو، البتہ یہ

جوان اور صحت مند اونٹنی موجود ہے، اسے لے لو، میں نے کہا کہ میں تو ایسی چیز نہیں لے سکتا جس کی مجھے اجازت نہ ہو، البتہ نبی ﷺ تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تم چاہو تو ان کے پاس چل کر وہی پیش کش کر دو جو تم نے میرے سامنے رکھی ہے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو بہت اچھا، ورنہ وہ تمہیں واپس کر دیں گے، اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ نکل پڑا اور اپنے ساتھ وہ اونٹنی بھی لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی، یہاں تک کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آکر کھڑا نہیں ہوا، سو میں نے اپنا سارا مال اکٹھا کیا، قاصد کا خیال یہ تھا کہ اس مال میں مجھ پر ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے لیکن وہ اونٹنی ایسی تھی کہ جس میں دودھ تھا اور نہ ہی وہ سواری کے قابل تھی، اس لئے میں نے اس کے سامنے ایک جوان اور صحت مند اونٹنی پیش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، اب یا رسول اللہ! یہ سب آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں، آپ اسے قبول فرمالیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم پر زکوٰۃ تو اتنی ہی بنتی تھی، البتہ اگر تم خود سے نیکی کرنا چاہتے ہو تو ہم قبول کر لیتے ہیں، اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے وہ اونٹنی پیش کی اور نبی ﷺ نے اسے لینے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

(۳۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَلَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي وَزَادَ فِيهِ قَالَ عُمَارَةُ وَلَقَدْ وَدِدْتُ صَدَقَاتِهِمْ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَأَخَذْتُ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً لَأَلْفٍ وَخَمْسِينَ مِائَةً بَعِيرٍ عَلَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۲۲۷۷، ۲۳۸۰)، وابن حبان (۳۲۶۹)، والحاكم (۴۰۰/۱)]. قال الألباني حسن (أبو داود: ۱۵۸۳).

(۲۱۶۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ الْخَزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ (۳۶۶۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ أَهْكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَاعِي فَقَالَ أَبِي أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتُ آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَلِمْتُ إِنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَيَّ لِأَنَّكَ أَنْتَ هُوَ [اخرجه عبد بن حميد (۱۷۴)]. قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۱۶۰۵-۲۱۶۰۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دوران

تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، نماز کے بعد فرمایا تم میں سے کس نے میری قراءت میں نئی چیز محسوس کی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اگر کسی نے اس چیز کو محسوس کیا ہوگا تو وہ ہی ہو گئے۔

(۲۱۶.۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ حَذَنَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى عَهْدُكَ بِأَمِّ مِلْدَمٍ وَهُوَ خَرَّبُ بَيْنِ الْجَلِيدِ وَاللَّحْمِ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَوَجَعَ مَا أَصَابَنِي قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ تَحْمَرُّ مَرَّةً وَتَصْفُرُ أُخْرَى (۱۴۳/۵).

(۲۱۶.۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ام مِلْدَم (بخار) کو ختم ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے اور کبھی زرد۔

(۲۱۶.۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَاكَ يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْ ذَلِكَ فَاضْرَبْ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ حُلِّ الْحَبْرَةِ لِأَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ لَبَسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبَسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ [کسابقہ]۔

(۲۱۶.۸) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ حج تمتع کی ممانعت کر دیں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ ایسا نہیں کر سکتے، ہم نے خود نبی ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے رک گئے، پھر ان کا ارادہ ہوا کہ دھاری دار یعنی چادروں اور حلوں سے منع کر دیں کہ ان پر پیشاب کا رنگ چڑھایا جاتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ چادریں تو خود نبی ﷺ نے زیب تن فرمائیں اور ہم نے بھی ان کے دور باسعادت میں پہنی ہیں۔

(۲۱۶.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقْلِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَرْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ أَقْبَلَ هُوَ وَتَقَرَّرَ مَعَهُ فَوَجَدُوا سَوْطًا فَأَخَذَهُ صَاحِبُهُ فَلَمْ يَأْمُرُوهُ وَلَمْ يَنْهَوْهُ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ وَجَدْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَكُرِّرَ عَلَيْهِ حَتَّى ذَكَرَ أَحْوَالَ ثَلَاثَةَ لَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ شَأْنُكَ بِهَا [راجع: ۲۱۴/۸۴]۔

(۲۱۶.۹) صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ چند لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں انہیں ایک درہ گرا پڑا،

ان کے ایک ساتھی نے اسے اٹھالیا، لوگوں نے اسے منع کیا اور نہ حکم دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، تین سال تک اس طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الرَّقَاشِيُّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ اجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ نَفْسًا يَهْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ طَعَامِهِ فِي مَهَلٍ وَيَقْضَى الْمُتَوَضُّعُ حَاجَتَهُ فِي مَهَلٍ [انظر بعده].

(۲۱۶۱۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقفہ کر لیا کرو تا کہ اس وقفے میں جو شخص کھانا کھا رہا ہو، وہ اس سے فارغ ہو جائے اور جس نے وضو کرنا ہو وہ قضاء حاجت سے فارغ ہو جائے۔

(۲۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَنبَأَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ أَنبَأَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَادٍ الْعَبْدِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ لَذَكْرٌ لَحْوَةٌ [راجع ما قبله].

(۲۱۶۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرَاءَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يَذْكُرُ بَابِائِهِمُ اللَّهُ وَأَبُو بِنِ كَعْبٍ وَجَاهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَبُو ذَرٍّ فَفَعَزَّ أَبُو بِنِ كَعْبٍ أَحَدَهُمَا فَقَالَ مَتَى أُنزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ يَا أَبُي فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى أُنزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَلَمْ تُجِبْ قَالَ أَبُي لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاحِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَقَوْتُ فَلَمْ كُتِّبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُكْرُثْ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَلَدِي قَالَ أَبُي فَقَالَ صَدَقَ أَبُي

(۲۱۶۱۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی ﷺ نے برسر منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چٹکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش

رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی بن کعبؓ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔

(۲۱۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يُولَسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَلَوْعَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَانْفَتَحَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَانْفَتَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ تَسَبَّمَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمٌ بَيْنَهُمَا أَهْلُ الْجَمِينِ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ إِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى جَاءَ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِيَخَارِنَهَا فَانْفَتَحَ فَقَالَ لَهَا خَارِنَهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَارِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ لَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَدَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يَبْثُ إِلَى كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوًى أَسْمَعَ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمُ

خَمْسِينَ صَلَاةً فَقَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّ أَمْتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ
فَرَا جَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلَ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى قَالَ لَفَعِشَهَا آلَوَانُ مَا أَذْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أَذْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْثِ وَإِذَا تُرَابُهَا
الْيُسْكُ هَذَا آخِرُ مُسْنَدِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البعاری (۳۴۹)، ومسلم (۱۶۳)]، وابن حبان

(۷۴۰۶)۔ [راجع: ۲۱۴۵۳]۔

(۲۱۶۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے واقعہ بمعراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس زمانے میں
میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک رات میرے گھر کی چھت کھل گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اترے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا،
اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کی ایک طشتری لائے جو ایمان و حکمت سے بھرپور تھی اور اسے میرے سینے میں انڈیل کر
اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں پر لے گئے، اور آسمان دنیا پر پہنچ کر دروازہ بجایا، اندر سے کسی نے پوچھا کون
ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل ہوں، اس نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! میرے
ساتھ محمد ﷺ ہیں، اس نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! دروازہ کھولو، جب ہم وہاں پہنچے تو ایک آدمی
نظر آیا جس کے دائیں بائیں کچھ لوگ بھی تھے، دائیں طرف جب وہ دیکھتا تو مسکراتا اور بائیں طرف دیکھ کر رونے لگتا، اس
نے مجھے دیکھ کر ”خوش آمدید، نیک نبی اور نیک بیٹے کو“ کہا، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ
حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو دائیں بائیں لوگ نظر آ رہے ہیں، وہ ان کی اولاد کی رو میں ہیں، دائیں ہاتھ والے جنتی ہیں اور
بائیں ہاتھ والے جہنمی ہیں۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس کے دربان سے دروازے کھولنے کے لیے کہا اور یہاں بھی
حسب سابق سवाल و جواب ہوئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی اللہ علیہ السلام نے بتایا کہ آسمانوں میں نبی ﷺ نے حضرت
آدم، اور لیس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن انہوں نے آسمانوں کی تعیین نہیں کی، صرف اتنا ہی ذکر کیا کہ
آسمان دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کو پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام لہی علیہ السلام کو لے کر حضرت اور لیس علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک
بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے
پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا

”نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، پھر مجھے مزید احوال لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں اس تحفے کو لے کر واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے انہیں بتایا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جائیے، آپ کی امت میں اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، چنانچہ میں نے اپنے رب کے پاس واپس جا کر اس سے درخواست کی تو اس نے اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا (جو بالآخر ہوتے ہوتے پانچ نمازوں پر رک گیا) لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر واپس جانے کا مشورہ دیا، اس مرتبہ ارشاد ہوا کہ نمازیں پانچ ہیں اور ان پر ثواب پچاس کا ہے، میرے یہاں بات بدلنا نہیں کرتی، واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے پھر تحفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہی پر لے جایا گیا، جسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے خیمے نظر آئے اور وہاں کی مٹی مشک تھی۔

ثالث مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۴۱۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ جَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَعَجَّلَتْ رِجَالُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيلَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ أَمَّا إِنَّهُمْ سَيَدْعُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ ثُمَّ قَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ تُضِيءُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بُرُوكًا بِبُصْرَى كَقُضُوءِ النَّهَارِ

(۲۱۶۱۴) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کئی سفر سے واپس آرہے تھے، ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا، کچھ لوگ جلد بازی کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، لیکن نبی علیہ السلام نے وہ رات وہیں گزاری، ہم بھی ہمراہ تھے، جب صبح ہوئی تو نبی علیہ السلام نے ان لوگوں کے متعلق پوچھا، بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینہ چلے گئے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا ابھی تو یہ مدینہ منورہ اور عورتوں کی طرف جلدی سے چلے گئے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب یہ مدینہ منورہ کو بہترین حالت پر ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، پھر فرمایا عنقریب یمن کے جبل وراق سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری کے جوان

اونوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن ہو جائیں گی۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْبَكْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مَعَنَا

(۲۱۶۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ إِذَا أَنَا فَرَعْتُ مِنْ عَمَلِي فَأَضْطَجِعُ فِيهِ فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مُضْطَجِعٌ لَفَعَمَزَنِي بِرَجْلِهِ فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَضَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهَا فَقُلْتُ أَرْجِعُ إِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى بَيْتِي قَالَ فَكَيْفَ تَضَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ فَقُلْتُ إِذْنًا أَخَذَ بِسَيْفِي فَأَضْرَبَ بِهِ مَنْ يُخْرِجُنِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ غَفْرًا يَا أَبَا ذَرٍّ فَلَمَّا بَلَ تَنَقَّادُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَادُوكَ وَتَنَسَّاقُ مَعَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ وَلَوْ عَبْدًا أَسْوَدَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا نَفِثْتُ إِلَى الرَّبْدَةِ أَقْبَمْتُ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدَ كَانَ فِيهَا عَلَى نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي أَخَذَ لِيَرْجِعَ وَلِيَقْدَمَنِي فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ بَلْ أَنْقَادُ لِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۴۰/۵)۔

(۲۱۶۱۶) حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب اپنے کام سے فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر لیٹ جاتا، ایک دن میں لیٹا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور مجھے اپنے مبارک پاؤں سے ہلایا، میں سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تم مدینہ سے نکال دیے جاؤ گے؟ عرض کیا میں مسجد نبویؐ اور اپنے گھر لوٹ جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور جب تمہیں یہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور جو مجھے نکالنے کی کوشش کرے گا، اسے اپنی تلوار سے ماروں گا۔

نبی ﷺ نے یہ سن کر اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھا اور تین مرتبہ فرمایا ابو ذر! درگزر سے کام لو، وہ تمہیں جہاں لے جائیں وہاں چلے جانا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی جشی غلام ہی ہو، حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ربذہ کی طرف جلاوطن کیا گیا اور نماز کھڑی ہوئی تو ایک سیاہ فام آدمی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا، جو وہاں زکوٰۃ کے جانوروں پر مامور تھا، اس نے مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹا اور مجھے آگے کرنا چاہا تو میں نے اس سے کہا کہ تم اپنی جگہ ہی رہو، میں نبی ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْلَامُ ذَلُولٌ لِأَنْتَ كَبُّكَ إِلَّا ذَلُولًا

(۲۱۶۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام طبعاً سہل دین ہے اور اس پر سہل آدمی ہی سواری کرتا ہے۔
 (۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْبُخَيْرِيِّ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الثَّانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنَ الثَّانِيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ لَعَلَّكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى

(۲۱۶۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دو آدمی ایک سے، تین دو سے، اور چار تین سے بہتر ہیں، اس لئے تم پر جماعت کے ساتھ چمے رہنا لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے علاوہ کسی اور نکتے پر کبھی متفق نہیں کر سکتا۔

(۲۱۶۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى إِلَى أَبِي أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ وَقَدْ جِئْتُكَ فِي مَنْزِلِكَ [انظر: ۲۱۸۴۶]

(۲۱۶۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اے ابوذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۱۶۲۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا بُرَيْدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نَعَمْ الْفَتَى غُضَيْفُ لَقَبِيهِ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَيْ أَعْمَى اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ نَعَمْ الْفَتَى غُضَيْفُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ عَفَّانُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۹۶۲، ابن ماجه: ۱۰۸)]. [انظر: ۲۱۷۸۹، ۲۱۸۷۵]

(۲۱۶۲۰) غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غضیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غضیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غضیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۶۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو تَيْمِمْ الْجَيْشَانِيَّ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَغَيْرِ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَى أُمَّتِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ أَيْمَةُ مُضِلِّينَ (۲۱۶۲۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنْتُ مُحَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى مَنْزِلِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي مِنَ الدَّجَالِ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِكَ مِنَ الدَّجَالِ قَالَ الْأَيْمَةُ الْمُضِلِّينَ

(۲۱۶۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَذْلَكَ عَلَى كَثَرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

[قال البوصيري: هذا إسناده صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۲۵). قال شعيب: صحيح إسناده قوي].

[انظر: ۲۱۶۶۳، ۲۱۷۱۵، ۲۱۷۲۲].

(۲۱۶۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ بْنِ جَبْرِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُمْ خَمْسًا لَمْ يَزُتْهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَرَّعَبَ مِنِّي الْعَدُوُّ عَنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَحَلَّ لِي الْغَنَائِمَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَبِعْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَى فَاحْتَبَأْتُهَا شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ تَابِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ الْأَعْمَشُ فَكَانَ

مُجَاهِدٌ يَرَى أَنَّ الْأَحْمَرَ الْإِنْسُ وَالْأَسْوَدَ الْجَنُّ [انظر: ۲۱۶۴۰].

(۲۱۶۴۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے جگہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۴۵) حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغِيبُ الشَّمْسُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا فَتَرْجِعُ فَإِذَا كَانَتْ بِلَيْلَةٍ أَلَيْ تَطْلُعُ صَبِيحَتَهَا مِنَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا فَإِذَا أَصْبَحَتْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ مَكَانِكَ ثُمَّ قَرَأَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ [انظر: ۲۱۶۷۹، ۲۱۷۳۴، ۲۱۷۹۱، ۲۱۸۷۶، ۲۱۸۷۴].

(۲۱۶۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورج عرش کے نیچے غائب ہوتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے تو وہاں آ جاتا ہے، جب وہ رات آ جائے گی جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اسے اجازت نہیں ملے گی اور جب صبح ہوگی تو اس سے کہا جائے گا کہ اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے غروب ہوا تھا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ کسی اور چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آ جائے۔“ (۲۱۶۴۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۰۸، الترمذی: ۷۶۲، النسائی: ۲۱۹/۴). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات].

(۲۱۶۴۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزہ رکھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

(۲۱۶۴۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَيْلَمٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي دُيَّيٍّ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ مِجْنَحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوَلِّعُ بِالرَّجُلِ يَأْذِنُ اللَّهُ حَتَّى يَضَعَهُ خَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۸۰۳].

(۲۱۶۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ موٹنے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَدْرُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَقَالَ قَائِلُ الْجِهَادِ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

(۲۱۶۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کا نام لیا اور کسی نے جہاد کو بتایا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنا ہے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ كَاظِمًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَكُنْتُ أَعْرَبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي وَقَدْ نَعَيْتُ لِي أَبُو ذَرٍّ فَحَبَّجْتُ لَدَخْلْتُ مَسْجِدَ مِنِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْبِ فَإِذَا شَيْخٌ مَعْرُوفٌ أَدَمُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ فِطْرِي لَدَهَبْتُ حَتَّى قُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ آتَمَّهَا وَأَحْسَنَهَا وَأَطْوَلَهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّ عَلَيَّ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنْ أَهْلِي لِيَزْعُمُونَ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ كَاظِمًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْمَيْتُ دِينِي وَكُنْتُ أَعْرَبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي قَالَ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَوْدَ مِنْ إِبِلٍ وَعَنِمٍ فَكُنْتُ أَكُونُ فِيهَا فَكُنْتُ أَعْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي قَدْ هَلَكْتُ فَفَعَلْتُ عَلَى بَعِيرٍ مِنْهَا فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَزَلْتُ عَنِ الْبَعِيرِ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ فَحَدَّثَنِي فَصَحَّحَكَ فَدَعَا إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهِ فَجَاءَتْهُ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بَعْضٌ فِيهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلَأَنَّ إِنَّهُ لَيَتَخَضَّضُ فَاسْتَرْتُ بِالْبَعِيرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَتَرَنِي فَاعْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدْ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَايمَسْ بِشَرَّتِكَ [قال أبو داود: هذا ليس بصحيح. وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۱۶۲۹)].

(۲۱۶۲۹)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات]. [انظر: ۲۱۶۲۹، ۲۱۶۲۸].

(۲۱۶۲۹) نبی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں مانی نہیں تھا، البتہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی،

میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا پہن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابوذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹنوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پانی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے) سے دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُسَيْبٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَا أَجِدُ الْمَاءَ فَاتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وَصَفْتُ لِي هَيْئَتَهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّيُ فَعَرَفْتُهُ بِالتَّعْتِ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنْ أَهْلِي يَزْعُمُونَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ رُؤْيَا مِنْكَ لَقَالَ قَدْ رَأَيْتَنِي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْرُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَيْسَتْ أَبَا مَا أَتَيْتُمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَشْكَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اتَّعَرَّفْ أَبَا ذَرٍّ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُيْمَةٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّيْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى غَلَبَتْ عَلَيَّ هَالِكٌ فَأَمَرْتُ بِنَاقَةٍ لِي أَوْ قَعُودٍ فَسَدَّ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكِبْتُ قَالَ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ لَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي

[۲۱۸۲۲، ۲۱۸۱۱، ۲۱۸۱۰، ۲۱۷۷۶، ۲۱۷۵۳، ۲۱۷۴۸، ۲۱۷۴۷]

(۲۱۶۳۱) ابوالعالیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ

[صححه ابن حبان (۵۴۷۴)، وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۰۵، ابن ماجه: ۳۶۲۲، الترمذی: ۱۷۵۳، النسائی: ۱۳۹/۸)]

(۲۱۶۳۲) حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَغْنَا الرَّبْدَةَ قُلْتُ لِأَصْحَابِي تَقَدَّمُوا وَتَخَلَّفْتُ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُصَلِّيُ قَرَأْتُهُ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا الْوُتُّ أَنْ أَحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

(۲۱۶۳۳) بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، جب ہم مقام ربذہ میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم آگے چلو اور میں خود پیچھے رہ گیا، میں حضرت ابوذر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں طویل قیام اور کثرت رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے بہتر سے بہتر میں کوئی کمی نہیں کرتا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک رکوع یا ایک سجدہ کرتا ہے، اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثِ فَأَقْرَبَهُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ قَتَرٍ حَاجِبٍ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَغْلُظُ لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَشَكَاهُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَإِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَإِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَإِلَى أُمِّ حَرَامٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ صَحَبْتُمْ كَمَا صَحَبَ وَرَأَيْتُمْ كَمَا رَأَى فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَكَلِّمُوهُ ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَجَاءَ فَكَلِّمُوهُ فَقَالَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا

الْوَلِيدَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَبْلِي وَلَكَ السُّنُّ وَالْفَضْلُ عَلَيَّ وَقَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ بِكَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِنْ كَادَتْ وَفَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفُوتَكَ ثُمَّ أَسْلَمْتَ لَكُنْتُ مِنْ صَالِحِي الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَدْ جَاهَدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُمَّ حَرَامٍ فَإِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ وَعَقْلُكَ عَقْلُ امْرَأَةٍ وَأَمَّا أَنْتَ وَذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عِبَادَةُ لَا جَرَمَ لَا جَلَسْتُ مِثْلَ هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا

(۲۱۶۳۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تلخ باتیں کرتے تھے جس کی شکایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے سامنے کی اور فرمایا کہ جیسے انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی ہے، آپ لوگوں کو بھی یہ شرف حاصل ہے اور جس طرح انہوں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ نے بھی کی ہے، آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ان سے بات کریں، پھر انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

جب وہ آگئے تو مذکورہ حضرات نے ان سے گفتگو کی، انہوں نے فرمایا اے ابوالولید! آپ نے تو مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے، آپ عمر اور فضیلت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں، میں ایسی مجالس سے آپ کو بچنے کی ترغیب دیتا ہوں، اور اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ نے اسلام اس وقت قبول کیا جب نبی ﷺ کے وصال کا زمانہ قریب آ گیا تھا، آپ نیک مسلمان ہیں، اور اے عمرو بن عاص! میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ آپ سے جہاد کیا ہوا ہے، اور اے ام حرام! آپ ایک عورت ہیں اور آپ کی عقل بھی عورت والی ہے، آپ اس معاملے میں نہ پڑیں، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ رنگ دیکھ کر کہنے لگے یہ بات طے ہو گئی کہ آج کے بعد میں ایسی مجالس میں نہیں بیٹھوں گا۔

(۲۱۶۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي بِحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِيعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً قَالِمًا الْأَذْنَ فَقَطِّعْ وَالْعَيْنَ بِمُقَرَّةٍ لِمَا يُوعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا

(۲۱۶۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اور اسے قلب سلیم، لسان صادق، نفس مطمئنہ اور اخلاق حسنہ عطاء کیے گئے ہوں، اس کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کو بینائی دی گئی ہو، اور کانوں کی مثال پیندے کی سی ہے جبکہ آنکھ دل میں محفوظ ہونے والی چیزوں کو ٹھکانہ فراہم کرتی ہے، اور وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کا دل محفوظ کرنے والا ہو۔

(۲۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ

قُرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قُرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً [انظر: ۲۱۶۴۲، ۲۱۶۴۱، ۲۱۶۸۸، ۲۱۷۰۵، ۲۱۸۲۰، ۲۱۸۹۸].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی ﷺ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش تیرے لیے مقرر کر دوں گا۔

(۲۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ الْخَمَصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ وَأَخْرَوْا السُّحُورَ [انظر: ۲۱۸۳۵]

(۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَأِنِّي قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ نَوْرًا أَتَى آرَاهُ [صححه مسلم (۱۷۸) وابن حبان (۵۸)] [انظر: ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۸) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۶۳۹) قَالَ عَفَّانُ وَبَلَّغْنِي عَنْ ابْنِ هِشَامٍ يَعْنِي مُعَاذًا أَنَّهُ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ كَمَا قَالَ هَمَّامٌ قَدْ رَأَيْتُهُ [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰].

(۲۱۶۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْفَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ وَهُوَ مِنِّي مَسِيرَةً شَهْرًا وَلَيْلٌ لِي سَلُ تُعْطَى وَاحْتَبَاتٌ دَعَوْنِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۶۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو

نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمُصْذِقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّهَ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ أَوْ أَغْفِرُ وَلَوْ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لَقَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶]. قَالَ وَقَرَابُ الْأَرْضِ مِلُّ الْأَرْضِ

(۲۱۶۴۱) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۶۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمُصْذِقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّمَنَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۶۴۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَبَجَاءَ رَجُلٌ فَبَعَلَ يَصْلَى يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا يَقْعُدُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا يَنْدِرِي يَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ وَتَرٍ فَقَالُوا لَا تَقُومُ إِلَيْهِ لِنَقُولَ لَهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَرَاكَ تَنْدِرِي تَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ عَلَى وَتَرٍ قَالَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَنْدِرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ جَزَاكُمْ اللَّهُ مِنْ جُلَسَاءِ شَرِّ أُمَّتِي أَنِّي أَعْلَمُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۶۴۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا

کہ جنت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جنت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی عبادت کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو ذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُذْرِكٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُؤْتِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَسِرُوا وَخَابُوا قَالَ فَأَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ وَالْمَنَانُ [صححه مسلم (۱۰۶) وابن حبان (۴۹۰۷)] [انظر: ۲۱۷۳۳، ۲۱۷۳۵، ۲۱۷۳۶، ۲۱۷۶۶، ۲۱۸۱۳، ۲۱۸۷۷، ۲۱۸۷۷]

(۲۱۶۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہینہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۶۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَأَنْ أُحْلِفَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الذَّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْلِفَ مَرَّةً وَاحِدَةً أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى أُمِّهِ قَالَ سَلَهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ قَالَ فَاتَيْنَهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ سَلَهَا عَنْ صَبْحَتِهِ حِينَ وَقَعَ قَالَ فَارْجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ صَاحَ صَبْحَةَ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبَأًا قَالَ خَبَأْتُ لِي عَظْمَ شَاةٍ عَفْرَاءَ وَالذَّخَانَ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ الذَّخَانَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ الذُّخُ الذُّخُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنًا فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ

(۲۱۶۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے دس مرتبہ یہ قسم کھانا کہ ابن صیادی دجال ہے، اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس کے دجال نہ ہونے کی قسم کھاؤں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے پوچھ کر آؤ کہ وہ ابن صیاد سے کتنے عرصے تک حاملہ رہی؟ چنانچہ میں نے اس سے جا کر پوچھا تو اس نے بتایا میں اس سے بارہ

مہینے تک حاملہ رہی تھی، نبی ﷺ نے مجھے دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے یہ پوچھو کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کی آواز کیسی تھی؟ میں نے دوبارہ جا کر اس سے یہ سوال پوچھا تو اس نے بتایا جیسے ایک مہینے کے بچے کی آواز ہوتی ہے، یہ اس طرح رویا چننا تھا۔ پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے ذہن میں سوچی ہے، بتاؤ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے میرے لیے ایک سفید بکری کی ناک اور درھواں سوچا ہے، وہ ”دخان“ کا لفظ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں سکا اس لئے صرف دخ، دخ ہی کہنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا دور ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔

(۳۱۶۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىَ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [صححه مسلم (۲۷۳۱)]. [انظر: ۲۱۷۵۹، ۲۱۸۶۲].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

(۳۱۶۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَعْرُوفٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ عَبْدِي اسْتَقْبَلَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا اسْتَقْبَلْتُهُ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

(۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میرا بندہ زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے سامنے آئے تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ اس کے سامنے آؤں گا۔

(۳۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتَ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ يَصْفُ دِينَارٌ إِلَّا أَنْ

أَرُودُهُ لِعَفْرِيمٍ [اخرجه الطيالسي (۴۶۵) والدارمي (۲۷۷۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۱۸۶۵، ۲۱۷۵۶].

(۲۱۶۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بیچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۳۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَخْرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ ابْنُ آيَمٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْئَانِ

كَمَا سَأَلْتُ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْئَانِ [صححه مسلم (۵۰۸۰) وابن ماجه (۲۳۸۳) وابن خزيمة (۸۰۶)].

[۸۳، (۸۳۱)]۔ [انظر: ۲۱۶۶۹، ۲۱۷۰۶، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۶۰، ۲۱۷۸۷]۔

(۲۱۶۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گذرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۵۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ فَإِنَّ النَّاسَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتُ قَدْ أَحْرَزْتُ صَلَاتَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا صَلَّيْتُ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۶۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۶۵۱) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَارْدَفَنِي خَلْفَهُ وَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ شَدِيدٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْعَبْدِ يَعْنِي الْقَبْرَ كَيْفَ تَصْنَعُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اصْبِرْ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَعْنِي حَتَّى تَفْرُقَ حِجَارَةَ الزَّيْتِ مِنْ اللَّمَاءِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْقَعْدُ فِي بَيْتِكَ وَأَغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَتْرُكْ قَالَ قَالَتْ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ لَكُنْ فِيهِمْ قَالَ فَآخُذْ سِلَاحِي قَالَ إِذَنْ تُشَارِكُهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ وَلَكِنْ إِنْ خَشِيتُ أَنْ يَرُوعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْتَوِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ حَتَّى يَبُوءَ بِإِلَهِهِ وَإِلْمِكَ [صححه ابن حبان ۵۹۶۰، ۶۶۸۵]، والحاكم (۴/۴۳۳)۔ قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۶۱، ۴۴۰۹، ابن ماجه: ۳۹۵۸)۔

[راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۶۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنالیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم

کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجارة التريت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَعَتْ فَاصْطَبَحْتَ الْمَرْكَةَ وَتَعَاهَدَ جِيرَانُكَ أَوْ أَقْسَمَ بَيْنَ جِيرَانِكَ [صححه مسلم (۲۶۲۵)، وابن حبان (۵۱۳)، (۵۱۴)]. [انظر: ۲۱۷۰۹].

(۲۱۶۵۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابو ذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْخَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيُّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِحَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْلَمْ أَحَرًا مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَانُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْلَمْ عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى آيَلَةَ مَاوَةَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ [صححه مسلم (۲۳۰۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب.

(۲۱۶۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حوض کوثر پر کتنے برتن ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تاریک رات میں آسمان کے نجوم و کواکب کی تعداد سے بھی زیادہ اس کے برتن ہوں گے، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو شخص اس حوض کا پانی ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس پر جنت کے دو پرنا لے بہہ رہے ہوں گے، جو اس کا پانی پی لے گا، اسے دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کی چوڑائی بھی لمبائی کے برابر ہوگی، اور اس کی مسافت اتنی ہوگی جتنی عمان سے ایلہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔

(۲۱۶۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ حَدَّثَنِي فَلَيْتُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ الْعَامِرِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لَقَرَأَ بَابِيَةَ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا إِنْ تَعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ

لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا زِلْتُ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ تَرَكُّعُ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِيهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا [انظر: ۲۱۷۱۶، ۲۱۸۲۷، ۲۱۸۲۸، ۲۱۸۷۱].

(۲۱۶۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے“ جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صبح تک ساری رات رکوع و سجود میں مسلسل ایک ہی آیت پڑھتے رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سفارش کا حق مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور انشاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي خَفْصَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ جَبَلٍ هَذَا قُلْتُ أَحَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي ذَهَبًا قِطْعًا أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَدْعُ مِنْهُ قِيرَاطًا قَالَ قُلْتُ فَنُظَارًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قِيرَاطًا قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّمَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَقْلٌ وَلَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَكْثَرُ.

(۲۱۶۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا ابوذر! یہ کون سا پہاڑ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ احد پہاڑ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ میرے لیے سونے کا بن جائے جس میں سے میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور ایک قیراط بھی چھوڑ دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قطار؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ایک قیراط، پھر فرمایا ابوذر! میں تو کم از کم کی بات کر رہا ہوں، زیادہ کی بات ہی نہیں کر رہا۔

(۲۱۶۵۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يُبَلِّغُهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُ فَلَا يَمْسَحُ الْخُصْيَ [صححه ابن خزيمة (۹۱۳، ۹۱۴)، وابن حبان (۲۲۷۳، ۲۲۷۴)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۹۴۵، ابن ماجه: ۱۰۲۷، الترمذی: ۳۷۹، النسائی: ۳/۶). قال الترمذی: إسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۱۶۵۸، ۲۱۷۷۹، ۲۱۸۸۶].

(۲۱۶۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیں گے سے نہیں کھینچا جائے۔

(۲۱۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ تَعَالَى وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَى الرَّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسَهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَعْلَاهَا ثَمَنًا قَالَ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَعْرَقَ وَقَالَ فَإِنْ لَمْ أَصْطَلِعْ قَالَ كُفْتُ
أَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَلِّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [صححه البخاری (۲۰۱۸)، ومسلم (۸۴)، وابن حبان
(۱۵۲، ۴۳۱۰، ۴۵۹۶)]. [انظر: (۲۱۷۸۰، ۲۱۸۳۲)].

(۲۱۶۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۶۵۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ فَلَا يُحْرِكُ الْحَصَى أَوْ لَا يَمَسُّ الْحَصَى [راجع: (۲۱۶۵۶)].

(۲۱۶۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کلکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۶۵۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ حَيْثُمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ لِكُلِّهَا مَسْجِدٌ [صححه البخاری (۳۳۶۶) ومسلم (۵۲۰) وابن خزيمة (۷۸۷، ۱۲۹۰) وابن حبان (۱۵۹۸، ۶۲۲۸)]. [انظر: (۲۱۷۱۱)].

(۲۱۷۱۸، ۲۱۷۱۹، ۲۱۷۵۲، ۲۱۸۰۰).

(۲۱۶۵۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْكَةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَمَرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ

الْبَيْضِ الْفَرَّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [انظر: ۲۱۶۶۱].

(۲۱۶۶۰) ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”یوم القاحہ“ کے موقع پر تم میں سے کون موجود تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں موجود تھا، اور نبی ﷺ نے اس آدمی کو ایامِ بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۱۶۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الثَّانِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [صححه ابن خزيمة (۲۱۲۷)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنَ (النسائي: ۲۲۳/۴، ۱۹۶/۷). قَالَ

شعيب: حسن و هذا إسناده ضعيف. [راجع: ۲۱۶۶۰].

(۲۱۶۶۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روزوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۲۱۶۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آلا أَذْكَ عَلَى كُنْزٍ مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [صححه ابن حبان (۸۳۰)]. قَالَ شُعَيْبٌ: إسناده صحيح.

(۲۱۶۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَجْلَحَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتَمَ [راجع: ۲۱۶۶۳۲].

(۲۱۶۶۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبَ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتَمَ [راجع: ۲۱۶۶۳۲].

(۲۱۶۶۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَنْبِ الرِّيَّاحِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَمْ أَجِدْهُ وَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ هُوَ ذَاكَ فِي ضَيْعَةٍ لَهُ فَجَاءَ يَقُودُ أَوْ يَسُوقُ بِعَيْرَيْنِ قَاطِرًا أَحَدَهُمَا فِي عَجَرٍ

صَاحِبِہِ فِی عُنُقِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا قُرْبَةً فَوَضَعَ الْقُرْبَتَیْنِ قُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا کَانَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْکَ وَلَا اَبْغَضَ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْکَ قَالَ لِلّٰہِ اَبُوکَ وَمَا یَجْمَعُ هَذَا قَالَ قُلْتُ اِنِّی کُنْتُ وَاذْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَکُنْتُ اَرْجُو فِی لِقَائِکَ اَنْ تُخْبِرَنِی اَنْ لِّی تَوْبَةٌ وَمَخْرَجًا وَکُنْتُ اُحْشِی فِی لِقَائِکَ اَنْ تُخْبِرَنِی اَنَّهُ لَا تَوْبَةَ لِی فَقَالَ اَفِی الْجَاهِلِیَّةِ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ ثُمَّ عَاجَ بِرَاسِہِ اِلَی الْمَرْءِ فَامَرَ لِی بِطَعَامٍ فَالْتَوْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ اَمَرَهَا فَالْتَوْتُ عَلَیْہِ حَتّٰی اَرْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا قَالَ اِیْہِ دَعِیْنَا عَنْکَ فَاِنْ کُنَّا لَنْ تَعْدُوْنَ مَا قَالَ لَنَا فِیْکُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قُلْتُ وَمَا قَالَ لَکُمْ فِیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ الْمَرْءُ صَلِّعُ فَاِنْ تَذَهَبَ تَقْرَمُہَا تَکْسِرُہَا وَاِنْ تَدْعُہَا فِیْہَا اَوْدُ وَبَلْغَةُ فَوَلْتُ فَجَآئَتْ بِرِیْدَةٍ کَاثِبَةٍ فَقَالَ کُلِّ وَلَا اَهْوَلْتُکَ اِنِّی صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ یَصَلِّی فَجَعَلَ یَهْدُبُ الرُّکُوعَ وَیُخَفِّفُہُ وَرَآئِہُ یَتَحَرَّی اَنْ اُسْبِعَ اَوْ اُقَارِبَ ثُمَّ جَآءَ فَوَضَعَ یَدَہُ مَعِی فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَقَالَ مَا لَکَ فَقُلْتُ مَنْ کُنْتُ اُحْشِی مِنَ النَّاسِ اَنْ یَکْذِبَنِی فَمَا کُنْتُ اُحْشِی اَنْ تُکْذِبَنِی قَالَ لِلّٰہِ اَبُوکَ اِنْ کَذَبْتُکَ کَذِبَةٌ مُنْذُ لَقِیْتَنِی فَقَالَ اَلَمْ تُخْبِرَنِی اَنَّکَ صَائِمٌ ثُمَّ اَرَاکَ تَأْكُلُ قَالَ بَلٰی اِنِّی صُمْتُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ هَذَا الشَّہْرِ فَوَجِبَ لِی اَجْرُہُ وَحَلَّ لِی الطَّعَامُ

مَعْلَکَ [انظر: ۲۱۷۸۶]

(۲۱۷۸۵) نعیم بن قنبل ریاحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نہیں ملے، میں نے ان کی اہلیہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی زمین میں گئے ہوئے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں وہ دو اونٹوں کو ہاتھ لگتے ہوئے آ گئے، ان میں سے ایک اونٹ کا لعاب اپنے ساتھی کی سرین پر گر رہا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا، انہوں نے وہ دونوں مشکیزے اتارے تو میں نے عرض کیا اے ابوذر! مجھے آپ کی نسبت کسی دوسرے سے ملنے کی محبت تھی اور نہ ہی کسی سے اتنی نفرت تھی جتنی آپ سے ملنے کی تھی، انہوں نے فرمایا بھئی! یہ دونوں چیزیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کیا تھا، مجھے آپ سے ملاقات کرنے میں یہ امید تھی کہ آپ مجھے توبہ اور بچاؤ کا کوئی راستہ بتائیں گے (اس لئے آپ سے ملنے کی خواہش تھی) لیکن آپ سے ملنے میں یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کام تم سے زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا اللہ نے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنے سر کے اشارے سے اپنی بیوی کو میرے لیے کھانا لانے کا حکم دیا لیکن اس نے توجہ نہ دی، انہوں نے دوبارہ اس سے کہا لیکن اس نے اس مرتبہ بھی توجہ نہ دی، یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سے پیچھے ہی رہو، تم لوگ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق ہم سے بیان فرما دی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے یہ فرمان ذکر کیا کہ عورت نیز مہی

پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے پونہی چھوڑ دو گے تو اس ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ ہی گذر کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر وہ واپس چلی گئی اور تھوڑی دیر میں ”قطا“ کی طرح بنا ہوا اثرید لے آئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کھاؤ اور میری فکر نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں، پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ اچھے لیکن ہلکے رکوع کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خوب سیراب دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ آئے اور میرے ساتھ کھانے میں اپنا ہاتھ بھی شامل کر لیا، میں نے یہ دیکھ کر ”اِنَّ اللّٰهَ“ پڑھا، انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ عام آدمی کے متعلق تو مجھے یہ اندیشہ ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کر سکتا ہے لیکن آپ کے متعلق یہ اندیشہ نہیں تھا، انہوں نے فرمایا بخدا! جب سے تمہاری مجھ سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا، میں نے کہا کہ کیا آپ ہی نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ آپ روزے سے ہیں، پھر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھا بھی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھ لیے تھے جن کا اجر میرے لیے ثابت ہو چکا اور اب تمہارے ساتھ کھانا میرے لیے حلال ہے۔

(۴۱۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ ابْنِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ بَلِّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدَّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا تَخَالِييَ أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَمَا الَّذِي بَلِّغَكَ عَنِّي قُلْتُ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ ثَلَاثَةَ يَوْمَهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةَ يَسْنُوهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قُلْتُ وَسَمِعْتُهُ قُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُحِبُّ اللَّهُ قَالَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فِي الْفِتْنَةِ فَيَنْصِبُ لَهُمْ نَحْرَهُ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ لِأَصْحَابِهِ وَالْقَوْمُ يُسَافِرُونَ فَيَطُولُ سَرَاهُمْ حَتَّى يُجِبُّوا أَنْ يَمْسُوا الْأَرْضَ فَيَنْزِلُونَ فَيَتَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَيُصَلِّي حَتَّى يَرَوْهُمْ لِرَحِيلِهِمْ وَالرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْجَارُ يُؤْذِيهِ جَوَارُهُ فَيَضْرِبُ عَلَى آذَانِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا مَوْتُ أَوْ طَعْنٌ قُلْتُ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَسْنُوهُمْ اللَّهُ قَالَ التَّاجِرُ الْخَلَّافُ أَوْ قَالَ الْبَائِعُ الْخَلَّافُ وَالْبَحِيلُ الْمَنَانُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

(۲۱۶۶۶) ابنِ اَحْمَس رَحِمَهُ اللّٰهُ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے

اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ مَا بِكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَنْلُفُوا الْحَبْثَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا [انظر: ۲۱۶۸۶، ۲۱۷۴۳، ۲۱۷۸۴].

(۲۱۶۶۷) صعه بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرا مال میرے اعمال ہیں، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا۔

(۲۱۶۶۸) قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ ذَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَبَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِجَالًا فَرَجُلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ [صححه ابن حبان (۴۶۴۳)، ۴۶۴۴، والحاكم (۸۶/۲)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۶۰). [انظر: ۲۱۶۸۵، ۲۱۷۴۲، ۲۱۷۸۵].

(۲۱۶۶۸) میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی اور حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے، میں نے پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر بہت سارے غلام ہوں تو دو غلاموں کو آزاد کر دے، اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے دے، اور اگر گائیں ہوں تو دو گائے دے دے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يَصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتَرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارَ وَالْمَرَأَةَ وَالْكَلْبَ الْأَسْوَدَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بِالْكََلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۶۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کھاوے کا بھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنی باتیں میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالاکتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَوْتِيَهُمَا مِنْ كَنْزٍ مِنْ بَيْتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلِي يَعْنِي الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [انظر بعده].

(۲۱۶۷۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيَّانَ أَوْ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع ما قبله].

(۲۱۶۷۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [انظر: ۲۱۸۹۷].

(۲۱۶۷۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۷۳].

(۲۱۶۷۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَتَعَنُّ نَظْرِي إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَحُدَاكَ ذَلِكَ عِنْدِي ذَهَبًا أَمْسِي ثَلَاثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرُصُّهُ لَدُنِّي إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي

عِبَادَ اللَّهِ هَكَذَا وَحَقًّا عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ
الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَحَقًّا عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا
فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتَيْتَكَ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ فَسَمِعْتُ لَقَطًا وَصَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ
لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعُهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتَيْتَكَ
فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ فَقَدْ كَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البخاری
(۲۳۸۸)، ومسلم (۹۴)، وابن حبان (۱۷۰)]. [انظر: ۲۱۷۶۴، ۲۱۷۹۶].

(۲۱۷۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا
جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الہ یہ کہ میں
اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں بلکہ میری خواہش ہوگی کہ اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کر دوں، نبی ﷺ نے ہاتھ بھر کر
دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا، پھر ہم دوبارہ چل پڑے اور نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بکثرت مال رکھنے
والے ہی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح خرچ کرے اور نبی ﷺ نے دوبارہ ہاتھوں سے دائیں بائیں
اور سامنے کی طرف اشارہ فرمایا۔

ہم پھر چل پڑے، اور ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے فرمایا ابوذر! تم اس وقت تک یہیں رکے رہو جب تک میں تمہارے
پاس واپس نہ آ جاؤں، یہ کہہ کر نبی ﷺ ایک طرف کوچل پڑے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، تھوڑی دیر بعد میں
نے شور کی کچھ آوازیں سنیں، میں نے دل میں سوچا کہ کہیں نبی ﷺ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو، میں نے نبی ﷺ کے
پیچھے جانے کا سوچا تو مجھے نبی ﷺ کی بات یاد آ گئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہلنا، چنانچہ میں نبی ﷺ کا انتظار کرتا رہا
یہاں تک کہ وہ واپس تشریف لے آئے، میں نے نبی ﷺ سے ان آوازوں کا ذکر کیا جو میں نے سنی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ
جبریل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور یہ کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے، نبی ﷺ
نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے)

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ كَانَ يَسْقِي عَلَى حَوْضٍ لَهُ فَبَجَاءَ قَوْمٌ فَقَالَ أَيْكُمْ يُورِدُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَيَحْتَسِبُ شَعْرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ أَنَا فَبَجَاءَ الرَّجُلُ فَأَوْرَدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ فَذَقَهُ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ قَائِمًا فَعَجَلَسَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَبَقِيَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ
لَهُ حَلَسَةٌ دُونَ حَلَسَةٍ فَقَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ

فَإِنَّمْ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

(۲۱۶۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک حوض پر پانی پی رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ تم میں سے کون ابوذر کے پاس جا کر ان کے سر کے بال نوچے گا؟ ایک آدمی نے اپنے آپ کو پیش کیا اور حوض کے قریب پہنچ کر انہیں مارا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے، پہلے بیٹھے پھر لیٹ گئے، کسی نے ان سے پوچھا اے ابوذر! آپ پہلے بیٹھے، پھر لیٹے کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے، غصہ دور ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ لیٹ جائے۔

(۲۱۶۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [انظر: ۲۱۸۳۶].

(۲۱۶۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلْيَصُمِ الثَّلَاثَ الْبَيْضَ [قد حسنه الترمذی قال الألبانی حسن صحيح (الترمذی: ۷۶۱، النسائی: ۲۲۲/۴). قال شعيب: إسناده حسن].

[انظر: ۲۱۷۶۷، ۲۱۸۷۰].

(۲۱۶۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى قَالََا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَقَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ فَأَخَذَنِي غَمٌّ وَجَعَلْتُ أَنْتَفُسُ قَالَ قُلْتُ هَذَا شَرٌّ حَدَّثَ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ فَيَعْرُكَ عَنْمَا أَوْ إِيْلَا أَوْ بَقْرًا لَمْ يُوَدَّ زَكَاتُهُ إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَ حَتَّى تَطَاهُ بِأُظْلَالِهَا وَتَنْطَحَهُ بِقُرُونِهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ تَعُودُ أَوْ لَاهَا عَلَى أُخْرَاهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا [صححه البخاری (۱۴۶۰)، ومسلم (۹۹۰)، وابن خزيمة (۲۲۵۱)، وابن حبان (۳۲۵۶)].

[انظر: ۲۱۷۲۸، ۲۱۷۳۰، ۲۱۷۴۱، ۲۱۸۲۳].

(۲۱۶۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہو گئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روئیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَذَرِي أَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنِّي تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَتْهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَارْجِعِي إِلَى مَطْلَعِهَا فَكَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [صححه البخاری (۳۱۹۹) ومسلم (۱۵۹) وابن حبان (۶۱۵۴)] [راجع: ۲۱۶۲۵]

(۲۱۶۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فِيهِ جَفَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضُّعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ حِينَ تَصُبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمِّي لَا يَتَحَلَوْنَ الدُّهَبَ [اعرجه الطيالسي (۴۴۷)]. [إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۱۶۹۷، ۲۱۸۸۰].

(۲۱۶۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کا طوفان طاری دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَسِبٍ عَنْ مُمُونِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [صححه الحاكم (۵۴/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح، قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۹۸۷)، قال شعيب: حسن لغيره].
[انظر: ۲۱۷۳۲، ۲۱۸۶۹]. قَالَ وَكَيْفَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ فَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ

(۲۱۷۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۳۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جَرَّاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبَيَّانٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمُ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ فَمَتَعُوهُ فَتَحَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَقِيبِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدِلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ لِقَامِ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوَّ آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّائِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ [صححه ابن عزيمة (۲۴۵۶ و ۲۵۶۴)، والحاكم (۴۱۶/۱)، وابن حبان (۳۳۵۰)،

وصححه الترمذی، قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۶۸، النسائی: ۲۰۷/۳، ۸۴/۵)، قال شعيب صحيح:]

(۲۱۷۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۳۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيَبْغِضُ ثَلَاثَةً يَبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّائِي وَالْفَقِيرَ الْمُخْتَالَ وَالْمُكْفِرَ الْبَخِيلَ وَيُحِبُّ ثَلَاثَةً رَجُلٌ كَانَ فِي كَيْمِيَّةٍ فَكَّرَ بِخَوْبِهِمْ حَتَّى قُتِلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَذْلَجُوا فَتَزَلُّوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدِلُ بِهِ فَنَامُوا وَقَامَ يَتَلَوَّ آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي

وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَلَاتَاهُمْ رَجُلٌ يَسْأَلُهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِمْ وَيَبْنِيهِ فَيَخْلُوا عَنْهُ وَخَلْفَ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللَّهَ وَمَنْ أَعْطَاهُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۷۱۳۶) قال شعيب: صحيح] . [انظر بعده].

(۲۱۶۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ پر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع قبله].

(۲۱۶۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۶۸].

(۲۱۶۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۶۸۶) وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَنْتَلُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَذْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۶۸۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا اور انہیں اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۶۸۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا يَسْتُرُ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَتَطَرَّ فَلَا

(۲۱۶۸۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ بڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۶۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَجَزَاؤُهَا مِنْهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ عَمِلَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطِيئَةً ثُمَّ لَقِيَني لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَهُ مِنْهَا مَغْفِرَةً وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً [صححه مسلم (۲۶۸۷)، وابن حبان (۲۲۶)، [راجع: (۲۱۶۳۶)].

(۲۱۶۸۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کا ایک عمل کرتا ہے، اسے دس گنا بدلہ ملے گا یا میں اس میں مزید اضافہ کر دوں گا، اور جو شخص گناہ کا ایک عمل کرتا ہے تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا، یا میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، جو شخص زمین بھر کر گناہ کرے، پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اس کے لئے اتنی ہی مغفرت کا فیصلہ کر لیتا ہوں، اور جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(۲۱۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ مِنَ التَّيَمِّ قَالُوا قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَقَدْ تَرَكْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُعْرَكَ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَاءِ إِلَّا أَذْكُرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [اخرجه الطيالسي (۴۷۹) قال شعيب: حسن و هذا إسناد ضعيف]. [انظر: (۲۱۷۷۰، ۲۱۷۷۱)].

(۲۱۶۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُثْمُ [راجع: (۲۱۶۳۲)].

(۲۱۶۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ قَالُوا وَأَنْتُمْ تَصَلُّونَ وَتَصُومُونَ وَتَحُجُّونَ قُلْتُ بَصَدَقُونَ وَلَا تَصَدِّقُ قَالُوا وَأَنْتَ فِيكَ صَدَقَةٌ رَفَعَكَ الْعَظَمُ عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَهَذَانِكَ الطَّرِيقُ

١٩٥٦). [انظر: ٢١٧٥٧، ٢١٨٠١].

(٣٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّيْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَيَذْهَبُ مَغْلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ قُلْتُ وَمَا مَغْلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ رَجَسُ الشَّيْطَانِ [أخرجه الطيالسي (٤٨٢) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(٣٦٩٤) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَبِيبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرَّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخارى (٦٣٢٥)].

(۲۱۶۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي أَفْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَهَالٍ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ لَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَغْنِيَكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِثَّتُكُمْ وَرَطْبُكُمْ وَيَابَسُكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبٍ مِنْ قُلُوبِ عِبَادِي مَا نَقَصَ فِي مُلْكِي جَنَاحٌ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ فِي مُلْكِي مِنْ جَنَاحٍ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِثَّتُكُمْ وَرَطْبُكُمْ وَيَابَسُكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلُونِي كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغْتُ أَمْنِيَّتَهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَنِي كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ لَفَقَسَ فِيهِ إِهْرَةٌ ثُمَّ انْتَرَعَهَا كَذَلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِي ذَلِكَ بَأَنِّي جَوَادٌ مَا جَدَّ صَمَدٌ عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۸۷۳].

(۲۱۶۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کر دوں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غنا مانگا کرو، میں تم کو غنا عطا کر دوں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک چمچر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک چمچر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گزرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری

حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔

(۲۱۶۹۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ حَدَّثَنِي ابْنُ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي مَا عَبْدَتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَيَا عَبْدِي إِنَّ لِقِيَتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لِقِيَتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةٌ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ آتَا غَافِيَتَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جِدْتُ إِلَّا مَا عَطَانِي كَلَامٌ

(۲۱۶۹۶) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، میرے بندو! تم سب کے سب گناہگار ہو سوائے اس کے جسے میں عافیت دے دوں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ أَغْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضُّعْبُ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفُ لِي عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا إِذَا صُبَّتْ عَلَيْكُمُ صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمْتِي لَا يَلْبَسُونَ الدَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰]

(۲۱۶۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَخَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ بِكَلَامِهِمَا ذَكَرَهُ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ وَأَيُّوبُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَجْنَبَ لَدَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاسْتَرَّ وَاعْتَسَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ وَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بِشِرْكِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [راجع: ۲۱۶۲۹]

(۲۱۶۹۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ مُؤَمَّلٌ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الصَّدِيقُ يُحَدِّثُ ثَابِتًا الْبَنَانِيَّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ وَخُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ مَنْ تَرَكَ فِيهِ عَشِيرَ مَا يَعْلَمُ هَوَىٰ أَوْ قَالَ هَلَكَ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعَشِيرٍ مَا يَعْلَمُ نَجَا

(۲۱۶۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کثیر تعداد میں ہیں اور خطباء بہت کم ہیں، جو شخص اس زمانے میں اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور غریب لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء زیادہ ہو جائیں گے، اس زمانے میں جو شخص اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لے گا وہ نجات پا جائے گا۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ قَالَتْ بَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا يَدَّ لِي بِذَفْنِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ فَأَكْفُفُكَ فِيهِ قَالَ فَلَا تَبْكِي وَابْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَكِنَّا أَوْ ثَلَاثَةً فَيُصْبِرَانِ أَوْ يُحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا

(۲۱۷۰۰) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

(۲۱۷۰۱) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُنْتُ

(۲۱۷۰۱) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعْنَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْفُسْطَاطِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ شَبْرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مُهْرَولًا وَاللَّهُ أَغْلَى وَأَجَلُّ وَاللَّهُ أَغْلَى وَأَجَلُّ

(۲۱۷۰۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ الْحُمْصِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَلَى أُمَّةً لَمْ يَرَهَا تَزْنِي جَلَدَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَوْطٍ مِنْ نَارٍ

(۲۱۷۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی باندی پر بدکاری کا الزام لگائے جسے اس نے خود بدکاری کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کے کوڑے مارے گا۔

(۲۱۷۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أْبِرْذُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أْبِرْذُ وَالثَّالِثَةُ أَكْبَرُ عَلَيَّ شُعْبَةُ قَالَ لَهُ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ قَالَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرُدُوا بِالصَّلَاةِ [صححه البخاری

(۵۳۵)، ومسلم (۶۱۶)، وابن خزيمة (۳۲۸ و ۳۹۴)، وابن حبان (۱۵۰۹)]. [انظر: ۲۱۷۷۲، ۲۱۸۶۶].

(۲۱۷۰۴) زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمُصْذُوقَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَوْ أَرْبَعُ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرُهَا فَمَنْ لَقِيَ لَيْسَ بِشَيْءٍ بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلَتْ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۷۰۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے محاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو

میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۷.۶) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ أَحْرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷.۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷.۷) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَبِرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِأَعْمَالِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَحَبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُعِيدُهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ [صححه ابن حبان (۵۵۶)]۔ قال الألبانی: صحيح الإسناد (زبداد: ۵۱۲۶)۔ [انظر: ۲۱۷۹۵]۔

(۲۱۷.۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے ایک دو مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۷.۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُحَمِّدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَيَتَّبِعُونَ عَلَيْهِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِكُ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [صححه مسلم (۲۶۴۲)] وابن حبان (۵۷۶۸، ۳۶۷، ۳۶۶)۔ [انظر: ۲۱۷۲۹]۔

(۲۱۷.۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷.۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَعْتَ قَدْرًا أَنْ أَكْثَرَ مَرَقَتَهَا فَإِنَّهَا أَوْسَعُ لِلْجِيرَانِ [راجع: ۲۱۶۵۲]۔

(۲۱۷.۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابوذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ اتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ آلا أَرَكَ نَائِمًا فِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَنِي غَرَضِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ آتَى الشَّامَ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الْمُبَارَكَةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَضْرِبُ بِسَيْفِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا أَذْكَكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْرَبُ رُشْدًا تَسْمَعُ وَتَطِيعُ وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَافَوْكَ

(۲۱۷۱۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے پاؤں سے ہلایا، اور فرمایا کیا میں تمہیں یہاں سوتا ہوا نہیں دیکھ رہا؟ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میری آنکھ لگ گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ارض مقدس و مبارک شام چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کرنا کیا ہے میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہترین طریقہ نہ بتاؤں؟ تم ان کی بات سننا اور ماننا اور جہاں وہ تمہیں لے جائیں، وہاں چلے جانا۔

(۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَعْرِضُ عَلَيْهِ وَيَعْرِضُ عَلَيَّ فِي السُّكَّةِ فَيَمُرُّ بِالسُّجْدَةِ فَيَسْجُدُ قَالَ قُلْتُ أَتَسْجُدُ فِي السُّكَّةِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ أَيْنَمَا أَذْرَكَ كُنْتُكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو عَوَانَةَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ عَلَيَّ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَخَرَجَ عَطَاوُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلَتْ تَقْضِي حَوَائِجَهُ قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهَا سَبْعَ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهِ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَهُ لَوْ أَذْخَرْتَهُ لِحَاجَةٍ تَوْبُكَ أَوْ لِلضَّيْفِ يَنْزِلُ بِكَ قَالَ إِنْ خَلِيلِي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ أَيْنَمَا ذَهَبَ أَوْ لَفِضَ أَوْ كَمِيَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَيَّ صَاحِبِهِ حَتَّى يَفْرُغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [انظر: ۲۱۸۶۱]

(۲۱۷۱۲) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لیتے تو کسی ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہربند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تاوقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِی أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ذُكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ أُمْتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَخْرُجُونَ بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أُعْطِيَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۷۱۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْخِئَاءَ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۷۱۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۲۳]

(۲۱۷۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

(۲۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فَلَانُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَرَدَّدَهَا حَتَّى أَصْبَحَ إِنْ تَعَلَّيْتُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغَفَرُوا لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴]

(۲۱۷۱۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۶۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو۔

(۲۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ آتَيْنَا أَذْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۶۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۶۱۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَذْرَكَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ أَتَى آرَاهُ يَعْنِي عَلَى طَرِيقِ الْإِبْجَابِ [راجع: ۲۱۶۳۸].

(۲۱۶۲۰) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالرَّبِّ جَلِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْقَالَ اغْرَضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ قَالَ فَتَعَرَّضَ عَلَيْهِ وَيُخَبِّئُ عَنْهُ كِبَارَهَا لَيْقَالَ عَمِلْتُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ لَيْقَالَ أَعْطَوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا آرَاهَا قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ [صححه مسلم (۱۹۰)، وابن حبان (۷۳۷۵)]. [راجع: ۲۱۸۲۴].

(۲۱۶۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، جتنا خیر اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ

چھپالیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتاہستے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۲۳) وَحَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۷۲۲-۲۱۷۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۷۲۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَوْشَةَ بِنِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ انْظُرْ أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضِعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ أَخَيْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِ هَذَا [انظر: ۲۱۷۲۷]

(۲۱۷۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر حلوہ دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیئے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ خَيْرٌ عِنْدَ

اللَّهُ مِنْ قُرَابِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدٍ

(۲۱۷۲۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَبِّحٍ عَنْ خَرِشَةَ لَدَ كَرَةَ

(۲۱۷۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْعَمَلِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَلَقِيلَ مَا هُمْ

[راجع: ۲۱۷۲۸]

(۲۱۷۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مال و دولت کی کثرت والے ہی قیامت کے دن ذلیل ہوں

گے، سوائے اس آدمی کے جو دائیں بائیں خرچ کرے لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ جَعْفَرٍ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنِ أَخِي أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ عَمَّهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ اللَّهَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ

الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۲۸]

(۲۱۷۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے،

لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُوَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ

بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَخْفِئِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يُفْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۷۲۸]

(۲۱۷۳۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے

زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے

سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۷۲۹]

(۲۱۷۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہایت کالے کتے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کالا

کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتِيعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ
قَالَ أَبِي وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ وَكَيْعٌ عَنْ مِيمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ ثُمَّ رَجَعَ [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۶۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَالْمُسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ
خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ
وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۶۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لگانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعُرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵].

(۲۱۶۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَوْشَةَ بْنِ الْحُرِّ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّكَ الْحَدِيثُ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ
وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۶۳۵) حدیث نمبر (۲۱۶۳۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُرْ فَإِنَّكَ لَيْسَ
بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا دیکھو، تم کسی سرخ و سیاہ سے بہتر نہیں ہو، الا یہ کہ تقویٰ میں کسی سے آگے بڑھ جاؤ۔

(۲۱۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ خَوْشَةَ بِنِ الْمُعَوِّذِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ الْمَنَانَ الَّتِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مِنْهُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ مِلْعَنَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، تہیہ کند کوٹنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمُعَرُّورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيُكْسِهِ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنِّهِ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۰)، ومسلم (۱۶۶۱)]. [انظر: ۲۱۷۶۱، ۲۱۷۶۲].

(۲۱۷۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے آزمائی طور پر تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو، اسے چاہئے کہ وہ اپنے کھانے میں سے اسے کھلائے، اپنے لباس میں سے اسے پہنائے، اور اس سے ایسا کام نہ لے جس سے وہ مغلوب ہو جائے، اگر ایسا کام لینا ہو تو خود بھی اس کے ساتھ تعاون کرے۔

(۲۱۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ

(۲۱۷۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اسے اس کی قوم کی زبان میں ہی مبعوث فرمایا۔

(۲۱۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ أَبُوهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقْنَا أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ وَالذُّنُورِ سَبَقًا بَيْنًا يَصْلُونَ وَيَصُومُونَ كَمَا نُصَلِّي وَنُصُومُ وَعِنْدَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَتْ عِنْدَنَا أَمْوَالٌ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِنْ أَخَذْتَ بِهِ أَذْرَكَتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ تَكُنْ بِأَحَدٍ إِلَّا أَحَدًا أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ تَسْبَحُ خِلَافَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

(۲۱۷۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مال و دولت والے تو واضح طور پر ہم سے سبقت لے گئے ہیں وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں، اور ان کے پاس مال بھی ہے جس سے وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے جسے ہم صدقہ کر سکیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتا

دوں جس پر اگر تم عمل کر لو تو اپنے سے پہلے والوں کو پالو، اور بعد والوں کو پیچھے چھوڑ دو؟ الایہ کہ کوئی تم جیسا ہی عمل کر لے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو۔

(۲۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ قَالَ قَالْتُ فَلَمَّا رَأَى قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فَبَدَأَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ هُمُ الْكَافِرُونَ مَا لَا إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۷۸]۔

(۲۱۷۴۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۷۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُورَةَ حَدَّثَنَا الْجَسَنُ حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى الرَّبْدَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ قَدْ تَلَقَّانِي بِرَوْاحِلٍ قَدْ أَوْرَدَهَا ثُمَّ أَصْدَرَهَا وَقَدْ أَعْلَقَ قِرْبَةً فِي عُقْنِي بَعِيرٍ مِنْهَا لِيَشْرَبَ وَيَسْقَى أَصْحَابَهُ وَكَانَ خُلُقًا مِنْ أَخْلَاقِ الْعَرَبِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ إِيَّيَا أَبَا ذَرٍّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَبَّةُ الْجَنَّةِ قُلْنَا مَا هَذَانِ الزَّوْجَانِ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِحَالًا فَرَحْلَانِ وَإِنْ كَانَتْ خَيْلًا فَرَحْسَانِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَانِ حَتَّى عَدَّ أَصْنَافَ الْمَالِ كُلِّهِ [راجع: ۲۱۶۶۸]۔

(۲۱۷۴۲) مصعب بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ”ربدہ“ میں پہنچا، وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ کچھ سواریاں پانی کے گھاٹ پر لے گئے پھر وہاں سے انہیں لارہے تھے، اور ایک اونٹ کی گردن میں ایک مشکیزہ لٹکا رکھا تھا تا کہ خود بھی پی سکیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا سکیں، جو کہ اہل عرب کی عادت تھی، میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے اعمال ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے ابوذر! آپ نے نبی ﷺ کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس میں سے کچھ سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال میں سے ”دو جوڑے“ خرچ کرتا ہے، جنت کے دربان اس کی طرف مسابقت کرتے ہیں، میں نے ان سے جوڑے کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر غلام ہوں تو دو غلام، گھوڑے ہوں تو دو گھوڑے، اور اونٹ ہوں تو دو اونٹ، اور انہوں نے مال کی تمام اصناف شمار کروادیں۔

(۲۱۷۴۲) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِيَّاهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَقَّي لَهْمَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْفُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ لِلْمُصِيبَةِ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۷۴۳) حصصہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۷۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ كَبَشَّرَنِي شَكَّ مَهْدِيُّ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَتْنِي لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البخاری (۱۲۳۷)، ومسلم (۹۴)]. [انظر: ۲۱۷۶۳].

(۲۱۷۴۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلَامُ أَبُو الْمُنْذِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ أَمْرَيْنِ يَحُبُّ الْمَسَاكِينَ وَالذُّنُوبُ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ ذُنُوبِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْلِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجَمَ وَإِنْ أَذْبَرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّي وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَثَرِ تَعَثُّتِ الْعُرْسِ [صححه ابن حبان (۴۴۹)]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۷۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک نژاد سے آئے ہیں۔

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ مُسَبَّغَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا آثَرُ الْمَجَاسِيدِ وَلَا الْخُلُوقِ قَالَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَا تَأْمُرَنِي بِهِ هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرَنِي أَنْ أَبَى الْعِرَاقَ لِإِذَا أَتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنْ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ دُونَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دُخْصٍ وَمَرَلَةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتْدَارُ وَحَدَّثَ مَعْرُوفٌ أَيْضًا بِالْحَدِيثِ أَجْمَعَ فِي قَوْلِ أَحَدِهِمَا أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتْدَارُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتْدَارُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اضْطِهَاؤُ أَحْرَى أَنْ نَجُوعَ عَنْ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَوَاقِيرُ

(۲۱۷۶) ابوالسما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ مقام ربذہ میں تھے، ان کے پاس ان کی سیاہ فام صحت مند بیوی بھی تھی، لیکن اس پر بناؤ سنگھار یا خوشبو کے کوئی اثرات نہ تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس جھن کو دیکھو، یہ مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں، جب میں عراق جاؤں گا تو وہاں کے لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میرے پاس آئیں گے اور میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جہنم کے پل پر ایک راستہ ہوگا جوڑ کھڑانے اور پھسلن والا ہوگا، اس لئے جب ہم اس پل پر پہنچیں تو ہمارے سامان میں کوئی وزنی چیز نہ ہونا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم وہاں سامان کے بوجھ تلے دبے ہوئے بنیں۔

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي نَعْمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةٌ يُمَيَّتُونَ الصَّلَاةَ فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا وَاجْعَلُوا صَلَواتِكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنِي أَبُو نَعْمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَيْمَةٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَمُ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ

يَقُمُ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ مِثْلَ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بِقِيَّةٍ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ لَا إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ يَقُوتُوا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا يَا ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ مِنَ الشَّهْرِ [صححه ابن

عزيمه (٢٢٠٦)، وابن حبان (٢٥٤٧). قال الألباني: صحيح (أبو داود: ١٣٧٥)، ابن ماجة: ١٣٢٧، الترمذی: ٨٠٦، النسائی: ٨٣/٣، ٢٠٢). قال شعيب: [إسناده ضعيف. فهذه الرواية شذت عن زابات السنن وحقاقتها]. [الظر: ٢١٧٧٨].

(٢١٤٣٩) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی حری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(٢١٧٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الرَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوَى عَنْ رَبِّهِ عَوْ وَجَلَّ إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي إِلَّا فَلَا تَطَالُمُوا كُلُّ بَنِي آدَمَ يُعْطَى بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ كَانَ ضَالًّا إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ غَارِبًا إِلَّا مَنْ كَسَوْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ جَانِعًا إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ ظَلَمًا إِلَّا مَنْ سَقَيْتُ فَاسْتَغْفِرُونِي أَهْدِكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَكْسِكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَطْعِمَكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَسْقِكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَانْسَكُم وَصَبَرْتُمْ وَكَسَبْتُمْ وَذَكَّرْتُمْ وَأَنَّا كُمْ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ وَعُسَيْكُمْ وَنَبِيَكُمْ

عَلَى قَلْبِ أَنْفَاكُمْ رَجُلًا وَاحِدًا لَمْ تَزِيدُوا فِي مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَإِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنْفَاكُمْ عَلَى قَلْبِ أَكْفَرِكُمْ رَجُلًا لَمْ تَنْقُصُوا مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ رَأْسُ الْمَخِيطِ مِنَ الْبَحْرِ [صححه مسلم (۲۵۷۷)].

(۲۱۷۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دے رکھا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو، تمام بنی آدم دن رات گناہ کرتے رہتے ہیں، پھر مجھ سے معافی مانگتے ہیں تو میں انہیں معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، نیز ارشاد باری ہے، اے بنی آدم! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں لباس دے دوں، تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں، اور تم میں سے ہر ایک پیاسا ہے سوائے اس کے جسے میں سیراب کر دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا، مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا، اور مجھ سے پانی مانگو میں تمہیں پلاؤں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت تم میں سب سے حقیقی آدمی کے دل پر ایک انسان کی طرح جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت سب سے کافر آدمی کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں اتنی کمی بھی نہیں کر سکیں گے جتنی کمی سوئی کا سراسر اندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَإِنَّمَا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۵۲) وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ لَدَاكَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۷۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةُ فَلَاتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الصَّامِتِ فَالْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَلَذَّكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زَيْنَادٍ لَقَضَّ عَلَى شَفْتَيْهِ وَضَرَبَ فِعْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِعْدِي كَمَا ضَرَبْتُ عَلَى فِعْدِكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِعْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فِعْدَكَ فَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۵۳) ابو الحالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۷۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْجَمَارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْكَلْبَ الْأَسْوَدَ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنے انیس نے بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَلَذَّكَرَ الْحَدِيثَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّهُ يَمُوتُنِي فِي حَاجَةٍ فَقُلْتُ أَرَاهُ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي مِثْلُهُ ذَمًّا أَنْفَقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ الدَّنَانِيرِ [صححه البخاری (۱۴۰۷)، ومسلم (۹۹۲)، وابن حبان

کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، شریک تھا، کہ ایک آدمی آیا (اس نے ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گیا) میں اس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گیا، میں نے اس سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابو ذر! میں نے لبیک کہا، انہوں نے فرمایا احد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر سورج کو دیکھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے کسی کام سے بھیجیں گے، سو میں نے عرض کیا کہ دیکھ رہا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو، میں اس سارے کو خرچ کر دوں گا، سوائے تین دنائیر کے۔

(۲۱۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أُحُدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمَوْتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لَغَرِيمٍ [راجع: ۲۱۶۴۸]

(۲۱۷۵۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْبُخَيْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَشْيَاءَ يُوجَرُ لَهَا الرَّجُلُ حَتَّى ذَكَرَ لِي غَشِيَانِ أَهْلِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جُرْفِي شَهْوَتِهِ يُصِيبُهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ أَلَمًا أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْوِزْرُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَكَذَلِكَ يُوجَرُ [راجع: ۲۱۶۹۱]

(۲۱۷۵۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ایسی چیزوں کا تذکرہ فرمایا جن پر انسان کو ثواب ملتا ہے، اور ان میں اپنی بیوی کے ”پاس آنے“ کو بھی ذکر فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان کو اپنی خواہش کی تکمیل پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر وہ گناہگار ہوتا تو اسے اس پر عذاب نہ ہوتا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح عذاب ہوتا ہے اس طرح ثواب ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَبَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِثَلَاثَةِ أَسْمَعٍ وَأَطْعٍ وَلَوْ لَعَبِدُ مَجْدَعِ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۸۳۳]. وَإِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاتَّخِذْ مَاتَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاصْبِهِمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ [راجع: ۲۱۶۵۲]. وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ وَإِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل علی رضی اللہ عنہ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنا اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھالیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ ظلی نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَ حَجَّاجٌ إِنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحَبِّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [راجع: ۲۱۶۴۶]

(۲۱۷۵۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔
(۲۱۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ فِي الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ إِنَّ الْأَسْوَدَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]

(۲۱۷۶۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھ یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۶۱) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاصِلُ الْأَحْذَبِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْمُعَرُّورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ وَعَلَى غُلَامِهِ ثَوْبٌ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۷۳۸]

(۲۱۷۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ الْمُعَرُّورَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ حَجَّاجٌ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ حَجَّاجٌ مَدَّةُ أُخْرَى [راجع: ۲۱۷۳۸]

قَالَ قَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُوكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَنْبَلِيهِمْ لِأَنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ [راجع: ۲۱۷۳۸].

(۲۱۷۶۲) معرور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے (ربذہ میں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے جو لباس پہن رکھا تھا، ویسا ہی ان کے غلام نے پہن رکھا تھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو سخت ست کہتے ہوئے اسے اس کی مال کی جانب سے عار دلائی، وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ابھی زمانہ جاہلیت کا کچھ اثر باقی ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے، اس لئے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہئے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے اور تم انہیں ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان سے نہ ہو سکے، اگر ایسا کرتا پڑ جائے تو تم بھی ان کی مدد کرو۔

(۲۱۷۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي [راجع: ۲۱۷۴۴].

(۲۱۷۶۴) وَكَأَلْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْفَقَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَشَّرَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۲۱۷۶۴].

(۲۱۷۶۳-۲۱۷۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهَزَّ وَحَجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ قَالَ بَهْزُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يَعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ يَحِلَّ لِنَبِيِّ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ عَلَى عَدُوِّي وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ حَجَّاجٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۷۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے،

روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت میری امت میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُوْر عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَنَانُ وَالْمَنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۶۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہینہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ مِنْ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ [راجع: ۲۱۶۷۷].

(۲۱۷۶۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخَ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۶۹) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى أَبِي يَعْلَى عَنْ أَشْيَاخَ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَلَدَّكَرَ مَعْنَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَاتَيْنِ تَتَطَحَّحَانِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَذَرِي لِيْمَ تَتَطَحَّحَانِ قَالَ لَا قَالَ لَكِنَّ اللَّهَ يَذَرِي وَيَسْقِطُ بَيْنَهُمَا [اخرجه الطيالسي (۴۸۰). قال شعيب: حسن، وإسناده ضعيف].

(۲۱۷۶۸-۲۱۷۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے

سینگوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کس سے ایک دوسرے کو سینگ مار رہی ہیں؟

انہوں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ جانتا ہے اور عنقریب ان کے درمیان بھی فیصلہ فرمائے گا۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ الْمُنْذِرِ الْقَوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخَ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَتَّقِلُ فِي السَّمَاءِ طَائِرٌ إِلَّا ذَكَرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی

پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْمَعْنَى [راجع: ۲۱۶۸۹]۔

(۲۱۷۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَنْ مَهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ

جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِرَبْدِ بْنِ وَهَبٍ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَارَادَ

الْمُؤَدُّنَ أَنْ يُؤَدُّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ نَمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدُّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْرِدْ فَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ الطُّلُولِ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فُجِحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ

الْحَرُّ فَالْبَرْدُ بِالصَّلَاةِ [راجع: ۲۱۷۰۴]۔

(۲۱۷۷۲) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس

سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ

بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ

حُذَيْفٍ مَرَّ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ قَرَسٍ لَهُ فَسَأَلَهُ مَا تُعَالِجُ مِنْ قَرَسِكَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي أَطْنُ أَنَّ هَذَا

الْقَرَسَ لَقَدْ اسْتَجِيبَ لَهُ دَعْوَتُهُ قَالَ وَمَا دُعَاءُ الْبَيْهَمَةِ مِنَ الْبَهَائِمِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ قَرَسٍ إِلَّا

وَهُوَ يَدْعُو كُلَّ سَحَرٍ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَوَّلْتَنِي عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ وَجَعَلْتَ رِزْقِي بِيَدِهِ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ

مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَوَأَفْقَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ [راجع: ۲۱۸۲۹]۔

(۲۱۷۷۳) معاویہ بن حداد ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے،

انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی

دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعا کا کیا مطلب؟ حضرت ابوذر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے

دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ محری کے وقت یہ دعا نہ کرتا ہو اے اللہ! آپ نے اپنے

بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۱۷۷۴) حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنْ فُلَانٍ الْعَنْزِيِّ وَلَمْ يَقُلِ الْعَنْزِيُّ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَلَمَّا رَجَعَ تَقَطَّعَ النَّاسُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ بَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ سِرًّا مِنْ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُحَدِّثْكَ قُلْتُ لَيْسَ بِسِرٍّ وَلَكِنْ كَانَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ بِأَخْذِ يَدِهِ يُصَافِحُهُ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ لَمْ يَلْقَيْنِي قَطُّ إِلَّا أَخَذَ بِيَدِي غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَتْ بِلَاكَ آخِرُهُنَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ فِي مَرَضِهِ الْإِدَى تَوَلَّى فِيهِ فَوَجَدْتُهُ مُضْطَجِعًا فَانْكَبْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَاتَّزَمَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۱۷۷۵، ۲۱۸۰۸]

(۲۱۷۷۴) فلان عنزی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیمار الوقت میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگالیا۔

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي [راجع: ۲۱۷۷۴]

(۲۱۷۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْنَا مِنْ حَاشِي الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْفَيْهَا وَإِنْ جِئْتَ وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنْ جِئْتَ وَلَمْ يَصَلِّ صَلَّيْتَ مَعَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُكَ لَكَ نَافِلَةً وَكَُنْتُ قَدْ أَخْرَزْتُ صَلَاتَكَ [راجع: ۲۱۶۳۱]

يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ جَاعُوا حَتَّى لَا تَبْلُغَ مَسْجِدَكَ مِنَ الْجُهْدِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ مِنَ الْجُهْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ صَاحِبٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَرَّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ مَاتُوا حَتَّى يَكُونَ النَّسْتُ بِالْعَدُوِّ فَكَيْفَ أَنْتَ

صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَقَّفْ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ قُتِلُوا حَتَّى يَغْرُقَ حِبَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدَّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَدْخُلُ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَنَا دَخِلْتُ عَلَى قَالَ تَلْبِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَحْمِلُ السَّلَاحَ قَالَ إِذَا شَارَحْتَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ خِفْتَ أَنْ يَنْهَرَكَ شَعَاعُ السَّيْفِ فَاقْلُبْ طَائِفَةً مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِيمَانِكَ وَإِيمَانِهِ

[راجع: ۲۱۶۵۱]

(۲۱۷۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے کسی کنارے سے نکلے تو میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے لٹل ہو جائے گی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا رذیف بنا لیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حِبَارَةُ الزَّيْتِ“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِمْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْخَصْيِ فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ تَسْوِيَةِ الْخَصْيِ أَوْ مَسْحِ

[صححه ابن خزيمة (۹۱۶). قال شعيب: صحيح و هذا الإسناد ضعيف]

(۲۱۷۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے، حتیٰ کہ دورانِ نماز کنکریوں کو ہٹانے کے متعلق بھی پوچھا ہے، جس کا جواب نبی ﷺ نے دیا تھا کہ صرف ایک مرتبہ ہٹا کر لو، پھر چھوڑ دو (اسی طرح رنرے دو)

(۲۱۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ لِقَامِ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الْيُسْبَغِي حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْتَنَا بِقِيَّةٍ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ بِقِيَّةُ لَيْلَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ وَقَالَ وَبَعَثَ إِلَيَّ أَهْلُهُ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ [راجع: ۲۱۷۷۹]

(۲۱۷۷۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی سحری بتایا، پھر فرمایا اے پیغمبر! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۲۱۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهُهُ فَلَا تُحَوِّكُوا الْحَصَى [راجع: ۲۱۷۸۰]

(۲۱۷۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیں اس سے نہیں کھینا جائے۔

(۲۱۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَيُّ الْعَنَافَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ

تَصَدَّقْ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷]۔

(۲۱۷۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ عَكَافُ بْنُ بَشْرٍ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَكَافُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَأَنْتَ مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ وَأَنَا مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ أَنْتَ إِذَا مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ وَلَوْ كُنْتَ فِي النَّصَارَى كُنْتَ مِنْ رُهْبَانِهِمْ إِنَّ سُنَّتَنَا النَّكَاحُ شَرَارُكُمْ عَزَابُكُمْ وَأَزَادُكُمْ مَوْتَاكُمْ عَزَابُكُمْ أَهْلُ الشَّيْطَانِ تَمَرُّسُونَ مَا لِلشَّيْطَانِ مِنْ سِلَاحٍ أَتْلَعُ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا الْمُتَزَوِّجُونَ أُولَئِكَ الْمُطَهَّرُونَ الْمُبْرَتُونَ مِنَ الْخَنَاءِ وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ إِنَّهُمْ صَوَاحِبُ أَيُّوبَ وَدَاوُدَ وَيُوسُفَ وَكُرْسُفَ فَقَالَ لَهُ بَشْرُ بْنُ عَطِيَّةَ وَمَنْ كُرْسُفٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بِسَاحِلٍ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ثُمَّ إِنَّهُ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فِي سَبِّ امْرَأَةٍ عَشِقَهَا وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللَّهُ بِبَعْضِ مَا كَانَ مِنْهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ تَزَوَّجْ وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمَذْبُذِّينَ قَالَ زَوْجِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَةً بِنْتُ كَلْتُومِ الْحِمَيْرِيِّ

(۲۱۷۸۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ”عکاف بن بشر تمیمی“ نام کا ایک آدمی آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا عکاف! تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عکاف نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کوئی باندی؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا تم مالدار بھی ہو؟ عرض کیا جی الحمد للہ! نبی ﷺ نے فرمایا پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائیوں میں ہوتے تو ان کے راہبوں میں شمار ہوتے لیکن ہماری سنت تو نکاح ہے، تم میں سے بدترین لوگ کنوارے ہیں، اور گھنیا ترین موت مرنے والے کنوارے ہیں، کیا تم شیطان سے لڑتے ہو؟ شیطان کے پاس نیک آدمیوں کے لئے عورتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار کوئی نہیں، الا یہ کہ وہ شادی شدہ ہوں، یہی لوگ پاکیزہ اور گندگی سے مبرا ہوتے ہیں، عکاف! یہ عورتیں تو حضرت ایوب رضی اللہ عنہ، داؤد رضی اللہ عنہ، یوسف رضی اللہ عنہ اور کرسف رضی اللہ عنہ کی ساتھی رہی ہیں، بشر بن عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کرسف، کون تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ایک آدمی تھا جو کسی ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہا، دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام کرتا تھا

لیکن پھر ایک عورت کے عشق کے چکر میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر بیٹھا اور اللہ کی عبادت بھی چھوڑ دی، بعد میں اللہ نے اس کی دھگیری فرمائی اور اس کی توبہ قبول فرمائی، ارے عکاف! نکاح کر لو ورنہ تم تذبذب کا شکار ہو گے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی کسی سے میرا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے کریمہ بنت کلثوم حمیری سے تمہارا نکاح کر دیا۔

(۲۱۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ بْنُ الْأَنْعَمِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَخْنَفُ بْنُ قَبَسٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَقُولُ النَّاسُ مِنْهُ حِينَ يَمُوتُ قَالَ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنَا هُمْ عَنْ الْكُفْرِ بِاللَّهِ كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۸۶۷]۔

(۲۱۷۸۲) اخنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی ﷺ کا صحابی ابو ذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی ﷺ روکتے تھے۔

(۲۱۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ رِثَابٍ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبَسٍ قَالَ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَجُلًا يَكْثُرُ السُّجُودَ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ اتَّذِرِي عَلَى شَفْعِ انْصَرَفْتُ أُمُّ عَلِيٍّ وَتَرَوُ قَالَ إِنَّكَ لَا أَذِرِي لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَذِرِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَاصَرْتُ إِلَيَّ نَفْسِي

(۲۱۷۸۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا کہ جفت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جفت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے،

اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي صَفْصَعَةُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ جَمَلًا لَهُ وَلِي عُنُقِهِ فَرَبَّةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْتَمُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنِّي أَهْمُ [راجع: ۲۱۶۶۷]۔

(۲۱۷۸۳) مصعب بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت اپنا اونٹ ہانک رہے تھے جس کے گلے میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

(۲۱۷۸۵) وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَبَّةُ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَزِيدُ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنِّي أَهْمُ [راجع: ۲۱۶۶۸]۔

(۲۱۷۸۵) اور جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْبٍ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَإِذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ جَاءَ فَكَلَّمْتُ امْرَأَتَهُ فِي شَيْءٍ فَكَانَتْهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ وَعَادَتْ فَعَادَتْ فَقَالَ مَا تَرِدُنِ عَلَيَّ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ فَإِنْ تَنَيْتَهَا انْكَسَرَتْ وَلَهَا بَلْعَةٌ وَأَوْدٌ [راجع: ۲۱۶۶۵]۔

(۲۱۷۸۶) نعیم بن قعب کہتے ہیں کہ میں ”ربذہ“ کی طرف روانہ ہوا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، انہوں نے اپنی بیوی سے کوئی بات کی، اس نے انہیں آگے سے جواب دے دیا، دو مرتبہ اسی طرح ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم لوگ نبی ﷺ کے فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتے کہ عورت پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے موڑو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، ورنہ اسی ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ گزارہ کرنا پڑے گا۔

(۲۱۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةُ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ فَقَالَ إِنَّهُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۶۹]۔

(۲۱۷۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاء کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی علیہ السلام سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۳۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمْعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ يَا بَنِي عَفَّارٍ قُولُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَلْوَاجٍ فَوُجٌ رَاكِبِينَ طَائِعِينَ كَاسِبِينَ وَفُوجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَفُوجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمْ إِلَى النَّارِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ هَذَانِ قَدْ عَرَفْنَاهُمَا فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ قَالَ يُلْقِي اللَّهُ الْآفَاقَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لَا يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُعْجَبَةُ فَيُعْطِيهَا بِالْشَّارِفِ ذَابِ الْقَتَبِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا [قال الألباني: ضعيف (النسائي: ۱۱۶/۴). قال شعيب: إسناده قوی].

(۲۱۷۸۸) ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنو عفار! جو بات کہا کرو اس میں اختلاف نہ کیا کرو، کیونکہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ لوگوں کو تین گروہوں کی شکل میں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، ایک گروہ تو سواروں کا ہوگا جو کھاتے پیتے اور لباس پہنے ہوں گے، دوسرا گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا ہوگا، اور ایک گروہ وہ ہوگا جن کے چہروں پر فرشتے آگ مسلط کر دیں گے اور انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، کسی نے پوچھا کہ ان دو گروہوں کی بات تو ہمیں سمجھ میں آگئی، یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سواری پر کوئی آفت نازل کر دے گا حتیٰ کہ کوئی سواری نہ رہے گی، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایک آدمی کے پاس ایک نہایت عمدہ باغ ہو اور اسے کوئی غضبناک اونٹنی دے دی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ اس پر سواری نہیں کر سکے گا۔

(۳۷۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةٍ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نَعَمْ الْغُلَامُ فَاتَّبَعَنِي رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَحْيَى اذْءُ اللَّهُ لِي بِخَيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَذْعُوَ لِي مِنِّي لَكَ قَالَ يَا ابْنَ أَحْيَى إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ مَرَرْتُ بِهِ أَيْقَا يَقُولُ نَعَمْ الْغُلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

[راجع: ۲۱۶۲۰]

(۲۱۷۸۹) غُضَيْفُ بْنُ حَارِثٍ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غُضَيْفُ بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء

(٢١٧٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ الْقَاسِمِ وَقَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا قَدْ حَمَلْنَا لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا نُرِيدُ أَنْ نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَاتَيْنَا الرَّبْدَةَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْهُ فَقِيلَ اسْتَأْذِنْ فِي الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُ فَاتَيْنَاهُ بِالْبَلَدَةِ وَهِيَ مِنَى فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى كَقَتْلِكَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَصَلَّى أَتْيَابًا فَقَالَ لَكُمْ عَلِيمٌ أَمِيرٌ

الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا ثُمَّ صَنَعَتْ قَالِ الْخِلَافُ أَشَدُّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ كَثَائِنَ بَعْدِي سُلْطَانٌ فَلَا تَدُلُّوهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدُلَّهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ وَلَيْسَ بِمَقْبُولٍ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتَّى يَسُدَّ ثَلَمَتَهُ الْيَتَى ثَلَمَ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ ثُمَّ يَعُودُ فَيَكُونُ فِيمَنْ يُعْزُهُ أَمْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنَعْلَمَ النَّاسَ السَّنَنَ [اخرجه الدارمی (۵۴۹)].

[إسناده ضعيف].

(۲۱۷۹۲) ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے کچھ چیزیں اکٹھی کیں تاکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جا کر دے آئیں، چنانچہ ہم ”ربذہ“ میں پہنچے اور انہیں تلاش کرنے لگے لیکن وہ وہاں نہیں ملے، کسی نے بتایا کہ انہوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تھی، جو انہیں مل گئی، چنانچہ ہم منیٰ میں پہنچے، ابھی ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ کسی نے آ کر انہیں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائی ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر اس کا بہت بوجھ ہوا اور انہوں نے کچھ تلخ باتیں کہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، اور میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں پڑھیں، کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے پہلے تو امیر المؤمنین کے فعل کو معیوب قرار دیا، پھر خود ہی کام کرنے لگے، انہوں نے فرمایا اختلاف کرنا زیادہ شدید ہے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک بادشاہ آئے گا، تم اسے ذلیل نہ کرنا، جو شخص اسے ذلیل کرنا چاہے گا تو گویا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی تا آنکہ وہ اس سوراخ کو بند کر دے جسے اس نے کھولا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پھر اگر وہ واپس آ جاتا ہے تو وہ اس کی عزت کرنے والوں میں ہوگا، نبی ﷺ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ ہم تین چیزوں سے مغلوب نہ رہیں، امر بالمعروف کرتے رہیں، نہی عن المنکر کرتے رہیں اور لوگوں کو سنتوں کی تعلیم دیتے رہیں۔

(۲۱۷۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَيُّمَا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ كَيْ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَقْرَعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ أَرَاكَ [راجع: ۲۱۷۹۲].

(۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ اللَّهَ أَخَذَ بِخَلْقَةِ بَابِ الْكُفَّةِ

الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة (۲۷۴۸) قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره] (۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ باب کعبہ کا حلقہ پکڑ کر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نمازِ عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ هَاشِمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَفْعَلَ كَمَعْلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ هَاشِمٌ قَالَهُمَا لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ [راجع: ۲۱۷۰۷]۔

(۲۱۷۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُقَيْعٍ وَالْأَعْمَشُ كُلُّهُمْ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۱۶۷۴]۔

(۲۱۷۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لغيرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۵۰۸)، ومسلم (۶۱)]۔ [انظر: ۲۱۹۰۴]۔

(۲۱۷۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ

(۵۸۲۷) و صحیحہ مسلم (۹۴).

دہراتے ”اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔“

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا قَسَى مِنَ الْإِنصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَنَا صَاحِبُكَ ثَوْبَانٍ لِي عَشِيٍّ مِنْ غَزَلِ أُمِّي وَاجِدُ ثَوْبَيْ هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفَّنِي (۲۱۷۹۹) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

ان کی بیوی نے کہا کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے، اب کون آئے گا؟ انہوں نے فرمایا تم راستے کا خیال رکھو، ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھی کہ اسے کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سوار یوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے، یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آتے ہیں، وہ لوگ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) اس نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے، اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو، تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا، انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا، اپنے کوڑے جانوروں کے سینوں پر رکھے اور تیزی سے چلے۔

وہاں پہنچے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا، خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے، اب آج جو میری حالت ہے وہ تمہارے سامنے ہے، اگر میرے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ایسا مل جائے جو مجھے پورا آ جائے تو مجھے اسی میں کفن دیا جائے، اور میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی کفن نہ دے جو امیر ہو، یا چوہدری ہو، یا ڈاکیا ہو، اب ان لوگوں میں سے ہر ایک میں ان میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور پائی جاتی تھی، صرف ایک انصاری نوجوان تھا جو لوگوں کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا، میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری والدہ نے بنے تھے ان میں سے ایک میرے جسم پر بھی ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ہی میرے ساتھی ہو لہذا تم ہی مجھے کفن دینا۔

(۲۸۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

ذَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ بَيَّتَ الْمَقْدِسَ فَسُيِّلَ كَمَا بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَحِينَئِذَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ قَتَمَ مَسْجِدًا [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخَيْرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكَ صَدَقَةً كَثِيرَةً فَذَكَرَ فَضْلَ سَمْعِكَ وَفَضْلَ بَصَرِكَ قَالَ وَلِي مَبَاضِعُكَ أَهْلَكَ صَدَقَةً فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَبُو جَرُّ أَحَدُنَا لِي شَهْرِيهِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعْتَهُ لِي غَيْرِ حِلٍّ أَكَانَ عَلَيْكَ وَزْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ افْتَحْتَسِبُونَ بِالشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [راجع: ۲۱۶۹۱].

(۲۱۸۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی بہت سے صدقات کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو صحیح راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خُلَيْدُ الْعَصْرِيُّ قَالَ أَبُو جُرَيْجٍ ابْنُ لَقِيْتُ خُلَيْدًا قَالَ لَا أَذْهَبُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَنَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْهُمْ قَالَ لَيْسَ شَرُّ الْكُنَازِ وَنَ بَغْيٍ مِنْ قَبْلِ ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ بَطُونِهِمْ وَبَغْيٍ مِنْ قَبْلِ أَفْقَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا فَذَ سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ لِي هَذَا الْعَطَاءُ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ لَمَنَّا لِلدِّينِكَ فَذَعْنُ [راجع: ۲۱۷۵۵].

(۲۱۸۰۲) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے

والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گردی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۱۸۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَعَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا دُبَيْلُ بْنُ عَزْوَانَ الْعَطَّارُ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي دُبَيْلٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مِخْجَنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتُورِلَ الرَّجُلَ يَأْذِنُ اللَّهُ يَتَصَعَّدُ خَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۶۲۷]۔

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ مونہ نے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۸۰۴) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُويهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيمَكَ ابْنِ آدَمَ إِنْ تَلَفَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقَيْتُكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ابْنِ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَذَنْبَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرُ لَكَ وَلَا أَبَالِي [اخرجه الدارمی (۲۷۹۱)]۔

قال شعيب: حسن و هذا إسناده ضعيف. [انظر: ۲۱۸۳۷، ۲۱۸۳۸]۔

(۲۱۸۰۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۸۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَعَارِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْأَجْوَرِ يَصْلُونَ كَمَا نَصَلَّى وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا

فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزَرَ وَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ عَفَّانُ تَصَدَّقُونَ وَقَالَ وَتَهْلِيلُهُ وَتَكْبِيرُهُ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَلَهُ بِضْعٌ [صححه مسلم (۱۰۰۶)].

وابن حبان (۸۳۸، ۴۱۶۷). [انظر: ۲۱۸۱۴].

(۲۱۸۰۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی ”خواہش“ پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا، بعض راویوں نے تہلیل و تکبیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الْأَسْوَدِ

(۲۱۸۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْبَحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَتَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُعْزَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى [انظر: ۲۱۸۸۱].

(۲۱۸۰۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَشْرِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ لَأَبِي ذَرٍّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخْبَرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا فَقُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ سِرًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيَهُمْ فَقَالَ مَا لَقِيَهُمْ لَقًا إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا وَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ

لَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ بِرَسُولِهِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ فَأَلْزَمَنِي فَكَانَتْ أَحْوَدَ وَأَجْوَدَ [راجع: ۲۱۷۷۴]

(۲۱۸۰۸) فلان غزنی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، اور سب سے بہترین ہوا کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگالیا۔ ﷺ

(۲۱۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸]

(۲۱۸۰۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔ (۲۱۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُوَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْعِهَا قَالَ لَقَالَ لِي صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَعِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تُقْلِ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱]

(۲۱۸۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَعْدَهُ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُوَخَّرُونَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَعِهَا ثُمَّ انْهَضْ فَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ [راجع: ۲۱۶۳۱]

(۲۱۸۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثِقَفٍ يَقَالُ لَهُ فُلَانٌ بِنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُجِيبٍ قَالَ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ أَرَاهُ قَالَ قَبِيْعَةٌ سَفِيْهَةٌ فَتَهَاوُ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ قَالَ أَحَدٍ تَرَكَ صَفْرَاءَ أَوْ بَيْضَاءَ إِلَّا كُورِيَ بِهَا

(۲۱۸۱۲) ابو مجیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دستہ چاندی کا بنوار کھا تھا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص سونا چاندی اپنے اوپر چھوڑتا ہے، اسے اسی کے ساتھ داغا جائے گا۔

(۲۱۸۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزِيْرُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْتَفِقُ بِلِحْفِيفِ الْكَذَابِ [راجع: ۲۱۶۴۴]

(۲۱۸۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبند کوٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجْوَرِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّهُ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَايَ أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ وِزْرٌ أَوْ الْوِزْرُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ يَكُونُ لَهُ الْأَجْرُ [راجع: ۲۱۸۰۵]

(۲۱۸۱۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی ”خواہش“ پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا۔

(۲۱۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَأَنَّمَكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاحْكُسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ أَوْ قَالَ تَكْتَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَأَمُكُمْ فَبِعُودِهِ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۱۶۱)].

قال شعيب: حسن لغيره بهذه السياقة وهذا الإسناد رجاله ثقات [إلا أنه منقطع]. [انظر ۲۱۸۴۷].

(۲۱۸۱۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۱۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي مَبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَهُ مِنْهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ أَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ لَأَنَّ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْوِينُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَزُّلُ الشُّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعِظَمُ وَالْحَجَرُ وَتَهْدِي الْأَعْمَى وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ وَالْأَبْكَمَ حَتَّى يَفْقَهُ وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعَى بِشِدَّةٍ سَافِقِكَ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ الْمُسْتَفِيتَ وَتَرْفَعُ بِشِدَّةٍ ذِرَاعَكَ مَعَ الضَّعِيفِ كُلُّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلَكَ فِي جَمَاعِكَ زَوْجَتَكَ أَجْرٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كَيْفَ يَكُونُ لِي أَجْرٌ فِي شَهْرَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَذْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ لَمَاتَ أَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ خَلَقْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ خَلَقَهُ قَالَ فَأَنْتَ هَدَيْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ فَأَنْتَ كُنْتَ تَرْزُقُهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ كَانَ يَرْزُقُهُ قَالَ كَذَلِكَ فَصَعُهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنَبَهُ حَرَامَهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحْيَاءُ وَإِنْ شَاءَ أَمَاتَهُ وَلَكَ أَجْرٌ [صححه ابن خبان (۳۳۷۷). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۸۱۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر شیخ کا کلہ بھی صدقہ ہے، ہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نبی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو دو کتبیں کر دیتی ہیں جہنم میں سے کوئی شخص حادث کے وقت

پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے کاٹنا، ہڈی اور پتھر ہٹا دو، ٹاپینا کو راستہ دکھا دو، گونگے بہرے کو بات سمجھا دو، کسی ضرورت مند کو اس جگہ کی رہنمائی کر دو جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہونے کا تمہیں علم ہو، اپنی پنڈلیوں سے دوڑ کر کسی مظلوم اور فریادرس کی مدد کر دو، اپنے ہاتھوں کی طاقت سے کسی کمزور کو بلند کر دو، یہ سب تمہاری جانب سے اپنی ذات پر صدقہ کے دروازے ہیں، بلکہ تمہیں اپنی بیوی سے مباشرت پر بھی ثواب ملتا ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اپنی شہوت پوری کرنے میں مجھے کیسے اجر مل سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو، اور تم اس سے خیر کی امید رکھتے ہو لیکن وہ مر جائے تو کیا تم اس پر ثواب کی امید رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے تم نے پیدا کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے پیدا کیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اسے ہدایت دی تھی؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے اسے ہدایت دی تھی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے رزق دیتے تھے؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ اسے رزق دیتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح اسے بھی حلال طریقے پر استعمال کرو اور حرام طریقے سے اجتناب کر دو، اگر اللہ نے چاہا تو کسی کو زندگی دے دے گا، اور اگر چاہا تو کسی کو موت دے دے گا لیکن تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔

(۲۸۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ إِلَى حَلْفَةٍ مِنْ حَلَفِي قُرَيْشٍ فَبَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَسْمَالٌ لَهُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلَى رَأْسِهِ قَالَ بَشِّرُ الْكُتَّازِينَ بِكُمِّي فِي الْجَبَاهِ وَبِكُمِّي فِي الظُّهُورِ وَبِكُمِّي فِي الْجَنْوِبِ ثُمَّ تَنَحَّى إِلَيَّ سَارِيَةً فَصَلَّى خَلْفَهَا رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا شِئْتُ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا شَيْئًا سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ أَخُذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ فَمَا بَرَى قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً وَيُوشِكُ أَنْ يَكُونَ دَيْنًا فَإِذَا كَانَ دَيْنًا فَارْقُضْهُ [راجع: ۲۱۷۵۰]

(۲۸۸۷) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۱۸۱۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَشْيَاجِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

(۲۱۸۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کر لیا کرو جو اس گناہ کو مٹا دے، میں نے عرض کیا کہ لا الہ الا اللہ کہنا نیکیوں میں شامل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو سب سے افضل نیکی ہے۔

(۲۱۸۲۰) حَدَّثَنَا

(۲۱۸۲۰) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ حدیث لکھا ہوا ہے۔

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْجَنَاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۸۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِعِهَا فَإِنْ أَنْتَ أَدْرَكْتَهُمْ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ وَرَبَّمَا قَالَ فِي رَحْلِكَ ثُمَّ انْتَهَبْ فَإِنْ وَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُمْ لَمْ يَصَلُّوا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ فَتَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۲۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أَنْزَلَ لِي نَبِيًّا مِنْ رَبِّي فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَتَى النَّبِيَّ إِلَّا وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَتَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَدَعُ إِلَّا وَبَقَرًا وَعَنْمَا لَمْ يُوَدَّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَلَيْهِ أُعِيدَتْ أَوْ لَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸]۔

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سیٹگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعَوَّرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ نَحْنُ أَكْبَارُ ذُنُوبِهِ وَسَلُّوهُ عَنْ صِغَارِهَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا هُنَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ تَوَاجِهُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَنَةٍ حَسَنَةً [راجع: ۲۱۷۲۱]۔

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ چھپا لیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفَعُ بَصْرَكَ فَانْظُرْ أَرَفَعُ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ لَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفَعُ بَصْرَكَ فَانْظُرْ أَرَفَعُ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ

أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُرَابِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا [راجع: ۲۱۷۲۵].

(۲۱۸۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر تلہ دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۸۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ أُمَّتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَجِئُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أُعْطِيَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۷۱۳].

(۲۱۸۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۸۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُذَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ أَنَّهَا انْطَلَقَتْ مُعْتَمِرَةً فَأَتَتْهُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَسَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّى بِالْقَوْمِ ثُمَّ تَخَلَّفَ أَصْحَابُ لَهُ يُصَلُّونَ فَلَمَّا رَأَى قِيَامَهُمْ وَتَخَلَّفَهُمْ انْصَرَفَ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ قَدْ أَخْلَوْا الْمَكَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ قَاوَمًا إِلَيَّ بِسَمِيهِ فَقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَامَ خَلْفِي وَخَلْفَهُ قَاوَمًا إِلَيْهِ بِسَمَائِهِ فَقَامَ عَنْ شِمَالِهِ فَقُمْنَا ثَلَاثًا يُصَلِّي كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بِنَفْسِهِ وَيَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُو فَقَامَ بِأَيِّهِ مِنَ الْقُرْآنِ يُرَدِّدُهَا حَتَّى صَلَّى الْقُدَاةَ فَبَعْدَ أَنْ أَصْبَحْنَا أَوْمَأْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ سَلِّهِ مَا أَرَادَ إِلَى مَا صَنَعَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يُحَدِّثَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُنَيْبٍ وَأُمِّي قُمْتُ بِأَيِّهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَعَكَ الْقُرْآنُ لَوْ فَعَلَ هَذَا بَعْضُنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ قَالَ دَعَوْتُ لِأُمِّي قَالَ لِمَاذَا أُجِبتُ أَوْ مَاذَا رَدُّ عَلَيْكَ قَالَ أُجِبتُ بِاللَّيْلِ لَوْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنْهُمْ طَلْعَةً تَرَكُوا الصَّلَاةَ قَالَ أَلَا أَبْشُرُ النَّاسَ قَالَ بَلَى فَانْطَلَقْتُ مُعِيقًا قَرِيبًا مِنْ لَذَائِدِ بَحْرٍ فَقَالَ عَمْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ إِنْ تَبِعْتَ إِلَى النَّاسِ يَهْدَا نَكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ فَنَادَى أَنْ ارْجِعْ فَرَجَعَ وَتِلْكَ الذِّمَّةُ إِنْ تَعَدَّيْتُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۸۶۰۴].

(۲۱۸۲۷) جس روزہ جاری تھی میں نے وہ ایک مرتبہ عمرہ کے لئے جاری تھی، مقام ربذہ میں پہنچیں تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ

کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ کر نوافل پڑھنے لگے، نبی ﷺ یہ دیکھ کر اپنے خیمے میں واپس چلے گئے، جب دیکھا کہ لوگ جا چکے ہیں تو اپنی جگہ پر واپس آ کر نوافل پڑھنے شروع کر دیئے، میں پیچھے سے آیا اور نبی ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا اور میں ان کی دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ ہمارے پیچھے کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور وہ بائیں جانب جا کر کھڑے ہو گئے۔

اس طرح ہم تین آدمیوں نے قیام کیا اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا، اور اس میں جتنا اللہ کو منظور ہوتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا، اور نبی ﷺ اپنے قیام میں ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا، صبح ہوئی تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ نبی ﷺ سے رات کے عمل کے متعلق سوال کریں لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا کہ میں تو اس وقت تک نبی ﷺ سے کچھ نہیں پوچھوں گا جب تک وہ از خود بیان نہ فرمائیں۔

چنانچہ بہت کر کے میں نے خود ہی عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ساری رات قرآن کریم کی ایک ہی آیت پڑھتے رہے حالانکہ آپ کے پاس تو سارا قرآن ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسا کرتا تو ہمیں اس پر غصہ آتا، نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعاء کر رہا تھا، میں نے پوچھا کہ پھر آپ کو جواب ملا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا جواب کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ میں گردن موڑ کر جانے لگا، ابھی اتنی دور ہی گیا تھا کہ جہاں تک پھر پہنچ سکے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر آپ نے انہیں یہ پیغام دے کر لوگوں کے پاس بھیج دیا تو وہ عبادت سے بے پرواہ ہو جائیں گے، اس پر نبی ﷺ نے انہیں آواز دے کر واپس بلا لیا اور وہ واپس آ گئے، اور وہ آیت یہ تھی ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۸۲۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا قُذَامَةُ الْبُكَيْرِيُّ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ يَنْكُلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ [راجع: ۲۱۶۵۴]۔

(۲۱۸۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَذِجٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُلَاقِيَنَّ لَهُ مَعَ كُلِّ فَجْرٍ يَدْعُو بِدَعْوَتَيْنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ

(۲۱۸۲۹) معاویہ بن حداد ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعاء کا کیا مطلب؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ سحری کے وقت یہ دعاء نہ کرتا ہو اللہ! آپ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۱۸۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورًا أُنَّى أَرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸]۔

(۲۱۸۳۰) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاعُ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الزَّيْمَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي مَرْثَدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَمْ رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا إِذَا قُبِضُوا رَفَعَتْ أَمْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ الْعَشْرِ الْآخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ فِي أَيِّ الْعَشَرِينَ هِيَ قَالَ اهْتَفُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ وَغَفَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ قَالَ لَفَضِبَ عَلَى غَضَبٍ لَمْ يَغْضَبْ مِنْهُ مِنْذُ صَبَحْتُهُ أَوْ صَاحَبْتُهُ كَلِمَةً نَحَوَهَا قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا [إسناده ضعيف. صححه ابن خزيمة (۲۱۷۰)]،

(۲۱۸۳۱) ابو مرثد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شب قدر کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا

تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے زیادہ میں نے ہی تو پوچھا تھا، میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ شب قدر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے یا کسی اور مہینے میں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا کہ گذشتہ انبیاء کے ساتھ وہ اس وقت تک رہتی تھی جب تک وہ نبی رہتے تھے، جب ان کا وصال ہو جاتا تو اسے اٹھالیا جاتا تھا یا یہ قیامت تک رہے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! قیامت تک رہنے گی، میں نے پوچھا رمضان کے کس حصے میں شب قدر ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے عشرہ اولیٰ یا عشرہ اخیرہ میں تلاش کیا کرو۔

پھر نبی ﷺ حدیث بیان کرنے لگے، اسی دوران مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہوا، جب میں ہوشیار ہوا تو پوچھا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا، نبی ﷺ دوبارہ حدیث بیان کرنے لگے اور مجھ پر پھر غفلت طاری ہو گئی، جب میں ہوشیار ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے، مجھے یہ بتا دیجئے کہ وہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ کو ایسا غصہ آیا کہ جب سے مجھے نبی ﷺ کی صحبت میسر آئی، ایسا غصہ کبھی نہیں آیا تھا، اور فرمایا آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرو اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ أَبَا مَرْوَجٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا لَمَنَّا وَانْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ أَلَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ تَبِعْنِ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأُخْرَقَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ قَالَ تُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷]۔

(۲۱۸۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ أَسْمَعُ وَأَطِعُ وَكُلُّ عَبْدًا مُجَدِّعِ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۷۵۸] وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةً فَكَثِيرٌ مَائِهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِوَارِكَ فَاصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْفِهَا فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے غلیل رضی اللہ عنہ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھا لیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نفلی نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۸۳۴) حَدَّثَنَا مَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لَأَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا أَذْرَى أَفَى الثَّالِثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَادَ كَانَ حَتْمًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ النَّجَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ النَّجَالِ قَالَ عُصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرتا ہے، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے، دوبارہ پیتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے (تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا) کہ پھر اللہ تعالیٰ کے ذمے واجب ہے کہ اسے ”طینۃ النجال“ کا پانی پلائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! طینۃ النجال کیا چیز ہے؟ فرمایا اہل جہنم کی پیپ۔

(۲۱۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِي رِشْدِينَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَوْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمِ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْتَ عِنْدَكَ اللَّيْلَةَ فَأُصَلِّيَ بِصَلَاتِكَ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُ صَلَاتِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَسِلُ فَيَسْتَرْ بِنُوبٍ وَأَنَا مُجَوِّلٌ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَفُتُّ مَعَهُ حَتَّى جَعَلْتُ أَضْرِبُ بِرَأْسِي الْجُدْرَانَ مِنْ طَوْلِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ لِلصَّلَاةِ فَقَالَ أَلْعَلْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ إِنَّكَ لَتَوَدُّنَ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ وَلَيْسَ ذَلِكَ الصُّبْحُ إِنَّمَا الصُّبْحُ هَكَذَا مُعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسُحُورٍ فَتَسَحَّرَ

(۲۱۸۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ آج رات میں آپ کے ساتھ گزارنا اور آپ کی نماز میں شریک ہونا چاہتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے، بہر حال انہی ﷺ غسل کے لئے چلے گئے، ایک کپڑے سے پردہ کر دیا گیا اور میں رخ پھیر کر بیٹھ گیا، نبی ﷺ غسل کر کے آئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا، پھر نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ طول نماز کی وجہ سے میں اپنا سر دیواروں سے ٹکرانے لگا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آگئے، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسا کر لیا؟ انہوں نے

(۲۱۸۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری میٹھا کھا کر فدا کر دیا کرتے تھے کہ یہ امت اس وقت تک خبر نہ لے گی جب تک وہ سحری میں تاخیر اور اضطراب نہ کریں۔

Free downloading facility for students & scholars from www.KitaboSunnat.com Islamic Research Centre Hakeemul Uloom

میں قہیل کرتی رہے گی۔

(۲۱۸۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخُوصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

(۲۱۸۶۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک مسلسل اپنے بندے پر دروہاں نماز متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دائیں بائیں نہ دیکھے لیکن جب وہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے۔

(۲۱۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَابْنِ الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ بَايَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَأَوْفَيْتَنِي سَبْعًا وَأَشْهَدُ اللَّهَ عَلَى سَبْعًا أَنْ لَا أَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّمَا قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَدَعَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَى بَيْعَةٍ وَلَكَ الْجَنَّةُ قُلْتُ نَعَمْ وَتَسَطَّطُ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ يَسْقُطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ

(۲۱۸۶۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کی مجھ سے بیعت لی ہے، سات چیزوں کا مجھ سے میثاق لیا ہے اور نو چیزوں پر اللہ کو گواہ بتایا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کیا تم میری بیعت کرتے ہو؟ جس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے، میں نے اثبات میں جواب دے کر ہاتھ پھیلا دیا، نبی ﷺ نے یہ شرط لگاتے ہوئے فرمایا کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، میں نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا کوڑا اگر جائے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگنا بلکہ خود سواری سے اتر کر اسے پکڑ لینا۔

(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ يَرْوُهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْعَشْرُ الْآخِرُ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الثَّانِي وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ وَهِيَ لَيْلَةٌ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ أَرْبَعٌ وَعِشْرِينَ لَمْ يَصِلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ سِتٍّ وَعِشْرِينَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ قَامَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ

سَبْعَ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَتَجَلَدْنَا لِلْقِيَامِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى قَبِيلِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنَّا لَقَدْ طَمِعْنَا بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَقُومَ بِنَا حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ مَعَ إِمَامِكَ وَانْصَرَفْتَ إِذَا انْصَرَفَ كُجِبَ لَكَ قَنُوتُ لَيْلِكَ (۲۱۸۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۲) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ الْهَزْلِيِّ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَشَاتَانِ تَقْتَرِنَانِ فَانْطَحَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَاجْهَضَتْهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجَعْتُ لَهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقَادَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۱۸۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سینگوں کے ساتھ لکراتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو عاجز کر دیا، نبی ﷺ مسکرانے لگے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے اس بکری پر تعجب ہو رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا سَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلِمَاتٍ مِنْ ذَكَرْهُنَّ مِائَةَ مَرَّةٍ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحْتَهُنَّ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۸۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ کہہ لے یعنی اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو یہ کلمات انہیں مٹا دیں گے۔

(۲۸۸۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُجْبِرَةَ الشَّيْخَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: نَاجَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرِي. فَقَالَ: إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَخِزْيٌ وَنَدَامَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا. [صححه مسلم (۱۸۲۵)].

(۲۱۸۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رات سے صبح تک نبی ﷺ کے ہمراہ سرگوشیوں میں گفتگو کی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی علاقے کا گورنر بنادیتجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک امانت ہے جو قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی، سوائے اس شخص کے جو اسے اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔

(۲۸۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى أَبَا أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ أَحْبَبْتُكَ فِحَبَّتِكَ فِي مَنْزِلِكَ [راجع: ۲۱۶۱۹].

(۲۱۸۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابو ذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۸۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ الْعَجْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَانِمَكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَانْكُسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَانِمُكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَبِعُوهَا وَلَا تَعْدُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۱۸۱۵].

(۲۱۸۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۸۸۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَلَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطِقَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمَ لَصَحَحْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا وَلَا تَلْدُذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى أَوْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ

(۲۱۸۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتا

ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چر چرانے لگے اور ان کا حق بھی ہے کہ وہ چر چرائیں کیونکہ آسمان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوتیں جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے، اور بستر پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی پناہ میں آ جاؤ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کاش! میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

(۲۱۸۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِخَمْسٍ أَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ وَأَجْلَسَهُمْ وَأَنْظُرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ تَحِيٌّ وَلَا أَنْظُرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ قَوْلِي وَأَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًا وَأَنْ أَقُولَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ مَوْلَى غُفْرَةَ لَا أَعْلَمُ بَقِيٍّ فِينَا مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا هَذِهِ قَوْلُنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۸۴۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔

(۲۱۸۵۰) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ بْنِ مُوسَى وَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(۲۱۸۵۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ [صححه ابن خزيمة (۱۰۸۳)، ۱۲۲۱ و ۲۱۲۲] قَالَ الْأَلْبَانِي: صحيح (النسائي: ۴/۲۱۷)۔

(۲۱۸۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں انشاء اللہ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، انہوں نے مجھے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے وتر اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

(۲۱۸۵۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَزَّازُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَالْقُ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقِي

(۲۱۸۵۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، اگر کچھ اور نہ کر سکو تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی مل لیا کرو۔

(۲۱۸۵۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُرْمَلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيَرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرْحَبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا [صححه مسلم (۲۰۴۳)].

(۲۱۸۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب تم سرزمین مصر کو فتح کر لو گے، اس علاقے میں ”قیراط“ کا لفظ بولا جاتا ہے، جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ عہد اور رشتہ داری کا تعلق ہے، چنانچہ وہاں جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، پھر میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

(۲۱۸۵۴) وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ [صححه مسلم (۲۰۴۳)، وابن حبان (۶۶۷۶)].

(۲۱۸۵۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ أَوْ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [انظر: ۲۱۸۵۶، ۲۱۸۵۷].

(۲۱۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [راجع: ۲۱۸۵۵].

(۲۱۸۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا

ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَعَصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ سَلْمَانَ وَقَالَ عَصَامُ عُمَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَنْسِيُّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ قَدْ كَرَا مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۵۵]

(۲۱۸۵۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غَفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ أَنَا وَأَخِي أَنَيْسٌ وَأَمَّا فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ فَاتَّكَمْنَا خَالَنَا فَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَلَفَكَ إِلَيْهِمْ أَنَيْسٌ فَجَاءَنَا خَالُنَا فَتَنَا عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَا مَا مَضَى مِنْ مَعْرِفِكَ فَقَدْ كَذَّبْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ قَالَ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَأَحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ وَجَعَلَ يَبْكِي قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ قَالَ فَتَأَوَّرَ أَنَيْسٌ رَجُلًا عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَّكَاهُنَّ فَخَجَرِ أَنَيْسًا فَاتَّانَا بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَصْلَى عِشَاءَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَتَيْتُ كَأَنِّي خِفَاءُ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ سُلَيْمَانُ كَأَنِّي خِفَاءُ حَتَّى تَغْلُوَنِي الشَّمْسُ قَالَ فَقَالَ أَنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاتَّكَمْنِي حَتَّى آتِيكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَأَتْ عَلَيَّ ثُمَّ أَتَانِي فَقُلْتُ مَا حَبَسَكَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ عَلَيَّ دِينِكَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّهُ شَاعِرٌ وَسَاجِرٌ وَكَاهِنٌ قَالَ وَكَانَ أَنَيْسٌ شَاعِرًا قَالَ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَّانِ فَمَا يَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَفْرَاءِ الشَّعْرِ قَوْلَ اللَّهِ مَا يَلْتَمُسُ لِسَانُ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ كَافِيٌّ حَتَّى أَنْطَلِقَ فَانْظُرْ قَالَ نَعَمْ فَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَدَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا لَهُ وَقَالَ عَفَانُ شَفَعُوا لَهُ وَقَالَ بَهْزُ سَبَعُوا لَهُ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ شَفَعُوا لَهُ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّائِبُ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيَّ قَالَ الصَّائِبُ قَالَ فَمَالَ أَهْلُ

الْوَادِي عَلَى بِكَلٍّ مَدْرَةٍ وَعَظُمَ حَتَّى خَرَرَتْ مَغْشِيًّا عَلَى فَارْتَفَعَتْ حِينَ ارْتَفَعَتْ كَأَنِّي نَصَبُ أَحْمَرُ
فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَغَسَلْتُ عَنِّي الدَّمَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارَهَا فَلَبِثْتُ بِهِ ابْنُ أَخِي
ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي بِطَعَامٍ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكْسَرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى
كَيْدِي سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمَرَاءُ أَصْحِيَانِ وَقَالَ عَفَّانُ أَصْحِيَانِ وَقَالَ بِهِزُ أَصْحِيَانِ
وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمَحَةَ أَهْلِ مَكَّةَ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غَيْرُ امْرَأَتَيْنِ فَآتَا عَلَى
وَهُمَا تَدْعُوَانِ إِسَافَ وَنَائِلَ قَالَ فَقُلْتُ أَنْكِحُوا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ فَمَا تَاهُمَا ذَلِكَ قَالَ فَآتَا عَلَى فَقُلْتُ وَهْنُ
مِثْلُ الْخَشْبَةِ غَيْرُ أَتَى لَمْ أَكُنْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَوَلَّوْا لَانَ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا لَكُمَا فَقَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ
الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا فَلَا مَا قَالَ لَكُمَا فَآتَا قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَمْلِكُ الْقَوْمَ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ وَصَاحِبُهُ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى قَالَ فَاتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَتَى انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ قَالَ فَارْدْتُ أَنْ أَخَذَ بِيَدِهِ فَقَدْ عَنَى صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي
قَالَ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي
بِطَعَامٍ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ قَالَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكْسَرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَيْدِي سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَإِنَّهَا طَعَامٌ طُعِمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي
طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتَّى
فَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَجَّهْتُ إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ وَلَا أَحْسَبُهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ
أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُزَكَ فِيهِمْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُتَيْسَا قَالَ
فَقَالَ لِي مَا صَنَعْتَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ أَتَى اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ قَالَ لِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ إِنِّي قَدْ
اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ثُمَّ أَتَيْتَا أُمَّتَنَا فَقَالَتْ فَمَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَتَحَمَلْنَا حَتَّى
أَتَيْتَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ يُعْنِي يَزِيدُ
بِبَعْدَادَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَدِمَ فَقَالَ بِهِزُ إِخْوَانُنَا نُسَلِّمُ وَكَذَا قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَكَانَ يُؤْمُهُمْ خُفَافٌ بَنُ إِيمَاءٍ
بَنُ رَحْصَةَ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ سَيِّدُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ بِقِيَّتُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْنَا
فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْلَمَ بِقِيَّتُهُمْ قَالَ وَحَاجَّتْ اسْلَمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنِّهَآ نُسَلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَقَالَ بَهْزٌ وَكَانَ يَوْمُهُمْ إِيْمَاءُ بْنُ رَحْصَةَ فَقَالَ أَبُو النَّضْرِ إِيْمَاءُ [صححه مسلم (۲۴۷۳):

وابن حبان (۷۱۳۳)]. [انظر: بعده].

(۲۱۸۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ نکلے، ہم اپنے ماموں کے ہاں اترے، جو بڑے مالدار اور اچھی حالت میں تھے، ہمارے ماموں نے ہمارا اعزاز و اکرام کیا اور خوب خاطر مدارت کی جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حسد کیا اور انہوں نے کہا (ماموں سے) کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے بدکاری کرتا ہے، ہمارے ماموں آئے اور انہیں جو کچھ کہا گیا تھا وہ الزام ہم پر لگایا، میں نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ جو احسان و نیکی کی تھی اسے اس الزام کی وجہ سے خراب کر دیا ہے، پس اب اس کے بعد ہمارا آپ سے تعلق اور نبھاؤ نہیں ہو سکتا، چنانچہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے اور ان پر اپنا سامان سوار کیا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر رونا شروع کر دیا، اور ہم چل پڑے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچے پھر پس انیس ہمارے اونٹوں مزید اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا اور میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی اسے میرے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا کس کی رضا کے لیے؟ انہوں نے کہا اللہ کی رضا کے لیے، میں نے کہا آپ اپنا رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جہاں میرا رب میرا رخ کر دیتا اسی طرف میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا کہ میں چادر ہی ہوں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔

انیس نے کہا مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، چنانچہ انیس چلا، یہاں تک کہ مکہ آیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آیا تو میں نے کہا تو نے کیا کیا اس نے کہا میں مکہ میں ایک آدمی سے ملا، جو تیرے دین پر ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود شاعروں میں سے تھا۔ انیس نے کہا: میں کاہنوں کی باتیں سن چکا ہوں، لیکن اس کا کلام کاہنوں جیسا نہیں ہے اور تحقیق میں نے اس کے اقوال کا شعراء کے اشعار سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر بھی نہیں ہیں، اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور دوسرے لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں، چنانچہ میں مکہ آیا اور ان میں سے ایک کمزور آدمی سے مل کر پوچھا وہ کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ پس اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ دین بدلنے والا ہے، وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر ڈھیلوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا یہاں تک کہ میں بے ہوش کر گر پڑا، پس جب میں بیہوشی سے ہوش میں آ کر اٹھا تو میں گویا سرخ بت (خون

اور میرے پاس زحرم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلونیں بھی ختم ہو گئیں اور نہ ہی میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی محسوس کی۔ اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہل مکہ سو گئے اور اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ (بتوں) کو پکار رہی تھیں، جب وہ اپنے طواف کے دوران میرے قریب آئیں تو میں نے کہا اس میں سے ایک (بت) کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو (اساف مرد اور نائلہ عورت تھی اور باعتبار عقائد مشرکین مکہ یہ دونوں زنا کرتے وقت مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، پس جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کنایہ اور اشارہ کے یہ کہہ دیا کہ فلاں کے (فرج میں) لکڑی، پس وہ چلاتی ہوئی تیزی سے بھاگ گئیں کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا، راستہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما پہاڑی سے اترتے ہوئے ملے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک دین کو بدلنے والا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر دیتی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ اپنے ساتھی کے ہمراہ آئے، حجر اسود کا اسلام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز ادا کی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی تھا جس نے اسلام کے طریقہ کے مطابق آپ ﷺ کو سلام کیا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں قبیلہ غفار سے ہوں، آپ ﷺ نے پھر اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہوا ہے، پس میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ کے ساتھی نے مجھے پکڑ لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تم یہاں کب سے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس دن رات سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے لیے زحرم کے پانی کے علاوہ کوئی کھانا نہیں، پس اسی سے موٹا ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل مڑ گئے ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی بھی محسوس نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے رات کے کھانے کی اجازت مجھے دے دیں، چنانچہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما چلے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور میرے لیے طائف کی کشمش نکالنے لگے اور یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا، جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے مجھوروں والی زمین دکھائی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی اور علاقہ نہیں ہے، کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو (دین اسلام کی) تبلیغ کرو گے، عنقریب اللہ انہیں تمہاری وجہ سے فائدہ عطا کرے گا اور تمہیں ثواب عطا کیا جائے گا۔

پھر میں انہیں کے پاس آیا تو اس نے کہا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور (نبی کریم ﷺ کی)

(۲۱۸۶۱) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باغی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکے بیچ گئے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے

ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تاوقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَصْطَفَا لِمَلَأَ بَيْتَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا تَقُولُهَا [راجع: ۲۱۶۶۶]۔

(۲۱۸۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی تین مرتبہ یوں کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔

(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ فَكُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَقَاهُ فَلَقِيَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ فَكُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَقَاهُ فَاسْأَلْكَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ لَقِيتُ فَاسْأَلْ قَالَ قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةَ يَحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ فَمَا أَخَالَنِي أَكْذِبُ عَلَى خَلِيلِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا يَقُولُهَا قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ مُجَاهِدًا مُحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَأَنْتُمْ تَجِدُون فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا وَرَجُلٌ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ فَيَضْرِبُ عَلَى آذَانِهِ وَيَحْتَسِبُهُ حَتَّى يَكْفِيَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ بِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ وَرَجُلٌ يَكُونُ مَعَ قَوْمٍ فَيَسِيرُونَ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْهِمُ الْكُرَى أَوْ النَّعَاسُ فَيَنْزِلُونَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُ إِلَى وَضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ قَالَ الْفُخُورُ الْمُخْتَالُ وَأَنْتُمْ تَجِدُون فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَالْبَحِيلُ الْمَنَّانُ وَالتَّاجِرُ وَالْبَيَّاعُ الْخَلَّافُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا الْمَالُ قَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ يَعْنِي بِالْفِرْقِ عَنَمًا يَسِيرَةً قَالَ قُلْتُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنْ صَامِتٍ الْمَالِ قَالَ مَا أَصْبَحَ لَا أَمْسَى وَمَا أَمْسَى لَا أَصْبَحَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ وَلَا خَوَرُكَ قُرَيْشٍ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثَلَاثًا يَقُولُهَا [اخرجه الطيالسي (۴۶۸)۔ قال شعيب: إسناده صحيح]۔

(۲۱۸۶۳) ابنِ احس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت

ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں چگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

میں نے پوچھا اے ابو ذر! آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا تھوڑی سی بکریاں اور چند اونٹ ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، سونا چاندی کے متعلق پوچھ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا جو صبح ہوتا ہے وہ شام کو نہیں ہوتا اور جو شام کو ہوتا ہے وہ صبح نہیں ہوتا، میں نے عرض کیا کہ آپ کا اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ہی دین کے متعلق پوچھتا ہوں، اور میں ایسا ہی کروں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ذہرایا۔

(۲۱۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ [صححه ابن حبان (۶۷۳۸)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۸۶۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ”جن کی علامت سر منڈوانا ہو گی، قرآن کریم تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۲۱۸۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لِعَرِيمٍ [راجع: ۲۱۶۴۸].

(۲۱۸۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک پھاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں

(۲۱۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَدْنُ مَوْذُنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ [راجع: ۲۱۷۰۴].

(۲۱۸۶۶) زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْكَافِجِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَجَعَلُوا يَقْرُونَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِمَ يَقْرَأُ مِنْكَ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنَا هُمْ عَنْ الْكُنْزِ الَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۷۸۲].

(۲۱۸۶۷) احنف بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روکتے تھے۔

(۲۱۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهَا [صححه مسلم ۲۳۷۳]۔

(۲۱۸۶۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے۔
(۲۱۸۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَعَالَيِ النَّاسِ بِخُلُقِي حَسَنٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاغْمَلْ حَسَنَةً تَمْحُهَا. [راجع: ۲۱۶۸۱]۔

(۲۱۸۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ [راجع: ۲۱۶۷۷].

(۲۱۸۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۸۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِأَيَّةِ لَيْلَةٍ يَوْمَ ذِي الْحِجَّةِ [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۸۷۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے۔

(۲۱۸۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطَّهَوْرَ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طِيبٍ أَوْ دُهْنٍ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ الثَّيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى [صححه ابن خزيمة (۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۱۲)، والحاكم (۲۹۰/۱)، قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال

الألباني حسن صحيح (ابن ماجة: ۱۰۹۷)، قال شعيب: صحيح]۔ [انظر: ۲۱۹۰۲].

(۲۱۸۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دواؤں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۱۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ الشَّقَفِيُّ عَنْ شَهْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذِيبٌ إِلَّا مَنْ عَاقَبْتُ فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غُفِرَتْ لَهُ وَلَا أَهَالٍ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَأَوْلَاكُمْ وَأَخْرَأَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى قَلْبٍ اتَّقَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي لَمْ يَزِدْوا لِي مَلِكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَأَوْلَاكُمْ وَأَخْرَأَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ وَأَعْطِيتُ كُلَّ سَائِلٍ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْنِي إِلَّا كَمَا لَوْ مَرَّ أَحَدُكُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَحْرِ فَمَسَّ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا ذَلِكَ لَأَتَى جَوَادَ مَا جَدَّ وَاجِدَ أَفْعَلَ مَا أَشَاءَ عَطَانِي كَلَامِي وَعَذَابِي كَلَامِي إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۶۹۵].

سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کروں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غناء مانگا کرو، میں تم کو غناء عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک مجھ کے پر کے برابر بھی کی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک مجھ کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گذرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آ جاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔

(۲۱۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنِّي تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَكَانِهَا وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]۔

(۲۱۸۷۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۸۷۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذْرَكْنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا قَتِي اذْءُ اللَّهُ لِي بِخَيْرٍ بَارَكَ اللَّهُ فَيْكَ قَالَ

قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ رَجِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ نِعْمَ الْفَلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۵) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْخَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبذ کوخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفِرَ لَهَا فَحَفَرْتُ لَهَا إِلَى سُرَّتِي

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت پر رجم کی سزا جاری فرمائی تو مجھے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس کے لئے ناف تک گڑھا کھودا۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ أَنِّي أَبُو عُمَرَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشَخَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَبَجَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتُ قُلْتُ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلنَّاسِ شِيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مِنْ شَاءَ أَقَلٍّ وَمِنْ شَاءَ أَكْثَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضُ مُجْزِءٍ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالصَّدَقَةُ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ جَهْدٌ مُقِلٌّ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيُّ كَانَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلِّمٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا وَقَالَ مَرَّةً خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آدَمُ أَنْبَى كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلِّمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَا أَنْزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [صححه الحاكم (۲/۲۸۲)]. قال الألباني: ضعيف الإسناد (النسائي: ۲۷۵/۸).

قال شعيب إسناده ضعيف جداً. [انظر: ۲۱۸۸۵].

(۲۱۸۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اور پر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُمَا الضَّبْعُ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفُ عِنْدِي عَلَيْكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَصَبَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فَلَيْتَ أَتَيْتُ لَا يَلْبَسُونَ الدَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰].

(۲۱۸۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے،

جب تم پر دنیا کو اٹھل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ كُلُّ يَوْمٍ عَلَى كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ ثُمَّ قَالَ إِمَاطَتُكَ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى النَّاسِ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَمَبَاضَعَتُكَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَقْضِي الرَّجُلُ شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلَ تِلْكَ الشَّهْوَةَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَزْرٌ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا جَعَلَهَا فِيمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ صَدَقَةٌ قَالَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ صَدَقَةٌ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَيُجْزَىءُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ رَكْعَتَا الصُّحَى [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۵ و ۵۲۴۳) - [راجع: ۲۱۸۰۷].

(۲۱۸۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، جہیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نبی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ كَانَ وَاصِلٌ رُبَّمَا ذَكَرَ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنْ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [انظر: ۲۱۸۸۳، ۲۱۹۰۰].

(۲۱۸۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةً وَسَيِّئَةً فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه ابن حبان (۱۶۴۰)۔ قال

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا كَثْمٌ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَلَى هَذِهِ آيَةِ وَمَنْ يَتْلِي اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا حَتَّى يَرْجِعَ مِنَ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَحَدُوا بِهَا لَكَفْتَهُمْ قَالَ لَجَعَلَ يَتْلُو بِهَا وَيُؤَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتَّى نَعْسَتْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ أَنْطَلِقُ حَتَّى أَكُونَ حِمَامَةً مِنْ حِمَامِ مَكَّةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ إِلَى الشَّامِ وَالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي قَالَ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبِشِيًّا [صححه ابن حبان (۶۶۶۹)] قَالَ

البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۲۰).

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمانے لگے وَمَنْ يَتْلِي اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، پھر فرمایا اے ابوذر! اگر ساری انسانیت بھی اس پر عمل کرنے لگے تو یہ آیت انہیں بھی کافی ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے اتنی مرتبہ اسے میرے سامنے دہرایا کہ اس کے سحر سے مجھ پر اونگھ طاری ہونے لگی، پھر فرمایا اے ابوذر! جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ گنجائش کا پہلو اختیار کر کے میں اسے چھوڑ دوں گا اور جا کر حرم مکہ کا کبوتر بن جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر بھی وسعت کا پہلو اختیار کر کے اسے چھوڑ کر شام اور ارض مقدس چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں شام سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ کیا اس سے بہتر طریقہ بھی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم بات سننا اور مانتے رہنا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو۔

(۲۱۸۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّامِيِّ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ الْحَشْحَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتُ قُلْتُ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ مِنْ شَيْطَانٍ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا ذَرٍّ إِلَّا أَدْلَكَ عَلَى كُنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ لِمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ وَمَنْ شَاءَ أَكَلٌ قَالَ قُلْتُ فَمَا الصِّيَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَضٌ مُجَرِّءٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّدَقَةُ قَالَ أَصْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّهَا أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مِقْلٍ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ فَأَيُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ قُلْتُ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ أَوْنَبَى كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَبِيُّ مُحَلِّمٍ قُلْتُ فَكَمْ الْمُرْسَلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَيْرًا [راجع: ۲۱۸۷۹]

(۲۱۸۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اور ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَتْهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَمَسُّ الْخَصْيَ وَلَا يُعْرَأُ كُفَّاهُ [راجع: ۲۱۶۵۶]

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حِجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُبَيْرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَلَّتْ ثُمَّ رُبِعَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَاغْرَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَرَدَّدَهُ أَرْبَعًا

ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيلَةِ فَرُجِمَ فَأَرْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْبًا
حَزِينًا فَمَرَّ نَزَلَ مِنْزِلًا فَمَرَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلَى
صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور
کہنے لگا کہ نیکوں سے پیچھے رہنے والے (میں نے) بدکاری کی ہے، نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، جب چار مرتبہ اسی
طرح ہوا تو نبی ﷺ اپنی سواری سے اتر پڑے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے اس کے لئے ایک گڑھا کھودا، جو بہت زیادہ لمبا نہ تھا
پھر اسے رجم کر دیا گیا اور نبی ﷺ نے غم اور پریشانی کی حالت میں وہاں سے کوچ فرما دیا، اور ہم روانہ ہو گئے، جب اگلی منزل پر
پڑاؤ کیا تو نبی ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی اور مجھ سے فرمایا ابوذر! دیکھو تو سہی تمہارے ساتھی کی بخشش ہو گئی اور اسے جنت میں
داخل کر دیا گیا۔

(۲۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ
قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ أَيُّ يَتَامٍ الْكَلِيلِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي بِشُكِّ
عَوْفٍ فَقَالَ جَوْفُ الْكَلِيلِ الْغَابِرِ أَوْ نِصْفُ الْكَلِيلِ وَلِلَّيْلِ فَاعِلُهُ [صححه ابن حبان (۲۵۶۴)]. قال شعيب: صحيح
لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۱۸۸۸) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رات کے کس حصے میں قیام کرنا سب سے
افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ سوال جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا، اور نبی ﷺ نے فرمایا
تھارات کے پچھلے نصف پہر میں، لیکن ایسا کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ يَغْنِي ابْنُ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنَا مُزَاهِمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الصَّبِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَآخَذَ بِمُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ
الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ لَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَصِلُ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا
وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُلُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

(۲۱۸۸۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں باہر نکلے، اس وقت پت جھڑکا ہوا تھا،
نبی ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے ”لبیک یا رسول
اللہ“ کہا، فرمایا بندہ مسلم جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس
درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۱۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بَلَّغَهُ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ

الْحَدَّثَنَا النَّضْرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا

(۲۱۸۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں میں، گائے بکری میں اور گندم میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْلَى الْبَرَاءِ وَأَنَّثَى عَلَيْهِ خَيْرًا فَلَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ أَوْ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ وَأَنْتُمْ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَصَحُّ سَمِعْتَنِي عَلَى عَائِشَةَ ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَتَقَاكَ أَوْ الْحَقُّ بِكَ قَالَ أَوْ لَا أَذَلِكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۷۵۹)]. [انظر بعده].

(۲۱۸۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَمَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ وَلَاؤِ يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَصَحُّ سَمِعْتَنِي عَلَى عَائِشَةَ فَأَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَتَقَاكَ قَالَ أَفَلَا أَذَلِكَ عَلَى خَيْرٍ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [راجع ما قبله].

(۲۱۸۹۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَمَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۷۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۱۸۹۰، ۲۱۸۹۱].

(۲۱۸۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِرًّا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عِقْبِهِ [راجع: ۲۱۸۹۳]۔

(۲۱۸۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۹۳]۔

(۲۱۸۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَوَكِّنْ مَالَ يَتِيمٍ وَلَا تَأْمُرَنَّ عَلَى النَّبِيِّ [صححه مسلم (۱۸۲۶)، وابن حبان (۵۵۶۴)، والحاكم (۹۱/۴)]۔

(۲۱۸۹۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کسی یتیم کے مال کے سر پرست نہ بننا، اور کسی دُعا دہیوں پر بھی امیر نہ بننا۔

(۲۱۸۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَوْشَةَ بْنِ الْحَزْزِ عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَالِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع: ۲۱۶۷۲]۔

(۲۱۸۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۸۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْلُوقُ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَرْبَعٌ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرُهَا وَمَنْ لَقِيَ لَقِيَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلَتْ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۸۸]۔

(۲۱۸۹۸) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا یا اس سے زیادہ ہے جب تک کہ اس کا ثواب کسی اور کو نہ پہنچے۔

سکنا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَانَكُمْ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى بَصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَانَكُمْ فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى أَصْبَحَ وَسَكَتَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۰۵)].

قال شعيب: [إسناده صحيح]..

(۲۱۸۹۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی ۲۳ ویں شب میں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شب قدر) اسی طرح ۲۵ ویں شب کو نصف رات تک قیام کیا، پھر یہی فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شب قدر) اسی طرح ۲۷ ویں شب کو صبح تک قیام کیا لیکن اس مرتبہ نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

(۲۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعَارِمٌ وَيُونُسُ قَالُوا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَارِمٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِعَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ قَالَ عَارِمٌ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَنُ وَقَالَ يُونُسُ النَّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَنُ [صححه مسلم ۷۷/۲ و صححه ابن خزيمة (۱۳۰۸)]، وابن

حبان (۱۶۴۰ و ۱۶۴۱)۔ [راجع: ۲۱۸۸۲]۔

(۲۱۹۰۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ لَإِذَا وَجَدَهُ فَلْيُمْسِمْهُ بَشْرَةً فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۲)]، وابن حبان (۱۳۱۱ و ۱۳۱۲) و

(۱۳۱۳)۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۲۴، النسائی: ۱۷۱/۱)۔ قال شعيب:

(۲۱۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر) نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(٢١٩٠٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا كَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاحْسَنَ الْغُسْلِ ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنٍ بَيْنَهُ مَا كُتِبَ أَوْ مِنْ طِبِّهِ ثُمَّ لَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ الثَّمَنِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ لِعِبَادَةِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ صَدَقَ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [راجع: ٢١٨٧٢].

(۲۱۹۰۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(٢١٩.٣) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْفُقَارِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ الْفُقَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ اغْضِلْ مَا أَقُولُ لَكَ لَعَنَاقُ يَأْتِي رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَحَدٍ ذَهَبًا يَتْرُكُهُ وَرَأَيْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ اغْضِلْ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمْ الْأَكْثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ كَذًّا وَكَذَا اغْضِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

(۲۱۹۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابوذر! جو بات میں کہہ رہا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو، ایک بکری کا بچہ جو کسی مسلمان کو ملے، وہ اس کے لئے اس سے بہت بہتر ہے کہ احد پہاڑ اس کے لئے سونے کا بن جائے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ مالدار لوگ بنی قیامت کے دن مالی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح تقسیم کر دے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٢١٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ قَالَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسْقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ [راجع: ٢١٧٩٧].

(۲۱۹۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باب کے علاوہ کسی اور کتاب کو نسخہ کرے یا اسے کفر کا کتاب قرار دے یا اسے جہنم کا کتاب قرار دے جو اس کی

ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۹.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَمُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَشَفَ سِتْرًا فَأَذْخَلَ بَصَرَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَهُ لَهْدَرَتْ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [قال الترمذی: غریب۔ قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۷۰۷)۔ [راجع: ۲۱۶۸۷]۔

(۲۱۹.۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کے گھر کا پردہ اٹھا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکنے لگے تو اس نے ایک ایسی حرکت کی جو اس کے لئے حلال نہ تھی، یہی وجہ ہے کہ اگر گھر والا کوئی آدمی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ کسی تاوان کے بغیر ضائع ہو جائے گی، اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گزرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۹.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ذَرَّاجٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْضِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹.۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا چھ دن ہیں، اس کے بعد اے ابو ذر! میں تم سے جو کہوں اسے اچھی طرح سمجھ لینا، جب ساتواں دن آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خفیہ اور ظاہر بہر طور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی بھی کر لیا کرو، کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگرچہ تمہارا کوڑا ہی گرا ہو (وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہنا) امانت پر قبضہ نہ کرنا اور کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

(۲۱۹.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ اغْضِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يَقَالُ لَكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُؤْوِينَ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِيَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹.۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ

(۲۱۹۰۸) ابو الاسود دلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے لیکن مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نظر نہیں آیا۔

مَسْنَدُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى تَرْجُومَةٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(٢١٩٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ أَخَذْتُ نَهْشًا بِالْأَسْوَابِ فَأَخَذَهُ مِنِّي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلَهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَتَبَّهَا [أخرجه الحميدى (٤٠٠) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف] . انظر: ٢٢٠٠٣، ٢٢٠١٠، ٢٢٠]

(۲۱۹۰۹) شریعہ میں ایک مرتبہ میں نے بازار میں شورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(٣٩١.) حَدَّثَنَا مُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ نَابِثٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِغَرَضِهَا كَيْلًا [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٣٣٦٢، النسائي: ٢٦٧/٧). قال شعيب: صحيح وهذا إسناده حسن].

(۲۱۹۱۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مبع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۴۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(٢٦٩١١) حَدَّثَنَا الْأُسُودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مُمَدُّودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرُدَّا عَلَى الْحَوْضِ [أخرجه عبد بن حميد (٢٤٠). قال شعيب: صحيح لغيره دون (وإنهما. الحوض)]. [انظر: ٢١٩٩٣].

(۲۱۹۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ مہرے پاس حضرت کوثر پر آ پہنچیں۔

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAT-e-Islami purpose only. High Islamic Research Centre, Lahore

(٢١٩٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَايِلِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ لَفَقُوا صَوْتَهُ فَنُظِرُوا أَنَّهُ لَقَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّحُ لِنُفْسِهِ

مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ لِإِنَّ الْفَضْلَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ [صححه البخاری (۷۳۱)، ومسلم (۷۸۱)، وابن حزم (۱۲۰۳ و ۱۲۰۴)، وابن حبان (۲۴۹۱)]. [انظر: ۲۱۹۳۰، ۲۱۹۳۶، ۲۱۹۶۲، ۲۱۹۷۱].

(۲۱۹۱۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آجائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہوگئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَوْصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۴۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ [راجع: ۲۱۹۱۴] فَأَخْبَرَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]

(۲۱۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَلْبُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [صححه البخاری (۱۹۲۱) ومسلم (۱۰۹۷) وابن حزم (۱۹۴۱)]. [انظر: ۲۱۹۵۲، ۲۱۹۵۶، ۲۱۹۵۷، ۲۱۹۵۸، ۲۲۰۱۱].

(۲۱۹۱۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ محرمی کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانَ مَعِيدٌ عَنْ سِنَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الدَّلَيْمِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّهُ لَقَدْ وَقَعَ لِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدَرِ فَحَدَّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قُلُوبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتُ جَبَلَ أَحَدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَرَّ وَجَلَّ مَا قَبِلَهُ

عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَدَخَلَتْ النَّارَ قَالَ فَاتَّيْتُ حَدِيثَهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَّيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَّيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذَلِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٤٦٩٩). قال شعيب: إسناده قوى]. [انظر: ٢١٩٩٢، ٢١٩٤٧].

(۲۱۹۲۲) ابن دلیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمہر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کمال ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةُ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَجَلُ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ رَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ [صححه ابن حبان (٦٧ و ٦٨٠). حسنه الترمذی. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٣٦٦٠، الترمذی: ٢٦٥٦)].

(۲۱۹۲۳) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت مروان کے پاس سے نکلے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ مروان نے اس وقت اگر انہیں بلایا ہے تو یقیناً کچھ پوچھنے کے لیے ہی بلایا ہوگا، چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس نے مجھ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا تھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد کرے اور آگے تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ ”جو فقہ کی بات اٹھائے ہوتے ہیں“ خود فقیہ نہیں ہوتے، البتہ ایسے لوگوں تک بات پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتے ہیں۔

(۲۱۹۲۴) ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَهْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ وَلَاةِ الْأَمْرِ وَلِزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ [صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۳) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مسلمان کے دل کو کبھی بھی خیانت میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا، اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چپے رہنا، کیونکہ ان کی دعاء انہیں پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔

(۲۱۹۲۵) وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ يَتَهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ ضِعْفَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ [صححه ابن حبان (۶۸۰). قال البوصیری: هذا إسناده صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۱۰۵)].

(۲۱۹۲۵) اور فرمایا جس شخص کا غم ہی آخرت ہو، اللہ اس کے مفرقات کو جمع کر دیتا ہے اور اس کے دل کو غمی کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر خود ہی آ جاتی ہے اور جس شخص کا مقصد ہی دنیا ہو، اللہ اس کے معاملات کو مفرق کر دیتا ہے، اس کی تنگدستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے، اور دنیا پھر بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہوتی ہے۔

(۲۱۹۲۶) وَمَسَّالَتَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَهِيَ الظُّهْرُ [أخرجہ الدارمی (۲۳۵). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۶) اور ہم نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز ظہر ہے۔

(۲۱۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ [صححه البخاری (۱۰۷۲)، ومسلم (۵۷۷)، وابن

خزيمة (۵۶۸)، وابن حبان (۲۷۶۲ و ۲۷۶۹)]. [انظر: ۲۱۹۶۱].

(۲۱۹۲۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِدَى قَرْدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي مُسْلِمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفِّينِ صَفًّا يُوَازِي الْعُدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هَوَلَاءَ إِلَى مَصَافٍ هَوَلَاءَ وَهَوَلَاءَ إِلَى مَصَافٍ هَوَلَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى [تقدم في مسند ابن عباس: ۲۰۶۳].

(۲۱۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یوسلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لئے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۱۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّكَيْنِيِّ الْقَزَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ لَدَا كَرْمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَبَّاسٍ [صححه ابن حبان (۲۸۷۰)]. قال الألبانی: صحيح بما قبله (النسائی: ۱۶۸/۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۱۹۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت زیدؓ سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بِسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحُجْرَةٍ فَكَانَ يَخْرُجُ يُصَلِّي فِيهَا فَفُطِنَ لَهُ أَصْحَابُهُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۰) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے حجرے میں تھے، باہر آ کر وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھتے تھے، لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہونے لگے۔

(۲۱۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ قَالَ يَحْدُثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِأَهْلِ جَرَّةٍ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَ فَتَزَلَّتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱۱)].

(۲۱۹۳۱) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھتے تھے، اور صحابہ کرامؓ کے لئے اس سے زیادہ سخت نماز کوئی نہ تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”تمام نمازوں کی اور خصوصیت کے ساتھ درمیانی نماز کی پابندی کیا کرو“ اور فرمایا اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَانَ ابْنُ الْعَاصِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتَبَانِ الْمَصَاحِفَ لِمُرُوا عَلَى هَذِهِ آيَةٍ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَيَا فَا رَجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَقَالَ عَمْرُو لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَكْبَرُهَا قَالَ شُعْبَةُ فَكَانَتْ كَرَةً ذَلِكَ فَقَالَ عَمْرُو لَا تَرَى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا لَمْ يُحْصَنْ جُلِدَ وَأَنَّ الشَّابَّ إِذَا زَلَّى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ

(۲۱۹۳۲) حضرت ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ مصاحف قرآنی لکھنے پر مامور تھے، لکھتے لکھتے جب وہ اس آیت پر پہنچے تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کریں تو بہر حال انہیں رجم کرو۔“ حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور عرض کیا تھا کہ مجھے یہ آیت لکھوا دیجئے (تو نبی ﷺ نے اسے مناسب نہ سمجھا) حضرت عمرؓ نے

مزید فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ میں ”شیخ“ کا لفظ دیکھو، اگر کوئی شیخ (معمراوی) شادی شدہ نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جاتے ہیں اور کوئی نوجوان اگر شادی شدہ ہو کر بدکاری کرے تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُنْبًا نَبَّ فِي شَاةٍ فَلَذَبُوهَا بِمِرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا کسی بکری کو لے کر بھاگ گیا جسے لوگوں نے چھڑا لیا اور اسے تیز دھار پتھر سے ذبح کر لیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۱۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوْضُّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [صححه مسلم (۳۰۱)]۔ [انظر:

۲۱۹۸۱، ۲۱۹۸۶، ۲۱۹۹۴، ۲۱۹۹۹، ۲۲۰۰۹]۔

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَا خَرَجُوا مَعَهُ لَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ يَقُولُ بِقِيْلَتِهِمْ وَفِرْقَةٌ يَقُولُ لَا فَانْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي النَّخَبَ كَمَا تُنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِطْنَةُ [صححه

البخاری (۱۸۸۴)، ومسلم (۱۳۸۴ و ۲۷۷۶)]۔ [انظر: ۲۱۹۶۸، ۲۱۹۶۹، ۲۱۹۷۳، ۲۱۹۷۵]۔

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل پچل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۳۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ أَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَيْسٍ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَخَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا [صححه ابن خزيمة

(۷۵۲)، وابن حبان (۱۷۰). قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۱۹۹۸].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کر لو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ بِي مِنَ الزَّمَانَةِ وَقَدْ تَرَى وَذَهَبَ بَصَرِي قَالَ زَيْدٌ فَتَقَلُّتُ لِحَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَعِلْدِي حَتَّى خَشِيتُ أَنْ تَرُضَهَا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ [صححه ابن حبان (۴۷۱۳)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۹۳۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتا تھا (ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ وحی نازل ہونے لگی اور سیکنہ چھانے لگا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی، بخدا! میں نے اس سے زیادہ بھاری کوئی چیز محسوس نہیں کی، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا زید! لکھو (میں نے شانے کی ایک ہڈی پکڑی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت لکھو) مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (میں نے اسے لکھ لیا) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو چلے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں راہ خدا میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا پاچ پن آپ کے سامنے ہے اور میری پینائی بھی چلی گئی ہے (یا رسول اللہ! وہ آدمی جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا مثلاً نابینا وغیرہ تو وہ کیا کرے؟)

(بخدا! ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ سیکنہ چھانے لگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آ گئی) اور اس کا بوجھ مجھ پر اتنا پڑا کہ مجھے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا، (حتیٰ کہ یہ کیفیت ختم ہو گئی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو "مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے لوگ جو معذور و مجبور نہ ہوں" اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔"

(۲۱۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه البخارى (۲۸۳۲)].

(۲۱۹۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ قَسَمِ أَهْلِ الْمَسْجِدِ صَلَاتُهُ قَالَ لَكُنَّ النَّاسُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ لَخَفِي عَلَيْهِمْ صَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْتَأْنِسُونَ وَيَتَخَنَّنُونَ قَالَ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا زِلْتُمْ بِالْأَيْدِي تَصْنَعُونَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهَا وَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ لِمِ بَيْتِهِ إِلَّا صَلَاةَ الْمَكْنُونَةِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه عبد بن حميد (۲۴۴) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف] [انظر: ۲۱۹۴۱، ۲۱۹۶۳].

(۲۱۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ [راجع: ۲۱۹۴۰].

(۲۱۹۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حِينَ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْتُ مَا بَالُ الشَّامِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ بِأَسْطُو أَجْنَحَتِهَا عَلَى الشَّامِ [صححه ابن حبان (۱۱۴) و (۷۳۰۴)]. قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۵۴). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن. [انظر بعده].

(۲۱۹۳۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هِشَامَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرَّقَاعِ إِذْ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ قِيلَ وَلَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مَلَاحِكَةَ الرَّحْمَنِ بِأَسْطَةِ أَجْنَحَتِهَا عَلَيْهَا [راجع ما قبله].

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے چڑے کے گزروں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے، میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۳۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَى مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ لِابْنِ لَهِيْعَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِيهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۹۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سبکی لگوائی ہے، راوی نے پوچھا کہ اپنے گھر کی مسجد مراد ہے؟ تو ابن لہیعہ نے بتایا کہ نہیں، اصل مسجد نبوی مراد ہے۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَوْ أَبَا أَيُّوبَ قَالَ لِمُرْوَانَ أَلَمْ أَرَكَ فَصُرْتُ سَجَلَتِي الْمَغْرِبِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالْأَعْرَافِ [صححه ابن خزيمة (۵۱۸) و ۵۱۹ و ۵۴۰]، والحاكم (۲۳۷/۱). قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۳۹۴۰].

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۳۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَأَطْلَعْ مِنْ قَبْلِ كَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدَنَّا [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن الإسناد (الترمذی: ۳۹۳۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناده حسن].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو

متوجہ فرما، پھر ایک اور جانب رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو متوجہ فرما اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

(۲۱۹۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ جَبَلٌ أَحَدٌ أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تَزُومَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ [راجع: ۲۱۹۲۲]۔

(۲۱۹۴۷) ابن دہیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمہدی! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو سے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۱۹۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَكَانُوا يُصَلُّونَهَا قَالَ قَبِيصَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَنَسًا مِنَ الْمَآعِرِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِجْرٍ فَقَعَدُوا يَسْأَلُونَهُ وَيُفْتِيهِمْ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ يُفْتِيهِمْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَمْ يَكُنْ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ [انظر بعده]۔

(۲۱۹۴۸) قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آل زبیر کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (نفل کے طور پر) پڑھی ہیں، چنانچہ وہ لوگ بھی یہ دو رکعتیں پڑھنے لگے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخشش فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ دیہاتی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت آئے، اور سوالات کرنے

بیٹھ گئے، نبی ﷺ انہیں جوابات دیتے رہے، پھر ظہر کی نماز پڑھی اور بعد کی دو سنتیں نہیں پڑھیں اور انہیں مسائل بتانے لگے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، نماز پڑھ کر نبی ﷺ اپنے گھر چلے گئے، اس وقت یاد آیا کہ انہوں نے تو ابھی تک ظہر کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں، چنانچہ وہ دو رکعتیں نبی ﷺ نے عصر کے بعد پڑھی تھیں، اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی ﷺ کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے نماز عصر کے بعد نوافل سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ فَلَمْ تَكِرْ مَعْنَاهُ [راجع ما قبله]۔

(۲۱۹۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ [راجع: ۲۱۹۹۶]۔

(۲۱۹۵۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج محالہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۵۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الشَّعْرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [انظر: ۲۲۰۰۱]۔

(۲۱۹۵۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک پھل خوب پک نہ جائے، اسے فروخت نہ کرو۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ لِرَزِيدٍ كَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ قَدَرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸]۔

(۲۱۹۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ حری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطْبَاءُ الْإِنْصَارِ فَجَعَلَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِمَّنْ قَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِمَّنْ قَامَ لَتَابَعَتْ خُطْبَاءُ الْإِنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ خَزَاكُمْ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ حَتَّى يَأْتِيَ مَعْشَرَ الْإِنْصَارِ وَبَتَّ

فَاتَّيَلَّكُمُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ لَمَا صَلَّحْنَاكُمْ [صححه الحاكم (۷۶/۳) قال شعيب: (إسناده صحيح) (۲۱۹۵۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے، ان میں سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اے گروہ مہاجرین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کسی کو کسی کام یا عہدے پر مقرر فرماتے تھے تو ہم میں سے ایک آدمی کو بھی ساتھ ملاتے تھے، اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس حکومت کے سربراہ بھی دو ہوں، ایک تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے ہو، اور خطباء انصار مسلسل اسی بات کو دہرانے لگے۔

اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے لہذا حکمران بھی مہاجرین میں سے ہوگا، ہم اس کے معاون ہوں گے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون تھے، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار! اس قبیلے کی طرف سے اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور تمہارے اس کہنے والے کو ثابت قدم رکھے، پھر فرمایا بخدا! اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرتے تو ہم تم سے متفق نہ ہوتے۔

(۲۱۹۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ زَيْدٌ ذَهَبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَ بِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَعَهُ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ بِضْعَ عَشْرَةَ سُورَةً فَأَعْجَبَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا زَيْدُ تَعَلَّمَ لِي كِتَابُ يَهُودَ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ زَيْدٌ فَتَعَلَّمْتُ كِتَابَهُمْ مَا مَرَّتْ بِي خُمُسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى حَذَقْتُهُ وَكُنْتُ أَقْرَأُ لَهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَأُجِيبُ عَنْهُ إِذَا كَتَبَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۳۶۴۵، الترمذی: ۲۷۱۵). قال شعيب: (إسناده حسن). [انظر: ۲۱۹۵۵، ۲۲۰۰۷].

(۲۱۹۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر خوش ہوئے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنو نجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل ہونے والی قرآن کی کئی سورتیں یاد ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا اور فرمایا زید! یہودیوں کا طرز تحریر سیکھ لو، کیونکہ اپنے خطوط کے حوالے سے بخدا مجھے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے، چنانچہ میں نے ان کی لکھائی سیکھنا شروع کر دی، اور ابھی پندرہ دن بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ میں اس میں مہارت حاصل کر چکا تھا، اور میں ہی ان کے خطوط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنا تا تھا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے تھے تو میں ہی اسے لکھا کرتا تھا۔

(۲۱۹۵۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ فَلَذَّكَرَ نَعْوَهُ [راجع: ۲۱۹۵۴].

(۲۱۹۵۵) گزشتہ صفحہ پر اس روایت کی سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۷) ح وَزَيْدٌ قَالَ أَنَبَانَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۸) ح وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِمْتُ الصَّلَاةَ فَقُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً قَالَ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ قَدَرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۷-۲۱۹۵۸-۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِمْتُ الصَّلَاةَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُعَوِّذُ شَفْتَيْهِ [راجع: ۲۱۹۱۳].

(۲۱۹۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کسی نے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کے متعلق سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ان میں قیام لبا فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۲۱۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَزَيْدٌ قَالَا أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ يَزِيدُ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۷].

(۲۱۹۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ صَلَاةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ وَقَالَ عُثْمَانُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [راجع: ۲۱۹۶۰].

(۲۱۹۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقْمَى لِلْوَارِثِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله و بعده النسائی: ۲۶۹/۶. قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۱۹۸۴].

(۲۱۹۶۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبْعَهَا بِخَرِصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۶۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۴۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَكَلِمَ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ قَدْ ائْتَسَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ لَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [راجع: ۲۱۹۲۱].

(۲۱۹۶۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا!! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہونی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا وَقَالَ النَّاسُ حَيِّزٌ وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ وَقَالَ لَا مِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرِيَّةٌ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ كَذَبْتَ وَعِنْدَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ فَرَفَعَ عَلَيْهِ مَرْوَانُ الدَّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ صَدَقَ [راجع: ۱۱۸۴].

(۲۱۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ پر سورہ نصر نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکمل سنائی، اور فرمایا تمام لوگ ایک طرف ہیں اور میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک پلڑے میں ہیں، اور فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے، یہ حدیث سن کر مروان نے ان کی تکذیب کی، اس وقت وہاں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جو مروان کے ساتھ اس کے تحت پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو تم سے یہ حدیث بیان کر سکتے ہیں لیکن ان میں سے ایک کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے ان کی قوم کی چودہ راہت چھین لو گے اور دوسرے کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے صدقات روک لو گے، اس پر وہ دونوں حضرات خاموش رہے، اور مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو مارنے کے لئے کوڑا اٹھالیا، یہ دیکھ کر ان دونوں حضرات نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں۔

فائدہ: اس روایت کی صحت پر ائمہ الحدوف کو شرح صدر نہیں ہو پارہا۔

(۲۱۶۸) حَدَّثَنَا بِهِ شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقَتْلِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقًا يَقُولُونَ بِقَتْلِهِمْ وَفَرِيقًا يَقُولُونَ لَا قَالَ بِهِزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي النَّارَ تَنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِتْنَةُ [راجع: ۲۱۹۳۵]

(۲۱۶۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(۲۱۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَقَالَ فِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَدْ كَرَّمَنِي حَدِيثُ بِهِزٍ

(۲۱۹۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ بِثُلُثٍ أَوْ بِرُبْعٍ [انظر: ۲۱۹۷۴]۔

(۲۱۹۷۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ”مخابرہ“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرہ“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَصَلُّوا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رَجُلًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّضُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغَضَّبًا قَالَ فَقَالَ لَهُمُ أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَبِيْعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۲۱۹۱۵]۔

(۲۱۹۷۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آجائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَلَمْ أَرَكَ اللَّيْلَةَ خَفَقْتَ الْقِرَاءَةَ فِي سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْرَأُ فِيهِمَا بِطَوْلَى الطُّوَلَيْنِ [صححه البخاری (۷۶۵)]، وابن حزمہ (۵۱۵ و ۵۱۶)]۔ [انظر: ۲۱۹۸۰، ۲۱۹۸۵]۔

(۲۱۹۷۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۱۹۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ يَقُولُ نَقْلُهُمْ وَفِرْقَةٌ يَقُولُ لَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ قَرِيبُ يَقُولُونَ فَكَلَهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا قَالَ بِهِزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَبِئَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِتْنَةُ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّقُوعِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَخَابِرَةِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ مَا الْمَخَابِرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِبُصْفٍ أَوْ بِثُلُثٍ أَوْ بِرُبْعٍ أَوْ بِأَشْبَاهِ هَذَا [راجع: ۲۱۹۷۰].

(۲۱۹۷۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ”مخابرہ“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرہ“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بِحَدَّثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ آيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا قَالَ رَجَعَ أَنَسُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَرِيبُ يَقُولُونَ فَكَلَهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا فَكَرَزَتْ هَذِهِ آيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَقَالَ إِنَّهَا طَبِئَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِتْنَةُ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۶) حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي الْأَسَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ

قَدَرُ فِرَاقَةِ خَمْسِينَ آيَةً أَوْ سِتِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخُرُوجِهَا كَيْلًا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۷۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطِيَّةٍ وَضَمْرَةَ وَرَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَوْجٍ وَأَخِي لَيْلٍ وَأَبٍ فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ وَالْأَخْتَ النِّصْفَ فَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِذَلِكَ

(۲۱۹۷۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وراثت کا یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک عورت فوت ہوئی جس کے در ثاء میں ایک شوہر اور ایک حقیقی بہن ہے تو انہوں نے نصف مال شوہر کو دے دیا اور دوسرا نصف بہن کو، کسی نے ان سے اس کے متعلق بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۱۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا شُعَيْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ لَدُ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۲۸۰۷)]. [انظر: ۲۱۹۸۲، ۲۱۹۹۱].

(۲۱۹۷۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔

(۲۱۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ

أَنْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لَهُ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّورِ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِطُولِي الطُّوَلَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَمَا طَوَّلِي الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲].

(۲۱۹۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۸۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فَالْتَحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۸۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ بھر میں نے اس کی سورت میں مصحف کا حصہ بتا دیا۔

(۲۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ لِإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّكَ غُلَامٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَنْهَيْكَ قَدْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْمَعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنْ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ أَتَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي بِالَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [تقدم فی مسند ابی بکر: ۵۷].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے موقع پر ایک قاصد کو بھیج کر مجھے بلایا، میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

فرمایا اے زید بن ثابت! آپ ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم آپ پر کوئی تہمت نہیں لگاتے، آپ نبی ﷺ کے دور میں وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن کریم کو تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کر دو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے جمع قرآن کے اس حکم سے زیادہ وزنی نہ ہوتا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات وہ کام کرنا چاہتے ہیں جو نبی ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! اسی میں خیر ہے، پھر وہ مجھے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے بھی اس کام پر شرح صدر عطا فرمادیا جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شرح صدر ہوا تھا۔

(۲۱۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقْمَى لِلَّذِي أُرْقِيهَا وَالْعُمَرَى لِلَّذِي أُعْمِرُهَا [راجع: ۲۱۹۶۴]۔
(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ اور ”رقمی“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲]۔

(۲۱۹۸۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴]۔

(۲۱۹۸۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَارِثِ [راجع: ۲۱۹۱۹]۔

(۲۱۹۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوَّحُ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعُمَرَى فِي الْمِيرَاثِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَفُوا فَمَنْ أَرَقَبَ فَسَبِيلُ الْمِيرَاثِ [انظر بعده].

(۲۱۹۸۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَبِهِ لِمُعْمِرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتُهُ لَا تَرْتَفُوا فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ [صححه ابن حبان (۵۱۳۴)]. قال الألبانی حسن صحيح الإسناد (أبو داود: ۳۵۵۹، النسائی: ۶/۲۷۲). [راجع ما قبله].

(۲۱۹۹۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو عمر بھر کے لئے جائیداد دے دے وہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دینے والے کی ہوگئی، کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا كُتِبَتْ الْمَصَاحِفُ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى تَبْدِيلٍ قَالَ لَكَانَ خُرَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَقِيلَ يَوْمَ صَفَيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۹۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورۃ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا قُرْآنُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَهْبِ الْجُمَيْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا بَنٍ

كَعَبٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ لِي نَفْسِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْءٌ فَاجِبٌ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ عَنِّي مَا أَجِدُ قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ أَحَدُكَ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ تُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ مَا تَقَبَّلَ مِنْكَ وَلَوْ مِثَّ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَلْقَى أَحَدًا عِنْدَ اللَّهِ بِنِ مَسْعُودٍ فَتَسْأَلَهُ فَلْيَقِ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ حَدِيثَ بَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ زَيْدَ بَنِ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۲].

(۲۱۹۲۲) ابن دہلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمہذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی علیہ السلام کے حوالے سے بیان کیا۔
(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضِ جَمِيعًا [راجع: ۲۱۹۱۱].

(۲۱۹۲۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّعُوا مِنِّي مَسْتُ النَّارَ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔
 (۲۱۹۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ قَابِثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَتَّخِذَ بِمِثْلِ خُرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُكْبًا [راجع: ۲۱۹۱۴].
 (۲۱۹۹۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَابَةِ وَالْمُحَافَلَةِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خُرْصِهَا [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۰۰)]. [راجع: ۲۱۹۵۰].

(۲۱۹۹۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فِيهِ أَقْبَرٌ وَهُوَ عَلَى بَعْضِهِ لِحَادَثٌ بِهِ وَكَادَتْ أَنْ تُلْقِيَهُ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ هَلَكُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَذْفَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ لَنَا تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَالْمَمَاتِ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَالْمَمَاتِ [صححه مسلم (۲۸۶۷)]. [صححه ابن حبان (۱۰۰۰)].

(۲۱۹۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تھے، جہاں کچھ قبریں بھی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک خمر پر سوار تھے، اچانک وہ خمر بدکنے لگا اور قریب تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا دیتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کسی کو معلوم ہے کہ یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا کہ تمہیں کچھ عذاب قبر سنا دیتا، پھر ہم سے فرمایا عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب جہنم

سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا صبح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم صبح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ قَرَأَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أَمَرْتُمْ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعَ وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فَلَوْ جَعَلْتُمْ فِيهَا التَّهْلِيلَ لَجَعَلْتُمُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ لَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُمْ فَلَا تَعْلَمُوا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۹۳۶]۔

(۲۱۹۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کرلو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی ﷺ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴]۔

(۲۱۹۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُهَا وَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۰۰۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ الْقَمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصُومَةً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ هَؤُلَاءِ ابْتَاغُوا الْقَمَارَ يَقُولُونَ أَصَابَنَا الدَّمَانُ وَالْقَشَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَبَايَعُوهَا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [راجع: ۲۱۹۵۱]۔

(۲۲۰۰۱) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم لوگ اس وقت پھلوں کے پکنے سے پہلے ہی ان کی خرید و فروخت کر لیا کرتے تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ کی سماعت کے لئے اس کا کوئی مقدمہ پیش ہوا، تو نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بتایا گیا کہ ان لوگوں نے پھل خرید اٹھا، اب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حصے میں تو بوسیدہ اور بے کار پھل آ گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جایا کرے اس وقت تک اس کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔

(۳۳:۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَقَالَ الْأَذْمَانُ وَالْقَشَامُ

(۲۲۰۰۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُزَّاسِيُّ سَمِعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ لَنَا وَمَعَنَا فِخَاخٌ نَنْصُبُ بِهَا لَصَاحَ بَنَّا وَطَرَدْنَا وَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا [راجع: ۲۱۹۰۹]۔

(۲۲۰۰۳) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِّي قَاعِدٌ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ أُوحِيَ إِلَيْهِ قَالَ وَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ وَوَقَعَ فِخْدُهُ عَلَى فِخْدِي حِينَ غَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ قَالَ زَيْدٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَثْقَلَ مِنْ فِخْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ يَا زَيْدُ فَأَخَذْتُ كَيْفًا فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ الْآيَةُ كُلُّهَا إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَكُتِبَتْ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ لِقَامٍ حِينَ سَمِعَهَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لِقَامٍ حِينَ سَمِعَ فَصِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ يَمُنُّ هُوَ أَعْمَى وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ مَا مَضَى كَلَامُهُ أَوْ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِينَةُ فَوَلَعْتُ فِخْدُهُ عَلَى فِخْدِي فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرِّ قَالَ زَيْدٌ فَأَلْحَقْتُهَا قَوْلَ اللَّهِ لَكَائِي أَنْظُرْ إِلَى مُلْحِقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ كَانَ فِي الْكِتَابِ [صححه الحاكم (۸۱/۲)۔ قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۲۵۰۷ و ۳۹۷۵)۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناده حسن]۔ [انظر: ۲۲۰۰۵، ۲۲۰۰۷]۔

(۲۲۰۰۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان پر وحی نازل ہونے

لگی اور انہیں سیکھنے کے ڈھانچے لیا، اسی اثناء میں نبی ﷺ کی ران میری ران پر آ گئی، بخدا میں نے اس حالت میں نبی ﷺ کی ران سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا زید! لکھو، میں نے شانے کی ہڈی پکڑی اور نبی نے فرمایا لکھو لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ أَجْرًا عَظِيمًا میں نے اسے لکھ لیا، یہ آیت اور مجاہدین کی فضیلت سن کر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ”جو نابینا تھے“ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو جہاد نہیں کر سکتا مثلاً نابینا وغیرہ؟ بخدا ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی ﷺ پر پھر سیکھنے چھانے لگا، ان کی ران میری ران پر آ گئی اور مجھے پہلے کی طرح بوجھ محسوس ہوا، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ وہ آیت پڑھو، چنانچہ میں نے وہ پڑھ کر سنا دی، نبی ﷺ نے اس میں غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ کا لفظ شامل کر دیا جسے میں نے اس کے ساتھ ملا دیا، اور وہ اب تک میری نگاہوں کے سامنے گویا موجود ہے۔

(۲۲۰۰۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَتْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَذَكَّرَ نَحْوَهُ (۲۲۰۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءَ وَأَمْرَهُ أَنْ يَتَعَاهدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ قُلْ كُلَّ يَوْمٍ حِينَ تَصْبِحُ لَيْلِكَ اللَّهُمَّ لَيْلِكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ لِي بِدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَاللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ أَنْتَ وَلِيِّ لِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَلَذَّةَ نَظَرٍ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَيَّ لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فَتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَغْتَدَى أَوْ يُغْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسَبَ خَطِيئَةً مُحِبَّةً أَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَى صَبَغَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي لَا أَتَّقِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

(۲۲۰۰۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں یہ دعاء سکھائی اور حکم دیا کہ اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ یہ دعاء پڑھنے کی تلقین کریں اور خود بھی صبح کے وقت یوں کہا کریں

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری خدمت کے لئے، ہر خیر تیرے ہاتھ میں ہے، تجھ سے ملتی ہے، تیری مدد سے ملتی ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے، اے اللہ! میں نے جو بات منہ سے نکالی، جو منت مانی، یا جو قسم کھائی، تیری مشیت اس سے بھی آگے ہے، تو جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور تو جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، اور تیری توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں، تو ہر چیز پر یقیناً قادر ہے۔

اے اللہ! میں نے جس کے لئے دعاء کی اس کا حقدار وہی ہے جسے آپ اپنی رحمت سے نوازیں اور جس پر میں نے لعنت کی ہے، اس کا حقدار بھی وہی ہے جس پر آپ نے لعنت کی ہو، آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں، مجھے اسلام کی حالت میں دنیا سے رخصتی عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل فرما۔

اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے بعد رضامندی، موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک، تیرے رخِ زیبا کے دیدار کی لذت اور تجھ سے ملنے کا شوق مانگتا ہوں بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے، اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ کسی پر میں ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے، میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے، یا میں ایسا گناہ کر بیٹھوں جو تمام اعمال کو ضائع کر دے یا ناقابل معافی ہو۔

اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے اللہ! ڈھکی چھپی اور ظاہر سب باتوں کو جاننے والے! عزت و بزرگی والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں ”اور تو گواہ بننے کے لئے کافی ہے“ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، حکومت بھی تیری ہے اور ہر طرح کی تعریف بھی تیری ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تجھ سے ملاقات یقینی ہے، جنت برحق ہے، قیامت آ کر رہے گی اور اس میں کوئی شک نہیں اور تو قبروں کے مردوں کو زندہ کر دے گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو گویا مجھے ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا اور مجھے میرے عیوب، گناہوں اور لغزشات کے سپرد کر دیا، اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی اعتماد کر سکتا ہوں، لہذا میرے سارے گناہوں کو معاف فرما، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم والا ہے۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَذَكَرْنَا حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۵۴]

(۲۳۰۰۷) حدیث نمبر (۲۱۹۵۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التَّجَارِ حَتَّى ابْتَعْتُهُ مِنْهُ حَتَّى قَالَ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَبَّحَنِي فِيهِ حَتَّى أَرْضَانِي قَالَ فَأَعْذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِدِرَاعِي مِنْ خَلْفِي فَأَلْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعُهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدِي [صححه ابن حبان (۴۹۸۴)] قال الألبانی حسن بما قبله (أبو داود:

(۳۴۹۹) قال شعيب: [إسناده حسن].

(۲۳۰۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شام کا ایک آدمی زیتون لے کر آیا، تاجروں کے ساتھ میں بھی بھاؤ تاؤ کرنے والوں میں شامل تھا، حتیٰ کہ میں نے اسے خرید لیا، اس کے بعد ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے میری مرضی کے مطابق نفع دینے کے لئے تیار ہو گیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر معاملہ مضبوط کرنا چاہا تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا جس جگہ تم نے اسے خریدا ہے اسی جگہ اسے فروخت مت کرو، بلکہ پہلے اپنے خیمے میں لے جاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: (۲۱۹۳۴)].

(۲۳۰۰۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَمَعِيَ طَيْرٌ اصْطَدْتُهُ قَالَ فَلَطَمْتُ لِقَائِي وَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ بَا مَدَوَّ نَفْسِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا تَبَيَّهَا [راجع: (۲۱۹۰۹)].

(۲۳۰۱۰) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں ثور کے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا اے دشمن جان! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَرَرْتُ

بَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ بِأَكْلٍ تَمَرًا فَقَالَ تَعَالَ فَاكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ بَيْنَ مَا أَكَلْنَا وَبَيْنَ أَنْ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ حَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۲۰۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أُنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاعُ ثَمَرَةٌ بِثَمَرَةٍ وَلَا تَبَاعُ ثَمَرَةٌ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ فَلَقِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ رَخِصْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]. قَالَ سُفْيَانُ الْعَرَايَا نَحْلٌ كَانَتْ تَوْهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا فَيَسْعُونَهَا بِمَا شَاؤُوا مِنْ ثَمَرِهِ

(۲۲۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کئی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ملاقات ہونے پر انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَا شَهِدَ بِهَا صَاحِبُهَا قَبْلَ أَنْ يُسَالَهَا [راجع: ۱۷۱۷۳].

(۲۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین گواہی یہ ہے کہ (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجَنَّ تَفَلَّاتٍ [انظر: ۲۲۰۲۴].

(۲۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور نہ نکلیں۔

(۲۲۰۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَذِكْرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ [راجع: ۱۷۱۵۶].

(۲۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر میں ایک اشجعی مسلمان فوت ہو گیا، نبی ﷺ اے لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا (کیونکہ نبی ﷺ کا اس طرح انکار فرمانا اس شخص کے حق میں اچھی علامت نہ تھی) نبی ﷺ نے لوگوں کی کیفیت بھانپ کر فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں نکل کر بھی (مال غنیمت میں) خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں سے ایک رسی ملی جس کی قیمت صرف دو درہم کے برابر تھی۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَفَّظَ صَائِمًا كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْغَازِيِ فِي أَنْفِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِيِ شَيْئًا [راجع: ۱۷۱۷۰].

(۲۲۰۱۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لِي بِبُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَذَا قُبُورًا [راجع: ۱۷۱۵۵].

(۲۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں بھی نماز پڑھا کرو۔

(۲۲۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيَرْلَقُوا أَصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ فَإِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ [صححه ابن خزيمة: ۲۶۲۸]، وابن حبان (۳۸۰۳)، والحاكم (۴۵۰/۱)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۹۲۳)، قال شعيب:

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَّفَ غَارِيًا فِي أَهْلِهِ بَخِيرٌ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا کمی کی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا رَبِيعُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفَلَّاتٍ [راجع: ۲۲۰۱۴].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور نہ نکلیں۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّتِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ [راجع: ۱۷۱۶۶].

(۲۲۰۲۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ فَكَانَ زَيْدٌ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ بِمَوْضِعِ قَلَمِ الْكَاتِبِ مَا تَقَامَ صَلَاةٌ إِلَّا اسْتَاكَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ [راجع: ۱۷۱۵۷].

(۲۲۰۲۶) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اسی وجہ سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب مسجد جاتے تو مسواک ان کے کانوں پر اس طرح رکھی ہوتی تھی جیسے کاتب کا قلم ہوتا ہے اور جب اقامت ہوتی تو وہ نماز شروع ہونے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(۲۲۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَوْلَى لَجُهَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ وَالْخُلَسَاءِ [راجع: ۱۷۱۷۸].

(٢٢٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اللَّفْظَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بِأَعْيُنِهَا فَادَّعَاهَا إِلَيَّ وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَايَتَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ بِأَعْيُنِهَا فَادَّعَاهَا إِلَيَّ [راجع: ١٧١٧٢].

(۲۲۰۲۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے گری پڑی کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگی۔

(٢٢٠٢٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ
 بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ ثَابِتٍ
 الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [راجع: ١٧١٦٦].

(۲۲۰۲۹) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گواہ وہ ہے جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲.۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ يَحْيَى وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَأَسْلَمَ وَغِفَارٌ أَوْ غِفَارٌ وَأَسْلَمَ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَشْجَعٍ وَجُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ وَأَشْجَعُ حُلَفَاءُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولُهُ مَوَالِيٌّ

(۲۲۰۳۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قریش اور انصار، سلم اور غفار، اشجع اور حمیمہ ایک دوسرے کے حلیف موالی ہیں، جن کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی مولی نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ (۲۲۰۳۱) حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو

چھوئے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(۳۳.۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا لِلصَّحَابَةِ لَا عَطَايَ عَتُودًا جَذَعًا مِنَ الْمَعَزِ قَالَ فَجِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ صَحَّ بِهِ فَصَحَّيْتُ بِهِ [صححه ابن حبان (۵۸۹۹)۔ قال الألباني حسن صحيح (أبوداود: ۲۷۹۸)۔ قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۲۲۰۳۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانی کے لئے بکریاں تقسیم کیں تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے (کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟) نبی ﷺ نے فرمایا اسی کی قربانی کرلو، چنانچہ میں نے اسی کی قربانی کر لی۔

(۲۲۰۳۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [إخرجه الطيالسي (۹۵۵) قال شعيب: صحيح لغيره، وإسناده رجاله رجال الصحيح إلا أنه منقطع]۔

(۲۲۰۳۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں وہ غافل نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

رابع مسند الأنصار

بَاقِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۳۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ [قال الترمذی غریب۔ وقال أبوداود: إسناده واه۔ قال الألبانی: ضعيف (ابن ساجه: ۱۰۵۵، الترمذی: ۵۶۸ و ۵۶۹)۔ [انظر: ۲۸۰۴۲]۔

(۲۲۰۳۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم میں گیارہ سجدے کیے ہیں، جن میں سورہ نجم کی آیت سجدہ بھی شامل ہے۔

(۲۲۰۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا أَسْمَانَكُمْ [صححه ابن حبان (۵۸۱۸)۔ قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ۴۹۴۸)۔ قال المنذرى بانقطاعه]۔

(۲۲۰۳۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم لوگ اپنے اور اپنے باپ کے نام

سے پکارے جاؤ گے لہذا اچھے نام رکھا کرو۔

(۳۲۰۳۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ [قال العلامة: هذا الحديث ضعيف. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۱۳۰). قال شعب: صحيح موقوفاً وهذا إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۸۰۹۹].

(۲۲۰۳۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی چیز کی محبت تمہیں اندھا بہرا کر دیتی ہے۔
(۳۲۰۳۷) وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ لَمْ يَرْفَعَهُ وَ رَفَعَهُ الْقُرْقُوسَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ [انظر: ۲۸۰۹۹].
(۲۲۰۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَمْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَهِمَ الرَّجُلَ رَفَقَهُ فِي مَعِيشَتِهِ
(۲۲۰۳۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی سمجھداری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معاشی معاملات میں میانہ روی سے چلے۔

(۳۲۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا آخِذُونَ بِصُحُفٍ يَدُهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [صححه البخاری (۱۹۴۵)، ومسلم (۱۱۲۲)]. [انظر: ۲۸۰۵۳، ۲۲۰۴۱].

(۲۲۰۳۹) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔
(۳۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْسُ وَحَشَنِي وَارْحَمْ غُرْبَتِي وَارْزُقْنِي جَلِيصًا صَالِحًا فَسَمِعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتُ صَادِقًا لَأَنَا أَسْعَدُ بِمَا قُلْتَ مِنْكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَعْنِي الظَّالِمَ يُوْخَذُ مِنْهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ فَذَلِكَ اللَّهُمَّ وَالْحَزَنُ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ قَالَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ [انظر: ۲۸۰۵۴].

(۲۲۰۴۰) ثابت یا ابوثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تہائی میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا

کہ اگر تم یہ دعاء صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ بِهِ لَهُمْ لُوكُ هوں گے جو جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہو جائیں گے۔

(۲۲.۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا لِي الْقَوْمِ صَانِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [راجع: ۲۲۰۳۹]۔

(۲۲۰۴۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ شدید گرمی کے کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۲۲.۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِعْطَاءِ السُّلْطَانِ قَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ قَالَ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ تَرَحُلْ إِلَيْهَا أَوْ تَشْرَفَ لَهَا [انظر: ۲۸۱۰۸]۔

(۲۲۰۴۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ بادشاہ کی عطا و بخشش لینے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا بن مانگے اور بن خواہش اللہ تعالیٰ تمہیں جو کچھ عطا فرمادے، اسے لے لیا کرو اور اس سے تمہول حاصل کیا کرو۔ (۲۲.۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا أَبُو الدَّرْدَاءِ مُبْغِضًا فَقَالَتْ مَا لَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ فِيهِمْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا [صححه البخاری (۶۵۰)]۔ [انظر: ۲۸۰۴۸، ۲۸۰۴۹]۔

(۲۲۰۴۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو نہایت غصے کی حالت میں تھے، انہوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ بخدا! میں لوگوں میں نبی ﷺ کی کوئی تعلیم نہیں دیکھ رہا، اب تو صرف اتنی بات رہ گئی ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

(۲۲.۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ أَوْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا لِي الْقَوْمِ صَانِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [راجع: ۲۲۰۳۹]۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَّيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ [انظر: ۲۸۰۵۰، ۲۲۷۴۰].

(۲۲۰۳۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قے آ گئی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ وَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَكِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَبْنِيَكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ مَكِّي وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَزْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا وَذَلِكَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صححه الحاكم (۱/۴۹۶)]. قَالَ الْأَلْبَانِي: صحيح (ابن ماجة: ۳۷۹۰، الترمذی: ۳۳۷۷).

(۲۲۰۴۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۰۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مُجْعًا عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرَفِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا يُلِمُّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوْرَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَعْدِمُهَا وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ [صححه مسلم (۱/۱۴۴۱)، والحاكم (۲/۱۹۴)]. [انظر: ۲۸۰۶۹].

(۲۲۰۴۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خیمے کے باہر ایک عورت کو دیکھا جس کے یہاں بچے کی پیدائش کا زمانہ قریب آ چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ اس کا مالک اس کے ”قریب“ جانا چاہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جائے، یہ اسے کیسے اپنا وارث بنا سکتا ہے جب کہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں اور کیسے اس سے خدمت لے سکتا ہے جبکہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں۔

(۲۲.۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَتْبِئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَغْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَمَكِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ [انظر: ۲۸۰۷۵]. [راجع: ۲۲۰۴۵].

(۲۲۰۴۷) حدیث نمبر (۲۲۰۴۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲.۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَالُوا كَيْفَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَوْ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [صححه مسلم (۸۱۱)]. [انظر: ۲۸۰۴۳، ۲۸۰۴۶، ۲۸۰۷۲، ۲۸۰۷۳].

(۲۲۰۴۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات بہت مشکل معلوم ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ اس کی طاقت کس کے پاس ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو (کہ وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

(۲۲.۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّبْعِ فَكَرِهَهَا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَأْكُلُونَهُ قَالَ لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَهْبَةٍ وَكُلِّ ذِي خَطْفَةٍ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [أخرجه الحميدى (۳۹۷)]. قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناده ضعيف. قَالَ سَعِيدٌ صَدَقَ [انظر: ۲۸۰۶۲].

(۲۲۰۴۹) عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کی قوم تو اسے کھاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم نہیں ہوگا، اس پر وہاں موجود ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر اس جانور سے منع فرمایا ہے جو لوٹ مار سے حاصل ہو، جسے اچک لیا گیا ہو یا ہر وہ درندہ جو اپنے کچل والے دانتوں سے شکار کرتا ہو، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۲۲.۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ تُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَالْتَقَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ بِأَثَرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم]

(۲۷۳۲)، وابن حبان (۹۸۹)۔ [انظر: ۲۲۰۵۱، ۲۸۱۱۰]۔

(۲۲۰۵۰) صفوان بن عبد اللہ ”جن کے نکاح میں ”درء“ تھیں“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ گھر پر نہیں ملے البتہ ان کی اہلیہ موجود تھیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے لیے بھی خیر کی دعاء کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی پیٹھ پیچھے جو دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے، اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ اس مقصد کے لئے مقرر ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعاء مانگے تو وہ اس پر آمین کہتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی یہی نصیب ہو۔

پھر میں بازار کی طرف نکلا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہو گئی، انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا اور یہی حدیث انہوں نے بھی نبی ﷺ کے حوالے سے سنائی۔

(۳۳۰۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَعْلَى قَالَ لَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَدَّكَ كَرَهُ (۲۲۰۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَزَلَ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَقِيمٌ فَسَرَّحَ أَمْ طَاعِنٌ فَتَعْلَفُ قَالَ بَلْ طَاعِنٌ قَالَ فَإِنِّي سَأَزُودُكَ زَادًا لَوْ أَحَدٌ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزُودْتُكَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْآخِرَةُ نَصَلِي وَيَصُومُونَ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ لَفَعْلَتَهُ لَمْ يَسْبِقْكَ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يَدْرِ كُنْ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الَّذِي تَفْعَلُ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۴۹)۔ قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده، وهذا إسناد ضعيف]۔ [انظر: ۲۸۰۶۵]۔

(۲۲۰۵۲) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے یہاں آیا، انہوں نے پوچھا کہ تم مقیم ہو کہ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں یا مسافر ہو کہ تمہیں زاد راہ دیں؟ اس نے کہا کہ مسافر ہوں، انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی چیز زاد راہ کے طور پر دیتا ہوں جس سے افضل اگر کوئی چیز مجھے ملتی تو میں تمہیں وہی دیتا، ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار تو دنیا و آخرت دونوں لے گئے، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی پڑھتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی رکھتے ہیں، البتہ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتا دوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم سے پہلے والا کوئی تم سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیچھے والا تمہیں پانہ سکے، لا یہ کہ کوئی آدمی تمہاری ہی طرح عمل کرنے لگے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُسَيْبٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّنِي مَسْكُنُكَ قَالَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُونَ حِمَصَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ لَا يُؤَدُّنَ وَلَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ لَعَلَّكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الذَّنْبَ يَأْكُلُ الْقَاصِيَةَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۸۶) وابن حبان (۲۱۰۱) والحاكم (۲۱۱/۱)].

قال الألباني: حسن (أبو داود: ۵۴۷، النسائي: ۱۰۶/۲، النسائي: ۱۰۶/۲). [انظر: ۲۲۰۵۴، ۲۲۰۶۳، ۲۸۰۶۳].

(۲۲۰۵۳) معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے بتایا کہ حمص سے پیچھے ایک بستی میں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بستی میں تین آدمی ہوں، اور وہاں اذان اور اقامت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے، لہذا تم جماعتِ مسلمین کو اپنے اوپر لازم پکڑو کیونکہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

(۲۲۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُسَيْبٍ الْكَلَاعِيُّ لَدَكُرَهُ

(۲۲۰۵۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَا هَمَامٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ قُدَامَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ [صححه مسلم (۸۰۹)، وابن حبان (۷۸۵ و ۷۸۶)، والحاكم (۳۶۸/۲)]. [انظر: ۲۸۰۶۶، ۲۸۰۹۰].

[۲۸۰۹۱، ۲۸۰۹۲].

(۲۲۰۵۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲۰۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ ابْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ضَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَذَعَيْنِ مُوجَّعَيْنِ [انظر بعده].

(۲۲۰۵۶) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خسی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲۰۵۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ يَعْلَى بْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ضَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَذَعَيْنِ خَصِيَيْنِ

(۲۲۰۵۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خسی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲۰۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ حَيَّوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَفْتَنَكَ أَيُّ أَحْيَى قَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا قَدِمْتُ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا قَدِمْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتَها رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِعَالِمٍ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْخِيَتَانِ فِي الْمَاءِ وَالْفُضْلِ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرَوْا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَقِّهِ وَالْإِ

(۲۲۰۵۸) قیس بن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا، انہوں نے آنے والے سے پوچھا کہ بھائی! کیسے آتا ہوا؟ اس نے کہا کہ ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ کسی تجارت کے سلسلے میں نہیں آئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کسی اور کام کے لئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی حدیث کی طلب میں آئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے کسی راستے میں چلتا ہے، اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور فرشتے اس طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات بخشش کی دعائیں کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندروں میں دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جو وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ تو وراثت میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں، سو جو اسے حاصل کر لیتا ہے، وہ اس کا بہت سا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

(۲۲۰۵۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ خَبْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ
(۲۲۰۵۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَتْهُ أُمُّهُ أَوْ أَبُوهُ أَوْ كِلَاهُمَا قَالَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ أَنْ يُطْلَقَ امْرَأَتُهُ فَبَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ فَأَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ لِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى يُطِيلُهَا وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَوْفِ نَذْرَكَ وَتَرَّ وَالِدَيْكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ بَابِ الْجَنَّةِ فَعَافِظُ عَلَى الْوَالِدِ أَوْ التَّرُّكُ [صححه ابن حبان (۴۲۵)، والحاكم (۱۹۷/۲)] . وقد صححه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۰۸۹ و ۳۶۶۳، الترمذی: ۱۹۰۰). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۲۰۶۹،

[۲۸۱۰۳، ۲۸۰۷۸، ۲۸۰۶۱]

(۲۲۰۶۰) ایک آدمی کو اس کی ماں، یا باپ یا دونوں نے حکم دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اس نے انکار کر دیا اور) کہا کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس پر سوغلام آزاد کرنا واجب ہوں گے، پھر وہ آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ چاشت کی لمبی نماز پڑھ رہے تھے، پھر انہوں نے ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھی، پھر اس شخص نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اپنی منت پوری کر لو (سوغلام آزاد کر دو) اور اپنے والدین کی بات مانو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تمہاری مرضی ہے کہ اس کی حفاظت کر دیا اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۰۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ أَبَا حَبِيبَةَ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَائِيرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَبَّلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْإِدَى يُعْتَقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مُوْتِهِ مَثَلُ الْإِدَى يُهْدَى بَعْدَمَا يَشْبَعُ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ فَأَصَابَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ [صححه ابن حبان (۳۳۳۶)، والحاكم (۲۱۳/۲)] قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (ابوداود: ۳۹۶۸، الترمذی: ۲۱۲۳، النسائی: ۲۳۸/۶) [انظر: ۲۲۰۶۲، ۲۸۰۸۳].

(۲۲۰۶۱) ابوجیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا یا صدقہ خیرات کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِنِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَحْمَى بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَحْمَى أَوْصَانِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيُّنَ أَضَعُهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوْ فِي الْمُجَاهِدِينَ أَوْ فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعِدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْإِدَى يُعْتَقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الْإِدَى يُهْدَى إِذَا شَبِعَ [راجع: ۲۲۰۶۱].

(۲۲۰۶۲) ابوجیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ میرے بھائی نے اپنے مال کا کچھ حصہ صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی، میں اسے کہاں خرچ کروں، فقراء پر، مجاہدین پر یا مساکین پر؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو کسی کو مجاہدین کے برابر نہ سمجھتا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ [قال النسائي: (هذا عن رسول الله ﷺ خطأ إنما هو قول أبي الدرداء)]. قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۱۴۲/۲). [انظر: ۲۸۰۸۰].

(۲۲۰۶۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تو ایک انصاری نے کہا کہ یہ تو واجب ہوگئی۔

(۲۲۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خُلَيْدِ الْعَصْرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَيَّ وَلَا آتَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَاعْطِ مُنْسِكًا مَالًا تَلَفًا [صححه ابن حبان (۶۸۶ و ۳۳۲۹)، والحاكم (۴۴۴/۲)]. قال شعيب: إسناده حسن.

(۲۲۰۶۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کیونکہ وہ تمہوڑا جو کافی ہو جائے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت میں ڈال دے، اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو بھی جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور اسے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔

(۲۲۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرُجُ بْنُ قُصَالَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَلْبِسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَضْجِعِهِ وَآثَرِهِ وَرِزْقِهِ [صححه ابن حبان (۱۶۵۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف. [انظر بعده].

(۲۲۰۶۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، ٹھکانہ، اثر اور اس کا رزق۔

(۲۲۰۶۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صَبِيحٍ الْمُرِّي قَاضِي الْبُلْقَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَيْدٍ اللَّهُ اللَّهُ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَرِزْقِهِ وَآثَرِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۶۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، اثر اور اس کا رزق اور یہ کہ وہ شقی ہوگا یا سعید۔

(۲۳۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّهُ زَارَ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِحِمَصَ فَمَكَتْ عِنْدَهُ لَيْلِيٍّ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَلَاوَكِفَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَانِي إِلَّا مَتَبَعَكَ فَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَأَسْرَجَ فَسَارَا جَمِيعًا عَلَى حِمَارَيْهِمَا فَلَقِيَا رَجُلًا شَهِدَ الْجُمُعَةَ بِالْأَمْسِ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بِالْجَابِيَةِ فَعَرَفَهُمَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ فَخَبَّرَهُمَا خَبَرُ النَّاسِ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ قَالَ وَخَبِرَ آخَرَ تَكْرِهْتُ أَنْ أَخْبِرَكُمَا أَرَاكُمَا تَكْرِهَانِي فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَلَعَلَّ أَبَا ذَرٍّ نَفَى قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ فَاسْتَرْجَعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَصَاحِبُهُ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ارْتَبِعْهُمَا وَاضْطَبِرْ كَمَا قِيلَ لِلْأَصْحَابِ النَّاقَةِ اللَّهُمَّ إِنْ كَذَّبُوا أَبَا ذَرٍّ فَإِنِّي لَا أَكْذِبُكَ اللَّهُمَّ وَإِنْ أَتَاهُمُ فَإِنِّي لَا أَتَهُمُ اللَّهُمَّ وَإِنْ اسْتَفْشَوْهُ فَإِنِّي لَا أَسْتَفْشِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِمْ حِينَ لَا يَأْتِيهِمْ أَحَدًا وَيُسِرُّ إِلَيْهِ حِينَ لَا يُسِرُّ إِلَى أَحَدٍ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَطَعَ يَمِينِي مَا أَبْقَضْتُهُ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَكَلْتُ الْخَضِرَاءَ وَلَا أَقَلْتُ الْفُجَرَاءَ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

(۲۳۰۶۷) عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے ”حمص“ گئے اور چند دن تک ان کے یہاں قیام کیا، پھر حکم دیا تو ان کے گدھے پر پالان لگا دیا گیا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا، چنانچہ ان کے حکم پر ان کے گدھے پر بھی زین کس دی گئی، اور وہ دونوں اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر چل پڑے، راستے میں انہیں ایک آدمی ملا جس نے گزشتہ دن جمعے کی نماز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ میں پڑھی تھی، اس نے ان دونوں کو پہچان لیا لیکن وہ دونوں اسے نہ پہچان سکے، اس نے انہیں وہاں کے لوگوں کے حالات بتائے پھر کہنے لگا کہ ایک خبر اور بھی ہے لیکن وہ آپ کو بتانا مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس سے آپ کی طبیعت پر بوجھ ہوگا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جلاوطن کر دیا گیا ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! یہی خبر ہے۔

اس پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نے تقریباً دس مرتبہ ”انا للہ“ پڑھا، پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اسی طرح انتظار اور صبر کرو جیسے اونٹنی والوں (قوم شہود) سے کہا گیا تھا، اے اللہ! اگر یہ لوگ ابوذر کو جھٹلا رہے ہیں تو میں ابوذر کو جھٹلا رہے ہوں، اے اللہ! اگر وہ تہمت لگا رہے ہیں تو میں انہیں متہم نہیں کرتا، اے اللہ! اگر وہ ان پر چھا رہے ہیں تو میں ایسا نہیں کر رہا، کیونکہ نبی ﷺ اس وقت انہیں امین قرار دیتے تھے جب کسی کو امین قرار نہیں دیتے تھے، اس وقت ان کے پاس خود چل کر جاتے تھے جب کسی کے پاس نہیں جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابو درداء رضی اللہ عنہ

کے پاس بغیر کسی کی اجازت کے نہ جاتے تھے، اے اللہ! اگر یہ لوگ ابوذر کو جھٹلا رہے ہیں تو میں ابوذر کو جھٹلا رہے ہوں، اے اللہ! اگر وہ تہمت لگا رہے ہیں تو میں انہیں متہم نہیں کرتا، اے اللہ! اگر وہ ان پر چھا رہے ہیں تو میں ایسا نہیں کر رہا، کیونکہ نبی ﷺ اس وقت انہیں امین قرار دیتے تھے جب کسی کو امین قرار نہیں دیتے تھے، اس وقت ان کے پاس خود چل کر جاتے تھے جب کسی کے پاس نہیں جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابو درداء رضی اللہ عنہ

ہوئے سنا ہے آسمان کے سایہ تلے اور روئے زمین پر ابودر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں ہے۔

(۳۲۰۶۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نَفِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغَوَاطِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۹۸)].

(۳۲۰۶۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا شہر غوطہ میں جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) ”دمشق“ نامی شہر کے پہلو میں ہوگا۔

(۳۲۰۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا بِنْتُ عَمِّي وَأَنَا أَحِبُّهَا وَإِنَّ وَالِدَتِي تَأْمُرُنِي أَنْ أُطْلِقَهَا فَقَالَ لَا أَمْرُكَ أَنْ تُطْلِقَهَا وَلَا أَمْرُكَ أَنْ تَقْصِيَ وَالِدَتِكَ وَلَكِنْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْوَالِدَةَ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ شِئْتَ فَدَعِ [راجع: ۲۲۰۶۰].

(۳۲۰۶۹) ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی میرے چچا کی بیٹی ہے، مجھے اس سے بڑی محبت ہے، لیکن میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور نہ یہ کہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرو، البتہ میں تمہیں ایک حدیث سنا تا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے کہ والدہ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تم چاہو تو اسے روک کر رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

(۳۲۰۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ فَمَا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْخَيْرَاتِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الَّذِينَ اتَّقَصَدُوا فَأُولَئِكَ يُحَاسِبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَمَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يُحْبَسُونَ فِي طُولِ الْمَحْشَرِ ثُمَّ هُمْ الَّذِينَ تَلَاوَاهُمْ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ فَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ إِلَى قَوْلِهِ لَعُوبٌ

(۳۲۰۷۰) ثابت یا ابوثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے تہائی میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعا سن لی، اور فرمایا کہ اگر تم یہ دعا صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعا کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی

(۲۲۰۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی ﷺ نے برسرِ منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی بن کعب کو چٹکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی بن کعب نے انہیں اشارے سے خاموش رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا، جب تم امام کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھو تو خاموش ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔

(۲۲۰۷۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ اَبِي وَعَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيْعٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغَوْنِي ضَعْفَانِكُمْ لِإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتَنْصَرُوْنَ بِضَعْفَانِكُمْ [صححه ابن حبان (۴۷۶۷)، والحاكم (۱۴۵/۲)]. قال الترمذی: حسن

صحیح. وقال ابن حجر: إن صورة هذا السياق مرسل. قال الألبانی: صحیح (أبوداود: ۲۵۹۴، الترمذی: ۱۷۰۲، النسائی: ۴۵/۶).

(۲۲۰۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اپنے کمزوروں کو تلاش کر کے میرے پاس لایا کرو کیونکہ تمہیں رزق اور فتح و نصرت تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملتی ہے۔

(۲۲۰۷۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شَيْخٍ يُكْنَى أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا تَبَسَّمَ فَقُلْتُ لَا يَقُوْلُ النَّاسُ إِنَّكَ أَمَى أَحْمَقُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَوْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ [انظر: ۲۲۰۷۸].

(۲۲۰۷۵) حضرت امِ الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سناتے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو ”احمق“ نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاْقِدٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ

عَمُوْدُ الْكِتَابِ احْتَمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَكُنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ فَاتَّبَعْتُهُ بَصْرِي فَعَمِدَ بِهِ إِلَيَّ الشَّامُ وَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ

(۲۲۰۷۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سورہا تھا کہ خواب میں میں نے کتاب کے ستونوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے لیجا یا جا رہا ہے چنانچہ میری نگاہیں اس کا پیچھا کرتی رہیں، پھر اسے شام پہنچا دیا گیا، یاد رکھو! جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

(۲۲۰۷۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ عَنْ أَبِي الْعَدْرَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلُوا اللَّهَ يَغْفِرْ لَكُمْ قَالَ ابْنُ ثُوْبَانَ يَعْنِي اسْلِمُوا

(۲۲۰۷۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام قبول کر لو، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

(۲۲۰۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الصَّمِيدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُحَقِّقَكَ النَّاسُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ [راجع: ۲۲۰۷۵]

(۲۲۰۷۸) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا تے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احق" نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرارہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زَبَانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ آتَاهُ عَائِدًا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالصَّخَةِ لَا بِالْوَجْعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيْلَةُ وَالصَّدَاعُ وَإِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لَأَعْظَمَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ [راجع: ۲۲۰۷۱]

(۲۲۰۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی سردرد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲۰۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالشَّحْرِ دِيْنُهُ الْقَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَانْظُرْ إِلَى بَيْنِ يَدَيَّ فَأَعْرِفْ أُمِّي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمَنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ لَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غَرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ آثَرِ الْوُضوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُوتُونَ كُتُبَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ يَسْمَعِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

(۲۲۰۸۰) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کو سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی، وہ میں ہوں گا اور مجھے ہی سب سے پہلے سرائٹھانے کی اجازت ملے گی، چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، اسی طرح پیچھے سے اور دائیں بائیں سے بھی اپنی امت کو پہچان لوں گا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کی نابالغ اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔

(۲۲۰۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ شَكَ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ يَحْيَى فَيَقُولُ فَأَعْرِفُهُمْ أَنَّ نَوْرَهُمْ يَسْمَعِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِإِيمَانِهِمْ

(۲۲۰۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ شَكَ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي السُّجُودِ لَدَاكَ مَعْنَاهُ

(۲۲۰۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ قَالَ أَعْرِفُهُمْ يُوتُونَ كُتُبَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسِمَائِهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ آثَرِ السُّجُودِ وَأَعْرِفُهُمْ بِنَوْرِهِمْ يَسْمَعِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(۲۲۰۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور

روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(۲۲۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَمَةَ الْقَسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَكِيمُ بْنُ عُمَيْرٍ وَحَبِيبُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْعُ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يَعْمَلَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلْفَ حَسَنَةٍ حِينَ يُصْبِحُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً فَإِنَّهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَإِنَّهُ لَنْ يَعْمَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الذُّنُوبِ وَيَكُونُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذَلِكَ وَافِرًا

(۲۲۰۸۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ صبح کے وقت اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار نیکیاں نہ چھوڑا کرے، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا کرے، اس کا ثواب ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہے، اور وہ شخص انشاء اللہ اس دن اتنے گناہ نہیں کر سکے گا، اور اس کے علاوہ جو نیکی کے کام کرے گا وہ اس سے زیادہ ہوں گے۔

حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمْ عِشْيَةً رَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُبَيْعُ فِيهِ النَّاسُ لِلْمَغْرِبِ فَأَتَاخَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ مَاءً قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جَدًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمَ الْمَزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قَوْمِي عَلَى رَجُلِي [صححه البخارى (۱۳۹)، ومسلم (۱۲۸۰)]. [انظر: ۲۲۱۵۸، ۲۲۱۷۵، ۲۲۱۷۶].

(۲۲۰۸۵) کریم ﷺ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ جس رات آپ نبی ﷺ کے روپیہ بنے تھے، آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم مغرب کے لئے اس گھاتی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگو کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور لوگ آرام کرنے لگے، میں نے

پوچھا کہ جب صبح ہوئی تو پھر آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت نبی ﷺ کے ردیف حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور میں قریش کے لوگوں میں پیدل چل رہا تھا۔

(۲۲۰۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ قَالَ يَعْنِي إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ [صححه البخاری (۲۱۷۸)، ومسلم (۱۵۹۶)، وابن حبان (۵۰۲۳)]. [انظر: ۲۲۰۹۳، ۲۲۱۰۰، ۲۲۱۲۱، ۲۲۱۳۸، ۲۲۱۳۹، ۲۲۱۵۹، ۲۲۱۶۱].

(۲۲۰۸۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى يَطْلُبُ مَالًا لَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ رَفَقْتَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فُسِّلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۶) إسناده ضعيف] [انظر: ۲۲۱۲۴، ۲۲۱۶۰].

(۲۲۰۸۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۰۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَاهُمْ لِقَاتِنَاهُمْ فَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِذَا أَقْبَلَ الْقَوْمُ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ عَلَيْنَا وَإِذَا أَذْبَرُوا كَانَ حَامِيَتِهِمْ قَالَ فَعَشِيَتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَقَتْلَتُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَكَرَّرَهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَتَّيْتُ أَتَى لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [صححه البخاری (۴۲۶۹)، ومسلم (۹۶)، وابن حبان (۴۷۵۱)].

[انظر: ۲۲۱۴۵].

(۲۲۰۸۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلہ کی طرف

بیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتل شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، اور جب وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے تو وہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرتا تھا، میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر اسے گھیر لیا، جو ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تک کیا تو اس نے فوراً ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى أُمَّتِي مِنَ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ [صححه البخاری (۵۰۹۶)،

ومسلم (۲۷۴۱)، وابن حبان (۵۹۶۷)]. [انظر: ۲۲۱۰۷، ۲۲۱۶۴]

(۲۲۰۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ شدید فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۲۰۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [انظر: ۲۲۱۰۷، ۲۲۱۵۲، ۲۲۰۹۰]

(۲۲۰۹۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنْ أَطْعَامِ الْمَدِينَةِ لَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ [صححه

البخاری (۱۸۷۸)، ومسلم (۲۸۸۵)]. [انظر: ۲۲۱۰۴]

(۲۲۰۹۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے کسی نیلے پرچے سے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۰۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الشَّعْبَ نَزَلَ لَبَّالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقِ الْمَاءِ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ قَتْرَضًا وَضَوْءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ لَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلَّوْا وَخَالَهُمْ وَاعْتَنَتْهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ [صححه ابن خزيمة (۶۴ و ۲۸۴۷ و ۲۸۵۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی:

[۲۹۲/۱]. [انظر: ۲۲۱۳۳].

(۲۲۰۹۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرذ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے، اور پیشاب کیا، راوی نے پانی بہانے کی تعبیر اختیار نہیں کی، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی۔

(۲۲۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَعْنَى ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ اللَّهُ بِالدَّهَبِ وَزَنًا بوزنٍ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا تَقُولُ أَشِينَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَّاءُ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۰۹۳) ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیجا جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ سَعْدًا عَنْ الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَحَدُكَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا عَذَابٌ أَوْ كَذَا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى نَاسٍ قَبْلَكُمْ أَوْ طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَهُوَ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [صححه البخاری (۳۴۷۳)، ومسلم (۲۲۱۸)، وابن حبان (۲۲۱۵۰، ۲۲۱۵۱، ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۰۶)]. [انظر: ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۵۱، ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۰۶].

(۲۲۰۹۳) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکومت۔

(۲۲۰۹۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ عَدَا إِنِ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَلَا الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ [صححه البخاری (۱۵۸۸)، ومسلم (۱۳۵۱)،

وابن حبان (۵۱۴۹)، والحاكم (۶۰۲/۲)]. [راجع: ۲۲۰۹۰]

(۲۲۰۹۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہم انشاء اللہ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو غُصْنٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْيَّامَ يَسْرُدُ حَتَّى يَقَالَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ الْيَّامَ حَتَّى لَا يَكَادَ أَنْ يَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِي صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنْ شَهْرِ مِنَ الشُّهُورِ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ لَا تَكَادُ أَنْ تَفْطِرَ وَتَفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تَعْرُضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ قُلْتُ وَلَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرِ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ [قال

الألبانی حسن (النسائی: ۲۰۱/۴)]. [انظر: ۲۲۱۳۴]

(۲۲۰۹۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی ﷺ اتنے تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ لوگ کہتے اب نبی ﷺ ناغہ نہیں کریں گے اور بعض اوقات اتنے تسلسل کے ساتھ ناغہ فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا کہ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں، البتہ ہفتہ میں دو دن ایسے تھے کہ اگر نبی ﷺ ان میں روزے سے ہوتے تو بہت اچھا، ورنہ ان کا روزہ رکھ لیتے تھے، اور کسی مہینے میں نقلی روزے اتنی کثرت سے نہیں رکھتے تھے جتنی کثرت سے ماہ شعبان میں رکھتے تھے، یہ دیکھ کر ایک دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات اتنے روزے رکھتے ہیں کہ افطار کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور بعض اوقات اتنے ناغے کرتے ہیں کہ روزہ رکھتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں میں آجائیں تو بہتر، ورنہ آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات، نبی ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں میں رب العالمین کے سامنے تمام اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں

روزے سے ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ جتنی کثرت سے میں آپ کو ماہ شعبان کے نقلی روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان اس مہینے کی اہمیت سے لوگ غافل ہوتے ہیں، حالانکہ اس مہینے میں رب العالمین کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

(۲۲۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه البخاری (۳۹۸)، ومسلم (۱۳۳۰)، وابن خزيمة (۳۰۰۳)، وابن حبان (۳۲۰۸)، والحاكم (۴۷۹/۱)]. [انظر: ۲۲۱۵۳].

(۲۲۰۹۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمْتُ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَضْبَعُهَا عَلَى آخِرِ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُ يَذْعُو لِي [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۸۱۷)].

(۲۲۰۹۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مرض الوفا میں نبی ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آ گئے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کا خاموش تھے اور کسی سے بات نہیں کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور مجھ پر پھیر دیئے، میں سمجھ گیا کہ نبی ﷺ میرے لیے دعاء فرما رہے تھے۔

(۲۲۰۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عُرْفَةٍ وَرَدِيْفُهُ أُسَامَةُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِنَّ ذِفْرَهَا لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ وَرَبَّمَا قَالَ حَمَّادُ أَنْ تُصِيبَ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِیْضَاعِ الْإِبِلِ [صححه ابن خزيمة (۲۸۴۴)، والحاكم (۴۶۵/۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۲۱۵۶/۵).

(۲۲۰۹۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا

رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۰۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَرَضِهِ نَعُوذُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ فَمَاتَ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۰۹۴)]۔

(۲۲۱۰۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن ابی کی عیادت کرنے کے لئے گیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں یہودیوں سے محبت کرنے سے منع کرتا تھا، وہ کہنے لگا کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نفرت کر لی (بس وہی کافی ہے) یہ کہہ کر کچھ عرصے بعد وہ مر گیا۔

(۲۲۱۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُوذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ [انظر: ۲۲۱۰۴]۔

(۲۲۱۰۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ قَالَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ خَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ لِإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِبْضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّحَمَ عَلَيْهِ النَّاسُ أَغْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقُ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْأَدَاةِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَارْكَبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى آتَى الْمُرْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۱۰۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدانِ عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم کر لو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ مزدلفہ آچنے اور وہاں مغرب اور

عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ خَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّحَمَ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَتَنَزَّلَ بِهِ فَبَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقَ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جَنَّتْهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَتَنَزَّلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ [قال الألباني حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۲۴)]. قال شعيب: صحيح

[إسناده حسن].

(۲۲۱.۴) حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ شبِ عرفہ کو میں نبی ﷺ کا روپیہ تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدانِ عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم کرلو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب اور عشاء کی نماز اٹھتے پڑھی۔

(۲۲۱.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيَةِ

[انظر: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱.۵) حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ معاملے میں سو نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَمَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ كَانَ قَبْلَكُمْ الشُّكُّ فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا

تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لِي حَدِيثُهُ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴]۔

(۲۲۱۰۶) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ دبا ہوا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ دبا ہوا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى لَبْنِي لَيْثٍ وَكَانَ قَدِيمًا قَالَ مَرَّ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَحَكَاهُ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ وَقَدْ لَقِيَهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَسَامَةُ يَا مَرْوَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَاحِشٍ مُتَفَحِّشٍ (۲۲۱۰۷) مروان بن حکم ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، مروان کہانیاں بیان کرنے لگا، ایک مرتبہ جب ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کسی بے حیائی اور بیہودہ کوئی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ مَنْ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ (۲۲۱۰۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى نَزْلَ غَدَا فِي حَاجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَارِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ حَيْثُ قَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَبْنِيَا كُحُومَهُمْ وَلَا يَبَايَعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي [صححه البخاری (۳۰۵۸) ومسلم (۱۳۵۱) وابن خزيمة (۲۹۸۵)]

(۲۲۱۰۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کل آپ کہاں منزل کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی منزل چھوڑی ہے؟ پھر فرمایا کل انشاء اللہ ہم خیف بنو کنانہ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر معاہدہ کر کے قسمیں کھائی تھیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ بنو کنانہ نے بنو ہاشم کے

خلاف قریش سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ بنو ہاشم کے ساتھ نکاح، بیع و شراء اور انہیں ٹھکانہ دینے کا کوئی معاملہ نہیں کریں گے، پھر فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَاثٌ تَحْتَهُ قِطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفٌ وَرَأَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُتَيْ فِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الذَّابِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُتَيْ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُتَيْهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَابِيَتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُتَيْ قَالَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اضْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيُعْصِبُونَهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۲۹۸۷)، ومسلم

(۱۷۹۸)، وابن حبان (۶۵۸۱)]. [انظر: ۲۲۱۱۱، ۲۲۱۱۲].

(۲۳۱۱۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بھی تھا اور اس کے نیچے فدکی چادر تھی، اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اس وقت نبی ﷺ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں نبی ﷺ کا گدھ ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی سب ہی تھے، اور جن میں عبد اللہ بن ابی بھی موجود تھا اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی۔

جب اس مجلس میں سواری کا گرد و غبار اڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد و غبار نہ اڑاؤ، نبی ﷺ نے وہاں رک کر انہیں سلام کیا اور تھوڑی دیر بعد سواری سے نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلانے اور قرآن پڑھ کر سناتے لگے، یہ دیکھ کر عبد اللہ بن ابی کہنے لگا اے بھائی! جو بات آپ کہہ رہے ہیں اگر یہ برحق ہے تو اس سے اچھی کوئی بات ہی نہیں لیکن آپ ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلف نہ دیا کریں، آپ اپنے ٹھکانے پر واپس چلے جائیں اور وہاں جو آدمی

آئیں اس کے سامنے یہ چیزیں بیان کیا کریں، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ ہماری مجالس میں ضرور تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس طرح مسلمانوں اور مشرکین و یہود کے درمیان تلخ کلامی ہونے لگی، اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔

جب وہ لوگ پرسکون ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں چلے گئے، اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سنا کہ ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کیا کہا ہے؟ اس نے اس طرح کہا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیا کریں اور اس سے درگزر فرمایا کریں، بخدا! اللہ نے جو مقام آپ کو دینا تھا وہ دے دیا، ورنہ یہاں کے لوگ اسے تاج شاہی پہنانے پر متفق ہو چکے تھے لیکن اللہ نے جب اس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو اس نے آپ کو عطاء کیا تو یہ اس پر ناگوار گزرا، اس وجہ سے اس نے ایسی حرکت کی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا۔

(۲۲۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ [راجع: ۲۲۱۱۰]۔

(۲۲۱۱۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَى إِكَاظٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَلَذَكَرَ وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْخَزَرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ الْبُحَيْرَةُ

(۲۲۱۱۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعُزُّ عَنْ امْرَأَتِي قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ إِنَّ كَانَ كَذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صرف اس وجہ سے کرنا چاہتے ہو تو ایسا مت کرو کیونکہ اس چیز سے تو اہل فارس و روم کو بھی نقصان نہیں ہوا۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَرَى مِنْهُ وَضْعَ يَدِهِ أَخَذَ حَفَنَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ بِهَا

نَحْوُ الْفُرَجِ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وَضُوئِهِ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب نبی علیہ السلام پر وحی لے کر نازل ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام کو وضو کرنا بھی سکھایا تھا، اور جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ کے قریب اسے چھڑک لیا، لہذا نبی علیہ السلام بھی وضو کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْكَأْبَةُ فَسَأَلْتُهُ مَا لَهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي جِبْرِيلُ مِنْذُ ثَلَاثٍ قَالَ إِذَا جَرَوْكَ كَلْبٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ فَبَدَأَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ [انظر بعده].

(۲۲۱۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام کے روئے انور پر غم اور پریشانی کے آثار دیکھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ تین دن سے میرے پاس جبریل نہیں آئے، دیکھا تو کہتے کا ایک پلا کسی کمرے میں چھپا ہوا تھا، نبی علیہ السلام نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو گئے، نبی علیہ السلام انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا آپ میرے پاس کیوں نہیں آرہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے یا تصویریں ہوں۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ كَأْبَةٌ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِنِي مِنْذُ ثَلَاثٍ [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخِلْ عَلَى أَصْحَابِي فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَشَفَ الْفِنَاعَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه الطيالسي (۶۳۴)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا رسله حسن في المتابعات والشواهد. [انظر بعده].

(۲۲۱۱۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض الوقات میں ایک دن نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آگئے تو نبی علیہ السلام نے پردہ (چادر کو) ہٹایا اور فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۲۱۱۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ جَامِعٍ قَالَ قَالَ دَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَّقِمٌ بِرُودٍ لَهُ مَعَاوِيٌّ وَلَمْ يَقُلْ

وَالْأَنْصَارِيُّ [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ بَنَاتِهِ أَنْ صَبَّأَ لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً قَدْ احْتَضَرَتْ فَاشْهَدَنَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلْتُ نَفْسِي عَلَيْهِ فَقَامَ وَقَمْنَا فَرَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى حِجْرِ أَوْ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ وَفِي الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبُو أَحْسِبُ فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ [صححه البخاری (۵۶۵۵)، ومسلم (۹۲۳)، وابن حبان (۴۶۱)]. [انظر:

[۲۲۱۱۲، ۲۲۱۳۲، ۲۲۱۴۲].

(۲۲۱۱۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلویا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَيْدُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَانُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَاظْطَرُّ مِنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ مَا أَقُولُ لَأَسْأَلَنَّ لَهُمْ دَخْلًا فَقَالَ مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاظْمَنُ قَالَ أَنَسُ الْكَلْبِ قَالَ الْحَالُ قَالَ أَمَا أَنْتَ يَا

جَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خُلُقَكَ خُلُقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي
وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَإِلَيَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ

(۲۲۱۲۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے تھے، دوران گفتگو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ کو میں تم سب سے زیادہ محبوب ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی بات اپنے متعلق کہی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق کہی، فیصلہ کرنے کے لئے وہ کہنے لگے کہ آؤ، نبی ﷺ کے پاس چل کر ان سے پوچھ لیتے ہیں، چنانچہ وہ آئے اور نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو، یہ کون لوگ آئے ہیں؟ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ جعفر، علی اور زید آئے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے والد آئے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔

وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فاطمہ سے، انہوں نے کہا ہم آپ سے مردوں کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اے جعفر! تمہاری صورت میری صورت سے اور تمہاری سیرت میری سیرت سے سب سے زیادہ مشابہہ ہے، تم مجھ سے ہو اور میرا شجرہ ہو، اور علی! تم میرے داماد اور میرے بچوں (نواسوں) کے باپ ہو، میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، اور امے زید! تم ہمارے مولیٰ ہو، اور مجھ سے ہو اور میری طرف ہو اور تمام لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ اللَّهَ قَالَ الرَّبَّاءِ فِي النَّسَبِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۲۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُرْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُنْبِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمِيمَةَ ابْنَةِ زَيْتَبٍ وَنَفْسُهَا تَفْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي - أَوَلَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیمہ بنت زینب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی ﷺ نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رو رہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ السَّارِيَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ قَالَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِي فَصَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ عَلَى هَذَا أَجِدُنِي الْيَوْمَ نَفْسِي آتِي مَكُنْتُ مَعَهُ عُمَرَاءُ ثُمَّ لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا قَالَ فَبِئْسَ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِي فَلَمْ يَزَلْ يُزَاحِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۴۴، ۲۸۱۸۵]

(۲۲۱۲۳) ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی، انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ قُؤْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ فِي مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَرَفَقْتُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تَعْرُضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]

(۲۲۱۲۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی باندی سے کیوں

رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِي عَنْ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدَّةِ وَقَالَ يَعْصَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ إِلَّا أَصْحَابَ الْجَدَّةِ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ [صححه البخاری (۵۱۹۶)، ومسلم (۲۷۳۶)، وابن حبان (۶۷۵)]. [انظر: ۲۲۱۶۹].

(۲۲۱۲۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۲۶) حَدَّثَنَا يَعْصَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْجَةِ الْوُدَاعِ وَأَنَا شَاهِدٌ قَالَ كَانَ سَيْرُهُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجُوعَةً نَصًّا وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ وَأَنَا رَدِيفُهُ [صححه البخاری (۲۹۹۹)، ومسلم (۱۲۸۶)، وابن خزيمة (۲۷۴۵)]. [انظر: ۲۲۱۷۷].

(۲۲۱۲۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی رفتار درمیانی تھی، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۲۲۱۲۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ أَلَا تَكَلِّمُ عُمَانَ فَقَالَ إِنِّكُمْ تَرَوْنَ أَن لَّا أَكَلِّمُهُ إِلَّا سَمِعْتُمْ مِنِّي لَا أَكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَتَسَبَّحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَاللَّهِ لَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ عَلَى أَمِيرٍ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَسْلِقُ بِهِ أَقْبَابُهُ فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ مَا أَصَابَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ كُنْتُ أَمُرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ [صححه البخاری (۳۲۶۷)، ومسلم (۲۹۸۹)]. [انظر: ۲۲۱۶۳، ۲۲۱۴۳، ۲۲۱۳۷].

(۲۲۱۲۷) ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور

ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی استزیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُرَيْبَةَ يَقَالُ لَهَا ابْنِي فَقَالَ انْتَهَا صَبَاحًا ثُمَّ حَرَّقُ [قال الألبانی:

ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۶۱۱۶، ابن ماجه: ۲۸۴۳). [انظر: ۲۲۱۱۶۸].

(۲۲۱۲۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ”ابنی“ نامی ایک بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح کے وقت وہاں پہنچ کر اسے آگ لگا دو۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ أَسَامَةَ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَيْفَةً كَانَتْ مِمَّا أَهْدَاهَا دُحِيَّةُ الْكَلْبِيُّ لَكِسْوَتُهَا أَمْرًا بِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتُهَا أَمْرًا بِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجَمَ عِظَامِهَا [انظر: ۲۲۱۳۱].

(۲۲۱۲۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قطی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْبِلُنِي عَلَى فِجْعِهِ وَيُقْبِلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى فِجْعِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّنَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا قَالَ أَبِي قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا إِنَّهُمَا رَحِمَتَاكَ الرَّسُولُ [انظر: ۲۲۱۳۵].

وابن حبان (۶۹۶۱)۔ [انظر: ۲۲۱۷۲]۔

(۲۲۱۳۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھالیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں پر رحم کھاتا ہوں لہذا تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَسَابِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً مِمَّا أَهْدَاهَا لَهُ دُحْبَةُ الْكَلْبِيِّ فَكَسَوْنَهَا أَمْرًا لِي فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ كَسَوْنَهَا أَمْرًا لِي فَقَالَ مَرَهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً لِأَنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجَمَ عِظَامِهَا [راجع: ۲۲۱۲۹]۔

(۲۲۱۳۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قبلی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلْتُ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنِي يَقْبِضُ فَأَتَانَا فَأَرْسَلَ يَأْفِرُ السَّلَامَ وَيَقُولُ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنِي قَالَ لَقَامًا وَقُمْنَا مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ فَأَخَذَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ قَالَ لَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۳۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر زرع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لُدَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَرَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى دَخَلَ الشَّعْبَ ثُمَّ أَهْرَاقَ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ وَلَمْ يُصَلِّ [راجع: ۲۲۰۹۲].

(۲۲۱۳۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، کھائی میں پہنچ کر نبی ﷺ نیچے اترے، اور پیشاب کیا، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، اور راستے میں نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۳۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ [راجع: ۲۲۰۹۶].

(۲۲۱۳۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۲۲۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّبَيْرِ قَانَ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ مَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ هِيَ الْعَصْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَكُونُ وَرَأَاهُ إِلَّا الصَّفَّ وَالصَّفَّانِ مِنَ النَّاسِ فِي قَائِلَتِهِمْ وَفِي بَجَارَتِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَبْتَهُمْ رِجَالًا أَوْ لَأَحْرَقَنْ بَيُوتَهُمْ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح بالحديث الأول (ابن ماجة: ۷۹۵). قال شعيب: إسناده ضعيف لا نقطاعه].

(۲۲۱۳۵) زہر قان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کا ایک گروہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ سب لوگ اکٹھے تھے، انہوں نے اپنے دو غلاموں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”صلوۃ وسطی“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز مراد ہے، پھر دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہی سوال پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، پھر وہ دونوں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی ظہر کی نماز بتایا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے صرف ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں اور لوگ قبولہ یا تجارت میں مصروف ہوتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”تمام نمازوں کی عموماً اور درمیانی نماز کی خصوصاً پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہا کرو“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔

(۲۲۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاصَ مِنْ عَرَافَاتٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رِجْلَهَا عَادِيَةً حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا [قال شعيب: صحيح]. تقدم في مسند ابن عباس: ١٨٢٩.]

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت نبی ﷺ عَرَافَات سے واپس ہوئے ہیں تو میں ان کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی سواری نے دوڑتے ہوئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا یہاں تک کہ نبی ﷺ اُتر دلفر پہنچ گئے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يُطَاعُ فِي مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى فَيُقَذَّفُ فِي النَّارِ فَتُذَلِّقُ بِهِ أَقْتَابُهُ فَيَسْتَدِيرُ فِيهَا كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَأْتِي عَلَيْهِ أَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلٍ آيَنَ مَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِهِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِأَمْرِ وَأَخَالِفُكُمْ إِلَى غَيْرِهِ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس نے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الصَّائِعَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ الدَّيْنَارِ بِالدَّيْنَارِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَاللَّزْهَمُ بِاللَّزْهَمِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحْكِمُهُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّغَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الرَّبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ أَوْ الثُّقْرَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۹) یحییٰ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم کے تبادلے کے متعلق پوچھا جبکہ ان کے درمیان کچھ اضافی چیز بھی ہو تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے حلال قرار دیتے ہیں، اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس وہ بات بیان کر رہے ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود نہیں سنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ چیز میں نے براہ راست نبی ﷺ سے نہیں سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق تو ادھار یا تاخیر سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو لُقْمَنِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ [راجع: ۲۲۱۰۲]۔

(۲۲۱۴۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۲۱۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ [صححه البخاری (۵۷۲۸)، ومسلم (۲۲۱۸)]۔ تقدم فی مسند سعد بن ابی وقاص: ۱۵۳۶۔

(۲۲۱۴۱) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمَيْمَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ فَقَالَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ فَلَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَنْهَ عَنْ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۴۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیرہ بنت زینب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی ﷺ نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحمت کرتا ہے۔

(۲۲۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ

فَكَلَّمَهُ قَالَ لَقَالَ آلَا تَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِمَهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ
أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِوَجَلِّ أَنْ يَكُونَ عَلَى أَمِيرٍ إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْطَابُ
بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا قَالَ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ إِلَيْهِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ أَمَا كُنْتَ
تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ
وَأَتِيَهُ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟
انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ
میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق
میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں
گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا بچکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس
سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب
دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَجِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ
الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ السَّارِبَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزَقْتُ بِالْحَائِطِ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَصَلَّى إِلَيَّ جَنِبِي فَصَلَّيْ
أَرْبَعًا فَلَمَّا صَلَّيْ قُلْتُ لَهُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَخْبِرْنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
أَنَّهُ صَلَّيْ هَاهُنَا فَقُلْتُ كَمْ صَلَّيْ قَالَ هَذَا أَجِدُنِي الْيَوْمَ نَفْسِي أَتَى مَكْنُتُ مَعَهُ عُمَرَا لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّيْ ثُمَّ
حَجَجْتُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي وَلَمْ يَزَلْ
يُزَاجِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّيْ فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۲۳].

(۲۲۱۳۳) ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے
درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں
پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے
ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان
سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا

ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۴۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْعُرَقَاتِ فَلْيَدْرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَذَرْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَلَذَّكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السَّلَاحِ وَالْقَتْلِ فَقَالَ آلا شَقِقتُ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَمَّا زَالَ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [راجع: ۲۲۰۸۹]۔

(۲۲۱۳۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، جو ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تک کیا تو اس نے فوراً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی سے کیسے بچو گے؟ نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَقْبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبُحُ وَرَاحِلَتُهُ حَتَّى أَنَّ ذِفْرَهَا لَتَكَادُ تُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ [راجع: ۲۲۰۹۹]۔

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لَأَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضُ

وَكَاثَتْ بِنْتُ أَسَامَةَ تَحْتَهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَعْضِ الْأَرْيَافِ حَتَّى إِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَصَابَهُ الْوَبَاءُ قَالَ فَافْرَعْ ذَلِكَ النَّاسَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَطْلُعَ عَلَيْنَا نِقَابُهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ [انظر: ۲۲۱۴۹].

(۲۲۱۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ایک چچا زاد بھائی ”جن کا نام عیاض تھا“ سے مروی ہے ”جن کے نکاح میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں“ کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو کسی شاداب علاقے سے نکلا، جب وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو اسے وباء نے آگھیرا، یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ وباء مدینہ منورہ کے سوراخوں سے نکل کر ہم تک نہیں پہنچے گی۔

(۲۲۱۴۸) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ وَيَعْقُوبُ وَقَالَا جَمِيعًا إِنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ (۲۲۱۴۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضٌ وَكَانَتْ ابْنَةُ أَسَامَةَ عِنْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِيَاضُ بْنُ صَيْرَى (۲۲۱۴۹) [راجع: ۲۲۱۴۷]

(۲۲۱۴۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْوَبَاءَ رِجْزُ أَهْلِكَ اللَّهُ بِهِ الْأَمَمَ قَبْلَكُمْ وَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَلْغَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَأْكُلُوا [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ هَذَا الْوَجَعِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَبِي وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ

الْمُسْلِمُ الْكَافِرُ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أَمَرْتُمْ بِالطَّوْافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِالذُّخُولِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [راجع: ۲۲۰۹۷].

(۲۲۱۵۳) ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، بیت اللہ میں داخل ہونے کا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس میں داخل ہونے سے نہیں روکتے تھے، البتہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلَمٍ مِنْ أَطْلَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ إِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ نِجَالِ الْمَدِينَةِ كَوَقْعِ الْمَطَرِ [راجع: ۲۲۰۹۱].

(۲۲۱۵۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَيَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بَارِضٌ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۵) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکومت۔

(۲۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَ قَهُ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ سَيُخْبِرُنَا صَاحِبُنَا مَا صَنَعَ قَالَ قَالَ أَسَمَةُ لَمَّا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَوَقَعَ كَفَّ رَأْسَ رَاحِلَتِهِ حَتَّى أَصَابَ رَأْسُهَا وَاسِطَةُ الرَّحْلِ أَوْ كَادَ يُصِيبُهُ يُشِيرُ إِلَى النَّاسِ بِيَدِهِ السَّكِينَةِ السَّكِينَةِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا ثُمَّ أَرَدَفَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يُخْبِرُنَا صَاحِبُنَا بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفُضْلُ لَمْ يَزَلْ يَسِيرُ سِيرًا لَيْتُنَا كَسِيرُهُ بِالْأَمْسِ حَتَّى أَتَى عَلَى وَادِي مُحَسَّرٍ فَدَفَعَ فِيهِ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ الْأَرْضُ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۱۵۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے نبی ﷺ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب نبی ﷺ وقوف عرفات کے بعد روانہ ہوئے تو اپنی سواری کا سر اتنا کھینچا کہ وہ کجاوے کے درمیانے حصے سے لگ گیا یا لگنے کے قریب ہو گیا، اور نبی ﷺ اشارے سے لوگوں کو پر سکون رہنے کی تلقین کرنے لگے، یہاں تک کہ مزدلفہ آ پہنچے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنا لیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کل گزشتہ کی طرح آہستہ آہستہ چلتے رہے البتہ جب وادی محسر پر پہنچے تو رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ وہاں سے گزر گئے۔

(۲۲۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۱۵۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ لِقَابٍ لَمْ تَوْضًا وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَا كُلَّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۲۱۵۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجہ کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۳۵۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۳۳۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ بْنِ لُؤْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لَأَسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالِهِ بِوَادِي الْقَرَى فَيَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَرَقَفَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تَعْرِضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]۔

(۲۳۱۶۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ذُكْوَانَ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْ لَهُ فِي الصَّرْفِ أَسَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ أَوْ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَمْ نَقْرَأْ قَالَ بِكُلِّ لَا أَقُولُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي الذَّهَبِ أَوْ قَالَ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۳۱۶۱) ذکوان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ بیع صرف کے متعلق آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی ﷺ سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَلَبِقْنِي أَنَّ الطَّاعُونَ

بِالْكُوفَةِ قَالَ لَقَدْ كَرَّ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ لَقُلْتُ مَنْ يُحَدِّثُهُ
 قَالَ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ غَائِبًا قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ
 أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجَسٌ وَعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ
 عَذَابٍ حَبِيبٌ شَكَّ فِيهِ عَذَابٌ بِهِ نَاسٌ قَبْلَكُمْ لِإِذَا كَانَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ
 فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ لَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَلَمْ يُنْكِرْ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۱۴۱]

(۲۲۱۶۲) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا
 تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک
 عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس
 علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو
 تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا
 قَالَ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْعَمُ فِيهَا
 كَطْعَنِ الْإِخْمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ
 الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي مَنْصُورٌ
 عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُسَامَةَ يَنْحَوِرُ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ فِيهِ فَتَنَدَلِقُ أَقْنَابُ بَطْنِهِ [راجع: ۲۲۱۶۷]

(۲۲۱۶۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟
 انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ
 میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق
 میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے
 ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے
 سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور
 وہ انہیں لے کر اس طرح گھوڑے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے
 کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا
 کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۶۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۶۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتُ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا قَالَ فَتَنَاوَلَ الْخِطَامُ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْآخَرَى [صححه ابن خزيمة (۲۸۲۴). قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۲۵۴/۵)].

(۲۲۱۶۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میدانِ عرفات میں نبی ﷺ کا ردیف میں تھا، نبی ﷺ نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اونٹنی ایک طرف کوچھکنے لگی اور اس کی لگام گر گئی، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک ہاتھ سے ری کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

(۲۲۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الْبَلْبَلُ بَوَجهِهِ نَحْوُ الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [انظر: ۲۲۱۶۷، ۲۲۱۷۴].

(۲۲۱۶۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف سے باہر آئے تو دروازے کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَذَهُ وَيَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۱۶۶].

(۲۲۱۶۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا (نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی ﷺ چلتے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو بابِ کعبہ کے قریب تھے) اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی (دعاء و استغفار کیا) پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مہلبک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کوئی پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر بابِ کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو تین مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ الْأَخْضَرِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّا رَجُلًا فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا أَلَدَى عَهْدَ إِلَيْكَ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ أُغَيِّرَ عَلَى ابْنِي صَبَاحًا ثُمَّ أَحَرَّقَ [راجع: ۲۲۱۲۸].

(۲۲۱۶۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کسی جانب لشکر دے کر روانہ فرمایا تھا، لیکن اسی دوران نبی ﷺ کا وصال ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں صبح کے وقت ”ابنی“ پر حملہ کروں اور اسے آگ لگا دوں۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا الْفُقَرَاءُ إِلَّا أَنَّ أَصْحَابَ الْجَدَّةِ مَجْبُوسُونَ إِلَّا أَهْلَ النَّارِ لَقَدْ أَمَرْتُهُمْ إِلَى النَّارِ وَوَقَفْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ [راجع: ۲۲۱۲۵].

(۲۲۱۶۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ افْطَرِ الْحَاجِمُ وَالْمُسْتَحِجِمُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۳۱۶۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات.

(۲۲۱۷۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سیگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲۲۱۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بَارِضِينَ وَأَنْتُمْ لَيْسَ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كَانَ بَارِضِينَ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۲۲۱۴۱].

(۲۲۱۷۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس علاقے میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاحْبِبْهُمَا قَالَ يَحْيَى قَالَ التَّيْمِيُّ كُنْتُ أُحَدِّثُ بِهِ لَقَدْ خَلَنِي مِنْهُ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُ بِهِ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي [راجع: ۲۲۱۳۰].

(۲۲۱۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَكُوتُ فِي النَّاسِ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۹]

(۲۲۱۷۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ سخت فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۳۲۱۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتَ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوذَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابِ بَابَ الْكُفَّةِ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّاهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكُفَّةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَجَسَدَهُ عَلَى الْكُفَّةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّاهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى كُلَّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّنَائِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِاسْتِغْفَارِ وَالْمَسْأَلَةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكُفَّةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۵ و ۳۰۰۶) قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۱۸/۵)]

و ۲۱۹، ۲۲۰]۔ [راجع: ۲۲۱۶۶]۔

(۲۲۱۷۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی ﷺ چلے ہوئے ان دوستوں کے قریب پہنچے جو باب کعبہ کے قریب تھے اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی، دعاء و استغفار کیا، پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کونے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر باب کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۳۲۱۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ أَوْ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَاتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ وَالْخُلَفَاءُ قَالَ قَبَالَ فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَاتَى جَمْعًا فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحُلْ بِعِيَةِ النَّاسِ حَتَّى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۲۱۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجہ کیا، پھر وضو کا پانی منگو کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اسے اپنے مقام پر اپنی

سوار یوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۳۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالْقَوْرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ مَعْمَرُ الشَّعْبُ وَقَالَ الْقَوْرِيُّ النَّقَبَ فَلَذَكَرَ مَعَهُ [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۲۱۷۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَسَمَةَ، فُسِّلَ عَنْ مَيْسِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ. فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنْقَ، لِذَا وَجَدَ فُجُورَةَ نَصٍّ - يَعْنِي فَوْقَ الْعَنْقِ - [راجع: ۲۲۱۲۶]۔

(۲۲۱۷۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۳۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمُ بِالسَّكِينَةِ [راجع: ۲۲۱۵۶]۔

(۲۲۱۷۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو خود بھی پرسکون تھے اور لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کا حکم دیا۔

حَدِيثُ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ کی اپنے چچا سے روایت

(۳۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ قَالَ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عَنْدهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوْتَقٍ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا قَدْ حَدَّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ يَدَاوِيهِ قَالَ فَرَفِئْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكِيعٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كُلُّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَبَرَأَ فَأَعْطُونِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا [صححه ابن حبان (۶۱۱۰)، والحاكم (۵۹۹/۱)] قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۴۲۰، ۳۸۹۶ و

(۳۸۹۷ و ۳۹۰۱). قال شعيب: [إسناده محتمل للتحسين].

(۲۲۱۷۹) خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

(۲۲۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عَبْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا عَلَى حَتَّى مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا أَتَيْنَا أَنْتُمْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقِيَّةٌ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتَوْهَا فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِالْمَعْتَوْهِ فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدَوَةٌ وَعَشِيَّةٌ أَجْمَعُ بَرَأَفِي ثُمَّ أَتَفَلُّ قَالَ فَكُنَّا نَسِطُ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطُونِي جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُّ لَعْمَرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقِيَّةٍ حَقًّا

(۲۲۱۸۰) خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

حَدِيثُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي كَانَ وَاللَّهِ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَحَدَّثَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكِ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ اخْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنُ يَخْلِفُ فَذَهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [تقدم في مسند ابن مسعود: (۳۵۹۷)، وانظر: ۲۲۱۸۵، ۲۲۱۸۶، ۲۲۱۸۸، ۲۲۱۹۲].

(۲۲۱۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [انظر: ۲۲۱۹۱].

(۲۲۱۸۲) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ هِصْمِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ لَا يَرُونَ إِلَّا أَنِّي أَفْضَلُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُكُمْ مِنَّا قَالَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أُمَّنًا وَلَا نَنْتَهِي مِنْ آبِنَا [انظر: ۲۲۱۸۹]. قَالَ لَكَانَ الْأَشْعَثُ يَقُولُ لَا أُوْتِي بِرَجُلٍ نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۲۶۱۲)].

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۸۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَنبَأَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ كُنْدَةَ فَقَالَ لِي هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ قُلْتُ غُلَامٌ وَلَدَ لِي فِي

مَخْرَجِي إِلَيْكَ مِنْ ابْنَةِ جَدِّ وَلَوْ دِدْتُ أَنَّ مَكَانَهُ شَبَعَ الْقَوْمُ قَالَ لَا تَقُولَنَّ ذَلِكَ فَإِنَّ فِيهِمْ قُرَّةَ عَيْنٍ وَأَجْرًا إِذَا قُبِضُوا ثُمَّ وَلَّيْنَا قُلْتُ ذَاكَ إِنَّهُمْ لَمَجْبُونَةٌ مَحْزَنَةٌ إِنَّهُمْ لَمَجْبُونَةٌ مَحْزَنَةٌ

(۲۲۱۸۴) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کندہ کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں آپ کی طرف نکل رہا تھا تو بنت حمد سے میرے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، میری تو خواہش تھی کہ اس کی بجائے لوگ ہی سیراب ہو جاتے تو بہت اچھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے مت کہو، کیونکہ اولاد آکھوں کی شھنک ہوتی ہے اور اگر فوت ہو جائے تو باعث اجر ہوتی ہے، ہاں! اگر کچھ کہنا ہی ہے تو یوں کہو کہ اولاد بزدلی کا اور غم کا سبب بن جاتی ہے (یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا)

(۲۲۱۸۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ وَإِنْ تَصَدَّقَ بِهَا لَقِيَ الْقُرْآنَ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَخَرَجَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَقْرُؤُهَا قَالَ فِي أَنْزِلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ رَجُلًا ادَّعَى رَكِيًّا لِي فَاحْتَضَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ إِنْ حَلَفَ حَلَفَ فَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ

(۲۲۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیلے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَشْعَثُ صَدَقَ فِي نَزَلَتْ كَانِ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ عَصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَعَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكِ بَيْنَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فِيمِئْتُهُ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَفْتَقِطُ بِهَا مَالًا أَمْرِي وَمُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ قَالَ فَتَزَلَّتْ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا [راجع: ۳۵۹۷]

(۲۲۱۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیلے،

وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی علیہ السلام کی خدمت میں لے آیا، نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی علیہ السلام نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آ خر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ فِيهَا كَاذِبٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَجْدَمٌ [انظر: ۲۲۱۹۳].

(۲۳۱۸۷) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا۔

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَالْزَّوْلُ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ فَلَقِينِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذَا قَالَ لِي أَنْزَلْتُ

(۲۳۱۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اور اس کی تصدیق میں اللہ نے یہ آیت آ خر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“ اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ آج حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تم سے کون سی حدیث بیان کی؟ میں نے انہیں بتا دیا، وہ کہنے لگے کہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی تھی۔

(۲۳۱۸۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّو وَعَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ السُّلَمِيُّ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ هِزْمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَلَدٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ عَفَّانُ لَا يَزُونِي إِلَّا أَفْضَلُهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُكُمْ مِنَّا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أَمْنًا وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَيْبَانَا [راجع: ۲۲۱۸۳]

قَالَ قَالَ الْأَشْعَثُ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ

(۲۲۱۸۹) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کانسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ الْيَكْنِدِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشْكُرُهُمُ لِلنَّاسِ [إخراجه الطيالسي (۱۰۴۸). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۱۹۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہی ہوتا ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر یہ ادا کرتا ہے۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [راجع: ۲۲۱۸۲].

(۲۲۱۹۱) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّ لِقَمِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثَنَا قَالَ فِي كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ خَاصَمْتُ ابْنَ عَمٍّ لِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي كَانَتْ لِي فِي يَدِهِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنْتُكَ أَنَّهَا بَنُوكَ وَإِلَّا فِيمَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِبَيْمَنِي وَإِنْ تَجَعَلَهَا بِبَيْمَنِي تَذْهَبُ بَنِي إِنْ خَصِمِي أَمْرُو فَاجِرٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّ لِقَمِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ

(۲۲۱۹۲) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں تین حدیثیں سنائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جو کوئی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اسی اثناء میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ کہنے لگے کہ ابو عبد الرحمن نے کون سی حدیثیں بیان کی ہیں؟ ہم نے انہیں بتا دیا، حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور

ایک چچازاد بھائی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، چچازاد بھائی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۳۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ بِالْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْتَصَبَهَا هَذَا وَأَبُوهُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي وَرِثَتَهَا مِنْ أَبِي فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَخْلِفْهُ أَنَّهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي وَأَرْضُ وَالِدِي وَالِدِي اغْتَصَبَهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ عَبْدٌ أَوْ رَجُلٌ بِمِثْلِهِ مَالًا إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْلَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ وَأَرْضُ وَالِدِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۴۴ و ۳۶۲۲). إسناده ضعيف بهذه السبابة]. [راجع: ۲۲۱۸۷].

(۲۲۱۹۳) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ اور حضرموت کا ایک آدمی یمن کی ایک زمین کے بارے میں اپنا جھگڑالے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس نے اور اس کے باپ نے مل کر میری زمین غصب کر لی ہے، کندی کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ میری زمین ہے جو مجھے وراثت میں اپنے باپ سے ملی ہے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس سے اس بات پر قسم لے لیجئے کہ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میری اور میرے والد کی زمین ہے جسے اس کے باپ نے غصب کیا تھا، کندی قسم کھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کوئی مال حاصل کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذام میں مبتلا ہوگا، یہ سن کر کندی کہنے لگا کہ یہ زمین اسی کی ہے اور اس کے والد کی ہے۔

حَدِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۱۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أُمَّرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا [اخرجه النسائي في الكبرى (۸۹۹۵) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف].

(۲۲۱۹۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے ”پچھلے حصے میں آنے“ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۱۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَمْسَحُ الْمَسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً [صححه ابن حبان (۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳)]. قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۷، الترمذی: ۹۵۰). [انظر: ۲۲۱۹۶، ۲۲۲۰۱، ۲۲۲۰۳، ۲۲۲۰۶، ۲۲۲۱۲، ۲۲۲۱۳، ۲۲۲۱۴، ۲۲۲۱۵، ۲۲۲۱۹، ۲۲۲۲۵، ۲۲۲۲۶].

(۲۲۱۹۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۱۹۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۵۵۳ و ۵۵۴)].

(۲۲۱۹۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَحِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ [صححه ابن حبان (۴۱۹۸، ۴۲۰۰)]. قال البوصیری: هذا إسناد ضعيف. والحديث منكر لا يصح كما صرح بذلك البخاری والبخاری والنسائی وغير واحد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۹۲۴). قال شعيب: صحيح لغيره.

وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۲۱۹، ۲۲۲۰۹، ۲۲۲۱۸].

(۲۲۱۹۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۱۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ

بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِسْطِطَابَةَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱، ابن ماجه: ۳۱۵). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف]. [انظر:

[۲۲۲۱۶، ۲۲۲۰۵]

(۲۲۲۰۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے

جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا

عَلَى الْخِطَافِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَوْ اسْتَرْدَنَاهُ لَزَادْنَا [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر تین دن تک مسح کیا کرو، اگر ہم مزید دن

بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَذْبَارِهِنَّ [قال البخاری: وهو

وهم. وقال البيهقي: وأهل العلم بالحديث يروونه خطأ. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد رجاله ثقال].

(۲۲۲۰۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجکتا، لہذا تم

عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ سَمِعَهُ

يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَرَخَّصَ

لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكَايَهِنَّ وَالْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ مَرَّتَيْنِ يَذْكُرُ لِلْمُقِيمِ وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ

فِي مَسَافِرِهِ لَزَادَهُمْ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر

آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ

ثَابِتٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذِبَ بِهِ قَوْمٌ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ [صححه مسلم (۲۲۱۸)]. [تقدم في مسند سعد بن أبي وقاص: ۱۵۷۷].

(۲۲۲۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکومت۔

(۲۲۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِجْنَاءِ ثَلَاثَةٌ أَحْيَاءُ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [راجع: ۲۲۲۰۰].

(۲۲۲۰۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک سح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ يَعْنِي الْخَطِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يَقْبَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۷۶۳۲)]. قال شعيب: ضعيف لا اضطراب سند و متنه.

(۲۲۲۰۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، (نبی ﷺ نے فرمایا) روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی) اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا تَلْقَى الرُّوحَ وَأَلْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ

عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۷۱۴۹). كسابقه]. [انظر: ۲۲۲۲۲، ۲۲۲۲۹].
(۲۲۲۰۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَا قَتَا حَسَّانُ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْخَطِيمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعِي مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۲۰۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَفِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [اخرجه الدارمی (۲۳۳۶)]
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. نقل الترمذی، عن البخاری قوله: هذا حديث فيه اضطراب، وضعفه محمد جدا]. [انظر: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۱۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ لَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ لَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ لَيَقُولُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۱۵۰)]. قال شعيب: من الحديث صحيح].

(۲۲۲۱۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے، شیطان پوچھتا ہے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے اللہ نے، حتیٰ کہ شیطان یہ پوچھتا ہے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ کیفیت لاحق ہو تو اسے یوں کہنا چاہئے آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلِلْمُعْتَمِرِ يَوْمٌ وَلِلَّيْلَةِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر سح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور تمیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّعْمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَآبُو نُعَيْمٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُعْتَمِرِ يَوْمًا وَلِلَّيْلَةِ قَالَ وَآيَمُ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسَائِلِهِ لَجَعَلَهَا خُمْسًا وَقَالَ آبُو نُعَيْمٍ يَوْمٌ لِلْمُعْتَمِرِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۹) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور تمیم آدی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سال مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ عَنْ الْأَسْطِطَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [راجع: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۲۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا زَالَ جَدِّي كَالْمَا سَلَاخَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصَفَيْنَ فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ سَمِعْتُ

(۲۲۲۱۷) محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنی تلوار کو نیام میں روکے رکھا، لیکن جب جنگ صفین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی اور اتار لڑے کہ بالآخر شہید ہو گئے، وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُزَيْدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُصَيْنِ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ خُرَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْخَطِيمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَحْيِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ ثَلَاثًا لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْبَازِهِنَّ [راجع: ۲۲۲۱۹: ۲۲۲۱۸] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَكَمٌ وَحَمَّادٌ سَمِعَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيلِيِّ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ [راجع: ۲۲۲۱۹: ۲۲۲۱۹] حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنِ ابْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَفِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [راجع: ۲۲۲۲۱: ۲۲۲۲۰] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدِيلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ [راجع: ۲۲۲۲۲: ۲۲۲۲۱] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَنْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا يَلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى جَنْبِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۲: ۲۲۲۲۲] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيِ الْإِسْتِجَاءِ أَهْمًا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ

(۲۲۲۳۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو تین پتھر نہیں مل سکتے۔

(۲۲۲۳۴) قَالَ وَأَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهِمْ رَجِيعٌ

(۲۲۲۳۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُقِيمِ [راجع: ۲۲۱۹۵]

(۲۲۲۳۷) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ لِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا [راجع: ۲۲۱۹۵]

(۲۲۲۳۹) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی ﷺ اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۲۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُفَيْرٍ هُوَ ابْنُ فَارِسٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الشَّهَادَتَيْنِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى لِي الْمَنَامَ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى لِي الْمَنَامَ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۲۲۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاغَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَبْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَاسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْطِرُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيَسَاقِمُونَ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاغَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السُّؤْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاغَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ مَبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ فَابْتَعُهُ وَإِلَّا بَعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلْوِذُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيُّ وَهُمَا يَتَرَاوَعَانِ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَلِيَّ بَابِعْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَبَلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَلِيَّ بَابِعْتُكَ قَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَابِعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ [صححه

الحاكم (۱۷/۲)۔ قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۶۰۷، النسائی: ۳۰۱/۷)۔

(۲۲۲۲۸) عمارہ بن خزیمہ اپنے چچا سے ”جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے“ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا، اور قیمت ادا کرنے کے لیے اسے اپنے ساتھ لے کر چلے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار تیز تھی اور وہ دیہاتی ست ردی سے چل رہا تھا، راستے میں اس دیہاتی کو کچھ لوگ ملے جو اس سے گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے، کیونکہ انہیں تو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرید چکے ہیں، حتیٰ کہ ایک آدمی نے اسے گھوڑے کی جو قیمت لگائی، وہ اس قیمت سے زیادہ تھی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدا تھا، چنانچہ اس دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپ نے یہ گھوڑا لیتا ہے تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچنے لگا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دیہاتی کی یہ آواز سن کر رک گئے اور فرمایا کیا میں نے تم سے یہ گھوڑا خریدا نہیں لیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو آپ کو یہ گھوڑا نہیں بیچا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں بیچا، میں نے خود تم سے اسے خریدا ہے۔

دونوں میں اس بات پر ٹکرا ہونے لگی اور لوگ بھی جمع ہونے لگے، وہ دیہاتی کہنے لگا کہ کوئی گواہ پیش کیجئے جو اس بات

کی گواہی دے کہ اسے میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے؟ جو مسلمان بھی آتا وہ اس سے یہی کہتا کہ بخت! نبی ﷺ تو کہتے ہی وہ بات ہیں جو برحق ہو، اسی دوران حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے بھی دونوں کی تکرار سنی، اس مرتبہ جب دیہاتی نے گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے یہ گھوڑا نبی ﷺ کو بیچا تھا، نبی ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سچا ہونے کی بناء پر، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا سَكْنُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْحَسَنِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ أَنَّ خُزَيْمَةَ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَنْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَى خُزَيْمَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ قَالَ فَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَدَقَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَنْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۲۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَخُزَيْمَةَ الْكَلْبِيِّ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَنْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَرَ ذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ عَلَى جَنْبِهِ

(۲۲۲۳۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

حَدِيثُ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَشِيرٍ وَابْنَةَ أَبِي بَشِيرٍ يُخَذِّلَانِ عَنِ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِي الْحُمَّى تَرُدُّوهُمَا بِالْمَاءِ فَأَتَانَا مِنْ قُبْحِ جَهَنَّمَ

(۲۲۲۳۱) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بخار کے متعلق فرمایا کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ یہ جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يَبْقَيْنَ لِي رَقِيَّةٌ بَعِيرٌ فَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ وَلَا فَلَادَةً إِلَّا قُطِعتُ قَالَ إسماعيلُ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ [صححه البخاری (۳۰۰۵)، ومسلم (۲۱۱۵)، وابن حبان (۴۶۹۸)].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو نبی ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا کوئی قلابہ یا کسی بھی قسم کا قلابہ نہ لٹکایا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنبَأَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ بِالْبَطْحَاءِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْخُزِي فَرَجَعَتْ حَتَّى صَلَّى ثُمَّ مَرَّتْ

(۲۲۲۳۳) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انہیں نماز پڑھانے لگے تو ایک عورت وادی بطحاء میں سے گذری، نبی ﷺ نے اشارے سے اسے پیچھے رہنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ پیچھے چلی گئی اور جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تب وہاں سے گذری۔

(۲۲۲۳۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَأَى أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْلَى صَلَاةِ الصُّحَى حِينَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَعَابَ عَلَيَّ ذَلِكَ وَتَهَانَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصَلُّوا حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۲۳۴) سعید بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں طلوع آفتاب کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا، تو مجھے حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، انہوں نے اس وقت نماز پڑھنے کو معیوب قرار دیتے ہوئے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے اس وقت تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

حَدِيثُ هَذَا فِي

حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّكَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يَبْقَيْنَ لِي رَقِيَّةٌ بَعِيرٌ فَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ وَلَا فَلَادَةً إِلَّا قُطِعتُ قَالَ إسماعيلُ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ [صححه البخاری (۳۰۰۵)، ومسلم (۲۱۱۵)، وابن حبان (۴۶۹۸)].

به [قال الألباني: ضعيف (٤٣٧٧ و٤٤١٩) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن] [انظر: ٢٢٢٣٨، ٢٢٢٣٧]

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

حَلَقَتَا عَيْنَا حَلَقَتَا لَمَّا رَأَتْهُمَا أَيْ رَبَّ الْعَالَمِينَ حَلَقَتْ أَيْ كَتَمَتْ عَيْنَاهُمَا بِمَا رَأَتْهُمَا مِنْ عَظِيمِ الْعَذَابِ (٢٢٢)

Free download facility Videos, Audios & Books for Dawah purposes only From Jamia Resources Center Downloads

الرَّحْمَنِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هِزَالٍ أَنَّ هِزَالَ كَانَ اسْتَأْجَرَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يَقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ قَدْ أُمِلْتُ وَكَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُمْ وَإِنَّ مَاعِزًا وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَ هِزَالَ فَعَدَّعَهُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ عَنِّي أَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ فَلَمَّا عَصَتْهُ مَسَّ الْحِجَارَةُ انْطَلَقَ يَسْعَى فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ يَلْحَقِي جَزُورٍ أَوْ سَاقٍ بِحِمِيرٍ فَضَرَبَهُ بِهِ فَصَرَعه فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ يَا هِزَالُ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِغُوبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۳۳۶) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے یہاں نوکری کرتے تھے، والد کی ایک باندی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، وہ ان کی بکریاں چرا یا کرتی تھی، ماعز اس کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ شاید تمہارے متعلق قرآن میں کوئی حکم نازل ہو جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس یا انس بن نادیہ مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا ہزال! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلِمَ عَلَيَّ كِتَابُ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ مَرَّةً فَلَمَّا عَصَتْهُ الْحِجَارَةُ أَجْزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ أَوْ أَنَسُ بْنُ نَادِيَةَ فَرَمَاهُ بِوُطَيْفٍ حِمَارٍ فَصَرَعه فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِأَمْرِهِ فَقَالَ لَمَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ لَيْتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا هِزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِغُوبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ [راجع: ۲۲۲۳۵]

(۲۲۳۳۷) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر

کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے توبہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ فِي حَبْرِهِ قَالَ فَلَمَّا فَجَرَ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَلَقِيَهُ يَا هِزَالُ أَمَا لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِ [راجع: ۲۲۲۳۵]۔

(۲۲۲۳۸) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے توبہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مَاعِزِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۳۹) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے توبہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۴۰) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَيَحْكَ يَا هِزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِغِيٍّ مَاعِزًا بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۴۰) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے توبہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

حَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ قَالَ

كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَافْتَرَبَتْ [صححه مسلم (۸۹۱)، وابن حبان (۲۸۲۰)] . [انظر: ۲۲۲۵۶]۔

(۲۲۲۳۱) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نماز عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ ق اور سورۃ قمر سے۔

(۲۲۲۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيِّ ثُمَّ الْجَنْدَعِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُثَيْنٍ قَالَ وَكَانَ لِلْكَفَّارِ سِدْرَةٌ يَمْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيَعْلُقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يَقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ لَمَعَرْنَا بِسِدْرَةِ خَضِرَاءَ عَظِيمَةٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ فَجَاهِلُونَ إِنَّهَا لَسُنَنٌ لَتَرْكَبَنَّ سُنَنٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةَ سُنَّةٍ [صححه ابن حبان (۶۰۲)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۱۸۰)]. [انظر: ۲۲۲۴۵، ۲۲۲۴۷].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکتے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ نَصِينَا بِهَا مَخْمَصَةً فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِنُوا بَقَلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا [صححه الحاكم (۱۲۵/۴) قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۲۴۶].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ آتَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عُدْنَا أَبَا وَائِلٍ الْبَكْرِيَّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبَدْرِيُّ فِي وَجْهِهِ الْإِدَى مَاتَ فِيهِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه ابو يعلى

(۲۲۲۴۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھتے تھے۔ رضی اللہ عنہ

(۲۲۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا هَذِهِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكَفَّارِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ وَكَانَ الْكَفَّارُ يُنَوِّطُونَ بِسِلَاحِهِمْ بِسِدْرَةٍ وَيَعْكِفُونَ حَوْلَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ إِنَّكُمْ تَرَكِبُونَ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۴۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ نَصِينَا بِهَا الْمَخْمَصَةَ فَمَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ إِذَا لَمْ تَضْطَجِعُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِنُوا فَهَأُنَاكُمْ بِهَا [راجع: ۲۲۲۴۳]

(۲۲۲۴۶) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ فَلَمْ نَكِرْ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَمَعْمَرٌ أَتَمَّ حَدِيثًا [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۴۷) حدیث نمبر (۲۲۲۴۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنِيُّ قَالَا لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ

فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَبِهَا نَاسٌ يَعْصِدُونَ إِلَى الْبَاتِ الْغَنَمِ وَأَسْنِمَةَ الْإِبِلِ فَيَجْبُونَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [صححه الحاكم (۲۳۹/۴)]. قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۸۵۸، الترمذی: ۱۴۸۰). قال شعيب: حسن. [انظر بعده].

(۲۲۲۳۸) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجْبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْبَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [راجع ما قبله].

(۲۲۲۳۹) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۵۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهِ حَاجَتُهُ هَذِهِ ثُمَّ ظَهَرَ الْحُصْرُ [قد صحح اسنادہ ابن حجر]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۷۲۲) قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد [انظر: ۲۲۲۵۰].

(۲۲۲۵۰) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَيَحْدِّثُنَا فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٌ وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

(۲۲۲۵۱) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب وحی نازل ہوتی تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور

نبی ﷺ ہم سے وہ آیت بیان فرما دیتے، چنانچہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے مال اس لئے اتارا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے چاندی کی دو وادیاں بھی ہوں تو وہ ایک اور کی تمنا کرے گا، اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو توبہ کر لیتا ہے، اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي مُرَّةَ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحُلْقَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّالِثُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَبَرٍ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَّا الَّذِي جَاءَ فَجَلَسَ فَأَوَى قَاوَاهُ اللَّهُ وَالَّذِي جَلَسَ مِنْ وَرَائِكُمْ فَاسْتَحَى فَاسْتَحَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الَّذِي انْطَلَقَ رَجُلٌ أَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۶۶)، ومسلم (۲۱۷۶)، وابن حبان (۸۶)].

(۲۲۵۲) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمیوں کا وہاں سے گزر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا، اسے لوگوں کے حلقے میں تھوڑی سی جگہ نظر آئی، وہ وہیں بیٹھ گیا، دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا آدمی واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو یہاں آ کر بیٹھ گیا، اس نے ٹھکانہ پکڑا اور اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا، اور جو تمہارے آخر میں بیٹھا، اس نے حیا کھائی سو اللہ نے بھی اس سے حیا کھائی اور جو شخص چلا گیا تو اس نے اعراض کیا، سو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً بِالنَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۵۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔

(۲۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبُدْرِيُّ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۲۲۵۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانِ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَّازُ وَرَدِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظَهَرَ الْحَضَرُ [راجع: ۲۲۲۵۰]۔

(۲۲۲۵۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ازواجِ مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَا لَنَا فُلَيْحٌ عَنْ صَمْرَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَالَ سُرَيْجٌ بِمِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُرُوجِ قَالَ فَقُلْتُ قَرَأَ أَفْتَرَبْتَ السَّاعَةَ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ وَوَقَّ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ [راجع: ۲۲۲۴۱]۔

(۲۲۲۵۶) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ ق اور سورۃ قمر سے۔

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ سُرْجَسٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَذْوَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۴۴]۔

(۲۲۲۵۷) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرضِ الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَفْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي مِنْ زَرْعٍ أَوْ ضَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ فَيَرَأُ قَالَ السَّائِبُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ

هَذَا الْمَسْجِدِ [انظر: ۲۲۲۶۳]. [صححه البخاری (۲۳۲۳)، ومسلم (۱۵۷۶)].

(۲۲۲۵۸) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکاریار پوڑ کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جُفَيْرٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَجْلِسِ اللَّيْثِيِّينَ يَذْكُرُونَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ فَرَسَهُ أَعْيَتْ بِالْعَقِيقِ وَهُوَ فِي بَعْثٍ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ يَسْتَحْمِلُهُ فَرَعَمَ سُفْيَانُ كَمَا ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ يَتَنَبَّئُ لَهُ بَعِيرًا فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا عِنْدَ أَبِي جَهْمٍ بَيْنَ حَدِيقَةِ الْعَدَوِيِّ فَسَامَهُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْمٍ لَا أَبِيعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ خُذْهُ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ أَخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَنَرَ الْإِهَابِ رَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ الْبُيْئَانُ أَنْ يَأْتِيَ هَذَا الْمَكَانَ وَيُوشِكُ الشَّامُ أَنْ يَفْتَحَ قَلْبِيَّةَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَلَدِ فَيُعْجِبَهُمْ رِيفُهُ وَرَحَاؤُهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقُ قَلْبِيَّ قَوْمٍ يَسُونُ فَيَحْتَمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي صَاعِنَا وَأَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي مَدَنَانَا وَمِثْلَ مَا بَارَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

(۲۲۲۵۹) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وادی عقیق میں پہنچ کر ایک مرتبہ ان کا گھوڑا چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا، وہ اس لشکر میں شامل تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کی درخواست لے کر واپس آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اونٹ کی تلاش میں نکلے، لیکن کہیں سے اونٹ نہ مل سکا، البتہ ابو جہم بن حذیفہ عدوی کے پاس ایک اونٹ نظر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا، لیکن ابو جہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے ہاتھ فروخت تو نہیں کرتا، البتہ آپ اسے لے جائیے اور جسے چاہیں اس پر سوار ہونے کی اجازت دے دیں، ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ابو جہم سے لے لیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے، جب بڑا ہاب پر پہنچے تو ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب بلند و بالا عمارتیں اس جگہ تک بھی پہنچ جائیں گی، اور شام فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر عراق بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرتا ہوں کہ وہ ہمارے

صاح اور مد میں اسی طرح برکت عطا فرمائے جیسے اہل مکہ کو عطاء فرمائی ہے۔

(۲۲۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الْهَمْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَابِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [صححه البخاری (۱۸۷۵)، ومسلم (۱۳۸۸)].

(۲۲۳۶۰) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۳۶۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَابِي قَوْمٌ يُسُونُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۲۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ بِالْمُوسِمِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْتَحُونَ الشَّامَ فَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُسُونُ قَالَ كُلُّهَا فَتَحُوا وَقَالَ يُسُونُ

(۲۲۳۶۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۳۶۳) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنْوَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ نَابِسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ [راجع: ۲۲۲۵۸].

(۲۲۳۶۳) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکار یا روڑ کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سب کہتے ہیں

کہ میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

حَدِیثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں

(۲۲۲۶۴) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ قَالَتْ سَفِينَةُ أُمِّسِكَ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِتِّينَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشْرَ سِنِينَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اثْنَيْ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر: ۲۲۲۶۸، ۲۲۲۶۷]. [صححه ابن خبان (۶۶۵۷، و ۶۹۴۳)، والحاكم (۷۱/۳)]. وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۶۴۶ و ۶۴۷، الترمذی: ۲۲۲۶). قال شعيب: اسنادہ حسن.

(۲۲۲۶۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ مَبْرُكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا سَاطَ نَاقَتَهُ بِجَذَلٍ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا

(۲۲۲۶۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی اونٹنی کو ایک تیز دھار لکڑی سے ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۲۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّهَا كَانَتْ يَحْمِلُ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [انظر: ۲۲۲۷۰، ۲۲۲۷۴، ۲۲۲۷۸].

(۲۲۲۶۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چونکہ وہ بہت سا بوجھ اٹھالیا کرتے تھے اس لئے نبی ﷺ نے ان سے کہہ دیا کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہو۔

(۲۲۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلَيْهِ أَسَدٌ فَصَنَعُوا لَهُ كَهَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَأَدْعِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَجَاءَ فَأَخَذَ بَعْضَادَتِي الْبَابَ فَإِذَا قِرَامٌ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي اتَّبَعُهُ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ قَالَ فَبِعَهُ فَقَالَ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لَيْسَ لِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرْوُوفًا [صححه ابن حبان (۶۳۵۴)]. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۳۷۵۵، ابن ماجه: ۳۳۶۰). [انظر: ۲۲۲۷۱، ۲۲۲۷۹، ۲۲۲۸۰].

(۲۲۲۶۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، نبی ﷺ نے جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے یا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا "جو آ راستہ و مقش ہو" مناسب نہیں ہے۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ الْمُلْكُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۲۶۴].

(۲۲۲۶۸) حدیث نمبر (۲۲۲۶۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ مَوْلَى لَامٍ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى وَادٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُعَبِّرُ النَّاسَ أَوْ أَحْمِلُهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ الْيَوْمَ إِلَّا سَفِينَةً أَوْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةٌ قِيلَ لَشَرِيكِ هُوَ سَفِينَةُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۲۲۲۶۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، ہم ایک وادی میں پہنچے، میں لوگوں کا سامان اٹھا کر اسے عبور کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُلَّمَا أَغْبَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَلْقَى عَلَى سَيْفِهِ وَتَرَسَهُ وَرَمَعَهُ حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةٌ [راجع: ۲۲۲۶۶].

(۲۲۲۷۰) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَهُ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَرْنَا نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ فِدَعُوهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابَ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ لِمَ رَجَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّفًا [راجع: ۲۲۲۶۷].

(۲۲۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی علیہ السلام کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو بلا بھیجا، نبی علیہ السلام تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی علیہ السلام اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے لیے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَعْتَقْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطْتُ عَلَى أَنْ أَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ [انظر: ۲۷۲۴۷].

(۲۲۲۷۲) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ تا حیات نبی علیہ السلام کی خدمت کرتا رہوں گا۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْقُبَسِيُّ كُوفِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمِّي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكَ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ وَأَمْسِكَ خِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْخُلَفَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ يَتَّفِقُ لَهُمْ ثَلَاثُونَ [راجع: ۲۲۲۶۴].

(۲۲۲۷۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۷۴) قُلْتُ لِسَعِيدِ ابْنِ لَقِيْتِ سَفِينَةَ قَالَ لَقِيْتُهُ بِطَنْ نَخْلٍ فِي زَمَنِ الْحِجَابِ فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ ثَمَانِ لَيَالٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا أَسْمُكَ قَالَ مَا أَنَا بِمُخْبِرِكَ سَمَّانِي رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفِينَةً قُلْتُ وَلَمْ سَمَّاكَ سَفِينَةً قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقُلَّ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ لِي ابْسُطْ كِسَانَكَ فَبَسَطْنَاهُ فَبَعَثُوا فِيهِ مَتَاعَهُمْ ثُمَّ حَمَلُوهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْتَ سَفِينَةٌ فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وَفَرَّ بَعِيرٌ أَوْ بَعِيرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةٍ مَا قُلْتُ عَلَى إِلَّا أَنْ يَجُفُوا [راجع: ۲۲۲۶۶]۔

(۲۲۲۷۴) راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبہ سے پوچھا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا حجاج بن یوسف کے زمانے میں بطنِ نخلہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی، اور میں آٹھ راتیں ان کے یہاں مقیم رہا تھا، اور ان سے نبی ﷺ کی احادیث پوچھتا رہا تھا، میں نے ان سے ان کا نام بھی پوچھا لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ میں نہیں بتا سکتا، بس نبی ﷺ نے میرا نام سفینہ ہی رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ نبی ﷺ نے آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سامان نے بہت زیادہ بوجھ پیدا کر دیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اسے بچھالیا، لوگوں نے اپنا سارا سامان اس پر رکھا اور وہ گھڑی میرے اوپر لاد دی، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے اٹھا لو کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہی ہو، اس دن اگر مجھ پر ایک دو نہیں، سات اونٹوں کا بوجھ بھی لاد دیا جاتا تو مجھے کچھ بوجھ محسوس نہ ہوتا الایہ کہ وہ مجھ پر زیادتی کرتے۔

(۲۲۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حُشْرَجُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ حَدَّثَ الدَّجَالُ أَنَّهُ هُوَ أَعَزُّ عَيْنِهِ الْيُسْرَى بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرُهُ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَخْرُجُ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذَلِكَ فَتَنَةٌ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَنَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَنَسْتُ أَحْيِي وَأَمِيتُ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَائِكَيْنِ كَذَبْتَ مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ فَيَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيُطْغَنُونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَالُ وَذَلِكَ فَتَنَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا فَيَقُولُ هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عَقَبَةِ أَيْقٍ

(۲۲۲۷۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو! اس کی باتیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کے پاس جنت اور جہنم کی تمثیلی دو وادیاں ہوں گی، اس کی جہنم دراصل جنت اور جنت دراصل جہنم ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو دونوں کے مشابہہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں اور ان کے آباؤ اجداد کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں

جانب اور یہ ایک آزمائش ہوگی۔

پھر دجال کہے گا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندگی اور موت نہیں دیتا؟ ان میں سے ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے لیکن یہ بات اس کے ساتھی فرشتے کے علاوہ کوئی انسان نہ سن سکے گا، اس کا ساتھی اس سے کہے گا کہ تم نے سچ کہا، اس کی آواز لوگ سن لیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہوگی، پھر وہ روانہ ہوگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جا پہنچے گا لیکن اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی، اور وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے، پھر وہ وہاں سے چل کر شام پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ”افیق“ نامی گھاٹی کے قریب ہلاک کروادے گا۔

(۲۳۲۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ قَالَ أَبِي وَاسْمَاهُ عَلِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضُّهُ الْمُدَّ وَيَغْسِلُهُ الصَّاعَ مِنَ الْجَنَابَةِ [أخرجه الدارمی (۶۹۴) وابن ماجہ (۲۶۷) والترمذی (۵۶)]

(۲۳۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کے لئے ایک مد پانی رکھتے تھے اور غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی رکھتے تھے۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ [صححه مسلم (۳۲۶)]

(۲۳۲۷۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ قَالَ فَكَانَ كُلُّنَا أَعْيَا رَجُلٍ الْقَى عَلَى نَبَاهِهِ تَرُسًا أَوْ سِفَا حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [راجع: ۲۳۲۶۶]

(۲۳۲۷۸) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی ٹکوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي لَوْ دَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْنَاهُ فَبَجَاءَ فَأَخَذَ بَعْضَادَتِي الْبَابِ وَقَدْ ضَرَبْنَا قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَاَنْظُرْ مَا رَجَعَهُ قَالَ مَا رَدَّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرُوقًا [راجع: ۲۳۲۶۷]

(۲۳۲۷۹) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس

کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و نقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۳۳۸۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ قَالَ لَيْسَ لِيْسِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَزُودًا [راجع: ۲۲۲۶۷]۔

(۲۲۲۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۳۳۲۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا إِنْسَانٌ مُخَدَّجٌ ضَعِيفٌ لَمْ يَرْعَ أَهْلُ الدَّارِ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا وَكَانَ مُسْلِمًا فَرَفَعَ شَأْنَهُ سَعْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَذِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أضعَفُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةَ قَتَلْنَاهُ قَالَ فَخَذُّوا لَهُ عِنَاكَلًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاحٍ فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً وَخَلُّوا سَبِيلَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال

الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۵۷۴) والطبرانی في الكبير (۵۵۲۱) والبيهقي في الكبير: ۸/۲۳۰]۔

(۲۲۲۸۱) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق تھا اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک چمچا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

حَدِيثُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي

الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ لَمْ تَتَفَقَّ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيَّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)].

قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۸۴، ۲۲۲۸۵، ۲۲۶۳۲].

(۲۲۲۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکھوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے انہیں جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔

(۲۲۲۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْشِدُ الشُّعْرَ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی مسجد میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی۔

(۲۲۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يُعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ عَلَى حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ حَسَّانُ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ قَالَ فَأَنْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کی مراد نبی ﷺ ہیں۔

(۲۲۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَمْرًا عُمَرُ بِهِ فَلَحَظَهُ فَقَالَ حَسَّانُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَازَ وَتَرَكَهُ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکھوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

حَدِيثُ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ ”جو آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں

(۲۲۲۸۶) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَبِيرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيِّئًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَخْبَرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْنِيِّ الْمَتَاعِ [صححه الحاكم (۱۳۱/۲) وابن حبان (۴۸۳۱) قال الألباني: حسن (ابوداود: ۲۷۳۰، ابن ماجه: ۲۸۵۵، الترمذی: ۱۵۵۷). قال شعيب: اسناده صحيح]. [انظر بعده].

(۲۲۲۸۶) حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلواریں لٹکادی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا۔

(۲۲۲۸۷) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةٍ وَأَنَّثِي عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ وَكَانَ يُفَضَّلُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ سَادَتِي خَبِيرَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ سَيِّئًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْنِيِّ الْمَتَاعِ قَالَ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَطْرَحُ مِنْهَا كَذًا وَكَذَا وَارْقِ بِمَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ [راجع ما قبله].

(۲۲۲۸۷) حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلواریں لٹکادی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا اور میں نے نبی ﷺ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس سے میں زمانہ جاہلیت میں مجنوں کو جھاڑا کرتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس میں سے یہ یہ کلمات حذف کر دو اور باقی سے جھاڑ لیا کرو۔

(۲۲۲۸۸) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِي نُزَيْدُ الْهَجْرَةِ حَتَّى أَن دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَخَلَفُونِي فِي ظَهْرِهِمْ قَالَ قَالَ فَأَصَابَنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لِي لَوْ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتَ مِنْ نَمَرٍ حَوَائِطُهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا

لَقَطَعْتُ مِنْهُ قَنُوبَيْنِ فَأَتَانِي صَاحِبُ الْحَانِطِ فَأَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَهُ خَبْرِي وَعَلَى ثَوْبَانِ فَقَالَ لِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ خُذْهُ وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَانِطِ الْأَخَرَ وَخَلَّى سَبِيلِي [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۷)]

(۲۲۲۸۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، اس وقت میرے جسم پر دو کپڑے تھے، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سب سے بہتر کون سا ہے؟ میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تم رکھو اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے کر مجھے چھوڑ دیا۔

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ عَنْ أَبِي اللُّحَمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُفْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو [صححه الحاكم (۳۲۷/۱)]. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۵۵۷، النسائی: ۱۵۸/۳).

(۲۲۲۸۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيُّوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزُّورَاءِ فَإِنَّمَا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفِّهِ لَا يَجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ مُقْبِلٌ بِيَاطِنٍ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ [صححه ابن حبان (۸۷۹)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۱۶۸). [انظر بعده].

(۲۲۲۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا ہوا تھا کہ سر سے اوپر نہ جائیں اور ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي النَّخَعِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مَثْلَهُ [راجع ما قبله].
(۲۲۲۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرُو بْنِ الْحَقِيقِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حنق خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۲) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ كِذَابَتَهُ هَمَمْتُ وَإِنَّمَا اللَّهُ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عُمَرُو بْنُ الْحَقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْقَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۳۵۳/۴) قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۶۸۸)]. [انظر: ۲۲۲۹۳، ۲۲۲۹۴، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲].

(۲۲۲۹۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحکم رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارِءُ أَبُو عُمَرَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقَيْسَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فَالْقَى لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَخِي جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَلَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ أَخِي عُمَرُو بْنُ الْحَقِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ آمَنَ مُؤْمِنًا عَلَى دِمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِينَ بَرِيءٌ

(۲۲۲۹۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل رضی اللہ عنہ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحکم رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

(۲۲۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا عَرَفْتُ كِذَابَتَهُ هَمَمْتُ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَلَذَكَرْتُ

حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْهُ عُمَرُو بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۲۹۴) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل رضی اللہ عنہ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا، میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَكَمِ الْخُزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قِيلَ وَمَا اسْتَعْمَلَهُ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مِنْ حَوْلِهِ [صححه ابن حبان (۳۴۲)، والحاكم (۳۴۰/۱)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۲۲۲۹۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے، کسی نے پوچھا استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کی موت سے پہلے اس کے لئے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَذَافَةَ السَّهْمِيَّ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مَنَىٰ فَيَصِيحَ فِي النَّاسِ لَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ لِإِنِّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَنَادِي بِذَلِكَ [أخرجه النسائي في الكبرى (۲۸۸۰)]. قال شعيب: مرفوعه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف۔

(۲۲۲۹۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ ایام تشریق میں کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی سواری پر اس اعلان کی منادی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ أَبُوهُ

أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ تَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا أَكْرَمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ [اخرجه عبدالرزاق (۹۷۵۴)۔ قال شعيب: اسناده صحيح]۔

(۲۲۲۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک دن خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، شہداء احد کی بخشش کی دعا کی اور فرمایا اے گروہ مهاجرین! تمہاری تعداد میں اضافہ ہوگا اور انصار کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا، انصار میرا راز ہیں جن کے یہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، ان کے معززین کی عزت کرنا اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرنا، کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے اور اب تو ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔

حَدِيثُ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ السَّدُوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الرَّقَّيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْعُبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّدُوسِيَّ يَعْنِي ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَايَعَةِ قَالَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ أَقِيمَ الصَّلَاةَ وَأَنْ أُوَدِّيَ الزَّكَاةَ وَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَأَنْ أُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا اثْنَانِ فَوَاللَّهِ مَا أَطِيقُهُمَا الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ فَإِنَّهُمْ رَعَمُوا أَنَّهُ مَنْ وَلِيَ الدُّبُرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ فَأَخَافُ أَنْ حَضَرْتُ تِلْكَ جَشَعْتُ نَفْسِي وَكَرِهْتُ الْمَوْتَ وَالصَّدَقَةَ فَوَاللَّهِ مَا لِي إِلَّا غَنِيمَةٌ وَعَشْرُ ذُوْدٍ مِنْ رَسَلِ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ قَالَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ فَلِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَبَايَعُكَ قَالَ فَبَايَعْتُ عَلَيْهِنَ كُلَّهِنَّ

(۲۲۲۹۸) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بیعت اسلام کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے سامنے شرائط بیعت بیان فرمائیں یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ میں نماز قائم کروں، زکوٰۃ ادا کروں، فرض حج کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور راہ خدا میں جہاد کروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو چیزوں کی تو بخدا مجھ میں طاقت نہیں ہے ایک جہاد اور دوسرا صدقہ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص میدان جنگ سے پشت پھیرتا ہے، وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس آتا ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کسی جنگ

میں حاضر ہوں اور میرا نفس ڈر جائے اور میں موت کو ناپسند کرنے لگوں (تو اللہ کی ناراضگی میرے حصے میں آئے گی) اور جہاں تک صدقہ (زکوٰۃ) کا تعلق ہے تو بخدا میرے پاس تو صرف چند بکریاں اور دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کی سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں، اس پر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ کو ہلا کر فرمایا نہ جہاد اور نہ صدقہ؟ تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بیعت کرتا ہوں، چنانچہ میں نے ان تمام شرائط پر بیعت کر لی۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْمٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ بِشِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّيِّئَتَيْنِ أَفْهَمَا [راجع: ۲۱۰۶۵]۔

(۲۲۲۹۹) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتیاں پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے سستی جوتیوں والے! انہیں اتار دے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنِ لَقِيطٍ سَمِعْتُ إِيَادَ بْنَ لَقِيطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ يَقُولُ إِنَّ بَشِيرًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَكُلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ أَحَدُهَا أَوْ فِي شَهْرٍ وَأَمَّا أَنْ لَا تَكُلَ أَحَدًا فَلَعَمْرِي لَأَنْ تَكُلَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُتَ۔

(۲۲۳۰۰) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ”لعلی“ کہتی ہیں کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ پوچھا کہ میں جمعہ کا روزہ رکھ سکتا ہوں اور یہ کہ اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کا خصوصیت کے ساتھ روزہ نہ رکھا کرو، الایہ کہ وہ ان دنوں یا مہینوں میں آ رہا ہو جن میں تم روزہ رکھ رہے ہو، اور باقی رہی یہ بات کہ کسی سے بات نہ کرو تو میری زندگی کی قسم! تمہارا کسی اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمَيْنِ مُوَاصِلَةً فَمَنْعَنِي بَشِيرٌ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَقَالَ عَفَّانُ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَلَكِنْ صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقُوا الصَّيَّامَ إِلَى اللَّيْلِ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَافْطَرُوا [اخرجه عبد بن حميد (۴۲۹)۔ قال شعيب: اسنادہ صحيح]۔

(۲۲۳۰۱) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ”لعلی“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دو دن لگاتار روزے رکھنا چاہے تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس طرح عیسائی کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ ”روزہ رات تک رکھو“ اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا کرو۔

(۲۲۲.۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ لَقِيطِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَكَانَ قَدْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ زَحَمٌ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا [كسابقه].

(۲۲۳.۲) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام زحمت تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲.۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَارِثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَهُمْ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً

(۲۲۳.۳) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سود کا وہ ایک درہم جو انسان جانتے بوجھتے کھاتا ہے، ۳۶ مرتبہ بدکاری سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

(۲۲۲.۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَأَنْ أَرَى ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُلَ دَرَهُمْ رَبًّا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنِّي أَكَلْتُهُ حِينَ أَكَلْتُهُ رَبًّا (۲۲۳.۴) کعب احبار کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ۳۳ مرتبہ بدکاری کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھاؤں۔

(۲۲۲.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَاطِطِ يَعْنِي أَنَّهُ تَيَمَّمَ

(۲۲۳.۵) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اس وقت نبی ﷺ نے پیشاب کیا تھا لہذا اسے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ پہلے دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کیا (پھر اسے جواب دیا)

(۲۲۲.۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ ابْنَ أَبِي

عَامِرِ ابْنِ الْفَيْسَلِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمِيرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضَعَ عَنْهُ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ إِصْحَاحَهُ ابْنُ

خزيمة (۱۵، ۱۳۸)، والحاكم (۱/ ۱۵۶). قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۴۸).

(۲۲۳۰۶) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ بتائیے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو ہر نماز کے لئے وضو قرار دیتے ہیں خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو تو وہ کس سے نقل کرتے ہیں؟ عبید اللہ نے بتایا کہ ان سے حضرت اسماء بنت زید نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کا حکم دیتے تھے خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو، جب یہ بات نبی ﷺ کو مشکل معلوم ہوئی تو ہر نماز کے وقت صرف مسواک کا حکم دیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا الا یہ کہ انسان بے وضو ہو، چونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر ہر نماز کے وقت وضو کرنے کی طاقت پاتے تھے اس لئے وہ اپنے انتقال تک اس پر عمل کرتے رہے تھے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِشْرِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَصَلْ خَلْفَ إِمَامٍ كَانَ أَوْجَزَ مِنْهُ صَلَاةً فِي تَمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [انظر: ۲۲۳۱۰].

(۲۲۳۰۷) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

(۲۲۳۰۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصْبِحِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ بَيْنَا نَسِيرُ فِي دَرْبٍ فَلَمِيَّةٌ إِذْ نَادَى الْأَمِيرُ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيُّ رَجُلٌ يَقُودُ فَرَسَهُ فِي عِرَاضِ الْجَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَرَكِبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ لَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهَمَّا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

(۲۲۳۰۸) ابو مصبح اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ”درب قلمیہ“ نامی جگہ میں چل رہے تھے کہ ہمارے امیر حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی نے پکارا ”جو پہاڑ کی چوٹی میں اپنے گھوڑے کو ہانکتے ہوئے لیے جا رہے تھے“، کہ

اے ابو عبد اللہ! آپ سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، وہ دونوں جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ (۲۲۳۰۹) حضرت مالک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْخَزَاعِيُّ عَنْ حَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ يَوْمَ النَّاسِ أَخَفَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۳۰۷] (۲۲۳۱۰) حضرت مالک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ بلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

حَدِيثُ هُلْبِ الطَّائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُذْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنْ الطَّعَامِ طَعَامًا اتَّحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن (ابو داود: ۳۷۸۴، ابن ماجہ: ۲۸۳۰، الترمذی: ۱۵۶۵)]. قال شعيب: اسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۳۱۲، ۲۲۳۱۵، ۲۲۳۱۸، ۲۲۳۲۰، ۲۲۳۲۵].

(۲۲۳۱۱) حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ کھانے کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے گھن آتی ہے اور میں اس میں حرج محسوس کرتا ہوں، تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۱۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْفِصْلِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابو داود: ۱۰۴۱، ابن ماجه: ۸۰۹

و ۹۲۹، الترمذی: ۲۵۲ و ۳۰۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((يضع هذه على صدره)) وهذا اسناد ضعيف [انظر: ۲۲۳۱۴، ۲۲۳۱۶، ۲۲۳۱۹، ۲۲۳۲۱، ۲۲۳۲۲، ۲۲۳۲۳، ۲۲۳۲۴، ۲۲۳۲۸، ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۱].

(۲۲۳۱۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔

(۲۲۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۱۴) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا، میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجْنَ أَوْ لَا يَحِجْنَ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۱۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۶) قَالَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَيَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۱۶) اور نبی ﷺ دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے تھے اور بائیں جانب سے بھی اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَمِيعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ قَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدَكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطيالسي (۱۰۸۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناده [انظر: ۲۲۳۲۹، ۲۲۳۲۶].

(۲۲۳۱۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْهَلْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۱۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت مبتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو اور میں نے نبی ﷺ کو ایک ہاتھ دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۳۱۹) قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]. (۲۲۳۱۹) اور میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى قَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۲۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت مبتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَاقِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۲۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۲۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا

(۲۲۳۲۳) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۲۳۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا

(۲۲۳۲۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۵) حَدَّثَنَا مُعْرِزُ بْنُ عَوْْنٍ عَنْ عَوْْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ كُلُّ مَا ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ فَلَا يَحْجِجَنَّ فِي صَدْرِكَ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۲۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهُ رُغَاءٌ قَالَ يَقُولُ يَصِيحُ [راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۶) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْهُلْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَى شِقَائِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ الْهُلْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَائِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس

جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِيزَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارُ

[راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۹) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۳۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَتَلَ مِنَ الصَّلَاةِ انْفَتَلَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۳۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتے تو دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے اور بائیں جانب سے بھی۔

حَدِيثُ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ مِيتَةَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(۲۲۳۳۲) حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت کا فیصلہ فرماتا ہے (تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور) وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ حَدَّثَنَا حُدَيْجُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَرُ لَأَحَدٍ يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا حُبِبَتْ إِلَيْهِ وَجُعِلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(۲۲۳۳۳) حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت

(۳۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مِثْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ تَمُوتْهَا وَتَعَالَى النَّاسُ بِخُلُقِي حَسَنٍ وَقَالَ وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَمْتُ أَنْ أَقْبَلَ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِخُلُقِي حَسَنٍ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ:

حسن صحیح. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۹۸۷). [انظر: ۲۲۴۰۹].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا معاذ! گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالْتَمَرِ

(۲۲۳۳۸) موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ گندم، جو، کشمش اور کھجور میں سے بھی زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرَى عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ حَطَّ الْأَرْضِ [انظر: ۲۲۳۴۰، ۲۲۴۶۸].

(۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں۔

(۲۲۳۴۰) وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۳۹].

(۲۲۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِذْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اتَّقِ مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَا يَعْذِبُهُمْ [صححه البخاری (۲۸۵۶)، ومسلم (۳۰) وابن حبان (۲۱۰)] [انظر: ۲۲۳۴۴].

(۲۲۳۴۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الثَّوَالِيسِ بْنِ فُهَيْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتِي وَفَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَمَوْتُ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَفَقَاصِ الْغَنَمِ وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ فِي ثَمَانِينَ بَنَدًا تَحْتَ كُلِّ بَنَدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [اخرجه الطبراني في الكبير (٢٤٤)]. قال شعيب: صحيح لغيره

وهذا اسناد ضعيف.

(۲۲۳۴۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ چیزیں علامات قیامت میں سے ہیں، میری وفات، بیت المقدس کی فتح، موت کی وبا پھیل جانا جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے، ایک ایسی آزمائش جس کی جنگ ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گی، نیز یہ کہ کسی شخص کو ایک ہزار بھی دے دیئے جائیں تو وہ ناراض ہی رہے، اور رومی لوگ مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی کریں اور اسی جھنڈوں کے تحت مسلمانوں کی طرف پیش قدمی کریں جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔

(۳۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ رِدْفَهُ عَلَى حِمَارٍ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْلَبَهُمْ [انظر: ۲۲۴۰۸، ۲۲۴۴۷]

(۲۲۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا يَعْذِبَهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ

Free downloading facility of Videos Audios & Books for DAWAAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

دَعَهُمْ يَعْمَلُوا [راجع: ۲۲۳۴۱].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذٍ بَنِي حَنْزَلَةَ [انظر: ۲۲۳۵۴] (۲۲۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [اخرجه عبد بن حميد (۱۲۸)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۴۵۰، ۲۲۴۶۶].

(۲۲۳۴۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ (۲۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرَهَا وَذَلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَمَّتَهُ [انظر: ۲۲۳۸۶، ۲۲۳۶۲، ۲۲۴۱۲، ۲۲۴۲۰، ۲۲۴۲۱].

(۲۲۳۴۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے، یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے، اور اس سفر میں نبی ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا، راوی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ نبی ﷺ چاہتے تھے کہ ان کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

(۲۲۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَّانِ بْنِ الْكَاكِجِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ بِالْبَصْرَةِ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخِ أَبِيضِ الرَّاسِ وَاللَّحْيَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَاكُمُ إِلَى قَلْبِ مُوَفِّي إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ عَفَوْنِي قَالَ لَا تُعَفِّوهُ وَلَا تُؤْتِيَهُ دَعْوَهُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُ ذَاكَ مِنْ مُعَاذٍ يَذْبُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً

يَأْتُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ [صححه الحاكم (۲/۲۴۷). قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجه: ۳۷۹۶). قال شعيب: صحيح وهذا اسناد

حسن.] [انظر: ۲۲۳۵۰، ۲۲۳۵۱، ۲۲۳۴۹.]

(۲۲۳۴۸) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جامع بصرہ میں داخل ہوا اور ایک بزرگ کی مجلس میں شامل ہو گیا جن کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، بعد میں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عبدالرحمن بن سرہ ہیں۔

(۲۲۳۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاكِجِ قَالَ وَكَانَ أَبُوهُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي إِيمَارَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا شَيْخٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۳۴۸].

(۲۲۳۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هِصَانُ بْنُ الْكَاكِجِ الْعَدَوِيُّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا أَعْرِفُهُ قَالَ تَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا تَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ ذَاكُمْ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ إِلَّا غُفِرَ لَهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَعَنَيْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُسَيِّءِ الْقَوْلَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راج: ۲۲۳۴۸].

(۲۲۳۵۰) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں شامل ہو گیا لیکن میں ان سے واقف نہ تھا، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ نَحْوَ قَوْلِهِ [راجع: ۲۲۲۴۸]۔

(۲۲۲۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَبْدِيِّ أَوْ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عِشْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا فِيهِمْ شَابٌ حَدِيثُ السِّنِّ حَسَنُ الْوَجْهِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَغْرُ الشَّيْبَا إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَوْلًا انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِهِ إِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ إِذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَذَفَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجُحُّكَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ مِنْ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فِيمَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَالَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَيْءٌ يَعْنِي فِي بَقِيَّةِ الْحَدِيثِ يُوَضِّعُ لَهُمْ كَرَاسٍ مِنْ نُورٍ يَغْطِيهِمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ وَالشَّهَدَاءُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ وَالْمُتَوَاصِلِينَ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ أَوْ الْمُتَزَاوِرِينَ

(۲۲۲۵۲) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوث مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرشِ الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگارِ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث

بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْأَلْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ أَنَسٍ

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۳۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هَلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْبُدُونَهُ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْبُدَهُمْ [صححه البخاری (۷۲۷۳)، ومسلم (۳۰)] . [راجع: ۲۲۳۴۵]

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَأَرْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ وَتَرَكَ أَخًا مُسْلِمًا فَقَالَ مُعَاذُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ [انظر: ۲۲۴۰۷]

(۲۲۳۵۵) ابو الاسود دلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس وقت یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۲۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا حَقَّقَهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْبُدَهُمْ

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَخِي الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيُسْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي لَا أُلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرِي ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الترمذی: وليس اسنادہ بمتصل. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۵۹۳، الترمذی: ۱۳۲۸)]. [انظر: ۲۲۴۱۱، ۲۲۴۵۱].

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کی اس چیز کی طرف رہنمائی فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۳۵۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَمْلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسنادہ ضعيف]. [انظر: ۲۲۴۱۹].

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر وہ ہوں تو؟ فرمایا وہ ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۳۵۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَيْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ لَا يَشْهَدُ عَبْدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَفَلَا أُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَكَلَّبُوا عَلَيْهِ

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا لیبیک یا رسول اللہ وسعدیک نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بات نہ بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔

(۲۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا [انظر: ۲۲۳۶۱، ۲۲۳۶۸، ۲۲۳۶۹، ۲۲۳۷۰، ۲۲۳۷۱]

(۲۲۳۶۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ) نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَدْ كَرَّ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَا سَفْيَانُ وَأَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راج: ۲۲۳۶۷، ۲۲۳۶۸]

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ

مِئْتَةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ [صححه ابن خزيمة: (۲۲۶۷)، وابن حبان (۴۸۸۶)، والحاكم

(۱/۳۹۸). وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۳۰۳۹، ابن ماجه: ۲۸۰۳،

الترمذی: ۶۲۳، النسائی: ۲۵/۵ و ۲۶)].

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے

طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام "معاقر" ہے، وصول کرنا۔

(۲۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقِيَهُ وَجَحَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نِكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدَى مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرَيْحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ قَالَ أَبِي وَقَالَ حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ كَأَعْرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَعْرَ وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۳۱۸۵)]. وقال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۷۹۲، الترمذی: ۱۶۵۴ و ۱۶۵۷، النسائی: ۲۵/۶). [انظر: ۲۴۰۰، ۲۲۴۶۷، ۲۲۴۶۱]

(۲۳۶۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ أَبِي مُوسَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ لِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَالَ مَا هَذَا قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ وَنَحْنُ نُرِيدُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْذُ قَالَ أَحْسَبُهُ شَهْرَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَقْعُدُ حَتَّى تَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَضَرَبَتْ عُنُقُهُ فَقَالَ قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ أَوْ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

(۲۳۶۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا نظر آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کا کیا جرا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک یہودی تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا، بعد میں اپنے ناپسندیدہ دین کی طرف لوٹ گیا اور دوبارہ یہودی ہو گیا، ہم غالباً دو ماہ سے اسے اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم اسے قتل نہیں کر دیتے، چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ جو شخص اپنے

دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَهُ تَعَالَى تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَوْمَهُمْ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكَ بِمِلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ لَهٗ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كَفْتُ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُوْأَخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ لِكُلِّكُمُ أَثْمُكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَانِدُ الْيَسْتَيْهِمِ

(۲۳۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورۃ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَوْمَهُمْ پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ يَعْنِي ابْنَ ثُمَامَةَ ح وَبَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ أَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْوُرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ جَمِيعًا عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللَّهَ الْعَاقِبَةَ قَالَ وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ أَتَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ قُوَّةٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ قَالَ أَبِي لَوْ لَمْ يَرَوْا الْجَرِيرِيُّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ [انظر: ۲۲۴۰۶]. [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۵۲۷). قال شعيب: اسناده حسن].

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت مانگا کرو (پھر ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ ”یا ذا الجلال والاكرام“ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو) ایک اور آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔

(۲۲۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَزَّاقِ وَابْنُ بَكْرِ قَالَ لَا أَنْبَأَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَسْتُ أَخْذُ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهَا بِشَيْءٍ قَالَ ابْنُ بَكْرِ لَسْتُ بِأَخْذُ فِي الْأَوْقَاصِ [راجع: ۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ ابْنَ مُعَاذٍ بِوَقْصِ الْبَقْرِ وَالْعَسَلِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا بِشَيْءٍ قَالَ سُفْيَانُ الْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ [راجع: ۲۲۳۶۰]۔

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تیس سے کم گائیں اور شہد لایا گیا، انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ الْوُرْدِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّحَرِ زَالِفًا صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ أَجَشَّ الصَّوْتِ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ مَعْبِئِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى حَثَوْتُ عَلَيْهِ التُّرَابَ بِالشَّامِ مِثْلًا حَمَّةَ اللَّهِ ثُمَّ نَكَتُ إِلَى الْفَقْهِ النَّاسِ عِنْدَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَتَى

أَنْتَ عَلَيَّكُمْ أَمْرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَفِيهَا قَالَ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرُغَنِي ذَلِكَ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

(۲۲۳۷۰) عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قاصد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں یمن میں جب تشریف لائے تو وہ سحری کا وقت تھا، وہ بلند اور بارعب آواز کے ساتھ تکبیر کہتے جا رہے تھے، میرے دل میں ان کی محبت رچ بس گئی چنانچہ میں ان سے اس وقت تک جدا نہ ہوا جب تک شام میں ان کی وفات کے بعد ان کی قبر پر مٹی نہ ڈال لی، اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، پھر میں نے ان کے بعد سب سے زیادہ فقیہ آدمی کے لئے اپنی نظریں دوڑائیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران آجائیں گے جو نماز کو اس کا وقت نکال کر پڑھا کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھ لینا اور حکمرانوں کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا طَمَعٍ [انظر: ۲۲۴۷۹]

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [انظر: ۲۲۴۸۴، ۲۲۴۵۴]

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ خَوَّابٌ يَثْرِبُ وَخَوَّابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ وَتُفْتَحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرْبُ عَلَى فَيْحِهِ أَوْ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ وَكَانَ مَكْحُولٌ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكٍ

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہو جانا مدینہ منورہ کے بے آباد ہو جانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۳۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرُودًا مُرْدًا مُكْتَهِلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [انظر:]

[۲۲۴۴۳۲، ۲۲۴۴۵۷]

(۲۲۳۷۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۳۷۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمٍ الْهَدَلِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ الْمُهَاجِرُونَ قَالَ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا لِقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ قَالَ فَتَعَارَفْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَتَنَظَرْنَا قَالَ فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ إِذْ سَمِعْنَا هَزِيئًا كَهَزِيئِ الْأَرْحَاءِ إِذْ أَقْبَلَ فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرُ قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا انْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ جِئْنَا نَطْلُبُكَ قَالَ أَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَخَبَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِصَفِّ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٍ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَّا إِذْ خَلَّتْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِنَا وَكَثُرَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۲۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور میں رات کو اٹھے تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو ہم نے ایسی آواز سنی جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھٹھک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آرہے تھے۔ قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا امتیاز مل جائے تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دیا، ہم دونوں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۳۳۷۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا كَرَّ نَحْوَهُ [تقدم فی مسند ابی موسی: ۱۹۸۴۷]۔

(۲۳۳۷۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي مُسْتَقِظٌ أَرَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمٍ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَدْنَى مَتْنِي مَتْنِي فَقَالَ مَتْنِي مَتْنِي قَالَ يَنْعَمَ مَا رَأَيْتَ عَلِمَهَا بِلَالًا قَالَ قَالَ عُمَرُ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي

(۲۳۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے ”جو مجھے بیداری کے واقعے کی طرح یاد ہے“ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان سے اتر، اس نے دو ہزار چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، وہ مدینہ منورہ کے کسی باغ کے ایک درخت پر اتر اور اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ دہرائے، پھر وہ بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اس نے اقامت کہی اور اس میں بھی یہی کلمات دو دو مرتبہ دہرائے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، یہ کلمات بلال کو سکھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّيَ الْخُمْسَ وَيَصُومَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَفْعَلُوا [انظر: ۲۲۴۳۸، ۲۲۴۴۸]۔

(۲۳۳۷۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پنج گانہ نماز ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا انہیں عمل کرتے رہنے دو۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاجِيَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمَسْجِدِ [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۳۴۴)]. قال شعيب: حسن لغیره وهذا سند رجاله ثقات الا انه منقطع. [انظر: ۲۲۴۵۸].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تمہارے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمین کو، عوام کو اور مسجد کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۳۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَإِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقِ الشَّامِ فَإِذَا أَنَا بِفَتَى بَرَّاقِ الشَّامِ وَإِذَا النَّاسُ حَوْلَهُ إِذَا اِخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَرْتُ فَوَجَدْتُ قَدْ سَبَقَنِي بِالْهَجِيرِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِالْهَجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ جَنَّتْهُ مِنْ قِبَلٍ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَأَخَذَ بِحُبُورَةٍ رَدَّائِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ أَبَشِرْ لِقَائِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبْتُ مَعْنِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَكَادِلِينَ فِيَّ [صححه ابن حبان (۵۷۵)]. قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۲۴۸۲].

(۲۲۳۸۰) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے جن کے چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، میں نے ان کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا انتظار کرنے لگا، وہ تمام سے فارغ ہوئے تو میں سامنے کی جانب سے حاضر ہوا، اور انہیں سلام کر کے عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے میری چادر کا پلو پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۳۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے۔

(۲۲۳۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَالِ أَوْ النَّزَالِ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَهُ سَمِعَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ وَقَدْ أَدْرَكَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَمِعْتُهُ مِنْ مِثْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ [قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده]. [راجع: ۲۲۳۶۶].

(۲۲۳۸۲) حدیث نمبر (۲۲۳۶۶) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضُ صَلَاتِهِ سَأَلَهُمْ فَأَوْمَرُوا إِلَيْهِ بِالسُّبُقِ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَيُحْضَرُ مَا سَبَقَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَالْقَوْمُ قُودُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَقَعَدَ فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَضَى مَا كَانَ سَبَقَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ مُعَاذٌ [انظر: ۲۲۴۷۴، ۲۲۴۷۵].

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دور باسعادت میں یہ معمول تھا کہ اگر کسی آدمی کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتیں تو وہ نمازیوں سے پوچھ لیتا، وہ اسے اشارے سے بتا دیتے کہ اس کی کتنی رکعتیں چھوٹی ہیں، چنانچہ پہلے وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتا اور پھر لوگوں کی نماز میں شریک ہو جاتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز میں کچھ تاخیر سے آئے، لوگ اس وقت قعدے میں تھے، وہ بھی بیٹھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لی، یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم بھی اسی طرح کیا کرو جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

(۲۲۳۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَسْتَكْمِلُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۶)]. قال شعيب: صحيح. وهذا اسناد حسن. [انظر: ۲۲۴۷۸].

(۲۲۳۸۴) کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفا میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَسْتَكْمِلُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۶)]. قال شعيب: صحيح. وهذا اسناد حسن. [انظر: ۲۲۴۷۸].

مُضْعَبُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرُ النَّعَمِ وَأَنْتُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ لِمَ قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمُ الرُّؤْيَا الَّتِي رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ عُمَرَ قَالَ وَرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد

ثقات. [انظر: ۲۲۴۷۱].

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے، اور قبل اس کے کہ میں تمہیں اپنی اس بات کی وجہ بتاؤں، تم لوگ منتشر ہو رہے ہو، پھر انہوں نے وہ خواب بیان کیا جو نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دیکھا تھا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب برحق ہے (نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے)

(۲۲۳۸۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَا يَرُوحُ حَتَّى يَبْرُدَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۸۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں ٹھنڈے وقت روانہ ہوئے تھے اور اس سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے رہے۔

(۲۲۳۸۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مَسْنَةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا حَوْلِيَا وَأَمَرَنِي فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمَا سَقَى بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ [انظر: ۲۲۴۸۰].

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معافر“ ہے، وصول کرنا، ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، نیز مجھے بارانی زمینوں میں عشر لینے اور چابی زمینوں میں نصف عشر لینے کا حکم دیا۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ لِي أَهْلِيهِ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ مَعَنَا [اخرجه الطبرانی

فی الکبیر (۳۵۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۲۲۳۸۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَحُسَيْنٌ قَالَا ثَنَا حَمَادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَيْمَنُ النَّاسِ عَلَى الْكُلِّ نَعَىٰ يَدِي إِلَى الْأَنْفِ وَأَخَذْتُهَا بِإِصْبَتِي فَجَعَلْتُ أَهْزَأَ مِنْهُمْ وَأَكْفَرَهُمْ حَدِيثُهُ

(۲۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بِقِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بِحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانٍ لَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَتَقَى الْكُورِمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبَهُهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فُخْرًا وَرِبَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

[صححه الحاكم (۸۵/۲). وتكلم المنذرى فى اسناد. قال الألبانى حسن (ابو داود: ۲۵۱۵، النسائى: ۴۹/۶]

و (۱۵۵/۷). قال شعيب: اسنادہ ضعیف.]

(۲۳۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہاد دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص رضاء الہی کے حصول کے لئے جہاد کرتا ہے، اپنے امیر کی اطاعت کرتا ہے، اپنی جان خرچ کرتا ہے، شریک سفر کے لئے آسانی کا سبب بنتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچتا ہے تو اس کا سونا اور جاگنا بھی باعث اجر و ثواب ہے، اور جو شخص فخر، ریا کاری اور شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے تو وہ اتنا بھی ثواب لے کر واپس نہیں آتا جو بقدر کفایت ہی ہو۔

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بِقِيَّةَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بِحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سئلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ فِي الْخَامِسَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ [اخرجه الطبرانی فى الكبير (۱۷۷)]

(۲۳۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ آخری دس دنوں میں ہوتی ہے یا آخری تین یا پانچ دنوں میں ہوتی ہے۔

(۲۳۹۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْفَعَ حَذْرٌ مِنْ قَدَرٍ وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ عِبَادَ اللَّهِ [اسنادہ ضعیف۔ صححه الحاكم (۴۹۲/۱)]

(۲۳۹۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقدیر کے آگے تدبیر و احتیاط کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ دعاء ان چیزوں میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے جو نازل ہوں یا جو نازل نہ ہوں، لہذا بندگانِ خدا دعاء کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعَظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ

(۲۲۴.۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُرُّوا سَنَامَ الْإِسْلَامِ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۲۲۴.۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا راہِ خدا میں جہاد اسلام کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۴.۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا أَوْ قَبْرِي فَبُكِيَ مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِبِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا [النظر: ۲۲۴: ۴]

(۲۲۴.۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، پھر نبی ﷺ نے اپنا رخ پھیر کر مدینہ منورہ کی جانب کر لیا اور فرمایا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب متقی ہیں، خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔

(۲۲۴.۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْنَادٍ بِحُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ الْعَسَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقَبْرِي وَمَسْجِدِي وَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ رَفِيقَةِ قُلُوبِهِمْ يَقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ فَقَاتِلْ بِمَنْ أَعْطَاكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَلَدُ وَالِدَهُ وَالْأَخُ أَخَاهُ فَأَنْزَلَ بَيْنَ الْحَيِّينِ السَّكُونُ وَالسَّكَاسِكَ

(۲۲۴.۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجتے ہوئے فرمایا آئندہ تمہارا گزر میری قبر اور مسجد پر ہی ہو گا، میں تمہیں ایک ایسی قوم کے پاس بھیج رہا ہوں جو رفیقِ القلب ہیں اور وہ حق کی خاطر دو مرتبہ قتال کریں گے، لہذا جو لوگ تمہاری اطاعت کر لیں، انہیں ساتھ لے کر اپنی نافرمانی کرنے والوں سے قتال کرنا، پھر وہ لوگ اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر پر، بیٹا اپنے باپ پر، اور بھائی اپنے بھائی پر سبقت لے جائے گا اور تم ”سکون“ اور ”سکاسک“ نامی قبیلوں میں جا کر پڑاؤ کرنا۔

(۲۳۴.۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَصِّيه وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَتَقْرَى لِي كِتَابِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكُ يَا مُعَاذُ لِلْبُكَاءِ أَوْ إِنَّ الْبُكَاءَ مِنَ الشَّيْطَانِ [راجع: ۲۲۴: ۲]

(۲۳۴.۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گذرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! مت روؤ، کیونکہ رونا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۲۳۴.۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْثَمٍ الْقُسَيْنِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَالِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ لِقِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ

(۲۳۴.۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں کچھ قومیں ایسی آئیں گی جو سانسے بھائیوں کی طرح ہوں گی اور پیٹھ پیچھے دشمنوں کی طرح، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کسی سے لالچ کی وجہ سے اور کسی کے خوف کی وجہ سے۔

(۲۳۴.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي مُعَاذٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللَّهَ الْعَاقِبَةَ قَالَ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ فَقَالَ ابْنُ آدَمَ هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ قُوَّةٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلِ [راجع: ۲۲۳: ۶۷]

(۲۳۴.۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھتے ہوئے یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت

مانگا کرو، ایک اور آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اور اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو۔

(۳۴۶.۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَهُودِيٌّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ [راجع: ۲۲۳۵۵]

(۲۲۳۵۷) ابوالاسود ملی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۳۴۶.۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذًا فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَوَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ كُنْتُ رِذْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَامُعَاذُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يَبْعِدَهُمْ [راجع: ۲۲۳۴۳]

(۲۲۳۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۳۴۶.۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي

شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ أَوْ آيَتَنَا كُنْتَ قَالَ زِدْنِي قَالَ أَنْتِجِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا قَالَ زِدْنِي قَالَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [راجع: ۲۲۳۲۷].

(۲۲۳۰۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُولُ اكْثِفُوا عَنِّي سَجَفَ الْقَبَةِ أَحَدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَحَدُكُمْ هُوَ إِلَّا أَنْ تَتَكَلَّمُوا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ [صححه ابن حبان (۲۰۰)]. قال شعيب: صحيح.

(۲۲۴۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفا میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) لہذا خیمے کے پردے ہٹا دو، اور اب تک میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نہیں بیان کی تھی کہ تم اس پر بھروسہ کے نہ بیٹھ جاؤ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۱۱) حَدَّثَنَا تَقْدُوسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ التَّقَفِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۵۹۲)].

[الترمذی: ۱۳۲۷]۔ [راجع: ۲۲۳۰۷]۔

(۲۲۴۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم

میری سنت میں بھی نہ ملتا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔
(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَهْرَامٍ عَنْ شُهَيْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَلَّفْتُكَ أَمَّاكَ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ
(۲۲۳۱۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اونڈھا کرانے لگی؟

(۲۲۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَيْحَانٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ مَسْجِدَ أَهْلِ دِمَشْقَ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا كُهُولٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا شَابٌ فِيهِمْ أَحْمَلُ الْعَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيَا كُلَّمَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَى الْفَتَى فَتَى شَابٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَجِئْتُ مِنَ الْعُشِيِّ فَلَمْ يَحْضُرُوا قَالَ فَدَدْتُ مِنَ الْغَدِ قَالَ فَلَمْ يَجِئُوا فَرَحْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَابٍ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَرَكَعْتُ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ فَدَنَتْ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي لَا حَبْلَ فِي اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ غَزَوْ جَلَّ يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَرَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۱۶۷)]

قال شعيب: اسنادہ صحیح۔ [انظر: ۲۲۴۱۵، ۲۲۴۳۱، ۲۲۴۶۳، ۲۲۴۶۴].

(۲۲۳۱۳) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود سان نبوت سے سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے جبکہ عرش کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۲۲۴۱۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَاِذَا حَلَقَةٌ فِيْهَا اثنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِمْ قَتِيْ شَابٌّ اُكْحَلُ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيْثُ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۲۴۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَرِيْزُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَقَبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَاحْتَبَسَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ يَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مَنَا يَقُوْلُ قَدْ صَلَّى وَلَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ يَصْلُهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

(۲۲۴۱۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عشاء کے وقت ہم لوگ نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے لیکن نبی ﷺ کافی دیر تک نہ آئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ شاید اب نبی ﷺ نہیں آئیں گے، اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے وہ اب نہیں آئیں گے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ باہر تشریف لے آئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب آپ تشریف نہیں لائیں گے، اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے باہر نہیں آئیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ نماز پڑھو، کیونکہ تمام امتوں پر اس نماز میں تمہیں فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۴۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ إِنَّا زَلَّيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي انْظَرْنَاهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۲۲۴۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ النَّزَالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ خَلِيًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ بَحْ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى رَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَلِلْإِسْلَامِ فَمَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى آبَوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ وَفِيَّامُ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَكْفُرُ الْخَطَايَا وَتَكَلَّا هَذِهِ الْآيَةُ تَتَجَاوَى جُوبَهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَمَلِكِ ذَلِكَ لَكَ كُلُّهُ قَالَ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ يَشْغَلُوا عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَمَلِكِ ذَلِكَ لَكَ كُلُّهُ قَالَ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنُؤَاخِذُ بِمَا تَنَكَّلُمُ بِهِ قَالَ نِكَالَتُكَ أَمَلُكَ مُعَاذٌ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ الْبَيْتِهِمْ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَيْبٍ وَقَالَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

(۲۲۴۱۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، نماز قائم کرو، اور اللہ سے اس حال میں ملو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بھادیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَاوَى جُوبَهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ یعلمون پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ اسی دوران سامنے سے کچھ لوگ آ گئے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر لیں اس لئے میں نے نبی ﷺ کو ان کی بات یاد دلانی تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو

Free downloading available for all users through our eLibrary. For more books click on the link below

رہا تھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم دونوں نے اس پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے انہیں سخت ست کہا اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا پھر لوگوں نے ہاتھوں کے چلوینا کر تھوڑا تھوڑا کر کے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ وہ ایک برتن میں اکٹھا ہو گیا جس سے نبی ﷺ نے اپنا چہرہ اور مبارک ہاتھ دھوئے، پھر وہ پانی اسی چشمے میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے چشمے میں پانی بھر گیا اور سب لوگ اس سے سیراب ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی لمبی ہو اور تم اس جگہ کو باغات سے بھرا ہوا دیکھو۔

(۲۲۴۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَدْ كَرَّمَنَاهُ وَقَالَ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ [راجع: ۲۲۳۴۷]۔
(۲۲۳۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنَ زَخْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنِيَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي [اخرجه الطبرانی في الكبير (۲۵۱)۔ اسنادہ ضعیف]۔

(۲۲۳۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے پہلے اسے کیا جواب دیں گے؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار! وہ پوچھے گا کیوں؟ مومنین عرض کریں گے کہ ہمیں آپ سے درگزر اور معافی کی امید تھی، وہ فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کر دی۔

(۲۲۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ وَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ يُقَفُّهُ النَّاسُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ لَهُ يَقَالُ لَهُ يَغْفُورُ رَسَنَهُ مِنْ لَيْفٍ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ سِرُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ارْكَبْ فَرَدَفْتُهُ فَصُرِعَ الْحِمَارُ بِنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَحْكَ وَقُمْتُ أَذْكَرُ مِنْ نَفْسِي أَسَفًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَرَكِبَ وَسَارَ بِنَا الْحِمَارُ فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي بِسَوْطٍ مَعَهُ أَوْ عَصَا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي فَقَالَ يَا مُعَاذُ يَا ابْنَ أُمِّ مُعَاذٍ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ قَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ

حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۲۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک گدھے پر ”جس کا نام نہ غفور تھا اور جس کی رسی بھجور کی چھال کی تھی“ سوار ہوئے، اور فرمایا معاذ! اس پر سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ چلے، نبی ﷺ نے پھر فرمایا تم بھی اس پر سوار ہو جاؤ، جو نبی میں پیچھے بیٹھا تو گدھے نے ہمیں گرا دیا، نبی ﷺ ہنستے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے اوپر افسوس ہونے لگا، تب میں اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ سوار ہو گئے اور چل پڑے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے میری کمر پر کوڑے کی ہلکی سی ضرب لگائی، اور میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر تھوڑی دور چل کر میری پیٹھ پر ضرب لگائی اور نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۲۲۴) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي بَقِیَّةُ حَدَّثَنِي صُبَّارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ أَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشُّرْكِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(۲۲۲۲۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! اگر کسی مشرک آدمی کو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں ہدایت عطا فرما دے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(۲۲۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضَرَمِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعْقُفْ وَالَّذِيكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنْ مِنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَاقَ مِنَ الزَّخْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسُ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَانْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَاحْفَظْهُمْ فِي اللَّهِ

(۲۲۲۲۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلادیا جائے۔

② والدہ کے ساتھ اپنی رخصت ہو کر باقی حیات میں رہنا خواہ والدہ کو کفر سے لے کر کفر تک کے گناہوں میں سے کسی گناہ میں ملوث کر دیا جائے۔

۴) فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کر دیتا ہے، اس سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

۵) شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

۶) گناہوں سے بچنا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

۷) میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے بچنا خواہ تمام لوگ مارے جائیں۔

۸) کسی علاقے میں موت کی دباؤ پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہیں ثابت قدم رہنا۔

۹) اپنے اہل خانہ پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

۱۰) انہیں ادب سکھانے سے غافل ہو کر لالچی اٹھانہ رکھنا۔

۱۱) اور ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا کرتے رہنا۔

(۳۲۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْوَالِيِّ صَدِيقٍ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ أُولَى الضَّعْفَةِ وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۳۱۶)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۲۳۲۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھی شعبے میں لوگوں کا حاکم بنے اور کمزور اور ضرورت مندوں سے پردے میں رہے، قیامت کے دن اللہ اس سے پردہ فرمائے گا۔

(۳۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْهَرَاءُ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ آيَةَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَصْحَابِ الشِّمَالِ لَقَبَضَ بِيَدَيْهِ قَبَضَتَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَهَذِهِ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي

(۲۲۳۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”اصحاب الیمین“ اور ”اصحاب الشمال“ تلاوت فرمائی اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ مٹھی اہل جنت کی ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ مٹھی اہل جہنم کی ہے اور مجھے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔

(۳۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا قَدِمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَوْلَانَ مَعَهَا بَنُونَ لَهَا اثْنَا عَشَرَ فَرَكَّتْ أَبَاهُمْ فِي بَيْتِهَا أَصْفَرَهُمُ الَّذِي قَدْ اجْتَمَعَتْ لِحَيْتِهِ فَقَامَتْ فَسَلَّمَتْ عَلَى مُعَاذٍ وَرَجُلَانِ مِنْ بَيْتِهَا يُمَسْكَانِ بِضَبْعَيْهَا فَقَالَتْ مَنْ أَرْسَلَكَ إِلَيْهَا الرَّجُلُ قَالَ لَهَا مُعَاذُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلَّتِ الْمَرْأَةُ

أَرْسَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تُخْبِرُنِي يَا رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ سَلْبِي عَمَّا شِئْتَ قَالَتْ حَدِّثْنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ تَقَى اللَّهِ مَا اسْتَطَاعَتْ وَتَسْمَعُ وَتَطِيعُ قَالَتْ أَفَسَمْتُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثْنِي مَا حَقُّ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ أَوْ مَا رَضِيتَ أَنْ تَسْمَعِي وَتَطِيعِي وَتَقَى اللَّهَ قَالَتْ بَلَى وَلَكِنْ حَدِّثْنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ فَإِنِّي تَرَكْتُ أَبَا هَؤُلَاءِ شَيْخًا كَبِيرًا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُعَاذٍ فِي يَدِهِ لَوْ أَنَّكَ تَرَجِعِينَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ فَوَجَدْتَ الْجَدَامَ قَدْ عَرَقَ لَحْمَهُ وَعَرَقَ مَنَحِرَهُ فَوَجَدْتَ مَنَحِرَهُ يَسِيلَانِ قَيْحًا وَدَمًا ثُمَّ أَلْقَمْتَهُمَا فَالِكِ لِكُمَيَّ مَا تَبْلَغِي حَقَّهُ مَا بَلَغْتَ ذَلِكَ أَبَدًا [اخرجه الطبرانی فی الكبير

(۱۶۶). اسنادہ ضعیف.]

(۲۲۳۲۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تو ”خولان“ قبیلے کی ایک عورت ان سے ملنے کے لئے آئی جس کے ساتھ اس کے بارہ بچے بھی تھے، اس نے ان کے باپ کو گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا، اس کے بچوں میں سب سے چھوٹا وہ تھا جس کی ڈاڑھی پوری آ چکی تھی، وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، اس کے دو بیٹوں نے اسے اس کے پہلوؤں سے تھام رکھا تھا، اس نے پوچھا اے مرد! تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، اس عورت نے کہا کہ اچھا تمہیں نبی ﷺ نے بھیجا ہے اور تم ان کے قاصد ہو تو کیا اے قاصد! تم مجھے کچھ بتاؤ گے نہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جو کچھ پوچھنا چاہتی ہو، پوچھ لو، اس نے کہا یہ بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتی رہے، اس کی بات سنتی اور ماننی رہے۔

اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ آپ مجھے یہ ضرور بتائیے اور صحیح بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس کی بات سنو اور مانو اور اللہ سے ڈرتی رہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن آپ پھر بھی مجھے اس کی تفصیل بتائیے کیونکہ میں ان کا بوڑھا باپ گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں معاذ کی جان ہے، جب تم گھر واپس پہنچو اور یہ دیکھو کہ جذام نے اس کے گوشت کو چیر دیا ہے اور اس کے نتھنوں میں سوراخ کر دیئے ہیں جن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو اور تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو تب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُسْتَشْيِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(۲۲۳۲۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے آدمی کو کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو اسے

عذاب الہی سے نجات دے سکے۔

(۲۲۴۲۰) وَ قَالَ مُعَاذٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِغَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ تَعَاطَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ غَدًا فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۲۴۳۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۴۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخُوَلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصٍ فَإِذَا فِيهِ نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيَا سَاكِتٌ فَإِذَا امْتَرَى الْقَوْمُ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِحَبِيسٍ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَعَ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا ثُمَّ هَجَرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَاحْتَبَيْتُ بِرِءَاءٍ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي وَسَكْتُ لَا أَكْلُمُهُ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ قَالَ فِيمَ تُحِبُّنِي قَالَ قُلْتُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُجْرَتِي فَجَرَّنِي إِلَيْهِ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ أَبَشِّرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغِيظُهُمُ النَّيِّبُونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا أَحَدُثُكَ بِمَا حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي الْمُتَحَابِّينَ قَالَ فَأَنَا أَحَدُكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهُ إِلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۲۴۳۱) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لہان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ الْخُفَّافُ الْعُجْلِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرَدًا مُرْدًا مُكْغَلِينَ بَيْنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُهُ فَقِيلَ لِي خَرَجَ قَبْلُ قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَمْرَ بِأَحَدٍ إِلَّا قَالَ مَرَّ قَبْلُ حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي قَالَ فَجَنُتُ حَتَّى قُمْتُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَطَالَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةَ طَوِيلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي التَّيِّبَ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي غَرَفًا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهَرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا لَيْسَ مِنْهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۸) قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال الالباني: صحيح (ابن

ماجة: ۳۹۵۱) قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا، مجھے بتایا گیا کہ نبی ﷺ باہر نکلے ہیں، میں جس کے پاس سے بھی گذر تا وہ یہی کہتا کہ نبی ﷺ ابھی ابھی گذرے ہیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں ایک جگہ

کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پالیا، میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو لمبی پڑھتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز سے سلام پھیرا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج رات تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۳۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۷۶). قال شعيب: إسناده صحيح]. [انظر: ۲۲۴۴۲].

(۲۲۴۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَا قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَالَ خَبْرَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ عَنْ خَبْرَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا قَالَ هَارُونُ وَالتَّبِيعُ الْجَذَعُ أَوْ الْجَذَعَةُ وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً قَالَ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ قَالَ هَارُونُ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ الْخَمْسِينَ وَبَيْنَ السَّتِينَ وَالسَّبْعِينَ وَمَا بَيْنَ الثَّمَانِينَ وَالْتِسْعِينَ فَأَبَيْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ السَّتِينَ تَبِيعَيْنِ وَمِنْ السَّبْعِينَ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الثَّمَانِينَ مُسْتَتَيْنِ وَمِنْ التَّسْعِينَ ثَلَاثَةَ أَتْبَاعٍ وَمِنْ الْإِمَانَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيعَيْنِ وَمِنْ الْعُشْرَةِ وَالْإِمَانَةِ مُسْتَتَيْنِ وَتَبِيعًا وَمِنْ الْعِشْرِينَ وَمِائَةً ثَلَاثَ مُسِنَّاتٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَتْبَاعٍ قَالَ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخْذَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ هَارُونُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَبْلُغَ مُسِنَّةً أَوْ جَذَعًا وَرَزَعَهُمْ أَنْ الْأَوْقَاصَ لَا فَرِيضَةَ فِيهَا

(۲۲۴۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اہل یمن کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے وصول کروں اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے وصول کر لوں، ان لوگوں نے مجھے چالیس

اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان، اسی اور نوے کے درمیان کی تعداد میں بھی زکوٰۃ وصول کرنے کی پیش کی، لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ پہلے نبی ﷺ سے پوچھوں گا۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے، ہر چالیس پر دو سالہ گائے، ساٹھ پر ایک سالہ دو عدد گائے، ستر پر ایک دو سالہ اور ایک ایک سالہ گائے، اسی پر دو سالہ دو گائے، نوے پر تین ایک سالہ گائے، سو پر دو سالہ ایک اور ایک سالہ دو گائے، ایک سو دس پر دو سالہ دو اور ایک سالہ ایک گائے، ایک سو بیس پر تین دو سالہ گائے یا چار ایک سالہ گائے وصول کروں اور یہ حکم بھی دیا کہ ان اعداد کے درمیان اس وقت تک زکوٰۃ وصول نہ کروں جب تک وہ سال بھر کا یا چھ ماہ کا جانور نہ ہو جائے، اور بتایا کہ ”(کسر‘ یا) تیس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

(۲۲۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْأَحْذَبِ قَالَ خَطَبَ مُعَاذٌ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ بَيْنَكُمْ وَقَبْضُ الصَّالِحِينَ فَبَلَّغْتُمْ اللَّهُمَّ أَدْخِلْ عَلَى آلِ مُعَاذٍ نَصِيْبَهُمْ مِنْ هَذِهِ الرَّحْمَةِ ثُمَّ نَزَلَ مِنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَدَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فَقَالَ مُعَاذٌ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (۲۲۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ کے دوران طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت، انبیاء علیہم السلام کی دعاء اور تم سے پہلے نیکوں کی وفات کا طریقہ رہا ہے، اے اللہ! آلِ معاذ کو بھی اس رحمت کا حصہ عطا فرما، پھر جب وہ منبر سے اترے اور گھر پہنچے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمن کو دیکھا تو (وہ طاعون کی لپیٹ میں آچکا تھا) اس نے کہا کہ ”یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔

(۲۲۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا حَتَّى أَنَّهُ لَيَتَحَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّا أَنْفَهُ لَيَتَمَزَّعُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ يَقُولُهَا هَذَا الْغَضَبَانُ لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۷۸۰، الترمذی: ۳۴۵۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع]. [انظر: ۲۲۴۶۲].

(۲۲۴۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو اتنا غصہ آیا کہ اب تک خیالی تصورات میں اس کی ناک کو دیکھ رہا ہوں جو غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی، نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(۲۲۴۳۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَلَا أَذْرَى أَذْكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الْيَتَى وَلَدَ بِهَا فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْبِرُ النَّاسَ قَالَ ذُرْ النَّاسَ يَا مُعَاذُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ سَنَةٍ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَمِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه ۴۳۳۱، الترمذی: ۲۵۳۰). قال شعيب: صحيح غير أن

[إسناده منقطع]. [راجع: ۲۲۳۷۸].

(۲۲۳۳۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیخ گانہ نماز ادا کرتا ہو بیت اللہ کا حج کرتا ہو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اللہ پر حق ہے، خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی علاقے میں رہے جہاں وہ پیدا ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! انہیں عمل کرتے رہنے دو، جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، اور فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لئے تم جب اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس ہی کا سوال کیا کرو۔

(۲۲۴۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْرُورُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَفْتَحُ لَكُمْ وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالدَّمَلِ أَوْ كَالْحَرَّةِ يَأْخُذُ بِمَرَاقِ الرِّجْلِ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَزْعُمِي بِهِ أَعْمَالَهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ الْحَطَّ الْأَوْفَرَ مِنْهُ فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَطُعِنَ فِي أَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا يَسْرُونِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعِيمِ (۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہو جائے گا، لیکن وہاں پھوڑے پھنسیوں کی ایک بیماری تم پر مسلط ہو جائے گی جو آدمی کو سیرمی کے پائے سے پکڑ لے گی، اللہ اس کے ذریعے انہیں شہادت عطاء فرمائے گا اور ان کے اعمال کا تزکیہ فرمائے گا، اسے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ معاذ بن جبل نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس کا دافر حصہ عطاء فرما، چنانچہ وہ سب طاعون میں مبتلا ہو گئے اور ان میں سے ایک بھی زندہ باقی نہ بچا، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی میں طاعون کی گھٹی نمودار ہوئی تو وہ اسے دیکھ دیکھ کر فرماتے تھے کہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

(۲۲۴۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ مُشْرِكٌ فَانْتَسَبَ الْمُشْرِكُ فَقَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى بَلَغَ تِسْعَةَ آهَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ انْتَسِبْ لَا أَمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا وَرَاءَ ذَلِكَ فَنَادَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّاسَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ قُضِيَ بَيْنَكُمْ أَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى تِسْعَةِ آهَاءٍ فَأَنْتَ فَوْقَهُمُ الْعَاشِرُ فِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى آيَاتِهِ فَأَنْتَ أَمْرُوٌّ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

(۲۲۳۴۰) حضرت ابن ابی لیلیؓ سے بحوالہ معاذ بن جبلؓ مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک، مشرک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فُلان بن فُلان ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فُلان بن فُلان ہوں اور اس سے آگے کے لوگوں سے میں بری ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منادی کر کے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہے، اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دوسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے اپنے والدین کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو اہل اسلام میں کا ایک فرد ہے۔

(۲۲۴۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي الطَّحَّانَ أَنَا يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَكَّلِي لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجْرُ أُمُّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن

ماجة: ۱۶۰۹). قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره (السقط) فإسناد ضعيف].

(۲۲۳۴۱) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے، انہوں نے پوچھا اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، نامکمل حمل بھی اپنی ماں کو پہنچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے اس پر صبر کیا ہو۔

(۲۲۴۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ [راجع: ۲۲۴۳۴].

(۲۲۳۴۲) حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ وَثَابِتٌ لَحَدَّثْتُ عَاصِمَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ فَقَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا لَحَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنِي أَبَا ظَبْيَةَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۹۸]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمُسٍ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ أَوْ لَقِيَ فِي بَيْتِهِ فَيَسْلَمُ النَّاسُ مِنْهُ وَيَسْلَمُ

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کے متعلق ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص وہ کام کرے گا وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا، مریض کی تیمارداری کرنے والا، جنازے میں شریک ہونے والا، راہِ خدا میں جہاد کے لئے جانے والا، امام کے پاس جا کر اس کی عزت و احترام کرنے والا، یا وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے کہ لوگ اس کی ایذا سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں کی ایذا سے محفوظ رہے۔

(۲۲۴۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن حبان (۱۴۵۸)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۲۰، الترمذی: ۵۵۳ و ۵۵۴). قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر نبی ﷺ زوال سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں ملا کر اکٹھی ادا کر لیتے، اور اگر زوال کے بعد کوچ فرماتے تو پہلے ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیتے پھر سفر پر روانہ ہوتے، اسی طرح اگر مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب کو مؤخر کر دیتے اور اسے عشاء کے ساتھ ادا کر لیتے اور اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو نماز عشاء کو پہلے ہی مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

(۲۲۴۴۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاسْمُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّوَيْحِيُّ قَاضِي إِفْرِيقِيَّةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَدِمَ الشَّامَ وَأَهْلُ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ مَا لِي أَرَى أَهْلَ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَوَجِبَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ زَادَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةً وَهِيَ الْوُتْرُ وَقُتْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

(۲۳۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ اہل شام وتر نہیں پڑھتے، انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ میں اہل شام کو وتر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ ان پر واجب ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے رب نے مجھ پر ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے اور وہ وتر ہے، جس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

(۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ فَهَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [صححه البخاری (۶۲۶۷) . ومسلم (۳۰) . [راجع: ۲۲۳۴۳]

(۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، میرے اور نبی ﷺ کے درمیان صرف کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لایک یا رسول اللہ! تین مرتبہ وقفے وقفے سے اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر کچھ دور چل کر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لایک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۳۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَوْ مِثْلَهُ

(۲۳۳۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۴۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِذْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
(۲۲۴۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]
(۲۲۴۵۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو ابْنَ أَحْمَى الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَصَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ كَيْفَ تَقْضَى إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتِهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرْضَى رَسُولُهُ [راجع: ۲۲۳۵۷]

(۲۲۴۵۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ فَاتَّكَلِكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ ذَخِيرٌ يُوشِكُ أَنْ يُقَارِكَ إِلَيْنَا [قال الترمذی:

حسن غریب قال الالبانی: صحيح، ابن ماجه: ۲۰۱۴، الترمذی: ۱۱۷۴] قال شعيب: إسناده حسن.

(۲۲۴۵۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس شخص کی حور عین میں سے جو بیوی ہوتی ہے، وہ اس عورت سے کہتی ہے کہ اسے مت ستاؤ، اللہ تمہارا

ستیاس کرے، یہ تو تمہارے پاس چند دن کا مہمان ہے، غنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(۲۲۴۵۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۲۴۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا جنت کی کنجی ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دینا ہے۔

(۲۲۴۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاحِبِ يُدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [راجع: ۲۲۳۷۲]

(۲۲۴۵۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۴۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنْ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ [صححه الحاكم (۲/۲۷۰)، وابن حبان (۷۱۶۵)، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۸۰۴)].

(۲۲۴۵۵) یزید بن عمرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو کسی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو، اور فرمایا علم اور ایمان اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں، جو ان کی تلاش میں لگتا ہے، وہی انہیں پاتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا چار آدمیوں سے علم حاصل کرو، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ جنت میں دس افراد میں سے دسویں ہوں گے۔

(۲۲۴۵۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ وَيُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمٍ عَنْ مَرْيَحِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنِّي بَالِغٌ إِلَى الْعَبَادِ اللَّهُ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ [النظر: ۲۲۴۶۹]

(۲۳۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا ناز و نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعم کی زندگی نہیں گذارا کرتے۔

(۲۳۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ [قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۵۴۵) قال شعب: حسن لغیره وهذا إسناد ضعيف]] [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۳۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت اس حال میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس یا تینتیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۳۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ يَتَقَى بِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشُّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ [راجع: ۲۲۳۷۹]

(۲۳۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلے رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تمہارا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمین کو اور عوام کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۳۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فَأَحْسَنَ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّي فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّانِيَةَ وَلَمْ يُعْطِنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمِّي بِسَنَةِ جُوعٍ فِيهِلْكُوا فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِي [راجع: ۲۲۴۷۶]

(۲۳۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمرگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے

اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ يَعْنِي الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ بْنِ أَبِي سَلَامٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَتَرَاثَى قُرْنَ الشَّمْسِ فَعُجِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ عَلَى مَصَافِكُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنِّي سَأَحْذَرُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةُ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي رَبِّ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَيْفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ الْأَفْذَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَجُلُوسٌ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكُرْبَاهَاتِ قَالَ وَمَا الدَّرَجَاتُ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلَكِنَّ الْكَلَامَ وَالصَّلَاةَ وَالنَّاسَ نِيَامًا قَالَ سَلِّ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَلَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَوِّنُنِي إِلَى حُبِّكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَاذْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا [قال الألباني: صحيح (الترمذي: ۳۲۳۵). قال شعيب: ضعيف لا اضطرابه].

(۲۲۶۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے صبح کے وقت تشریف لانے میں اتنی تاخیر کر دی کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا، پھر نبی علیہ السلام تیزی سے باہر نکلے اور مختصر نماز پڑھائی، سلام پھیر کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں اپنے تاخیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں، آج رات میں تہجد کے لئے کھڑا ہوا، اور جتنا خدا کو منظور ہوا میں نے نماز پڑھی، دوران نماز مجھے اونگھ آ گئی، میں ہوشیار ہوا تو اچانک میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد! ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں اور میں نے انہیں پہچان لیا۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد! ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض

کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھ رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، پھر پوچھا کہ ”درجات“ سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو ”جب لوگ سو رہے ہوں“ نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد ﷺ، سوال کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ واقعہ برحق ہے، اسے سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

(۲۲۴۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخْزَامٍ السَّكْسَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْنُهُ لَوْنُ الرَّعْفَرَانِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَدَاءِ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافِلَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۶۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے، جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تخنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضِبَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [راجع: ۲۲۴۳۷].

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دوا دمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی اور ان میں سے ایک آدمی کو شدید غصہ آیا نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“

(۲۲۴۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا تَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً لَا يَعْرِفُهَا فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَمْرَائِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَاهُ مِنْهَا غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ آيَةُ الْفَمِ الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الْآيَةُ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضًا ثُمَّ صَلَّى قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ يَخْصَمْ أَمُّ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً قَالَ بَلَى لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی اجنبی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے لیکن مجامعت نہ کرے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کیا کرو، بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں“ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے؟ یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(۲۲۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا۔

(۲۲۴۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَبِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ [راجع: ۲۲۳۹۸]۔

(۲۲۳۶۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]۔

(۲۲۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیا؟ نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ - وَرَوَاهُ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَهُ وَقَالَ رُوِيَ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ رُوِيَ قَاتِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَوَاقٍ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ الشَّهَدَاءِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً لِإِنْتِهَائِهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَغْزَرُ وَرُوِيَ كَأَغْزَرٍ وَجَعًا كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَدَاءِ [راجع: ۲۲۳۶۴]۔

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اوٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقتے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر یا قتل ہو کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ حَظَّ الْأَرْضِ قَالَ سُفْيَانُ حَظَّ الْأَرْضِ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ [راجع: ۲۲۳۳۹]۔

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں، سفیان کہتے ہیں کہ زمین کے حصے سے تہائی یا چوتھائی حصہ مراد ہے۔

(۲۲۴۶۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمٍ عَنْ مَرْيَمَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَالتَّعَمُّمُ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُوءُوا بِالْمُتَّعِمِينَ [راجع: ۲۲۴۵۶]۔

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا تازو نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے تازو نعم کی زندگی نہیں گذارا کرتے۔

(۲۲۴۷۰) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التَّجِيبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّكَ قَالَ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ قَالَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِجِيُّ

وَأَوْصَى الصَّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَوْصَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۲۴۷۷].

(۲۲۴۷۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ جناب پر قربان ہوں، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعا کو مت چھوڑنا ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی وصیت اپنے شاگرد صابیحی سے کی، انہوں نے اپنے شاگرد ابو عبد الرحمن سے کی، اور انہوں نے یہی وصیت اپنے شاگرد عقبہ بن مسلم سے کی۔

(۲۲۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ إِنْ كَانَ عُمَرُ لَيْمَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَأَى فِي يَفْقِطِهِ أَوْ نَوْمِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَإِنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ فِيهَا دَارًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذِهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۲۳۸۵]

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب اور بیداری سب برحق ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(۲۲۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَائِبٍ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَاهِرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْقُسْطِ طَبِئِيَّةٌ وَنُفُوحُ الْقُسْطِ طَبِئِيَّةٌ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ صَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَيْحِدِ الْأَيْ حَذَّاهُ أَوْ مَنَكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذًا [راجع: ۲۲۳۷۳].

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ منورہ کے بے آباد ہوجانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ غَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلَّى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوا فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَفَسَ النَّاسُ عَلَى أَثَرِ الدَّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آثَرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رَكَبَهُمْ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ تَأْكُلُ وَتَسِيرُ فَبَيْنَمَا

مُعَاذٌ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتُهُ تَأْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيرُ أُخْرَى عَثَرَتْ نَاقَةً مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزَّمَامِ فَهَبَّتْ حَتَّى نَفَرَتْ مِنْهَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ قِنَاعَهُ فَانْتَفَتَ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَذْنَى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ فَتَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْتَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَذْنُ دُونَكَ فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتَاهُمَا إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَابِلِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُنْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا رَأَى مُعَاذُ بُشْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَخَلَوْتَهُ لَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِذْنُ لِي أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِي وَأَسْقَمَتْنِي وَأَحْزَنَتْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْنِي عَمَّ شِئْتَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيمٍ ثَلَاثًا وَإِنَّ لَيْسِيرَ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِعَنَى أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْ مَا يُتَقَنَّهُ عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعِدْ لِي فَأَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هَذَا الْأَمْرِ وَقَوَامِ هَذَا الْأَمْرِ وَذُرْوَةِ السَّنَامِ فَقَالَ مُعَاذُ بَلَى يَا بَابِي وَأُمِّي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَدَّثْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَأْسَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ قَوَامُ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَإِنْ ذُرْوَةُ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّمَا أَمِرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوا وَعَصَمُوا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تَبْتَغِي فِيهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا قَتْلُ مِيزَانٍ عَبْدٍ كَذَابَةٍ تَنْفَقُ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [صححه ابن حبان

مختصراً (٢١٤). قال البوصيري: هذا إسناد حسن. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ٧٢). قال شعيب: الحديث

من سؤال معاذ إلى آخره صحيح بطرقه وشواهد دون ((ما شحِبَ)) فإنه حسن لغیره، وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، صبح

ہوئی تو لوگوں کو نماز فجر پڑھائی اور لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہونے لگے، جب سورج نکل آیا تو لوگ رات بھر چلنے کی وجہ سے اوتگھنے لگے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے چلتے ہوئے ان کے ساتھ چمٹے رہے جبکہ لوگ اپنی اپنی سواریوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے وہ راستوں میں منتشر ہو گئی تھی اور ادھر ادھر جرتی پھر رہی تھیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی ﷺ کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی اونٹنی بھی ادھر ادھر جرتے ہوئے چلی جا رہی تھی، اچانک وہ بدک گئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے لگام سے پکڑ کر کھینچا تو وہ تیزی سے بھاگ پڑی جس سے نبی ﷺ کی اونٹنی بھی بدک گئی، نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹائی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو لشکر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی بھی نبی ﷺ کے قریب نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے انہی کو آواز دے کر پکارا معاذ! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اور قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ مزید قریب ہو گئے، یہاں تک کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے مل گئیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! لوگ اوتگھ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی سواریاں انہیں لے کر منتشر ہو گئی ہیں اور ادھر ادھر جرتے ہوئے چل رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اوتگھ تو مجھے بھی آگئی تھی، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر بشارت اور خلوت کا یہ موقع دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ایک سوال پوچھ لوں جس نے مجھے بیمار اور غمزدہ کر دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو چاہو پوچھ سکتے ہو، عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا بہت خوب (تین مرتبہ) تم نے بہت بڑی بات پوچھی (تین مرتبہ) البتہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمالے اس کے لئے بہت آسان ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے جوابات بھی فرمائی، اسے تین مرتبہ دہرایا، ان کی حرص کی وجہ سے اور اس بناء پر کہ انہیں وہ پختہ ہو جائے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، حتیٰ کہ اسی حال پر تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس بات کو دوبارہ دہرا دیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں اس مذہب کی بنیاد، اسے قائم رکھنے والی چیز اور اس کے کوہانوں کی بلندی کے متعلق بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اس مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کو قائم رکھنے والی چیز نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں تا وقتیکہ وہ نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور توحید و رسالت کی گواہی دیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنی جان مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا سوائے اس کے کہ اس کلمہ کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب

کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی ایسے عمل میں ”سوائے فرض نماز کے“ جس سے جنت کے درجات کی خواہش کی جاتی ہو، کسی انسان کا چہرہ نہیں کمزور ہوتا اور نہ ہی اس کے قدم غبار آلود ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتے ہیں، اور کسی انسان کا نامہ اعمال اس طرح بھاری نہیں ہوتا جیسے اس جالور سے ہوتا ہے جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے یا کسی کو اس پر راہِ خدا میں سوار کر دیا جائے۔

(۳۲۷۷۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ الصَّلَاةَ أُحِيلَتْ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ لَقَدْ تَكَرَّرَ أَحْوَالُهَا فَقَطْ [راجع: ۲۲۳۸۳]۔

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزر کر آئی ہے، پھر انہوں نے ان احوال کی تفصیل بیان فرمائی۔

(۳۲۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ

وَأُحِيلَ الصَّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يُصَلِّي

سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ

قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ قَالَ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ

إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَهَذَا حَوْلٌ قَالَ وَكَانُوا يَتَعَمَّقُونَ لِلصَّلَاةِ وَيُؤْذِنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى نَقُصُوا أَوْ كَادُوا

يَنْقُصُونَ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ وَلَوْ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ إِنِّي بَيْنَا آتَا بَيْنَ النَّاسِ

وَالْيَقْظَانِ إِذْ رَأَيْتُ شَخْصًا عَلَيْهِ قُوبَانُ أَخْضَرَانِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنْشَى مَنْشَى حَتَّى فَرَعَ مِنَ الْأَذَانِ ثُمَّ أَهْمَلَ سَاعَةً قَالَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِي قَالَ

غَيْرَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُهَا

بِلَا لَافٍ لِيُؤْذِنَ بِهَا فَكَانَ بِلَالٌ أَوَّلُ مَنْ أَدْنَى بِهَا قَالَ وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ طَافَ

بِي مِثْلَ الَّذِي أَطَافَ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ سَبَقَنِي فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَعْضِهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يُشِيرُ إِلَى الرَّجُلِ إِنْ جَاءَ كَمْ صَلَّى فَيَقُولُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ

فَيُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَا أَجِدُهُ عَلَى حَالٍ أَبَدًا إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ

فَضَيْتُ مَا سَبَقَنِي قَالَ فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِهَا قَالَ فَبِتَ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَامَ فَقَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ سَنَّ لَكُمْ

مُعَاذٌ فَهَكَذَا فَاصْنَعُوا فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ وَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّيَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ يَزِيدُ لَصَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَصَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّيَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصَّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى هَذِهِ آيَةِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَأَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ آيَةَ الْأُخْرَى شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَالَ فَاتَّبَعَ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيمِ الصَّحِيحِ وَرَخَّصَ فِيهِ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ وَكُتِبَ الْإِطْعَامُ لِلْكَافِرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصَّيَامَ فَهَذَانِ حَوَلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَأْتُونَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوا فَإِذَا نَامُوا امْتَنَعُوا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتَّى أَمْسَى فَبَجَاءَ إِلَى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى أَصْبَحَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَّدَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَهَّدْتَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسٍ فَجِئْتُ حِينَ جِئْتُ فَالْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ وَأَصْبَحْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ آتَمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ يَزِيدُ لَصَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ [صححه ابن خزيمة (۳۸۱)، والحاكم (۲/۲۷۴)]. قَالَ

الألباني: صحيح (أبو داود: ۵۰۷) قال شعيب: رجاله ثقات. [راجع: ۲۲۳۸۳].

(۲۲۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزری ہے، اور روزے بھی تین مراحل سے گزرے ہیں، نماز کے احوال تو یہ ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ تحویل قبلہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمادیا اور نبی ﷺ کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف کر دیا، ایک مرحلہ تو یہ ہوا، لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور دوسروں کو اطلاع دیتے تھے اور اس کے لئے وہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے، پھر ایک انصاری صحابی آئے اور رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا ”جبکہ میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا“ اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے تھا، اس نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دی، اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گیا اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سو یا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (حضرت) ملائکہ کو اذان دینے کے لئے یہ کلمات سکھا دو، چنانچہ حضرت

بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان دینے والے پہلے آدمی تھے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے، یہ دو مرحلے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے اشارے سے بتا دیا جاتا، وہ پہلے ان رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ میں تو آپ ﷺ کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا، بعد میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لوں گا، کیونکہ جس وقت وہ آئے تو نبی ﷺ کچھ نماز پڑھا چکے تھے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لی، آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو یہ تین مرحلے ہو گئے، روزوں کے مراحل یہ ہیں، رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت ہر مہینے تین روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں..... سو جو چاہتا وہ روزے رکھ لیتا اور جو چاہتا مسکینوں کو کھانا کھلا دیتا اور یہ بھی کافی ہو جاتا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمادی کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے..... تم میں سے جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہو گئی اور دوسرے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم ہوا البتہ وہ عمر رسیدہ آدمی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے حق میں کھانا کھلانے کی اجازت باقی رہی، یہ دومر حلے ہوئے، ابتداء اسلام میں سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہوتی تھی اور سونے کے بعد، دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آ گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے، بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کر لیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ راہم تمہارے لیے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَقَةُ (الایۃ البقرۃ: ۱۸۷) نازل فرمادی یعنی ”روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے“ اس طرح نبی ﷺ نے ربیع الاول سے رمضان تک ۱۹ ماہ میں ہر ماہ تین روزے رکھے۔

(۲۲۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ وَالْحُشُوعَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغِبَ وَرَهَبَ سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّانِي وَرَوَى عَنِّي وَاحِدَةٌ سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيَّ أُمَّتِي

عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَجْتَاحَهُمْ فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [راجع: ۲۲۴۵۹].

(۲۲۳۷۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ قَالَ فَإِنِّي أَوْصِيكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ فِي كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [راجع: ۲۲۴۷۰].

(۲۲۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما“۔

(۲۲۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۸۴].

(۲۲۳۷۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ فِي غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا مَطْمَعٍ [راجع: ۲۲۳۷۱].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۴۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً أَوْ قَالَ جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمْ دِينَارًا أَوْ عَذْلَةً مَعَاظِرَ [راجع: ۲۲۳۸۷].

(۲۲۳۸۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معارف“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۲۴۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْلَانَ حَدَّثَنَا رِثْدَيْنُ عَنْ زَبَّانٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ [انظر: ۲۲۴۸۲].

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

(۲۲۴۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ وَيَتَجَالَسُونَ فِيَّ وَيَتَكَاذِبُونَ فِيَّ [راجع: ۲۲۳۸۰].

(۲۲۳۸۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ ارشاد ربانی منقول ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۴۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زَبَّانُ بْنُ قَالِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَفْضَلُ الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ [راجع: ۲۲۴۸۱].

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے

علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔

(۲۲۴۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُكَ بِأَبْوَابِ مِنَ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْعُظْمَانَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَفَيَا الْعَبْدَ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۲۲۳۷۲]۔

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خیر کے دروازے بتاتا ہوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اسی طرح بھاد دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يعلمون“

(۲۲۴۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ سَمِعَ مُنَادِيًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ انظُرُوا فَتَسْجُدُونَهُ إِمَّا رَاعِيًا مُعْزِبًا وَإِمَّا مُكَلِّبًا فَانظُرُوهُ فَوَجَدُوهُ رَاعِيًا خَضِرَتْهُ الصَّلَاةُ فَنَادَى بِهَا

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ایک سفر کے دوران ایک منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ تو فرمایا یہ فطرت صحیحہ پر ہے، پھر اس نے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا حق کی گواہی دی، اس نے ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ کہا تو فرمایا جہنم سے نکل گیا، جا کر دیکھو، یا تو تم اسے کوئی چرواہا پاؤ گے جو الگ ہو گیا یا قیدی ہوگا، لوگوں نے دیکھا تو وہ ایک چرواہا تھا اور نماز کا وقت آ جانے پر اس نے اذان دی تھی۔

(۲۲۴۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا [راجع: ۲۲۳۶۰]۔

(۲۲۳۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۴۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ فِيفَرُوا مِنْهُ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِالَّذِي قَالَ فَقَالَ بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ وَدَعَاؤُهُ بَيْنَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُعَاذًا وَآهْلَهُ نَصِيحَتَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَعَرَفُوا أَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا نَسْوًا لِمَا سَمِعُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي إِذْ قَالَ فِي دُعَائِهِ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَهْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ تَدْعُو بِدُعَاءٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَسَتَبَحَهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيُدَبِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسْ بَعْضٍ فَأَبَى عَلَيَّ أَوْ قَالَ لَمَنْعَنِيهَا فَقُلْتُ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۸۷) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہو گیا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھائیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی اور فرمایا کہ بلکہ یہ تو شہادت اور رحمت اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے، اے اللہ! معاذ اور اس کے اہل خانہ کو اپنی اس رحمت کا حصہ عطا فرما۔

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شہادت اور رحمت کا مطلب تو سمجھ آ گیا لیکن یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے کیا مراد ہے؟ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے، دعا کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر بخاریا طاعون“ تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا، صبح ہوئی تو اہل خانہ میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ سے یہ دعا کرتے ہوئے سنا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی تم نے وہ دعا سنی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی نے فرمایا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ اس نے میری یہ دعا قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کر دے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخاریا طاعون، تین مرتبہ فرمایا۔

سادس مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصَّدِيِّ بْنِ عَجْلَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الْبَاهِلِيِّ

حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَعْنَى التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ عَلَى النَّاسِ بَارِعًا قَالَ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجِئْتُ الْبَارِعُ كُلُّهَا لِي وَلَأُمِّي مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَابْتِمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ

(٣٣٤٩٢) حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَعَنْهُمْ قَالَ فَسَلِمْنَا وَعَمِنَا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَعَنْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا ثَالِثًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ فَسَأَلْتِكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَنِي وَيُعَمِّنَنِي فَسَلِمْنَا وَعَمِنْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاذْءُ اللَّهُ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَعَنْهُمْ قَالَ فَسَلِمْنَا وَعَمِنْنَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ أَبْرَأَ أُمَّةً وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمَةً إِلَّا صِيَامًا قَالَ فَكُنْ إِذَا رَأَيْتَ فِي ذَارِهِمْ دُخَانَ بِالنَّهَارِ قَبْلَ اعْتِرَاقِهِمْ حَسْبُكَ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ بَالِكِ شَيْءٍ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ فَقَاتَلْتُ الْقُرَيْشَ وَاللَّهُ أَمَرْتَنِي

بِالصِّيَامِ فَارْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا فِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمُرْنِي بِعَمَلٍ آخَرَ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۱۶۵/۴)]. [انظر:]

[۲۲۵۹۳، ۲۲۵۹۴، ۲۲۵۹۵، ۲۲۵۹۶]

(۲۲۵۹۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا، پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطا فرمائی ہیں، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أُنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَلَتَبْتُهُ فَلَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُرْنِي بِعَمَلٍ آخِذُهُ عَنْكَ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ [راجع: ۲۲۵۹۲]

(۲۲۵۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِطْرُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۵۹۴]

(۲۲۳۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ يَقُولُ النَّاسُ مَالِكُ

بْنُ دِينَارٍ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ زَاهِدٌ إِنَّمَا الزَّاهِدُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الَّذِي أَتَتْهُ اللَّذِي فَتَرَ كَتَابَهُ

(۲۲۳۹۵) مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا خیال ہے کہ مالک بن دینار بڑا پرہیزگار ہے، اصل پرہیزگار تو عمر

بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں جن کے پاس دنیا آئی اور پھر بھی انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۲۴۹۶) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ

مِنْهَا لَا عَظَمَ ذَلِكَ

(۲۲۳۹۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کلمات کہہ لے اسے عظمت نصیب ہوگی، تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کے بھرپور ہونے کے

بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کے

بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر کے احاطے میں آنے والی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں احاطہ تقدیر میں آنے والی چیزوں کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کی

تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کے بھرپور ہونے کے بقدر، اور اسی طرح اللہ کی پاکیزگی ہے۔

(۲۲۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمَشَاءِ وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ الْمَشَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ خِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ وَيَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُفْتِي يَقَالُ لَهُ لَقِيطُ وَيَقُولُونَ

ابْنُ الْمَشَاءِ وَأَبُو الْمَشَاءِ

(۲۲۳۹۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عراق کے بہترین لوگ شام

اور شام کے بدترین لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔

(۲۲۴۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ افْرُتُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

افْرُتُوا الزَّهْرَ أَوْ بِنَ الْقَرَّةِ وَآلَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ أَوْ

كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَبَرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِيهِمَا ثُمَّ قَالَ اقْرَأُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [صححه مسلم (۸۰۴)، وابن حبان (۱۱۶)، والحاكم (۵۶۴/۱)]. [انظر: ۲۲۴۹۹، ۲۲۵۰۶۶، ۲۲۵۰۷۶].

(۲۲۳۹۸) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دوروشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۴۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۴۹۸، ۲۲۳۹۹] گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ صَحِّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا يَصْحَحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَقَادُونَ فِي السَّلَاسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ (۲۲۵۰۰) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّمِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجَاهِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبَايَةَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالصَّيَامِ

(۲۲۵۰۱) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جو مجھے جنت میں داخل کرادے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے ہی کو اپنے اوپر لازم رکھو۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجَالٌ أَوْ قَالَ يَخْرُجُ رَجَالٌ مِنْ هَذِهِ الْأَمَةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطُ كَانَتْهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَبْرُو حُونَ فِي غَضَبِهِ

(۲۲۵۰۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دھواں کی طرح کوڑے ہوں گے، ان کی صبح اللہ کی ناراضگی میں اور شام اس کے غضب میں گزرے گی۔

(۲۲۵۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَجْرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ جِئْتُ بِرُوْرُسٍ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ فَنُصِبَتْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ وَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكِعَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِمْ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ثَلَاثًا وَغَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مَنْ قَتَلُوهُ وَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُ بَغَى ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ هَذَا الْحَدِيثَ حَيْثُ قُلْتَ كِلَابُ النَّارِ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَيَّ إِذَا لَجَرِيءٌ لَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا لِحِلَّتْ أَنْ لَا أَذْكُرَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَأَتِيَّ شَيْءٌ بَغَيْتُ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَحِمَتِهِمْ

(۲۲۵۰۳) سیار کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ لوگوں کے سر لاکر مسجد کے دروازے پر لٹکا دیے گئے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور باہر نکل کر ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں اور رونے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا۔

(۲۲۵۰۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَائِلٌ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا إِلَّا يَأْذَنُ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۶۱۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره. [انظر: ۲۲۵۹۶، ۲۲۶۱۰].

(۲۲۵۰۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا مانگے۔

(۲۲۵.۵) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسُحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمَةٍ عَنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَلَوْ قِيَّ بَيْنَ أَصْغَرِهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى [أخرجه الطبرانی فی الكبير (۷۸۲۱)]. قال شعب: صحيح لغيره دون أوله. [انظر: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۵.۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر رکھا۔

(۲۲۵.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَبِيرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ وَهَبَ أَحَدَهُمَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي لَفِي ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَبِيرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدِمْنَا قَالَ خُذْ أَكْثَرَهُمَا شِئْتَ قَالَ خِزْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي لَفِي ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَوْصِيَ بِهِ مَعْرُوفًا فَأَعْتَقْتُهُ [أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۱۶۳)]. [إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۲۵۸۰].

(۲۲۵.۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خبیر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ وہ غلام بھی تھے جن میں سے ایک غلام نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے ان سے پوچھا وہ غلام کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵.۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْبِرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ [أخرجه الطبرانی فی الكبير (۷۹۰۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناده ضعيف].

(۲۲۵۰۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ وَأَبِي الْيَمَانِ الْهَوَزِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنِ السُّلَمِيُّ وَاللَّهِ مَا أُولَيْكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالدُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الدُّبَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ قَالَ فَمَا سَعَةُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ وَأَوْسَعَ وَأَوْسَعَ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِطْصَةٌ قَالَ فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ أَبَدًا [صححه ابن حبان (۶۴۵۷). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي].

(۲۲۵۰۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے بخدا! یہ تو آپ کی امت میں سے صرف اتنے ہی لوگ ہوں گے جیسے مکھیوں میں سرخ مکھی ہوتی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے ستر ہزار کا وعدہ اس طرح کیا ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا جتنی عدن اور عمان کے درمیان ہے، اس سے بھی دوگنی، جس میں سونے چاندی کے دم پر تالوں سے پانی گرتا ہوگا، انہوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ مہکتا ہوا، جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے چہرے کا رنگ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ وَقَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ فَنَسَنُتُ اللَّهُ قَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ خَطَا إِنَّمَا هُوَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَالِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ فَإِنَّ تَعْلِيمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [أخرجه عبد الرزاق (۵۹۹۱) والطبرانی (۸۱۱۸). قال شعيب: صحيح].

(۲۲۵۰۹) امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد صاحب کی تحریرات میں ان کی اپنی لکھائی

سے لکھی ہوئی پائی ہے لیکن اس پر انہوں نے نشان لگایا ہوا تھا جس کی وجہ میرے خیال کے مطابق سند کی غلطی ہے، یہ حدیث زید نے ابوسلام کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی، وہ حدیث یہ ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کو سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرنے کا، دور روشن سورتیں یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران کو سیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پردوں کی دوصف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَتَشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

(۲۲۵۸۱) وَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرْمِي الْجُمُرَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى إِذَا رَمَى الثَّانِيَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا اعْتَرَضَ فِي الْجُمُرَةِ الثَّالِثَةِ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَلِمَةً حَقٌّ تَقَالُ لِلْإِمَامِ جَانِبٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لِلْإِمَامِ طَالِمٍ [قال البوصيري: هذا إسناد فيه مقال. قال الألباني حسن صحيح (ابن ماجه: ٤٠١٢)].

قال شعيب: حسن لغيره. [انظر: ٢٢٥٦٠].

(۲۲۵۸۱-۲۲۵۸۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمرات کو نکلے رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ فَقَالَ إِذَا حَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ لَدَعَهُ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَأَلْتِكَ سَيِّئَتِكَ وَسَرَرْتِكَ حَسَنَتِكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ [صححه الحاكم

(۱۴/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر: ٢٢٥١٩، ٢٢٥٥٢].

(۲۲۵۸۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مومن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۱۳) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْقُضَنَّ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ فُلْكَمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةُ تَشَبَّهَ النَّاسُ بِالنِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ وَلَيْسَ بِالنِّسَاءِ وَلَيْسَ بِالنِّسَاءِ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ [صححه ابن حبان (۶۷۱۵)]. قال شعيب: [إسناده جيد].

(۲۲۵۱۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ایک ایک رسی کو چن چن کر توڑ دیا جائے گا اور جب ایک رسی ٹوٹ جایا کرے گی تو لوگ دوسری کے پیچھے پڑ جایا کریں گے، سب سے پہلے ٹوٹنے والی رسی انصاف کی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی نماز ہوگی۔

(۲۲۵۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصْبِرْ رَجُلَهُ فِي عَوَارِ الزَّحْلِ يَتَطَاوَلُ يَقُولُ لَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ قَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا حَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ فَلْتُمْ لَهُ لَمَذَكُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَا أَبَا أُمَامَةَ قَالَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً [صححه ابن حبان (۴۵۶۳)]، والحاكم (۴۷۳/۱).

قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۵۵، الترمذی: ۶۱۶). [انظر: ۲۲۶۱۳].

(۲۲۵۱۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ اونچے ہو گئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیچ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ هِشَامٍ وَأَزْهَرَ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَبُو أُمَامَةَ الْحُمْصِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً فَقِيلَ لَهُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خُمْسٍ [انظر: ۲۲۶۰۸]

(۲۲۵۱۵) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ شَدَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ لَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَأَقِيمْتَ الصَّلَاةَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعَهُ الرَّجُلُ وَتَبِعْتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ تَوْضَأْتُ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ وَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ الرَّجُلُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ [صححه مسلم (۲۷۶۵)، وابن خزيمة (۳۱۱)]. [انظر: ۲۲۶۲۲، ۲۲۶۴۲]

(۲۲۵۱۷) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حَبَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [صححه الحاكم (۴۴۷/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی حسن (ابن ماجہ: ۴۸، الترمذی: ۳۲۵۳) قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ [انظر: ۲۲۵۵۷، ۲۲۵۵۸]

(۲۲۵۱۹) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑا لوگ ہیں“

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَادُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْحَصَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَذْفَرِيِّ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمَى مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۲۶۳۰].

(۲۲۵۱۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھیٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچالیا جاتا ہے)

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطُورٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَلْتَكَ سَيِّئَتَكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَلَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۱۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس نے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مومن ہو، اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھلے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَانِي عِنْدِي مُؤْمِنٌ قَلِيلُ الْحَادِثِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةٍ رَبِّهِ وَكَانَ فِي النَّاسِ غَامِضًا لَا يُشَارُ عَلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ لَمَعَجَلَتْ مَبِيتُهُ وَقَلَّ تَوَالُّهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ [صححه الحاكم (۱۲۳/۴)]. قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۷). قال شعب: ضعيف جداً شبه موضوع. [انظر: ۲۲۵۰۰، ۲۲۵۰۱].

(۲۲۵۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو ہلکے چھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی عمدگی سے عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، اس کی موت جلدی آ جائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۵۴۵۸) وصححه ابن حبان (۵۲۱۸)]. [انظر: ۲۲۵۵۳، ۲۲۶۱۱، ۲۲۶۵۷].

(۲۲۵۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے یا دسترخوان اٹھالیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ"

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۵۴۵۸) وصححه ابن حبان (۵۲۱۸)]. [انظر: ۲۲۵۵۳، ۲۲۶۱۱، ۲۲۶۵۷].

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُعْتَبَاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَأكْلُ أَثْمَانِهِنَّ حَرَامٌ [قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۲۸۲ و ۳۱۹۵). إسناده ضعيف جداً].
[انظر: ۲۲۶۳۶].

(۲۲۵۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کو بیچنا، خریدنا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

(۲۲۵۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کی ہر عادت پر مہر لگائی جاسکتی ہے، لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔

(۲۲۵۲۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ لَعَنَ فَقَدْ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۶۲۳، ۲۲۵۰۹، ۲۲۶۳۱، ۲۲۶۳۷].

(۲۲۵۲۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشنا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ وَهَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ أَبُو الْجَعْدِ مَوْلَى لَبْنَى ضَبِيعَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تَوَلَّى وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ كَيْفَ قَالَ ثُمَّ تَوَلَّى آخَرَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۱۱)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات].

(۲۲۵۲۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ذَكَرَ لِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ وَمَعَهَا صَبِيَانِ لَهَا فَأَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الصَّبِيِّنِ بَكَى قَالَ فَشَقَقْتُهَا فَأَعْطْتُ كُلَّ وَاحِدٍ نِصْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَاتٌ وَالذَّاتِ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ
[صححه الحاكم (۱۷۳/۴)، قال البوصیری: هذا إسناده رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألبانی: ضعیف (ابن

ماجة: ۲۰۱۳). قال شعيب: إسناده ضعیف بهذه السیاق، فهو منقطع.] [انظر: ۲۲۵۷۲، ۲۲۶۶۷].

(۲۲۵۲۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین کجوریں دیں، اس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کجور دے دی (اور تیسری خود کھانے کے لئے اٹھائی) اتنی دیر میں ایک بچہ رونے لگا، اس نے تیسری کجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا (اور خود بھوکی رہ گئی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان میں کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْخَمْصِيِّ قَالَ تَوَقَّي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَوُجِدَ فِي مِزْبَرِهِ دِينَارٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ ثُمَّ تَوَقَّي آخَرَ فَوُجِدَ فِي مِزْبَرِهِ دِينَارَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ

(۲۲۵۲۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِثْلَهُ
(۲۲۵۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَقَّي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۲۵۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْبَانَ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ كَثُرَ تَلَاثًا وَسَبَّحَ تَلَاثًا وَهَلَّلَ تَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْعِهِ وَحَرَكِهِ [انظر: ۲۲۵۳۲، ۲۲۵۳۱]

(۲۲۵۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر، تین مرتبہ سبحان اللہ اور تین مرتبہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کجوں کے، اس کی پھوٹک اور

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ يَخُصُّنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَمُوتُ لِلرَّجُلِ فَيَحْتَسِبُهُ [اخرجه الطيالسي (۱۱۳۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد

ضعيف. [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں کیا ہی خوب ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور انسان کا وہ نیک لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کچوکے، اس کی پھونک اور اس کے اشعار سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ حِمَصٍ مِنْ أَهْلِ الْعَدَاءِ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ تَوَقَّى وَتَرَكَ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ يَعْنِي قَالَ لَهُ كَيْفَ أَوْ كَيْفَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۰۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۵۷۴، ۲۲۵۷۵].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دو دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یا دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَنْسِ عَنْ أَبِي الْعَدْبَسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَتَوَكِّئٌ عَلَى عَصَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۵۲۳۰). إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۵۳۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لاشی سے ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم احتراماً کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ عجیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح

تعلیم کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعا فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام معاملات کو درست فرما، ہم چاہتے تھے کہ نبی ﷺ مزید دعا فرمائیں لیکن نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس دعا میں تمہارے لیے ساری چیزوں کو شامل کر لیا ہے۔

(۲۲۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَسَعَرُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي مِنْهُمْ أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ (۲۲۵۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ لَمَّا أَتَى بَرْنُوسَ الْأَزْدِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَيْهِ دَرَجٌ دِمَشْقُ جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَوْلَاءِ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَوْلَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا شَأْنُكَ دَمَعْتَ عَيْنَاكَ قَالَ رَحِمَهُ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْنَا أَيْرَأَيْكَ قُلْتَ هَوْلَاءِ كِلَابُ النَّارِ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَجَرِيءٌ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا ثَلَاثِينَ وَلَا ثَلَاثٍ قَالَ فَقَدْ مَرَّارًا [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابن ماجہ):

(۱۷۶، الترمذی: ۳۰۰۰). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات والشواهد]. [انظر: ۲۲۵۶۱].

(۲۲۵۳۶) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۳۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عَفْمَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّعْبِ [انظر: ۲۲۵۹۹، ۲۳۶۵۲]. (۲۲۵۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۵۳۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الضَّبَعِيِّ عَنْ أَبِي

أَمَامَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَكْبَرُ وَأَهْلَلُ وَأَسْبَحُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعِيقَ أَرْبَعًا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعِيقَ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [انظر: ۲۲۵۴۷].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے اتنے غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَذْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدَرٍ مِيلٍ وَيَزَادُ فِي حَرِّهَا كَذَا وَكَذَا يَغْلِي مِنْهَا الْهَوَاءُ كَمَا يَغْلِي الْقُدُورُ يُعْرَقُونَ فِيهَا عَلَى قَدَرٍ خَطَايَاهُمْ مِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى وَسْطِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُهُ الْعَرْقُ

(۲۲۵۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سورج صرف ایک میل کی مسافت کے برابر قریب آجائے گا اور اس کی گرمی میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دماغ ہانڈیوں کی طرح اٹنے لگیں گے، اور تمام لوگ اپنے اپنے گناہوں کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ کسی کا پسینہ اس کے نچنوں تک ہوگا، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا جسم کے درمیان تک، اور کسی کے منہ میں پسینے کی لگام ہوگی۔

(۲۲۵۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَمَّا وَضَعْتُ أُمُّ كُلثُومُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَلَوْ سَبِيلَ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ أَمْ لَا فَلَمَّا بَنَى عَلَيْهَا لَحْدَهَا طَفِقَ يَطْرَحُ لَهُمُ الْجُجُوبَ وَيَقُولُ سُدُّوا خِلَالَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ

(۲۲۵۴۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اسی میں واپس لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے“ اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بِسْمِ اللَّهِ وَلَوْ سَبِيلَ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہا یا نہیں، پھر جب لحد بن گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ٹہنیاں پھینکیں اور فرمایا کہ اینٹوں کے درمیان کی خالی جگہیں اس سے پر کر دو، پھر فرمایا

اس سے ہوتا کچھ نہیں ہے لیکن زندہ خوش ہوجاتے ہیں۔

(۲۳۵۱۱) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ وَهُوَ الْمَضْرُوبُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيمٍ عَقَبَةُ بْنُ أَبِي الصُّهْبَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ الرَّاسِبِيُّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمَصَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُمَيَّاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ فَقَامَ إِلَى وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَيَعْدِدُ ذَلِكَ الْقَطْرَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَقَامَ إِلَى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ قَالَ أَبُو غَالِبٍ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثَ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خَمْسَ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعَ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعَ وَلَا عَشَرَ وَعَشْرَ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۶۱). قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۵۱۱) ابو غالب را سہی کہتے ہیں کہ شہر حمص میں ان کی ملاقات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کچھ سوالات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے، اسی دوران حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، اور پانی کی ان قطرات کی تعداد کے اعتبار سے جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے نبی ﷺ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا تھا، ایک دو مرتبہ نہیں، دسیوں مرتبہ سنا ہے اور سارے اعداد ذکر کر کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ذُخْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا يُصَلِّي مَعَهُ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ [اخرجه الطبرانی (۷۸۵۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف جداً]. [انظر: ۲۲۶۷۲].

(۲۳۵۱۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو تہما نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ ذُخْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَزِيدُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءً مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبَّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ [قد

حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۳۴۷). إسناده ضعیف جداً.]

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ بطحاء مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، لیکن میں نے عرض کیا کہ پروردگار! نہیں، میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیراب ہو جاؤں، تاکہ جب بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں عاجزی و زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیراب ہوں تو تیری تعریف اور شکر ادا کروں۔

(۲۲۵۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ مَا تَعْبَدُنِي بِهِ عَبْدِي إِلَيَّ النُّصْحُ لِي

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک بندے کی سب سے پسندیدہ عبادت ”جو وہ میری کرتا ہے“ میرے ساتھ خیر خواہی ہے (میرے احکامات پر عمل کرنا)

(۲۲۵۴۵) طَحَدَّثَنَا عَتَّابٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْنَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ [انظر: ۲۲۶۰۷، ۲۲۶۳۵، ۲۲۶۷۳].

(۲۲۵۳۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۵۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَتُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِصَاحِبِهِ أَفْرَتُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَفْرَتُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا خَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۵۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے بڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روٹن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا

کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الضَّبْعِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكَرُ اللَّهَ وَأَكْبَرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأَهْلِلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۲۲۵۳۸]

(۲۲۵۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولاد اسماعیل رضی اللہ عنہ میں سے دو یا زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولاد اسماعیل رضی اللہ عنہ میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۴۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ وَحَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضُّبِّيُّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَبِوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَالِثًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتَكَ تَتَرَى مَرَّتَيْنِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرِّي بِعَمَلٍ آخِذُهُ عَنْكَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ لَا يُلْفُونَ إِلَّا صِيَامًا فَإِذَا رَأَوْا نَارًا أَوْ دُخَانًا بِالنَّهَارِ فِي مَنَازِلِهِمْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ فَمُرَّنِي بِأَمْرٍ آخَرَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ ااعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ أَوْ قَالَ وَحَطَّ شَكَّ مَهْدِيُّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً [راجع: ۲۲۵۴۹]

(۲۲۵۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے یہ دعاء کی کہ

اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالِ غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالِ غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آچکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِذَا وَضَعْتَ الطَّهُورَ مَوَاضِعَهُ قَعَدْتَ مَغْفُورًا لَكَ فَإِنْ قَامَ يُصَلِّيْ كَانَ لَكَ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلَّى تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ قَالَ لَا إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعَى فِي الدُّنُوبِ وَالْخَطَايَا تَكُونُ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا [اخرجه الطيالسي (۱۱۳۵)]. إسناده

[ضعيف] - [انظر: ۲۲۵۸۳].

(۲۲۵۴۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اچھی طرح وضو کرو تو جب بیٹھو گے اس وقت تک تمہارے سارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے، اگر اس کے بعد کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو وہ اس کے لئے فضیلت اور باعث اجر بن جاتی ہے، وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے ابوامامہ! یہ بتائیے کہ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو وہ اس کے لئے نفل ہوگی؟ انہوں نے فرمایا نہیں، نفل ہوتا تو نبی ﷺ کی خصوصیت تھی، عام آدمی کے لئے کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ گناہوں اور لغزشوں میں بھاگا پھرتا ہے، اس کے لئے وہ باعث اجر ہوتی ہے۔

(۲۲۵۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ عِنْدِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَطَاعَ رَبَّهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِأَلْصَابِعِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُرُ بِأَصْبَعِهِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا فَعَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ وَقُلْتُ بَوَاحِيهِ وَقُلْتُ تَرَاهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ مَا تَرَاهُ قَالَ مِيرَاثَهُ [راجع: ۲۲۵۲۰]

(۲۲۵۵۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک انسان وہ بندہ مؤمن ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت ساحصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی اطاعت اور چھپ کر عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، بقدر کفایت اس کی روزی ہو، نبی ﷺ یہ جملہ دہراتے ہوئے چٹکی بجانے لگے، پھر فرمایا اس کی موت جلدی آجائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهِلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَتَقَرَّرَ بِيَدِهِ [راجع: ۲۲۵۲۰]۔
(۲۲۵۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْوَرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَلَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَانْتَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعُهُ [راجع: ۲۲۵۱۲]۔

(۲۲۵۵۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مؤمن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکتے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا [راجع: ۲۲۵۲۱]۔

(۲۲۵۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے اور دسترخوان اٹھالیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا"

(۲۲۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا

قَالَ أَبُو أُمَامَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي فَلَا تَقُومُوا
كَمَا يَفْعَلُ الْعَجَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ كَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ
عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ

(۲۲۵۵۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم انہیں دیکھ کر احتراماً
کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ مجھے دیکھ کر عجیبوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح تعظیم
کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف
فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے
تمام معاملات کو درست فرما۔

(۲۲۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عَتَقَاءَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حُسَيْنُ الْخُرَّاسَانِيُّ هَذَا هُوَ
حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

(۲۲۵۵۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم
سے آزاد فرماتا ہے۔

(۲۲۵۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ اسْتَضْحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكُكَ قَالَ قَوْمٌ يُسْأَلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ
مُقَرَّرِينَ فِي السَّلَاسِلِ

(۲۲۵۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ
سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔
(ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى تَكَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [راجع: ۲۲۵۱۷]

(۲۲۵۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ
ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ
کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑالو لوگ ہیں“

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ مِثْلُهُ [راجع: ۲۲۵۱۷].

(۲۲۵۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَمْرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَبَيْتِهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۵۵۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْزِ قَالَ آيِنَ السَّائِلِ قَالَ كَلِمَةً عَذْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَانِبٍ [راجع: ۲۲۵۱۱].

(۲۲۵۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی ﷺ اس وقت جمرات کو نکلیاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی ﷺ پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرٌ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ الْآيَتَيْنِ قُلْتُ يَا أُمَامَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ [راجع: ۲۲۵۳۶].

(۲۲۵۶۱) ابوغالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سربراہ مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کہتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کہتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سنا تو اسے سب سے بہتر اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو

میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَفُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ لِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَنُصِرْتُ بِالرَّغْبِ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرِ يَسِيرٍ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَحِلَّتْ لِأُمَّتِي الْغَنَائِمُ [راجع: ۲۲۴۸۸]۔

(۲۲۵۶۲) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چار فضیلتیں عطا فرمائی گئی ہیں، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور میری امت کے لیے مال غنیمت کو طلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُمَيْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ نَافِلَةَ لَكَ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ النَّافِلَةُ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه الطبرانی (۷۵۶۱)۔ إسناده ضعيف]۔

(۲۲۵۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی نَافِلَةَ لَكَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ تہجد کے نوافل کی پابندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی۔

(۲۲۵۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ فَتًى شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي بِالزَّيْنَةِ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَرَجَرُوهُ قَالُوا مَهْ مَهْ فَقَالَ ائْذَنْ لَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا قَالَ فَجَلَسَ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِأَمِّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِخَالَاتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ فَلَمْ يَكُنْ بَعْدُ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ [اخرجه الطبرانی (۷۶۷۹)۔ قال شعيب: إسناده صحيح]۔ [بتكرار بعده]۔

(۲۲۵۶۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرے قریب آ جاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لئے

پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی چھوٹی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعائی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔

(۲۲۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ غُلَامًا شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۵۶۴]

(۲۲۵۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَافِعًا لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَالْإِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غِيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ يُحَاجَّجَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَأَقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُكْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَفْلَهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بِوَسْطِ [راجع: ۲۲۴۹۸]

(۲۲۵۶۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پردوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ إِيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَآمَنَ بِهِ وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَهُ وَآمَنَ بِهِ [راجع: ۲۲۴۹۰]

(۲۲۵۶۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا

(۲۲۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكَيْدُخُلْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلَ الْحَيِّينِ أَوْ مِثْلَ أَحَدِ الْحَيِّينِ رِبِيعَةً وَمَضَرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِبِيعَةٌ مِنْ مَضَرَ فَقَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [اخرجه الطبرانی]

(۷۶۲۸). قال شعيب: صحيح بطرفه وشواهده. [انظر: ۲۲۶۰۵، ۲۲۶۰۳، ۲۲۶۰۹].

(۲۲۵۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہتا ہوتا ہے۔

(۲۲۵۶۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَدْ كَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۶۸].

(۲۲۵۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمَضَّمَصَّ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [اخرجه

الطبرانی (۷۹۹۰). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۵۷۷].

(۲۲۵۷۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کیا تو تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ گلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۲۲۵۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا فَرْجُ بْنُ قُضَالَةَ الْخَمِصِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرِي أَنْ أَمُحِقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَارَاتِ يَغْنِي الْبَرَائِطَ وَالْمَعَارِفَ وَالْأَرْكَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْقَسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ لَا يَشْرِبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جَرُوعَةً مِنْ خَمَرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَذْغُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَلَا يَحِلُّ بَعْضُهُمْ وَلَا شِرَاؤُهُمْ وَلَا تَعْلِيمُهُمْ وَلَا تِجَارَةُ فَيْهِنَّ وَائِمَانُهُنَّ حَرَامٌ لِلْمَغْنِيَّاتِ قَالَ يَزِيدُ الْكُنَارَاتِ الْبَرَائِطِ [انظر: ۲۲۶۶۳].

(۲۲۵۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعث رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ مومنین کے آلات، طلبے، آلات لہو و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں رستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے انی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک

گھونٹ پیئے گا، میں اس کے بدلے میں اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور اگر کسی نابالغ بچے کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع و شراء، انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا حرام نہیں ہے، اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(٢٢٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا تَحْمِلُهُ وَيَبِيدُهَا آخَرُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَسْأَلِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ثُمَّ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالذَّاتُ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْ لَا مَا يَأْتُونَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصْلِيَتُهُنَّ الْجَنَّةَ [راجع: ٢٢٥٢٦]. (٢٥٨/٥).

(۲۲۵۷۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے ایک بچے کے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دے دیا پھر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(٢٢٥٧٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ
أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ قَالَ اللَّهُمَّ
سَلِّمْهُمْ وَعِزِّمْهُمْ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعِزِّمْنا ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا آخَرَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي
بِالشَّهَادَةِ قَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعِزِّمْهُمْ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعِزِّمْنا ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا آخَرَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَيْتَكَ تَتَرَى ثَلَاثًا أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعِزِّمْهُمْ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعِزِّمْنا
فَمُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ وَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ لَا يَحْكَادُ
يُرَى لِي بَنِيهِ الدُّخَانُ بِالنَّهَارِ فَإِذَا رَأَيْتُ الدُّخَانَ بِالنَّهَارِ عَرَفُوا أَنَّ ضَيْفًا اعْتَرَاهُمْ مِمَّا كَانَ يَصُومُ هُوَ وَاهْلُهُ
قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ
نَفَعَنِي بِهِ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا
خَطِيئَةٌ [راجع: ٢٢٤٩٢].

(۲۲۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ! میں حق پرستوں میں اللہ سے شواہد کی دعا کروں تو صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی

کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالی غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالی غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دوسرے آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْعَدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ تَوَلَّى رَجُلٌ فَرَجَدُوا فِي مَنَزَرِهِ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَشْكُ [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دودینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یاد دہاں ہے۔

(۲۲۵۷۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ حِمَصٍ مِنْ بَنِي الْعَدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سِنَانُ أَبُو رَيْعَةَ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ وَصَفَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِشْقَ وَقَالَ وَالَّذَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

الْمَاقِنِ وَقَالَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا حَمَّادٌ وَمَسَحَ مَاقِيَهُ [قال الترمذی: ليس إسناده بذلك القائم. قال الألبانی: صحيح أبو داود: ۱۳۴، ابن ماجه: ۴۴۴، الترمذی: ۳۷]. قال شعيب: صحيح لغيره دون: الأذنان من الرأس، والمسح على الماقين]. [انظر: ۲۲۶۶۶، ۲۲۶۳۸].

(۲۲۵۷۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا، کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا عدد مجھے یاد نہیں رہا، اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْضِمْضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۷۰] (۲۲۵۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین مرتبہ کلی کرتے تھے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتَسَوْنَ الصُّفُوفَ أَوْ لَتَطْمَسَنَّ وُجُوهُكُمْ وَلَتَغْمِضَنَّ أَبْصَارُكُمْ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُكُمْ

(۲۲۵۷۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو، ورنہ تمہارے چہرے مسخ کر دیئے جائیں گے اور نگاہیں نیچی رکھا کرو، ورنہ تمہاری بینائی سلب کر لی جائے گی۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ الْإِنِّ كَلِمَةً سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ عَلَى أَهْلِهِ

(۲۲۵۷۹) علی بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا گذر خالد بن یزید پر ہوا، تو اس نے ان سے پوچھا کہ کوئی نرم بات جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کی اطاعت سے اس طرح بدک کر نکل جائے جیسے اونٹ اپنے مالک کے سامنے بدک جاتا ہے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْدِمْنَا فَقَالَ خُذَا إِلَيْهِمَا شِبْثَ فَقَالَ حِرْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يَصْلِي مَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرٍ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ

الصَّلَاةَ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ الْعَلَامَ الْآخَرَ فَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا فَعَلَ الْعَلَامُ الَّذِي أُعْطَيْتُكَ
قَالَ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ [راجع: ۲۲۵۰۶].

(۲۲۵۸۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خیبر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ دو غلام بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک خادم ہمیں بھی دے دیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے جو غلام چاہو لے لو، انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیے، ان میں سے ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ لے لو اور اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے خیبر سے واپسی پر میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے ان سے پوچھا ابو ذر! وہ غلام کیا ہوا جو میں نے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵۸۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ قَابِثِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتِكَ فَصَبْرَتْ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۱۰۹۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن].

(۲۲۵۸۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر میں تیری پیاری آنکھیں واپس لے لوں اور تو اس پر ثواب کی نیت سے ابتدائی صدمہ کے اوقات میں صبر کر لے تو میں تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی اور بدلے پر راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
(۲۲۵۸۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کرتا ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ فَقَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً وَلَكُمْ فَضِيلَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۹].

(۲۲۵۸۳) ابو غالب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ”نافلہ“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو نبی ﷺ کے لئے نافلہ ہے، جبکہ تمہارے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

(۲۲۵۸۴) حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَالَ أَتَيْتُ فِرْقَدًا يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ خَالِيًا فَقُلْتُ يَا ابْنَ أُمِّ فِرْقَدٍ لَأَسْأَلَنَّكَ

الْيَوْمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ فِي الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ أَسَىءُ تَقُولُهُ أَنْتَ أَوْ تَأْتُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ أَتُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم

(۵۱۰/۴). قال شعيب: [إسناده معضل]. [انظر: ۲۲۱۷۰].

(۲۲۵۸۳) جعفر کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”فرقد“ کے پاس آیا تو انہیں تہا پایا، میں نے ان سے کہا اے ابن ام فرقد! آج میں آپ سے اس حدیث کے متعلق ضرور پوچھ کر رہوں گا، یہ بتائیے کہ خسف اور قذف سے متعلق بات آپ اپنی رائے سے کہتے ہیں یا نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں تو اسے نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا عاصم بن عمرو بجلی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

(۲۲۵۸۵) وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

(۲۲۵۸۶) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَيْتُ طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَكْلِ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ ثُمَّ يُصْبِحُونَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ فَيَبِغْتُ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَائِهِمْ رِيحٌ فَتَسِفُهُمْ كَمَا نَسَفْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْخُمُورَ وَضَرْبِهِمُ بِالذُّفُوفِ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقِيَابَاتِ

(۲۲۵۸۶-۲۲۵۸۵) ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، پھر ان کے مخلوں پر ایک ہوا بھیجی جائے گی جو انہیں اس طرح بکھیر کر رکھ دے گی جیسے پہلے لوگوں کو بکھیر کر رکھ دیا تھا، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارکھی ہوں گی۔

(۲۲۵۸۷) حَدَّثَنَا الْهَدَّادُ بْنُ مَيْمُونٍ الْكُوفِيُّ الْجُعْفِيُّ كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ يَعْنِي مَدِينَةَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ هَذَا شَيْخٌ قَدِيمٌ كُوفِيٌّ عَنْ مَطْرِحِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ

مَا هَذَا قَالَ بِلَالٌ قَالَ لَمَضِيَتْ إِذَا أَكْثَرَ أَهْلُ الْجَنَّةِ لُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ وَذُرَارِي الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ أَرِ أَحَدًا أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ قِيلَ لِي أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَهُمْ هَاهُنَا بِالْبَابِ يُحَاسِبُونَ وَيُمَاصُّونَ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَالْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ اللَّذَهَبُ وَالْحَرِيرُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أَتَيْتُ بِكَفَّةٍ فَوَضَعْتُ فِيهَا وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فِي كَفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهَا ثُمَّ أَتَيْتُ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَضَعْتُ فِي كَفَّةٍ وَجِئْتُ بِجَمِيعِ أُمَّتِي فِي كَفَّةٍ فَوَضَعُوا فَرَجَحْتُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِئْتُ بِعَمْرِؤَ فَوَضَعْتُ فِي كَفَّةٍ وَجِئْتُ

بِجَمِيعِ أُمَّتِي فَوَضِعُوا فَرَجَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَرِضْتُ أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا فَيَجْعَلُوا يَمْرُون فَاسْتَبْطَأْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ الْإِيمَانِ فَقُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا خَلَصْتُ إِلَيْكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِلَّا بَعْدَ الْمُنِيبَاتِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ مِنْ كَثْرَةِ مَالِي أَحَاسَبُ وَأَمَحْصُ [اخرجه الطبرانی (۷۸۶۴)]

(۲۳۵۸۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سے آگے کسی کے جوتوں کی آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہیں، میں آگے چل پڑا تو دیکھا کہ جنت میں اکثریت مہاجر و انصار اور مسلمانوں کے بچوں کی ہے، اور میں نے وہاں مالداروں اور عورتوں سے زیادہ کم تعداد کسی طبقے کی نہیں دیکھی، اور مجھے بتایا گیا کہ مالدار تو یہاں جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جہاں ان سے حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جارہی ہے اور خواتین کو سونے اور ریشم نے ہی غفلت میں ڈال رکھا۔

پھر ہم جنت کے آٹھ میں سے کسی دروازے سے نکل کر باہر آ گئے، ابھی میں دروازے پر ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری ساری امت کو تو میرا پلڑا جھک گیا، پھر ابو بکر کو لاکر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابو بکر کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر کو لاکر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، پھر میری امت کے ایک ایک آدمی کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور وہ میرے آگے سے گزرتے رہے، لیکن میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نے آنے میں بہت تاخیر کر دی ہے، کافی دیر بعد جب امید ٹوٹنے لگی تو وہ آئے، میں نے ان سے پوچھا عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میری توجان خلاصی اس وقت ہوئی ہے جب کہ میں یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اب کبھی آپ کی زیارت نہیں کر سکوں گا، الہیہ کہ ٹھنڈے دن آجائیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کس وجہ سے؟ عرض کیا مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے میرا حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جارہی تھی۔

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلِبَةَ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمَقَةُ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَجَبُوهُ قَالَ فَتَنَزَّلُ لَهُ الْيَمَقَةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ [اخرجه الطبرانی (۷۵۵۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۶۲۶، ۲۲۶۲۷].

(۲۳۵۸۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا محبت (اللہ کی طرف سے اور ناموری) آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (حضرت جبریل علیہ السلام سے) فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيلًا وَكَانَ فِيمَا قَالَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِنَانَةِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَهُ أَجْرُهُ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا [أخرجه الطبرانی (۷۷۸۶)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۳۳۵۸۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی ﷺ کی سواری کے نیچے تھا، نبی ﷺ نے اس موقع پر بڑی عمدہ باتیں فرمائیں، انہی میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل کتاب کا جو آدمی مسلمان ہو جائے گا اسے دو گنا اجر ملے گا اور حقوق و فرائض میں وہ ہماری طرح ہو جائے گا اور مشرکین میں سے جو آدمی مسلمان ہو جائے گا، اسے اس کا اجر ملے گا اور وہ بھی حقوق و فرائض میں ہماری طرح ہو جائے گا۔

(۳۳۵۹۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمَلُكَ عَلَيْكَ لِسَانُكَ وَلَيْسَعُكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ [راجع: ۱۷۶۶۷].

(۳۳۵۹۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مومن کی نجات کس طرح ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکاؤ کرو۔

(۳۳۵۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَامَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامَ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ [قال الترمذی: هذا إسناد ليس بالقوى. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۷۳۱) إسناده ضعيف جدا].

(۳۳۵۹۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مریض کی مکمل بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمہاری بائیں ملاقات کے آداب کا مکمل ہونا ”مصافحہ“ سے ہوتا ہے۔

(۳۳۵۹۲) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّصَافَةِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَاهِلَةَ أَعْرَابِيٍّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَقْرُمُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ [أخرجه الطبرانی (۸۰۳۱)]

(۲۲۵۹۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان آدمی پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر جب دوسری فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدَّنُ مُؤْتَمَنٌ (۲۲۵۹۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار۔

(۲۲۵۹۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِيزَانٍ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَائِكِ [صححه مسلم (۱۳۷) وابن حبان (۵۰۸۷)] [انظر: ۲۲۵۹۵، ۲۴۲۷۱، ۲۴۲۷۲، ۲۴۲۷۳]۔

(۲۲۵۹۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۲۵۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو أُمَامَةَ الْحَارِثِيُّ وَلَيْسَ هُوَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ [راجع: ۲۲۵۹۴] (۲۲۵۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ یاد رہے کہ یہ حضرت ابوامامہ حارثی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو دوسرے صحابی ہیں۔

(۲۲۵۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي السَّفَرُ بْنُ نَسِيرٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِي أَحَدَكُمْ الصَّلَاةُ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يُؤْمَنُ أَحَدُكُمْ فَيُخْصَ نَفْسَهُ بِالْذَّعَاءِ دُونَهُمْ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ [راجع: ۲۲۵۰۴]۔

(۲۲۵۹۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء مانگے جو ایسا کرتا ہے وہ نمازیوں سے خیانت کرتا ہے۔

(۲۲۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ حَتَّى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ رَفَعَتْ الصُّحُفُ [انظر: ۲۲۶۲۴].

(۲۲۵۹۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام کھل آتا ہے تو وہ صحیفے اٹھا لیے جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَذَلْفَنُهُ حَسَنَةٌ

(۲۲۵۹۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنہ گناہ ہے اور اسے مٹی میں ملا دینا نیکی ہے۔

(۲۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّعِيرِ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۳۵۹)]. [انظر: ۲۲۵۳۷].

(۲۲۵۹۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۶۰۰) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْْنِي ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهُ عِنْدَ مَسْجَرِ جَهَنَّمَ [اخرجه الطبرانی (۸۱۰۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا [سناد ضعيف].

(۲۲۶۰۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سنگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سنگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

(۲۲۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْْنِي ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ وَقُلَّ يَأْأَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر: ۲۲۶۶۹].

(۲۲۶۰۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ دو نمازیں پڑھتے تھے جو کہ زمین زلزلے اور

(۲۳۶۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ مُرَابِطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أُجِرِيَ لَهُ مِثْلُ مَا عَمِلَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۷۴، ۲۲۶۷۵].

(۲۳۶۰۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راو خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا ② ایسا نیک عمل کرنے والا جس کا عمل جاری ہو جائے، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۳۶۰۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ [يتكرر بعده] - [صححه مسلم (۲۰۷۴)، والحاكم (۱۹۱/۴)].

(۲۳۶۰۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۳۶۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا [راجع: ۲۲۶۰۳].

(۲۳۶۰۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۳۶۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَيْدُ خُلْنِ الْجَنَّةِ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيِّ مِثْلُ الْحَيِّينِ أَوْ أَحَدِ الْحَيِّينِ رَبِيعَةً وَمَضَرَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا رَبِيعَةً مِنْ مَضَرَ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸].

(۲۳۶۰۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربيعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربيعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہتا ہوتا ہے۔

(۳۳۱.۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى أَبَا عَظِيمًا مِنَ الرُّبَا [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۳۵۴۱). قال شيب: ضعيف].

(۳۳۱.۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی سفارش کرے، اور سفارش کروانے والا اسے کوئی ہدیہ پیش کرے جسے وہ قبول کر لے تو وہ سود کے ایک عظیم دروازے میں داخل ہو گیا۔

(۳۳۱.۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ [راجع: ۲۲۰۴۵].

(۳۳۱.۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۳۳۱.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْيَمَنِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً قَالَ فَيَقِيلُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ [راجع: ۲۲۰۱۵].

(۳۳۱.۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۳۳۱.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَاصٍّ يَقْصُ قَامَسَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصِّرْ فَلَا تَأْكُلْ غُدُوَّةَ إِلَى أَنْ تَشْرِقَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعُ رِقَابٍ وَبَعْدَ الْقَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعُ رِقَابٍ [أخرجه الطبرانی (۸۰۱۳). إسناده ضعيف].

(۳۳۱.۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے تو ایک واعظ وعظ کہہ رہا تھا، نبی ﷺ کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنا وعظ کرتے رہو میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا، اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا

(۲۲۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَافٍ وَلَا يَخْصُ نَفْسُهُ بِشَيْءٍ دُونَ أَصْحَابِهِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ بَيْتًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَقَالَ شَيْخٌ لَمَّا حَدَّثَهُ يَزِيدُ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۵۰۴].

(۲۲۶۱۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ مانگے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو۔

(۲۲۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ جَسِيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَضَرْنَا صَنِيعًا لِعَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَقَدْ قُمْتُ مَقَامِي هَذَا وَمَا أَنَا بِخَطِيبٍ وَمَا أُرِيدُ الْخُطْبَةَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُنَّ عَلَيْنَا حَتَّى حَفِظْنَاهُنَّ [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۲۶۱۱) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن ہلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ ہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۲۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أُمَّيٍّ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ رَأَيْتَ وَمَنْ لَمْ تَرَ قَالَ مَنْ رَأَيْتُ وَمَنْ لَمْ أَرَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَتْرِ الطُّهُورِ

(۲۲۶۱۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے ہر امتی کو پہچانوں گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے انہیں بھی اور جنہیں نہیں دیکھا انہیں بھی پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں! ان کی پیشانیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔

(۲۲۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ غَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِنِي عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصِعُ رَجُلِيهِ فِي الْغُرَى يَتَطَاوَلُ

يُسْمِعُ النَّاسَ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَلَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ طَوَائِفِ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَزَاحِمُ الْبُعِيرَ أَزْجِرُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۴]۔

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ اونچے ہو گئے تھے تاکہ سب تک آواز پہنچ جائے اور فرما رہے تھے کیا تم سننے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، حج گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا اور لوگوں کے رش میں گھستا ہوا آگے چلا گیا تھا۔

(۲۲۶۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ وَلِي قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد خوارج ہیں، اسی طرح يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کی تفسیر میں بھی فرمایا کہ سیاہ چہروں والوں سے خوارج مراد ہیں۔

(۲۲۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِمَا أَلَدَى نَفْعَلُ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاتَكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [اخرجه الطبرانی (۷۷۲۸)۔ قَالَ

شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۲۶۱۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے، نبی ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا شاید اس سال کے بعد تم مجھ نہ دیکھ سکو، اس پر ایک لمبے قد کا آدمی جو قبلہ سنوہ کا ایک

فرد محسوس ہوتا تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیچ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْقُرْجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ (۲۳۱۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کا آغاز کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے باپ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دعاء اور حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی بشارت اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا قُرْجٌ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُلِّ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ إِلَّا مِنْ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَكْمِهَانِ الْأَبْصَارَ وَتَخْذِجُ مِنْهُنَّ النِّسَاءُ (۲۳۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے درندوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، البتہ وہ سانپ جس کی دوڑ میں ہوں یا جس کی دم کٹی ہوئی ہو، اسے مارنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتا ہے اور خواتین کا حمل ساقط کر دیتا ہے۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا قُرْجٌ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي

(۲۳۱۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے صف ثانی کو اس فضیلت میں شامل کرنے کی دو مرتبہ درخواست کی لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے، پھر تیسری مرتبہ درخواست پر فرمایا اور صف ثانی پر بھی۔

(۲۳۱۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَادُوا بَيْنَ مَنَاجِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّانِ الصَّغَارِ

(۲۳۱۹) اور نبی ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملا لیا کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان کا خلا پر کر لیا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْقُرْجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَجِفُوا أَوْبَانَكُمْ وَأَكْفُوا أَيْتَكُمْ وَأَوْكُوا أَسْقَتَكُمْ وَأَطْفُوا سُرْحَكُمْ فَإِنَّهُ لَنْ يُوْذَنَ لَهُمْ بِالتَّسْوَرِ عَلَيْكُمْ

(۲۲۶۲۰) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا رات کو سوتے وقت دروازے بند کر لیا کرو، برتن اوندھادیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو، اور چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ اس طرح شیاطین کو تنہا رہی دیوار پھاندنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِذَا تَبَدَّلَ الْخَيْرُ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمِسَّكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَكَلُمُ عَلَى الْكُفَّافِ وَأَبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى [صححه مسلم (۱۰۳۶)].

(۲۲۶۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے ابن آدم! اگر تو مال خرچ کر لے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر روک کر رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے، البتہ کفایت شعاری پر تجھے ملامت نہیں کی جاسکتی، اور جو لوگ تیری ذمہ داری میں ہوں، خرچ کرنے میں ان سے آغاز کیا کر، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

(۲۲۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَقَالَ أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَهُ مَرَّةً أُخْرَى ثُمَّ أَقِيَمْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ قَالَ وَتَبِعْتُهُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يَتَّبِعُهُ لَا عَلَمَ مَا يَقُولُ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ شَكَ فِيهِ عِكْرِمَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ [راجع: ۲۲۵۱۶]۔

(۲۲۶۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے جو جواب دیں، وہ جان سکوں، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

[illegible]

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ
مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَتْ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ
وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجُلِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كُفِّتَتْهُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۷)]. قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده،

وهذا اسناد ضعيف [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے
لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، جب وہ کھڑا کرتا، تاک میں
پانی ڈالتا اور تاک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں، جب وہ
چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور جب وہ کہنوں تک
ہاتھوں اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے خطرناک گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ ہر گناہ سے اس طرح
محفوظ ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے تھا اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے،
اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۳۲۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يُكْتُبُونَ النَّاسَ
إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَيْتُ الصُّحُفُ قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ
لَيْسَ مِمَّنْ يُكْتُبُ فِي الصُّحُفِ [راجع: ۲۲۵۹۷].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے
ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے لپیٹ لے
جاتے ہیں، راوی نے پوچھا اے ابو امامہ! امام کے نکل آنے کے بعد جو لوگ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، انہیں کوئی ثواب نہیں
ملا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن ان صحیفوں میں ان کا نام نہیں لکھا جاتا۔

(۲۳۲۴۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَانَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَالِكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمٌ لِي [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال

الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۲۸۹). قال شعيب: إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۶۲۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جب بھی جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے مجھے ہمیشہ مسواک کا حکم دیا، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ میں اپنے منہ کا اگلا حصہ پھیل ڈالوں گا۔

(۲۲۶۲۶) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلِيْبَةٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَقْفَةَ مِنَ اللَّهِ قَالَ شَرِيكٌ هِيَ الْمَعْبَةُ وَالْقَيْتُ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِيلَ إِنِّي أُحِبُّ فَلَانَا فَيُنَادِي جَبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُوقُ يَعْنِي يُحِبُّ فَلَانَا فَاجْبُوهُ أَرَى شَرِيكًا قَدْ قَالَ فَيَنْزِلُ لَهُ الْمَعْبَةُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِيلَ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانَا فَابْغِضُوهُ قَالَ فَيَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضُ فِي الْأَرْضِ قَالَ فَيُنَادِي جَبْرِيلُ إِنَّ رَبَّكُمْ يَبْغِضُ فَلَانَا فَابْغِضُوهُ قَالَ أَرَى شَرِيكًا قَدْ قَالَ فَيَجْرِي لَهُ الْبُغْضُ فِي الْأَرْضِ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت اللہ کی طرف سے اور ناموری آسان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر جبریل علیہ السلام اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو پھر جبریل علیہ السلام اعلان کر دیتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو چنانچہ زمین والوں کے دل میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔

(۲۲۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي طَلِيْبَةٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي أَمَامَةَ وَهُوَ يَتَقَلَّبُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَذْفِي الْقَمْلَ فِي الْحَصَى فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أَمَامَةَ إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الْوُضُوءَ فغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أَذْنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوءٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْصِيهِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۳۲)]. قال شعيب: صحيح بطرقه و شواهدہ.

(۲۲۶۲۸) ابومسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور جو کس نکال نکال کر کنکریوں میں ڈال رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوامامہ! ایک آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ

آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے، اپنے سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جن کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا، جنہیں ہاتھ سے پکڑ کر کیا، جنہیں اس کے کانوں نے سنا، اس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں ان کا خیال پیدا ہوا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اتنی مرتبہ سنی ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاطِكَةِ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي دُبُرِ صَلَاةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُهُ فِي إِبْرٍ صَلَاةٍ لَا لَعُوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي مِنْ آيِنَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاطِكَةِ قَالَ كَانَ أَصْلُهُ شَامِيًّا سَمِعَ مِنْهُ بِالشَّامِ [انظر: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۶۲۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے، علین میں لکھا جاتا ہے۔

(۲۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو عَسَّانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى كَبِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَقَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۸].

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخارِ جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے)

(۲۲۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَمِعًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَّا سَمِعَ مِرَاكِ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ [راجع: ۲۲۵۲۴]

(۲۲۶۳۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعَ أَبَا نَضْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِمَعْمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ أَوْ قَالَ لَا مِثْلَ لَهُ (۲۲۶۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَيُّمَنْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَزَيِّنِي [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر

ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۶۳۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَعَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى

بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمْ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَتْ لَهُ عِبَادَةٌ يَجِدُ

حَلَاوتَهَا [اخرجه الطبرانی (۷۸۴۲)]. [إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی پہلی نظر کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ

اپنی نگاہیں جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں وہ لذت پیدا کر دیں گے جس کی حلاوت وہ خود محسوس کرے گا۔

(۲۲۶۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَّرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول

کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَّرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْمُغْتَنِيَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ

فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَلَمْ يَنْهَنْ حَرَامٌ [راجع: ۲۲۵۲۲].

(۲۲۶۳۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور

انہیں گانے بجانے کی تعلیم نہ دلو اور ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۶۳۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ

سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَذْنِهِ وَرِجْلَيْهِ [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے

کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے

گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَفَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُدْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ حَمَّادٌ فَلَا أَذْرَى مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَلَى الْمَوْقِلَيْنِ [راجع: ۲۲۵۷۶]۔

(۲۲۶۲۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشِيعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بَعْضُ لِحَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ حَمَرُوا وَصَفَرُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرَّوْنَ وَلَا يَأْتِزُّوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَرَّوْا وَاتَّزَرُّوْا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَّفُونَ وَلَا يَتَّعِلُونَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَفَّفُوا وَاتَّعِلُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقْصُونَ عَثَانِيْنَهُمْ وَيُوقِرُونَ مِسَالَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوا مِسَالَكُمْ وَوَقِرُوا عَثَانِيْنَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ [اخرجه الطبرانی (۷۹۲۴)]۔

قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۲۶۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انصار کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پاس ”جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں“ تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار! اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کرلو، اور اہل کتاب کی مخالفت کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، تہبند نہیں باندھتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم شلوار بھی پہن سکتے ہو اور تہبند بھی باندھ سکتے ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، جو تے نہیں پہنتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم موزے بھی پہنا کر دو اور جو تے بھی پہنا کر دو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم مونچھیں تراشا کر دو اور ڈاڑھیاں بڑھایا کر دو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

(۲۲۶۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَمْسُحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتٌ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا

وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَكَرْنَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ [راجع: ۲۲۵۰۰].

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

(۲۲۶۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرَبُ إِلَيْهِ فَيَتَكْرَهُهُ فَإِذَا دَنَا مِنْهُ شَوَى وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسِهِ وَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَانَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنْ ذُبْرِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُ وَإِنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بِنَسِّ الشَّرَابِ [قال الترمذی: قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۸۳). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۲۶۴۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآنی ”وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ“ کی تفسیر میں فرمایا کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ پانی اس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس سے گھن کھائے گا، جب مزید قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کے بال جھڑ جائیں گے، اور جب وہ پانی اپنے حلق سے اتارے گا تو اس کی آنٹیں کٹ جائیں گی حتیٰ کہ وہ پانی اس کی پچھلی شرمگاہ سے باہر آ جائے گا، اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ اور ”وَإِنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ“.....

(۲۲۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوُزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ شَدَّادٌ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَى فَاغَرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَى فَاغَرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَى فَاغَرَضَ عَنْهُ وَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَى فَقَالَ هَلْ تَرَضَّاتُ حِينَ أَقْبَلْتُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ

[راجع: ۲۲۵۱۶].

(۲۲۶۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں!

نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي فِي شِدَّةِ حَرٍّ انْفَطَعَ شِعْخُ نَعْلِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِشِعْخٍ فَوَضَعَهُ فِي نَعْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۶۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، ایک آدمی دوسرا تسمہ لے کر آیا اور نبی ﷺ کی جوتی میں ڈالنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تم نے اللہ کے پیغمبر پر کتنا بوجھ لادیا ہے تو وہ اتنا بلند نہ ہوتا جو تم نے اللہ کے رسول پر ڈال دیا ہے۔

(۲۶۶۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسًا وَكَانُوا يَنْظُرُونَ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَأَفْصَرُوا عَنْهُ حَتَّى جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَأَتَتْهُمْ فَاتَتْ فَبَجَسَ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ الْيَوْمَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَلَمَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ الصُّحَى أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ قَالَ نَعَمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوجِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخُوفُ الْقَوْلِ غُرُورًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَعْلَمُكَ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي فَاسْتَبَطَأْتُ كَلَامَهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعَبْدَةٌ أَوْثَانٍ فَبَعَثَكَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَرَأَيْتَ الصَّلَاةَ مَاذَا هِيَ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مَنْ شَاءَ اسْتَقْبَلَ وَمَنْ شَاءَ اسْتَكْفَرَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصِّيَامَ مَاذَا هُوَ قَالَ فَرَضٌ مُعْجَزِيٌّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجَهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّمَا نَزَلَ عَلَيْكَ أَنْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الشُّهُدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَفِكَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادُهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مَكَّلَهُ اللَّهُ بِيَدِهِ ثُمَّ نَفَعَ فِيهِ رُوحَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا آدَمُ قَبْلًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ وَلِي عِدَّةُ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا [إسناده

ضعیف جداً۔ صحیحہ ابن حبان (۶۱۹۰)، والحاکم (۲۶۲/۲)۔

(۲۲۶۳۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے سبھی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۲۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَوْجَبَ هَذَا أُنَى وَجَبَتْ لِهَذَا الْجَنَّةُ [أخرجه الطبرانی (۷۸۶۶)]

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(۲۲۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مُوَلَّى ابْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِلُ مُرَدِّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَمَلٍ آدَمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَبْغِضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنْزَلَ الْقُرْآنُ بُدِّ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ قَالَ فَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا كَثِيرًا مِنْ مَسْأَلَتِهِ وَاتَّقَيْنَا ذَلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشُونَاهُ بِرَدَاءٍ قَالَ فَاعْتَمَ بِهِ حَتَّى بَلَغَ حَاذِيَةَ الْمَدِينَةِ خَاصَةً مِنْ حَاجَةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا وَعَلَّمْنَا نِسَانَنَا وَذَرَيْنَا وَخَدَمْنَا قَالَ قَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَدْ عُلْتُ وَجْهَهُ حُمْرَةً مِنَ الْغَضَبِ قَالَ لَقَالَ أَيْ تَكَلَّمْتَ أَمَكْتَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بَيْنَ أَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَائُهُمْ إِلَّا وَإِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۶۳۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے ایک گندی رنگ کے اونٹ پر کھڑے ہوئے ”اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے“ اور فرمایا اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ علم اٹھالیا جائے، اور قبل اس کے کہ علم قبض کر لیا جائے، اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے ”اے اہل ایمان! ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جن کی وضاحت اگر تمہارے سامنے بیان کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گذرے.....“ اس آیت کے نزول کے بعد ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، اور اس سے احتیاط کرتے تھے۔

ایک دن ہم ایک دیہاتی کے پاس گئے، اس نے ہماری خاطر اپنی چادر بچھائی، اور دیر تک بیٹھا رہا، حتیٰ کہ میں نے چادر کے کنارے نکل کر اس کی دائیں ابرو پر لٹکتے ہوئے دیکھے، تھوڑی دیر بعد ہم نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھو، چنانچہ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قرآن کے نسخے موجود ہوں گے تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی اس کے احکامات کو سیکھ چکے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور خادموں کو بھی سکھا چکے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرہ مبارک پر غصے کی وجہ سے سرخی چھا چکی تھی، پھر فرمایا تیری ماں تجھے روئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسانی کتابوں کے مصاحف موجود ہیں، لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی نہیں چمٹے ہوئے جو ان کے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے، یاد رکھو! علم اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حاملین علم اٹھ جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَاهُ قَالَ قَمَرُ رَجُلٍ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ نَفْسَهُ بِأَنْ يَقِيمَ فِي ذَلِكَ الْغَارِ فَيَقْوَتُهُ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ مَاءٍ وَيُصِيبُ مَا حَوْلَهُ مِنَ الْبَقْلِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَتَى آتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَإِنْ أَذِنَ لِي فَقُلْتُ وَإِلَّا لَمْ أَفْعَلْ فَلَمَّا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِغَارٍ فِيهِ مَا يَقْوَتُنِي مِنَ الْمَاءِ وَالْبَقْلِ فَحَدَّثْتَنِي نَفْسِي بِأَنْ أَقِيمَ فِيهِ وَاتَّخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بَعُثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْعَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَكُمْ مَقَامٌ أَحَدُكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاحِهِ سِتِّينَ سَنَةً

(۲۲۶۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں نکلے تو ایک آدمی ایک غار

کے پاس سے گذر جہاں کچھ پانی بھی موجود تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ اسی غار میں مقیم ہو جائے، اور وہاں موجود پانی سے اپنی زندگی کا سہارا قائم رکھے اور آس پاس موجود سبزیاں کھا لیا کرے، اور دنیا سے گوشہ نشینی اختیار کر لے، پھر اس نے سوچا کہ پہلے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس کا تذکرہ کر لوں، اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں ایسا ہی کروں گا ورنہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک غار کے پاس سے گذر ہوا جس میں میرے گذرے کے بقدر پانی اور سبزی موجود ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہیں پر مقیم ہو جاؤں اور دنیا سے کنارہ کشی کر لوں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہودیت یا عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا، مجھے تو صاف تھرے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، راہ خدا میں ایک صبح یا شام کو نکلتا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور تم میں سے کسی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَيْعِ الْغُرْفَةِ قَالَ لَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى فَلَمَّهُمْ أُمَامَةُ لِنَلَا بَيْعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ فَلَمَّا مَرَّ بِبَيْعِ الْغُرْفَةِ إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوا فِيهِمَا رَجُلَيْنِ قَالَ فَوَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْيَوْمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ إِنَّهُمَا لِيَعْدَبَانِ الْآنَ وَيُقْتَلَانِ فِي قَبْرِهِمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَزَنَّهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلِمَ فَعَلْتَ قَالَ لِيُخَفَّفَنَّ عَنْهُمَا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَحَتَّى مَتَى يَعْدَبُهُمَا اللَّهُ قَالَ غَيْبٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَلَوْ لَا تَمَزُّعُ قُلُوبِكُمْ أَوْ تَزْيِدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ.

(۲۳۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ بیع غرقہ کے پاس سے گذرے، کچھ لوگ نبی ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے، نبی ﷺ نے جب جوتیوں کی آواز سنی تو دل میں اس کا خیال پیدا ہوا، چنانچہ نبی ﷺ گئے اور انہیں آگے روانہ کر دیا تاکہ دل میں کسی قسم کی بڑائی کا کوئی خیال نہ آئے، اس کے بعد وہاں سے گذرتے ہوئے نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے جہاں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا، نبی ﷺ وہاں رک گئے اور پوچھا کہ آج تم نے یہاں کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! فلاں فلاں آدمی کو، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت انہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کی آزمائش ہو رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو

پھر نبی ﷺ نے کسی درخت کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر اسے لگا دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! انہیں کب تک عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اگر تمہارے دلوں میں بات غلط ملط نہ ہو جاتی یا تمہارا آپس میں اس پر بحث کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو آوازیں میں سن رہا ہوں، وہ تم بھی سنتے۔

(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَرْنَا وَرَفَقْنَا فَبُكِيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَكَثُرَ الْبُكَاءُ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِثْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خُلِفْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ أَوْ حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

(۲۳۶۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی ﷺ نے ہمیں دلوں کو نرم کرنے والی نصیحتیں فرمائیں، جس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور بہت دیر تک روتے رہے، اور کہنے لگے اے کاش! میں مر چکا ہوتا، نبی ﷺ نے فرمایا اے سعد! میرے سامنے تم موت کی تمنا کر رہے ہو اور تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر فرمایا اے سعد! اگر تم جنت کے لئے پیدا ہوئے ہو تو تمہاری عمر جتنی لمبی ہو اور تمہارے اعمال جتنے اچھے ہوں، یہ تمہارے حق میں اتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۳۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَبَقِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَارِيَةُ مُؤَدَّاءٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

(۲۳۶۵۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی، بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں، ابودان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے، کسی نے پوچھا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے، پھر فرمایا عاریت ادا کی

جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجِيمُ غَارِمٌ

(۲۳۶۵۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرُ الشَّعِيرِ [راجع: ۲۲۵۳۷]۔

(۲۳۶۵۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۳۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدُ خُلْنِ الْجَنَّةِ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيِّ مِثْلِ الْحَيِّينِ أَوْ أَحَدِ الْحَيِّينِ رَبِيعَةً وَمُضَرٌ فَقَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا رَبِيعَةٌ مِنْ مُضَرٍّ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸]

(۲۳۶۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے

”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْبَجَارِ حَتَّى طَلَنْتُ اللَّهَ سَيُورَتَهُ

(۲۳۶۵۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق اتنی مرتبہ وصیت کی کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

(۲۳۶۵۵) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ حَدَّثَنِي أَبُو رَاشِدٍ الْخُبَرِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لِي قَلْبُهُ

(۲۳۶۵۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے ابوامامہ! وہ شخص مومنین میں سے ہے کہ جس کا دل میرے لیے نرم ہو جائے۔

(۲۳۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا أَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكُهُ بِرُءُؤِهِ أَوْ أَوْبَقُهُ إِنَّمُهُ أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۶۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس یا اس سے زیادہ لوگوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، جنہیں اس کی نیکی ہی کھول سکے گی ورنہ اس کے گناہ اسے ہلاک کر دیں گے، حکومت کا آغاز ملامت سے ہوتا ہے، درمیان ندامت سے اور اختتام قیامت کے دن رسوائی پر ہوگا۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعَمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ جَشِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دُعِينَا إِلَى وَلِيمَةٍ وَهُوَ مَعَنَا فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ أَمَا إِلَيَّ لَسْتُ أَقُومُ مَقَامِي هَذَا خَطِيْبًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ [راجع: ۲۵۰۲۱]۔

(۲۲۶۵۷) خالد بن معدان کہتے ہیں کہا ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن بلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوتے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحْبِيِّ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ دَخَلَ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ فَأَقْبَلَ لَهُ وَسَادَةً فَظَنَّ أَبُو أُمَامَةَ أَنَّهَا حَرِيرٌ فَتَنَحَّى يَمْشِي الْقَهْقَرَى حَتَّى بَلَغَ آخِرَ السَّمَاطِ وَخَالِدٌ يُكَلِّمُ رَجُلًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ يَا أَحْسَى مَا ظَنَنْتُ أَنَّكَ حَرِيرٌ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَمْتَعُ بِالْحَرِيرِ مَنْ يَرُجُو أَيَّامَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ غُفْرًا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُنَّا فِي قَوْمٍ مَا كَذَبُونَا وَلَا كُذِّبْنَا

(۲۲۶۵۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خالد بن یزید کے پاس گئے، اس نے ان کے لئے تکیہ پیش کیا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے اس لئے وہ لٹے پاؤں واپس چلتے ہوئے صف کے آخر میں پہنچ گئے، خالد ایک دوسرے آدمی سے محو گفتگو تھا، کچھ دیر بعد اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہنے لگا بھائی جان! آپ کیا سمجھے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ریشم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو، خالد نے پوچھا اے ابوامامہ! کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ معافی، یہ سوال کہ کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ہم ایک ایسی قوم میں رہتے تھے جو ہمارے ساتھ جھوٹ بولتے تھے اور نہ ہم ان کے ساتھ

جھوٹ بولتے تھے۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَّاتٍ مِنْ حَيَّاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح ابن ماجه ۴۲۸۶، الترمذی: ۲۴۳۷]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۳۶۵۹) حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا۔

(۲۳۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهِّرٌ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشَى إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُغْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى ابْنِ صَلَاةٍ لَا لَعْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ وَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ الْغُدُوُّ وَالرَّوَاخُ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [قال الألبانی: حسن (ابوداود: ۵۵۸ و ۱۲۸۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن]. [راجع: ۲۲۶۲۹].

(۲۳۶۶۰) حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے احرام باندھنے والے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے، جو شخص چاشت کی نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو، علمین میں لکھا جاتا ہے اور حضرت ابو امامہ ؓ کہتے ہیں کہ صبح و شام ان مساجد کی طرف جانا، جہاد فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔

(۲۳۶۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْفَافِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَمَّنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَ إِلَى مَنَى يَوْمَ التَّوْبَةِ وَإِلَى جَانِبِهِ بَلَالٌ بِيَدِهِ عُوْدٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ يُظَلُّ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۶۶۱) حضرت ابو امامہ ؓ ان صحابی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو آٹھ ذی الحجہ کے دن منیٰ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا، نبی ﷺ کی ایک جانب حضرت بلال ؓ تھے، ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس پر ایک کپڑا تھا اور وہ اس سے نبی ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھے۔

(۲۳۶۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ حُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتَى الْمَدِينَةَ وَكَانَ فِيهَا نَارٌ كَانَتْ تَلْقُوهُمُ وَأَنَّ الْبَرَّ لَيَنْتَبِذُ

قَوْفُ رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يُعْنَى الْقُرْآنَ
(۲۲۶۶۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان کو کسی چیز کے متعلق اس سے افضل اجازت نہیں
دی گئی جو دو رکعتوں کے متعلق دی گئی ہے جنہیں وہ ادا کرتا ہے، اور انسان جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک نیکی
اس کے سر پر بکھرتی رہتی ہے، اور انسان کو اللہ کا اس جیسا قرب حاصل نہیں ہوتا جو اس سے نکلنے والے کلام یعنی قرآن کے
ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۲۶۶۳) حَدَّثَنَا الْهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغْنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرِي
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَارِيفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلْفِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزِّهِ
لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمَرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا
يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَتْرُكُهَا
مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَحُلُّ بَيْعُهُمْ وَلَا شِرَاؤُهُمْ وَلَا تَعْلِيمُهُمْ وَلَا
تِجَارَةٌ فِيهِمْ وَلَمْ تُنْهَنْ حَرَامٌ يُعْنَى الضَّارِبَاتِ [راجع: ۲۲۵۷۱]۔

(۲۲۶۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعث
رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات ہوا و لعب اور ان تمام باتوں کو مٹا دو جن
کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک
گھونٹ پئے گا، میں اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا
جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور اگر کسی نابالغ بچے یا کمزور مسلمان کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے
بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور میرا
جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع و شراء، انہیں گانا
بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے، اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(۲۲۶۶۴) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يُعْنَى ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَطِيَّةِ بْنِ دِلَافٍ الْمُزَنِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ
الدَّابَّةُ فَيَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجِيمَةَ فَيَقُولُ مِمَّنْ اشْتَرَيْتُهُ
فَيَقُولُ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخْطَلَمِينَ وَقَالَ يُونُسُ يُعْنَى ابْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ فَرَفَعَهُ
(۲۲۶۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض کا خروج ہوگا تو وہ لوگوں کے منہ پر نشان لگا

(٢٣٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَرِكِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا وَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ تَهَمَّرَتْهُ الرَّحْمَةُ

(۲۲۶۶۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کی عیادت کرنے والا رحمت الہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ اس طرح آگے پیچھے ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت الہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَافِقَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ قَالِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يَقُولُ الْأَذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ [راجع: ۲۲۰۷۶].

(۲۲۶۶۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(٢٣٦٧) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنَانِ لَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَمَا سَأَلَتْهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَعْطَاهَا ثُمَّ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتُ رَحِمَاتٌ لَوْلَا مَا يَأْتِيَنِي إِلَى أَرْوَاحِهِنَّ دَخَلْنَ الْجَنَّةَ. [راجع: ٢٢٥٢٦].

(۲۲۶۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے ایک بچے کے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دے دیا پھر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۳۳۶۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْيَبَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

(۲۲۶۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور بے ضرر گفتگو کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں، جبکہ بخش گوئی اور بے جا گفتگو کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

(۲۲۶۶۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ حَتَّى إِذَا بَدَأَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْ تَرَبَّسَعَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَأَ يَذًا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [راجع: ۲۲۶۶۰]

(۲۲۶۶۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں نو رکعت وتر پڑھتے تھے، بعد میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعتوں پر وتر بنانے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورۃ زلزال اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُؤُوسَ حُرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ فَلَا تَأْخُذْ بِي فَقُلْتُ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ خَيْرٌ قُلْتُ مَنْ قَتَلُوا نَمَّ بَكِي فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَأْيِكَ أَمْ سَمِعْتَهُ قَالَ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ كَيْفَ أَقُولُ هَذَا عَنْ رَأْيٍ قَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَا يَبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِعُرُوجِهِمْ مِنَ الْإِسْلَامِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاتَّخَذُوا دِينَهُمْ شِيعًا

(۲۲۶۷۰) صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دمشق میں داخل ہوئے تو خوارج کے سر لٹکے ہوئے نظر آئے انہوں نے تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر رونے لگے۔

تھوڑی دیر کسی نے پوچھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بوجہ جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے، اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے تفرقہ بازی کی اور اپنے دین کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر لیا۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قُورَيْبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ

(۲۲۶۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے

لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا جَمَاعَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۲]۔

(۲۲۶۷۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا أَسُودُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۴۵]۔

(۲۲۶۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۲۶۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راہِ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہونے والا ② لوگوں کو علم سکھانے والا کہ جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدی کہ جب تک وہ صدقہ جاری رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ④ وہ آدی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۲۶۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ عَلِمَ عِلْمًا أَجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَلَّمَ [راجع: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۲۶۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۶) وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوِّهِمْ فَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لُؤَاءٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيِنَ هُمْ قَالَ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ وَآكُفَانِ بَيْتِ

المقدس [اخرجه الطبرانی (۷۶۴۳)] قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره

(۲۲۶۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ غالب اور دین پر رہے گا، اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یار و مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، اللہ یہ کہ انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس میں اور اس کے آس پاس۔

(۲۳۱۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَعْثَ يَدِهِ وَأَطْنُ أَتَى قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّجِ بْنِ يَزِيدَ الْكِنَانِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرُوقَةٌ لِحُلٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ آخِرُ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۲۶۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں کسی کو خیمے کا سایہ مہیا کرنا، یا اللہ کے لئے کسی مجاہد کی خدمت کرنا، یا اللہ کے لئے کسی زچانور پر کسی کو سوار کرنا۔

حَدِيثُ أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمِعَ

(۲۲۶۷۸) حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے، اللہ اسے قیامت کے دن دکھاوے اور شہرت کے حوالے کر دے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الشَّامُ وَإِنَّ بِهَا مَكَانًا يَقَالُ لَهُ الْفَوْكَةُ يَعْنِي دِمَشْقَ مِنْ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي فِي الْمَلَاحِمِ [راجع: ۱۷۶، ۹]

(۲۲۶۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام فتح ہو جائے گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو ”دمشق“ نامی شہر کا انتخاب کرنا، کیونکہ وہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی بہترین پناہ گاہ ہوگا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۶۸۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا لَهُ احْفَظْ رِحَالَنَا ثُمَّ تَدْخُلْ وَكَانَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَدَخَلَ فَقَالَ حَاجَتُكَ قَالَ حَاجَتِي تُحَدِّثُنِي أَنْقَضْتَ الْهِجْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُكَ خَيْرٌ مِنْ حَوَائِجِهِمْ لَا تَنْقُطُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ

(۲۲۶۸۰) حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ ہماری سواریوں کا خیال رکھو، تم بعد میں چلے جانا، کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، نبی ﷺ نے ان سب کی ضروریات پوری کر دیں، پھر ان کے ساتھیوں نے انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، جب وہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی ان کی ضرورت پوچھی، انہوں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری ضرورت ان سب کی ضرورت سے بہتر ہے، جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

حَدِيثُ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو نمیر کی ایک معمر خاتون کی روایت

(۲۲۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ رَبَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَجَهْلِي [راجع: ۱۶۶۷۰]

(۲۲۶۸۱) بنو نمیر کی ایک بوڑھی عورت کا کہنا ہے کہ میں نے ہجرت سے قبل مقام اٹح میں نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے یہ دعاء یاد کی ہے کہ اے اللہ! میرے گناہوں اور ناواقفگی کو

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری خاتون کی روایت

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي لُدَيْنٍ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْمَبَايِعَاتِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فِي بَنِي سُلَيْمَةَ لَقَرْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكُلَّ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَرَّبْنَا إِلَيْهِ وَضُوءًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرُكُمْ بِمُكْغَرَاتِ الْخَطَايَا قَالُوا بَلَى قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ النُّعْطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۲۳۶۸۲) ایک انصاری عورت ”جو نبی ﷺ سے بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ بنو سلمہ میں نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لائے، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، نبی ﷺ اور آپ کے ہمراہی صحابہ کرام نے اسے تناول فرمایا، پھر ہم نے وضو کا پانی پیش کیا اور نبی ﷺ نے وضو فرمایا، اور صحابہ کرام ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا طبعی ناپسندیدگی کے باوجود مکمل (احتیاط کے ساتھ) وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سليمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا شَهِدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقِيبَةِ وَالنَّاسُ يَرْمُونَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقْتُلُوا أَوْ لَا تَهْلِكُوا أَنْفُسَكُمْ وَارْمُوا الْجُمُرَةَ أَوْ الْجُمَرَاتِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَشَارَ شُعْبَةُ بِطَرَفِ إِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ [راجع: ۱۶۱۸۵]

(۲۳۶۸۳) حضرت ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طعن وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا لوگ بھی اس وقت ری کر رہے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی ری کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ جَارَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت

(۲۳۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعْنِي الْمُقْرِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ يُعْنِي ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عِيْسَى الْبُخْرَاسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي جَارَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ لَهْفَةِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَمَعَهُمَا إِنْسَانٌ قَالَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ (۲۳۱۸۳) نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون سے مروی ہے کہ وہ طلوع صبح صادق کے وقت نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنتی تھیں اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

حَدِيثُ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ

سعدی رضی اللہ عنہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت

(۲۳۱۸۵) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ لَكَانَ يَمُكُّ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدَرُ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

(۲۳۱۸۵) سعدی رضی اللہ عنہ اپنے والد یا چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی نماز کا اندازہ لگایا ہے، نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں اتنی دیر رکتے تھے جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاسکے۔

حَدِيثُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیث

(۲۳۱۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى الْبُغَايَا عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَصُوغُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُنَّ لَسِمِعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّحَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا يَوْزَنُ لَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ زَادَنِي

(۲۳۱۸۶) ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات کا سنار تھا، انہوں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بچے جائے، جو

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۱۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ خَالَتِهِ قَالَتْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ إِصْبَعُهُ مِنْ لَذْعَةِ عَقْرِبٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوَّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِفَارُ الْعُيُونِ شُهْبُ الشَّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَعَانُ الْمُطْرَقَةُ

(۲۳۱۸۷) ابن حرمہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو کسی بھونے ڈنک مارا، نبی ﷺ نے زخم پر پی باندھی ہوئی تھی اور خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے تم لوگ کہتے ہو کہ اب تمہارا کوئی دشمن نہیں رہا، حالانکہ تم خروج یا جوج ماجوج تک اپنے دشمنوں سے لڑتے رہو گے، جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی اور سرخی مائل سفید بال ہوں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلنے ہوئے محسوس ہوں گے، اور ان کے چہرے چھٹی ہوئی کمانوں کی طرح لگیں گے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زَبَادٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ خَبِيرٍ وَأَنَا سَادِسُ سِتِّ نِسْوَةٍ فَلَبِغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَعَهُ نِسَاءً فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُنَّ وَبِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَلَقْنَا خَرَجْنَا نَنَاولُ السَّهَامَ وَنَسْقِي النَّاسَ السَّيْقَ وَمَعَنَا مَا نُدَاوِي بِهِ الْجُرْحَى وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ وَلِعَيْنُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ لَأَنْصَرِفْنَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَبِيرَ أَخْرَجَ لَنَا سِهَامًا كَسِهَامِ الرَّجُلِ قُلْتُ يَا جَدُّهُ مَا أَخْرَجَ لَكُنَّ قَالَتْ تَمَرًا [ضعف الخطابي إسناده. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۲۷۲۹)].

[انظر: ۲۷۲۳۲.]

(۲۳۱۸۸) حشر بن زیاد اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلی، میں اس وقت چھ میں سے چھٹی عورت تھی، نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ ان کے ہمراہ خواتین بھی ہیں تو نبی ﷺ نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہ ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس لئے نکلے ہیں تاکہ ہمیں بھی حصہ ملے، ہم لوگوں کو ستو گھول کر پلا سکیں، ہمارے پاس مریضوں کے علاج کا سامان بھی ہے، ہم بالوں کو کات لیں گی اور راہ خدا میں اس کے ذریعے ان کی مدد

کریں گی، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ واپس چلی جاؤ، جب اللہ نے خیر کو فتح کر دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں بھی مردوں کی طرح حصہ مرحمت فرمایا، میں نے اپنی دادی سے پوچھا کہ دادی جان! نبی ﷺ نے آپ کو کیا حصہ دیا؟ انہوں نے جواب دیا کھجوریں۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَامِلًا عَلَى تَوَّجٍ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى إِجَارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مَا يَدْفَعُ قَدَمَيْهِ فَخَرَّ فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الدَّمَةُ وَمَنْ رَكَبَ الْبَعْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الدَّمَةُ [راجع: ۲۱۰، ۲۹].

(۲۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سوئے جس کی کوئی منڈیر نہ ہو اور وہ اس سے نیچے گر کر مر جائے تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے، اور جو شخص ایسے وقت میں سمندری سفر پر روانہ ہو جب سمندر میں طغیانی آئی ہوئی ہو اور مر جائے تو اس کی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصَّيَّاحِ قَالَ سُرَيْجٌ عَنِ الْحُرِّ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ بَسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ عَفَّانُ أَوَّلَ النَّسَبِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۷، النسائی: ۲۰۵/۴ و ۲۲۰ و ۲۲۱)]. قال شعيب: ضعيف [لاضطرابه]. [انظر: ۲۷۰۰۱، ۲۷۹۲].

(۲۳۹۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نو ذی الحجہ، دس محرم اور ہر مہینے کے تین دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خَشْعَمِ بْنِ

قبیلہ خشعم کے ایک آدمی کی روایت

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خَشْعَمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ فِي سَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۷، النسائی: ۲۰۵/۴ و ۲۲۰ و ۲۲۱)]. قال شعيب: ضعيف [لاضطرابه]. [انظر: ۲۷۰۰۱، ۲۷۹۲].

أَصْحَابُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي الْبَيْلَةَ الْكُنْزِيْنَ كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَأَمَدَنِي بِالْمُلُوكِ مُلُوكِ حِمَيْرٍ إِلَّا الْأَحْمَرِيْنَ وَلَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ يَأْتُونَ بِأَخْذُونَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۲۶۹۱) قبیلہ شعم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک رات نبی ﷺ کہیں ٹھہرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں، ایران اور روم کے خزانے، اور قبیلہ حمیر کے بادشاہوں سے اس میں اضافہ فرمایا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی بادشاہ نہیں، وہ آکر اللہ کے مال میں سے لیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کریں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى خَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا كَفِّي وَقَالَ اطْرَحْهُ قَالَ فَطَرَحْتُ فَطَرَحْتُهُ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَعَلَّ الْخَاتَمَ قَالَ قُلْتُ طَرَحْتُهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَسْتَمْتَعَ بِهِ وَلَا تَطْرَحْهُ [راجع: ۱۸۴۷۹]۔

(۲۲۶۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ایک ٹہنی لے کر میرے ہاتھ پر ماری اور مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں، چنانچہ میں نے اسے باہر جا کر پھینک دیا، اور دوبارہ حاضر خدمت ہو گیا، نبی ﷺ نے پوچھا وہ انگوٹھی کیا ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس سے کسی اور طرح فائدہ اٹھاؤ، اسے پھینک دو۔

حَدِيثُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

(۲۲۶۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ لَدَخَلَ شَابَانٌ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا لَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتُمَاهَا وَقَدْ كَانَ أَبُو كُمَا يَنْهَى عَنْهَا قَالَا حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَسَكَّتْ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمَا شَيْئًا

(۲۲۶۹۳) عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مرنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

عمر ؓ کی اولاد میں سے دو لڑکے جو ان کے بعد دو سنتیں پڑھیں، حضرت عبداللہ بن مسفل ؓ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور فرمایا کہ یہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے جبکہ تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں حضرت عائشہ ؓ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ النَّبِيِّ

ایک صحابی ؓ کی روایت

(۲۳۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَ لِعَدِّهِ صُحْبَةً أَنَّهُ خَرَجَ زَائِرًا لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ فَبَلَغَهُ شِكَاؤُهُ قَالَ لَدَخَلْ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ زَائِرًا عَائِدًا وَمَبْشُرًا قَالَ كَيْفَ جَمَعْتَ هَذَا كَلَّمَهُ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ زِيَارَتَكَ فَبَلَغَنِي شِكَاؤُكَ فَكَانَتْ عِبَادَةٌ وَأَبْشُرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يُلْغُهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءَ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ حَتَّى يُلْغِيَ الْمَنَزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۰۹۰). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناده ضعيف].

(۲۳۹۹) محمد بن خالد اپنے دادا سے ”جنہیں نبی ﷺ سے شرف صحبت حاصل تھا“ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے ارادے سے نکلے، راستے میں ان کی بیماری کا پتہ چلا تو ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے لئے، عیادت کے لئے اور خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں، اس نے پوچھا کہ یہ ساری چیزیں ایک جگہ کیسے جمع ہو گئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جس وقت لکھا تھا تو اس وقت آپ سے ملاقات کا ارادہ تھا، راستے میں آپ کی بیماری کی خبر سنی تو یہاں پہنچ کر عیادت ہو گئی اور ربی خوشخبری تو وہ یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ کے یہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ اس درجے سے آگے بڑھ جاتا ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچتا، تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی، مالی یا اولاد کی طرف سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس درجے تک جا پہنچتا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہوتا ہے۔

سابع مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضي الله عنه کی مرویات

(۲۲۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبْذِعُ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَذْكَهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى بَحِيرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲].

(۲۲۶۹۵) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور نہیا کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۲۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَفْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ فَالَّذِي هَجَرَهُ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَالَّذِي خَبَّرَهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا تَوْمَنَ رَجُلًا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسَ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ [راجع: ۱۷۱۸۹].

(۲۲۶۹۶) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ سنتوں کو جاننے والا امامت کرے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گھرا حکومت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے۔

(۲۲۶۹۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدُّسْتُوَانِيُّ وَيَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدُّسْتُوَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ [راجع: ۱۷۱۹۹].

(۲۲۶۹۷) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۳۶۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلْفَحَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالٍ أَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسْمِتَهُ إِذَا عَطَسَ وَإِذَا مَرَضَ أَنْ يَعُوذَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۴۳۴). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۲۳۶۹۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں، جب وہ دعوت کرے تو اسے قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفُتَادَيْنِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمَضَرَ [راجع: ۱۷۱۹۳].

(۲۳۶۹۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا ایمان یہاں ہے، یاد رکھو! دلوں کی سختی اور درشتی ان منکبروں میں ہوتی ہے جو اونٹنوں کے مالک ہوں، جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے یعنی ربیعہ اور مضر نامی قبائل میں۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَهُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَتَاخَرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ فَمَا يُعْطِلُ بَنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمِيذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنْفَرِقِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ [راجع: ۱۷۱۹۲].

(۲۳۷۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دوران وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو متفر کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نماز یوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۱۸].

(۲۳۷۰۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر پہلی نبوت کا حکام مایا ہے، اس میں یہ

(۳۳۷.۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بِشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَعَمَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ [راجع: ۱۷۱۹۴]

(۲۲۷۰۹) حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ نبی ﷺ نے اس پر اتنی دیر سکوت فرمایا کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ کاش! ہم نے یہ سوال پوچھایا نہ ہوتا، پھر فرمایا کہا کرو ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ اور سلام کے الفاظ تو تم جانتے ہی ہو۔

(۲۲۷۱۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ الْيَسَّى قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهِذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ااعْلَمْ مَا تَحَدَّثْتُ بِهِ يَا عُرْوَةُ أَوَأَنَّ جَبْرِيلَ هُوَ الَّذِي أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ الصَّلَاةَ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بِبَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۱۷۲۱۷]

(۲۲۷۱۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے عصر کی نماز مؤخر کر دی، تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بھی نماز عصر میں تاخیر کر دی تھی، تو حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا یہ کیا مغیرہ! کیا آپ یہ بات جانتے نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے بھی اس وقت نماز پڑھی، اسی طرح پانچوں نماز کے وقت وہ آئے اور وقت مقرر کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عروہ! اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو، کیا جبریل نے نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! بشیر بن ابی مسعود نے مجھ سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي إِذَا يَنَادِي مِنْ خَلْفِي ااعْلَمْ يَا أَبَا مَسْعُودٍ ااعْلَمْ يَا أَبَا مَسْعُودٍ فَانْتَفَتْنَا إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَلَّهِ أَفْئَدُّ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي أَبَدًا

(۲۲۷۱۱) حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز رہنے دیں سنائی دی اے ابوسعود! یاد رکھو! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

(۲۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَا تَهْتَكُوهُ حَتَّى تُحَدِّثُوا أَعْمَالًا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۱۷۲۱۰].

(۲۲۷۱۳) حضرت ابو مسعود انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کرلو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۲۲۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَالتَّحَوُّكُمْ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَقَالَ فَالتَّحَوُّكُمْ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [انظر: ۲۲۷۱۹].

(۲۲۷۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاثِينَ أَوْ لثَاتِينَ بِسَبْعِ مِائَةٍ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ [راجع: ۱۷۲۲۲].

(۲۲۷۱۳) حضرت ابو مسعود رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہِ خدا میں ایک اونٹنی صدقہ کر دی جس کی ناک میں ٹیکل بھی پڑی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ سات سواونٹیاں لے کر آئے گی جن کی ناک میں ٹیکل پڑی ہوگی۔

(۲۲۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الشَّيْبَانِيَّ لَذِكْرِهِ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ لثَاتِينَ

(۲۲۷۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبَرَادُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَلَا أَصَلَّى بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ لَقَامَ لَكَبِيرٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَاهِي بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَاهِي بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا

(۲۲۷۱۶) سالم البرادؒ جو ایک قابل اعتماد راوی ہیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو مسعود بدری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نماز کا طریقہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ کہا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ

کرا انہوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، رفع یدین کیا رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، اور ہاتھوں کو بظلوں سے جدا رکھا، پھر سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بظلوں سے جدا رکھا پھر سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ کر دکھائیں۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَفَعَهُ وَقَالَ شَاذَانَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۲۷۱۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(۲۳۷۸) وَذَكَرَ شَاذَانُ أَيْضًا حَدِيثَ الدَّالِّ عَلَى الْخَوْبِ كِفَاعًا عَلَيْهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]۔

(۲۲۷۱۸) اور شاذان نے یہ حدیث بھی ذکر کی کہ جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَا آئَةً مَا لَمْ تُحَدِّثُوا لِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ وَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۲۲۷۱۳]۔

(۲۲۷۱۹) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کر لو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئَ يَقُولُ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۷۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس آیت کے بدلے میں مجھے دنیا و ما فیہا بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں یا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ..... ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد تین مرتبہ فرمایا سوائے شرک کے۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعَادَةَ حَدَّثَنِیْ حَمِیْدُ الشَّامِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّمِیْمِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ اَخِرَ عَهْدِهِ بِاَنْسَانَ فَاِطْمَءُ وَاَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ عَلَیْهِ اِذَا قَدِمَ فَاِطْمَءُ قَالَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَّهٗ فَاَتَاهَا فَاِذَا هُوَ یَمْسَحُ عَلٰی بَآبِهَا وَرَاٰی عَلٰی الْحُسَیْنِ وَالْحُسَیْنِ قُلُوبَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَرَجَعَ وَلَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهَا فَلَمَّا رَاَتْ ذَٰلِكَ فَاِطْمَءُ ظَنَّتْ اَنَّهٗ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهَا مِنْ اَجْلِ مَا رَاٰی فَهَتَكَ السُّتْرَ وَنَزَعَتْ الْقُلُوبَیْنِ مِنَ الصَّیِّغِیْنِ فَقَطَعَتْهُمَا فَبَکِی الصَّیِّغَانِ فَقَسَمَتَهُ بَیْنَهُمَا فَاَنْطَلَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا یَبْكِیَانِ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَقَالَ یَا ثَوْبَانُ اِذْهَبْ بِهَٰذَا اِلٰی بَنِیْ فُلَانٍ اَهْلُ بَیْتٍ بِالْمَدِیْنَةِ وَاَشْعِرْ لِفَاِطْمَةَ فَلَآءَةً مِنْ عَصَبٍ وَیَسَازِیْنِ مِنْ عَاجٍ لِاَنَّ هَٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَا اُحِبُّ اَنْ یَاْكُلُوْا طَیِّبَاتِهِمْ فِی حَیَاتِهِمْ اَللّٰهُمَّ

(۲۲۷۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو اپنے اہل خانہ میں سے سب سے آخر میں جس سے ملاقات کرتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جس کے یہاں تشریف لے جاتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو حسب معمول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، وہاں پہنچے تو گھر کے دروازے پر پردہ دکھائی دیا، اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں میں چاندی کے ننگن نظر آئے، نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر سمجھ گئیں کہ نبی ﷺ انہی چیزوں کو دیکھ کر واپس چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے پردہ بھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے ہاتھوں سے ننگن اتار کر توڑ ڈالے، اس پر دونوں بچے رونے لگے، اور روتے روتے نبی ﷺ کے پاس چلے گئے، نبی ﷺ نے وہ ننگن ”جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تقسیم کر دیے تھے“ ان سے لے لیے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ثوبان! اسے بنو فلاں (اہل مدینہ کے ایک گھر کے متعلق فرمایا) کے پاس لے جاؤ، اور فاطمہ کے لئے ایک یمنی ہار اور ہاتھی دانت کے دو ننگن خرید لاؤ، کیونکہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی حلال چیزیں بھی دنیا میں کھالیں۔

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِیْسٰی وَابُو الْیَمَانِ وَهَذَا حَدِیْثُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عِیَاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ التَّمْلُوْکِیِّ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحْبِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَسِیْرِ لَہٗ اِنَّا مُدْلِجُوْنَ فَلَا یُدْلِجُنَّ مُضْعِبٌ وَلَا مُضْعِفٌ فَاَذْلَجَ رَجُلٌ عَلٰی نَاقَةٍ لُّصَصَتْ لَهَا قَطْعٌ فَاَنْذَرَتْ فَاَحْذَرُ فَمَاتَ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَیْہِمْ لَمْ

السَّدِيدُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَقَدْ نَكَحْتُ الْمُتَتَعَمَاتِ وَفُحِشْتُ لِي السَّدْدُ إِلَّا أَنْ يَرْحَمَنِي اللَّهُ وَاللَّهُ لَا جَرَمَ أَنْ لَا أَذْهَنُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعْتُ وَلَا أَغْسِلَ ثَوْبِي الَّذِي يَلْبِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَبَّحَ [صححه الحاكم (۱۷۴/۴)]. قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: صحیح المرفوع منه (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۲۴۴۴). قال

شعیب: صحیح دون ((أول الناس)).

(۲۲۷۲۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ڈاکے کے ذریعے ایک مرتبہ ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ ابوسلام سے حوض کوثر کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے، چنانچہ وہ آ گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میرے حوض کی لمبائی چوڑائی اتنی ہے جتنی عدن اور عمان بقاء کے درمیان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، اس کے کٹورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے، جو اس کا ایک گھونٹ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، سب سے پہلے اس حوض پر فقراء مہاجرین آئیں گے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال نکھرے ہوئے اور کپڑے میلے ہوں گے، جو ناز و نعم میں ملی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں نے تو ناز و نعم میں ملی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے تو بند دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، اب اللہ ہی مجھ پر رحم فرمائے، بخدا! اب میں اس وقت تک اپنے سر پر تیل نہیں لگاؤں گا جب تک وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں۔ (۲۲۷۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا أَوْ أَخْرَقَ نَخْلًا أَوْ قَطَعَ شَجَرَةً مُثْمِرَةً أَوْ ذَبَحَ شاةً لِأَهَابِهَا لَمْ يَرْجَعْ كَفَّارًا

(۲۲۷۲۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (میدان جہاد میں) کسی نابالغ بچے یا انتہائی عمر رسیدہ آدمی کو قتل کرے، یا کسی باغ کو آگ لگا دے، یا کسی پھل دار درخت کو کاٹ ڈالے، یا کھال حاصل کرنے کے لئے کسی بکری کو ذبح کر ڈالے تو وہ برابر سراپا نہیں آیا۔

(۲۲۷۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَابْنُ قَالَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالذَّيْنِ وَالْعُلُولِ [صححه

الحاكم (۲۶/۲) قال الألبانی: شاذ بهذا اللفظ (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۱۰۷۳). قال شعیب: إسناده صحیح

(۲۲۷۲۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لَثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَكْذِبُونَ عَلَيَّ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [انظر: ۲۲۸۰۶].

(۲۲۷۲۸) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جموئی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجَمُ [انظر: ۲۲۷۹۳].

(۲۲۷۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لکوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلَجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهَرَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصُّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةٍ قَالَ قِيلَ لَثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ [أخرجه الطبرانی (۱۴۴۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۸۰۷].

(۲۲۷۳۰) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ "جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَهُوَ فِي مَعْرَفَةِ الْجَنَّةِ [صححه مسلم (۲۵۶۸) قال الترمذی: حسن صحيح] [انظر: ۲۲۷۳۳، ۲۲۷۴۸].

[۲۲۷۶۷، ۲۲۷۷۱، ۲۲۷۸۶، ۲۲۷۸۰، ۲۲۸۰۸، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۱۰]

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكْفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ شَيْئًا وَاتَّكْفَلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا [راجع: ۲۲۷۲۴].

(۲۲۷۳۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَإِنَّهُ فِي أَخْرَافِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]

(۲۲۷۳۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو لُقْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [انظر: ۲۲۷۴۳، ۲۲۷۹۹، ۲۲۸۰۵، ۲۲۸۲۱، ۲۲۸۲۲].

(۲۲۷۳۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۳۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعْطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَمْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [صححه مسلم (۴۸۸)، وابن خزيمة (۳۱۶)، وابن حبان (۱۷۳۵)].

[انظر: ۲۲۷۷۵].

(۲۲۷۳۵) معدان ہمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے نزدیک پسندیدہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے جنت میں داخل فرمادے، اس پر وہ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد انہوں نے فرمایا کہ یہی سوال میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کثرت

دے گا اور ایک گناہ معاف فرما دے گا۔

(۲۲۷۶۱) قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي ثُوْبَانَ

(۲۲۷۶۲) محدان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(۲۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَكِنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَكِنْ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [قال البوصيري:

هذا الحديث رجاله ثقات الثبات إلا أنه منقطع قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۷۷)]. [انظر: ۲۲۸۰۰].

(۲۲۷۶۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا امْرَأَةٌ سَالَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَيْبَةُ الْجَنَّةِ [انظر: ۲۲۸۰۴].

(۲۲۷۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ دِينَارٍ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى عِيَالِهِ أَوْ عَلَى دَارِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲۲۷۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(۲۲۷۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثُوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي ثُوْبَانَ [راجع: ۲۲۸۰۴۴].

(۲۲۷۷۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو آنے لگی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَخْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ

وَالْمَجْهُومُ [صححه ابن خزيمة (۱۹۶۲ و ۱۹۸۳) والحاكم (۴۲۷/۱) قال الألبانی صحیح (أبو داود ۲۳۶۷ و ۲۳۷۱، ابن ماجه: ۱۶۸۰)]. [انظر: ۲۲۷۷۴، ۲۲۷۹۶، ۲۲۸۱۴].

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزرا ایک آدمی پر ہوا جو رمضان کے مہینے میں سنگی لگوار ہاتھ تو نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبُرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبُرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاحِينِ [قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۴۶)].

(۲۲۷۴۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر کہیں روانہ فرمایا، راستے میں سردی کا موسم آگیا، جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس واپس پہنچے تو سردی کی شدت سے پہنچنے والی تکلیف کی انہوں نے نبی ﷺ سے شکایت کی، تو نبی ﷺ نے انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۲۷۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۷۴۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْبَلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَتَقْبَلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَتَنَاوَلَهُ [قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۸۳۷، النسائی: ۹۶/۵) قال شعيب: صحیح وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۲۷۶۸، ۲۲۷۸۷، ۲۲۷۸۸].

(۲۲۷۴۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا اگر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْرَمُ الرِّزْقُ بِالذَّلْبِ بِصِيئَةٍ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا النَّوْءُ [قال الألبانی صحیحہ والحاكم (۴۹۳/۱) قال الألبانی: حسن دون (إن الرجل... نفيه) (ابن ماجه: ۹۰)].

[۴۰۲۲]۔ [انظر: ۲۲۷۷۷، ۲۲۸۰۲]۔

(۲۲۷۳۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۲۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّاكِبَاتِ السُّودَ لَقَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَّاسَانَ فَأَتَوْهَا لِإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِيَّ

(۲۲۷۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اس میں خلیفہ اللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

(۲۲۷۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ

(۲۲۷۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قریش جب تک تمہارے لیے سیدھے رہیں، تم بھی ان کے لیے سیدھے رہو۔

(۲۲۷۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قَبْلَ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاها [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۷۳۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بِرِيءٍ مِنْ ثَلَاثِ الْكِبَرِ وَالْقُلُولِ وَالذَّنْبِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۷۲۷]۔

(۲۲۷۳۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمِيٍّ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيِّ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةً ثُمَّ قَالَ يَا ثُوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ لَمَّا زِلْتُ أَطْعِمُهُ

مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [صححه مسلم (۱۹۷۵)، وابن حبان (۵۹۳۲)]۔ [انظر: ۲۲۷۸۵]۔

(۲۲۷۵۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنبھال لو، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(٢٢٧٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْيَدِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَدْ نَزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا نَزَلَ فَلَوْ أَنَّا عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ اتَّخَذْنَاهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تَعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ [صححه الحاكم (٤٠٨/١). قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ١٨٥٦، الترمذی: ٣٠٩٤)]. [انظر: ٢٢٨٠١].

(۲۲۷۵۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ”وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے.....“ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ سونا اور چاندی کے متعلق تو جو حکم نازل ہونا تھا وہ ہو گیا، اب اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اپنے پاس رکھ لیں، نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مسلمان بیوی ہے جو اس کے ایمان پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(٢٣٧٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْكَافَّةَ الْمُضِلِّينَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ٤٢٥٢، ابن ماجه: ٣٩٥٢، الترمذی: ٢٢٢٩)]. [انظر: ٢٢٨١٧، ٢٢٥٣].

(۲۷۵۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔
(۲۷۵۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْإِثْمَةَ الْمُضِلِّينَ [راجع: ۲۲۷۰۶]۔

(۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن امر سے اندیشہ ہے۔
(۲۷۵۴) وَبِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مَلِكًا أُمِّيًّا سَيَبْلُغُ مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَإِنِّي أُعْطِيتُ الْكُنُزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمِّي أَنُ لَا يَهْلِكُوا بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَقَالَ يُونُسُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِأُمِّيكَ أَنْ لَا أَهْلِكُكُمْ بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِقَوْلِكَ لَا يَرُدُّ كَقَوْلِكَ لَا يَرُدُّ بَعْضًا وَإِنَّمَا

أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَائِمَّةِ الْمُضِلِّينَ [صححه مسلم (۲۸۸۹)، وابن حبان (۷۲۳۸)، والحاكم (۴/۴۴۸)].
[راجع: ۲۲۷۵۲].

(۲۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے تو میرے رب نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکتاف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے، اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۵) وَإِذَا وَضِعَ فِي أُمَّتِي السَّيْفُ لَمْ يُوْرَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی:

صحيح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۰۲)]. [انظر: ۲۲۸۱۸].

(۲۲۷۵۵) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۷۵۶) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ [قال

الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۱۹)]. [انظر: ۲۲۸۱۹]

(۲۲۷۵۶) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۷۵۷) وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ تَلَاوَنَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۲۷۵۷) اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب آئیں گے جن میں سے ہر ایک بڑے غم خویش اپنے آپ کو نبی قرار دیتا ہوگا، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۲۷۵۸) وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه مسلم (۱۹۲۰)]. [انظر: ۲۲۷۶۶].

(۲۲۷۵۸) اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی

فرد انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْوَلِيدُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَائِيَّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَائِيِّ عَنْ قُوتَبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةُ تَفْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةُ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۷۵۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے، ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا۔

(۲۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ قُسَّالَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَمِصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أَفْقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكْلَةُ عَلَى فَصْعِهَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ قُلَّةُ بَنِي يَمَنٍ قَالَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ تَكُونُونَ غَنَاءً كَغَنَاءِ السَّيْلِ يَنْتَزِعُ الْمَهَابَةَ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

(۲۲۷۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں دنیا کے ہر کونے سے مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی عورت اپنے پیالے کی طرف بلاتی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس زمانے میں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانے میں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی لیکن تم لوگ سمندر کے خس و خاشاک کی طرح ہو گے، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال لیا جائے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دیا جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ”وہن“ سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندگی کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۳۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ جَدَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَةَ هُبَيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهَا خَوَاتِيمٌ مِنْ ذَهَبٍ يُقَالُ لَهَا الْفَتَحُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِعُصْبَةٍ مَعَهُ يَقُولُ لَهَا يَسْرُكُ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ خَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ فَآتَتْ لَاطِمَةَ فَشَكَتُ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَامِ خَلْفِ الْبَابِ وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ قَالَ فَقَالَتْ لَهَا لَاطِمَةُ انْظُرِي إِلَى هَذِهِ السِّلْسِلَةِ الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنِ قَالَ وَفِي يَدَيْهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَاطِمَةَ بِالْعَدْلِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ لَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ عَلِمَهَا عَذَابًا شَدِيدًا ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ قَالَتْ النَّاسُ لَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَانْطَلَقْتُ لِقَامِ خَلْفِ الْبَابِ فَاسْمَعْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ

وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ [صححه الحاكم (۱۰۳/۳): قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۰۸/۸). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۷۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنت ہبہ نامی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں، جنہیں ”نق“ کہا جاتا تھا، نبی ﷺ اپنی لاشی سے اس کے ہاتھ کی انگوٹھیوں کو ہلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے؟ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور نبی ﷺ کے رویے کی شکایت کی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ادھر میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گیا، نبی ﷺ گھر پہنچ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے ”جو کہ اجازت لینے وقت نبی ﷺ کا معمول مبارک تھا“ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس خاتون سے فرما رہی تھیں یہ چین دیکھو جو مجھے ”ابو حسن“ نے ہدے میں دی ہے، ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک چین تھی، نبی ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا اے فاطمہ! بات انصاف کی ہونی چاہئے تاکہ کل کو لوگ فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر انگلی نہ اٹھائیں اس لئے تمہارے ہاتھ میں آگ کی یہ چین کیسی؟ پھر نبی ﷺ نے انہیں شدت کے ساتھ عداوت کا احسان دلایا اور وہاں بیٹھے بغیر ہی واپس چلے گئے، اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ چین فروخت کرنے کا حکم دے دیا چنانچہ اسے بیچ دیا گیا جس کی قیمت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک غلام خرید لیا اور اسے آزاد کر دیا، نبی ﷺ نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ کا شکر کہ اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے بچالیا۔

(۲۷۷۲) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِيَّ يَعْْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا (۲۷۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رشوت لینے والے، دینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعُرَيْثِيُّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهَ النِّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزَّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ (۲۷۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص لمبی عمر اور وسعت رزق چاہتا ہو، اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

(۲۷۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعَبْدَ لَيَتَمِسُّ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُجِيرَ لِي إِنْ فَلَانًا عَبْدِي يَتَمَسُّ أَنْ يَرْضِيَنِي إِلَّا وَإِنْ رَحِمْتِي عَلَيْهِ يَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فَلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوَّلَهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ

(۲۷۲۶۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور اس میں مسلسل لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضا کی تلاش میں ہے، آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر متوجہ ہے، حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پر اللہ کی رحمت ہو، حال میں عرش بھی یہی کہتے ہیں، ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہنے لگتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے لوگ بھی کہنے لگتے ہیں، پھر یہ بات زمین پر اتار دی جاتی ہے۔

(۲۷۲۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ثُوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْذُوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ طَلَبَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ

(۲۷۲۶۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں کو مت ستایا کرو، انہیں عار مت دلایا کرو اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کرنا ہے، اللہ اس کے عیوب کو تلاش کرنے لگتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس کے گھر کے اندر ہی رسوا کر دیتا ہے۔

(۲۷۲۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي فُلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۲۷۵۸]۔

(۲۷۲۶۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۷۲۶۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي فُلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا لَقَدْ رَفَعَهُ قَالَ عَفَّانُ عَنْ ثُوْبَانَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَعْرِفَةِ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ ابْنُ مَهْدِيٍّ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔ [انظر: ۲۲۸۰۳]۔

(۲۷۲۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۷۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنِي ثُوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ سَوَطُ ثُوْبَانَ سَقَطَ وَهُوَ عَلَى بَعْرِ فُلْبَيْخٍ حَتَّى يَأْخُذَهُ وَمَا يَقُولُ لِأَخِي نَوَاسٍ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ ثُمَّ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ لِي سَبِيلَ اللَّهِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِهِ لِي سَبِيلَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَبَدَأَ بِالْعِيَالِ [صححه مسلم (۹۹۴)]، وابن حبان (۴۲۴۲)۔ [انظر: ۲۲۸۲۰]۔

(۲۲۷۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے ال و عیال پر خرچ کرے یا اپنے آپ پر، یا رو خدا میں خرچ کرے، یا رو خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔
(۲۲۷۷۰) وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى ذَاتِهِ لِي سَبِيلَ اللَّهِ (۲۲۷۷۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَاذَ الْمُسْلِمُ إِخَاهَ الْمُسْلِمِ لَمْ يَزَلْ لِي مَخْرَجَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔
(۲۲۷۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [راجع: ۲۲۷۳۲]۔
(۲۲۷۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بِمَقَرِّ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَصْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَنْهُمْ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَعَتْهُ قَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عُمَانَ يَغْتُفُّ فِيهِ مِنْ آثَانِ بَعْدَ أَنْ يَمْدَّاهُ [صححه مسلم

(۲۳۰۱)، وابن حبان (۶۴۵۶)۔ [انظر: ۲۲۷۹۰، ۲۲۷۹۴، ۲۲۸۱۱، ۲۲۸۱۲]۔

(۲۲۷۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشیں سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے۔

(۲۲۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُقْعِ فِي ثَمَانٍ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۷۴]۔

(۲۲۷۷۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سیلگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سیلگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَخَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۷۷۵) معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے نفع عطا فرمادے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف فرما دے گا۔

(۲۲۷۷۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ اللَّخْمِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ أَشْهُرَ بَعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَلَدَيْكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ [صححه ابن حبان (۳۶۳۵)، ابن خزيمة (۲۱۱۵)]۔ قال الألبانی: صحيح (ابن

ماجة: ۱۷۱۵)۔ قال شعيب صحيح وهذا إسناده حسن]۔

(۲۲۷۷۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے تو وہ ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوگا اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لینے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۲۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَجْدِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا

(۲۷۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی اور انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔

(۳۷۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُفْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا تَقْلِحُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَقَالَ عِصَامٌ وَلَا يُحَافِظُ

(۲۷۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، کامیاب ہو جاؤ گے، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۳۷۷۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْخَضِرِيِّ عَنْ أَبِي حَمٍ الْمُؤَدِّي عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيَخْتَصِمَ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَالَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ [حسنہ الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح آخره (أبو داود: ۹۰، ابن ماجه: ۶۱۹ و ۹۲۳، الترمذی: ۳۵۷)، قال شعب: صحيح لغيره] يتكرر بعده۔

(۲۷۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ اجازت لیے بغیر کسی شخص کے گھر میں نظر بھی ڈالے، اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا داخل ہو گیا، اور کوئی ایسا شخص جو کچھ لوگوں کی امامت کرتا ہو، مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ کیا کرے، کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور کوئی آدمی پیشاب وغیرہ کا قضا دبا کر نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے ہلکا پھلکا ہو جائے۔

(۳۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْخَطَّابِيَّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ لَمْ تَكْرَمْ عَنْهُ يَأْسَنَادُهُ [راجع: ۲۷۷۷۹]۔

(۲۷۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۷۸۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَابِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفَرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ [إسناده ضعيف، نفى أبو بكر الأثرم ثبوته، قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۰۳۸، ابن ماجه: ۱۲۱۹)۔

(۲۷۸۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر سہو کے لئے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

(۳۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ مَرَّضَ ثَوْبَانَ

بِحُمْصٍ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدَّهُ فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَابِيسِ عَائِدًا فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ ائْتِكُبْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ ائْتِكُبْ لِلدَّامِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلَى بِحَضْرَتِكَ لَعُدَّتْ ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ وَقَالَ لَهُ أَتَبْلُغُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ نَعَمْ فَأَنْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَرِعًا فَقَالَ النَّاسُ مَا شَأْنُهُ أَحَدَتْ أَمْرٌ فَاتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَاعَادَ ثَوْبَانَ بِرِذَائِهِ وَقَالَ اجْلِسْ حَتَّى أُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْدُخْلَنَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱۴۱۳)]. قَالَ شُعَيْبُ: الْمَرْفُوعُ مِنْهُ صَحِيحٌ لَغِيرِهِ وَهَذَا [إِسْنَادُ رَجَالِهِ ثِقَاتُ].

(۲۲۷۸۲) شرح بن عیید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ”حمص“ میں حضرت ثوبان رحمہ اللہ بیمار ہو گئے، اس زمانے میں حمص کے گورنر حضرت عبداللہ بن قرط ازدی رحمہ اللہ تھے، وہ حضرت ثوبان رحمہ اللہ کی عیادت کے لئے نہیں آئے، اسی دوران کلاعیین کا ایک آدمی حضرت ثوبان رحمہ اللہ کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کیا تم لکھنا جانتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ثوبان رحمہ اللہ نے فرمایا لکھو، چنانچہ اس نے گورنر حمص حضرت عبداللہ بن قرط ازدی رحمہ اللہ کے نام خط لکھا ”نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے، اباعد! اگر تمہارے علاقے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی غلام ہوتا تو تم اس کی عیادت کو ضرور جاتے، پھر خط لپیٹ کر فرمایا کیا تم یہ خط انہیں پہنچا دو گے؟ اس نے حامی بھری اور وہ خط لے جا کر حضرت عبداللہ بن قرط ازدی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

وہ خط پڑھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، لوگ جسے دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگے کہ انہیں کیا ہوا؟ کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ وہاں سے سیدھے حضرت ثوبان رحمہ اللہ کے یہاں پہنچے، گھر میں داخل ہوئے، ان کی عیادت کی اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ثوبان رحمہ اللہ نے ان کی چادر پکڑ کر فرمایا بیٹھ جائیے، تاکہ میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار ایسے آدمی جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ عذاب، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار افراد مزید ہوں گے۔

(۲۲۷۸۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أُمَيَّةَ اللَّحْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْعُقَيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ ثُمَّ الْعِمَامَةِ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱۴۰۹)]. قَالَ شُعَيْبُ: صَحِيحٌ لَغِيرِهِ وَهَذَا [إِسْنَادُ ضَعِيفٌ].

(۲۲۷۸۳) حضرت ثوبان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کے دوران موزوں پر، اور ہنسی پر اور عمامے پر مسح

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا لِي وَجْهِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۷۸۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی سے سوال کرتا ہو جبکہ وہ اس کا ضرورت مند نہ ہو تو یہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

(۳۳۷۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّةً لَهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ فَإِنِّي لَأُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [راجع: ۲۲۷۵۰]۔

(۲۲۷۸۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنبال لو، چنانچہ میں نبی ﷺ کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھاتا رہا۔

(۳۳۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا الْأَشْعَثَ الصَّنَعَانِيَّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ قَلِيلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْقَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۷۸۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ آتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ قَرُبْنَا مَقَطَ سَوَطِ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يَنَاقِلَهُ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۸۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۳۳۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي خُلَّةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ فَلَا كَرَّ

مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ثُوْبَانٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى وَإِنَّ الْحُمَّى لِقُطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَلْيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا يَسْتَقْبِلُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اخْشِفْ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَيَغْتَسِلُ فِيهِ ثَلَاثَ غَسَّاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ إِلَى ثَلَاثٍ فَخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ إِلَى خُمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ إِلَى سَبْعٍ فَسَبْعٍ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُجَاوِزُ النَّسْعَ يَأْذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۰۸۴)].

(۲۲۷۸۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے ”جو کہ آگ کا ایک حصہ ہے“ تو اسے چاہئے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے بجھائے، اور کسی بہتی ہوئی نہر کے سامنے پانی کے بہاؤ کی سمت رخ کر کے کھڑا ہو جائے، اور یوں کہے ”بسم اللہ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول کو سچا کر دکھا“ اور یہ عمل طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز فجر کے بعد ہونا چاہئے، اس کے بعد اس بہتی نہر میں تین مرتبہ غوطہ زنی کرے، اور یہ عمل تین دن تک کرے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہوا تو پانچ دن تک، ورنہ سات، ورنہ نو دن تک یہ عمل کرے، وہ نو دن سے آگے نہ بڑھنے پائے گا ان شاء اللہ (تندرست ہو جائے گا)

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبِعَفْرٍ حَوْضِي أَذُوْدُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْكُضَ عَلَيْهِمْ فَسِيلَ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسِيلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَهَاضًا مِنَ الْكَلْبِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَنْشَعِبُ فِيهِ مِزَابَانِ يَمْدَاهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۷۹۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ جھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَارَقَ

الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكُبْرَى وَالْعُلُولِ وَاللَّيْنِ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَبَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ بَهْزٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْعُلُولِ وَاللَّيْنِ قَالَ بَهْزٌ وَالْكِبَرِ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالََا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۲۹].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲۲۷۹۳) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا بَكِيرٌ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطَفَالِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن]. [سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲۲۷۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطَفَالِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عِنْدَ عَفْرِ حَوْصِي أُذَوِّدُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، إِنِّي لَا ضَرْبَ لَهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْكُضَ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّهُ لَيَكُفُّ فِيهِ مِزَاهَانٍ [مِنْ الْجَنَّةِ]، أَحَدُهُمَا مِنْ وَرَقِ وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، مَا بَيْنَ بَصْرَى وَصَنْعَاءَ أَوْ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ - أَوْ قَالَ - مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَانَ [راجع: ۲۲۷۷۳. سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، جس میں دو پر تالے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا، اور

اس حوض کی لبائی بھری اور منعاء، یا الیہ اور مکہ، یا اس جگہ سے عمان تک ہوگی۔

(۲۳۷۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَمَى أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۳۷۰)].

(۲۳۷۹۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۳۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبَيْعِ فِي رَمَضَانَ رَأَى رَجُلًا يَخْتَجِعُ فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

[راجع: ۲۳۷۹۶]

(۲۳۷۹۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سبکی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۳۷۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السُّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَقَارِبُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه ابن حبان (۱۰۳۷)]. قال شعيب: صحيح

وهذا [سناد حسن]

(۲۳۷۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، قریب رہو اور نیک اعمال کرتے رہو، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۳۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرٌّ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكُبْرَى وَالَّذِينَ وَالْقُلُوبُ [راجع: ۲۳۷۹۸]

(۲۳۷۹۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۳۷۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ فَهِيَ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۳۷۹۹]

(۲۳۷۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تین فیمن کے مرتبے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [راجع: ۲۲۷۳۷].

(۳۳۸۰۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۳۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِطْرَةِ وَاللَّهَبِ مَا نَزَلَ قَالُوا كَأَيِّ الْمَالِ تَتَّخِذُ قَالَ عَمَرُ أَنَا أَعْلَمُ ذَلِكَ لَكُمْ قَالَ فَأَوْضَعَ عَلَى بَعْضِ قَادِرِكُمْ وَأَنَا فِي آخِرِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَالِ تَتَّخِذُ قَالَ لِيَتَّخِذَ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ [راجع: ۲۲۷۵۱].

(۳۳۸۰۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سونے چاندی کے متعلق وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جو نازل ہوئی تو لوگ کہنے لگے کہ ہم کون سا مال اپنے پاس رکھا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں پتہ کر کے بتاتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اپنا اونٹ تیزی سے دوڑایا اور نبی ﷺ کو جالیا، میں بھی ان کے پیچھے تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کون سا مال اپنے پاس رکھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور وہ مسلمان بیوی جو امور آخرت پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۳۳۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْإِبْرُ [راجع: ۲۲۷۴۵].

(۳۳۸۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۳۳۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَىٰ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَةُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۳۳۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۳۳۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ وَذَكَرَ أَبَا أَسْمَاءَ وَذَكَرَ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَّمَ عَلَيْهَا

رَالِحَةُ الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۴۱۸۴)، والحاكم (۲۰۰/۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۲۲۶، ابن ماجه: ۲۰۵۵). [راجع: ۲۲۷۳۸].

(۲۲۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۸۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ جَعْفَرٍ يَغْنِي عَنْهُمَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قَبْرٌ أَوْ قَبْرَانِ شَهِدَ دَفْنَهَا كَانَ لَهُ قَبْرٌ أَطَانٍ قَالُوا وَمَا الْقَبْرُ أَطَانٍ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۸۰۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قبرِ ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قبرِ ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قبرِ ثواب کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبلِ احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَكْذِبُونَ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ۲۲۷۲۸].

(۲۲۸۰۶) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۲۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلَجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصٌّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةَ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ حَجَّاجٌ قُسْطَنْطِينِيَّةَ [راجع: ۲۲۷۳۰].

(۲۲۸۰۷) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ ”جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کوئی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(۲۲۸۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۰۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَفَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [مكرر ما قبله] . [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۸۰۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ أَخْبَأَنَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۸۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطَفَائِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَبِعُفْرِ الْخَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذُودُ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْكُضَ عَلَيْهِمْ قَالَ فُسَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عُمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَصُبُّ فِيهِ مِزَابَانِ يَمْدَانِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا ذَهَبٌ وَالْآخَرُ وَرَقٌ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۸۱۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ جھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی چوڑائی کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۸۱۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

قِلَابَةُ الْجَرْمِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعِ مَرًّا عَلَى رَجُلٍ يَخْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنْ رَمَضَانَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۳۶۸، ابن ماجه: ۱۶۸۱)]. هذا الحديث مرسل. قال شعيب: صحيح وهذا إسناده رجاله ثقات لكنه منقطع.]

(۲۲۸۱۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اشعارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں بیٹگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱].

(۲۲۸۱۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فَإِنَّهُ يَمْشِي فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۱۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأُعْطِيَتْ الْكُنُزَيْنِ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَإِلَيَّ سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٌ بَعَامَتِي وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَفْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بِأَفْطَارِهَا [راجع: ۲۲۷۵۴].

(۲۲۸۱۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے

محمد ﷺ میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکنافِ عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے۔

(۲۲۸۱۷) اَلَا وَارِثِيْ اَخَاثٍ عَلٰی اُمَّتِي الْاِيْمَةُ الْمُضِلِّيْنَ [راجع: ۲۲۲۷۰۲]

(۲۲۸۱۷) اور مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۸۱۸) وَ اِذَا وُضِعَ السِّيفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۲۷۰۰]

(۲۲۸۱۸) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۸۱۹) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ حَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ [راجع: ۲۲۲۷۰۶]

(۲۲۸۱۹) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَمْلَاهُ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ مِنْ قَبْلِهِ بَرًّا بِالْعِيَالِ قَالَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ صَغَارًا يُعْفِقُهُمُ اللّٰهُ بِهِ [راجع: ۲۲۲۷۶۹]

(۲۲۸۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قَبْلَ يَاسَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحْدٍ [راجع: ۲۲۲۷۳۴]

(۲۲۸۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبلِ احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ جَنَازَةً مَا لَهُ مِنَ الْاَجْرِ فَاَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ فَمَسَّنَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ الْفَيْرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]۔

(۲۲۸۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا أَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُطْلِقُهُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجْلَمَ [راجع: ۲۲۸۲۳]۔

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۲۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ فِيهِ خَلْقُ آدَمَ وَفِيهِ هَبْطُ آدَمَ وَفِيهِ تَوَفَّى آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَبْدٌ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ مَائِمًا أَوْ قِطِيعَةً رَحِمَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مَقْرَبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا جَبَالٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ [اخرجه عبد بن حميد (۳۰۹) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جمعہ کے دن کے حوالے سے ہمیں یہ بتائیے کہ اس میں کیا خیر رکھی گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے متعلق پانچ اہم باتیں ہیں، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اتارے گئے، اسی دن اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، زمین و آسمان، پہاڑ اور پتھر ایسا نہیں

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى صَدَقَةٍ قَالَ اسْقِ الْمَاءَ

(۲۲۸۲۵) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کا کوئی کام بتائیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلایا کرو۔

(۲۲۸۲۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ فَاتَّصَلْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ قَالَ لِحِلِّكَ سِقَايَةِ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۶/۲۵۵)]. قال شعيب: رجاله ثقات وهو منقطع. [انظر: ۲۴۳۶].

(۲۲۸۲۶) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۲۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي كُتُبِ أَوْفَى كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۴۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۲۸۲۷) قیس بن سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی تحریرات میں یہ بات بھی پائی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۲۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ عَلَى صَدَقَةِ بَنِي فُلَانٍ وَانْظُرْ لَا تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُرٍّ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ عَلَى كَاهِلِكَ لَهُ رِغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرُفْهَا عَنِّي فَصَرَفَهَا عَنْهُ

(۲۲۸۲۸) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرو، لیکن قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ چیخ رہا ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ مدداری کی کسی اور کو دے دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ مدداری ان سے واپس لے لی۔

(۲۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ رَجُلٍ رَدَّهُ إِلَى سَعِيدِ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِخْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ [انظر: ۲۴۳۴۸].

(۲۲۸۲۹) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

(۲۲۸۳۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ كَالْبِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوبًا لَا يَمُكُّهُ مِنْ ذَلِكَ الْفَعْلُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمٌ [راجع: ۲۲۸۲۳].

(۲۲۸۳۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۱۸۴۷۳].

(۲۲۸۳۱) حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرتا ہو۔

حَدِيثُ رَعِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ قَالَ جَاءَ رَعِيَةَ السَّحْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَغْبَى عَلَى وَلَدِي وَمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۱۸۴۷۳].

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْمَالُ فَقَدْ اُقْتَسِمَ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَأَذْهَبَ مَعَهُ يَا بِلَالُ فَإِنْ عَرَفَ وَلَدَهُ فَأَذْهَبَهُ إِلَيْهِ قَالَ
فَلَذَّهَبَ مَعَهُ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ تَعْرِفُهُ قَالَ نَعَمْ فَلَذَّهَبَهُ فَلَذَّهَبَ إِلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهُ اسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُغَارَ عَلَيْهِ
(۲۲۸۳۲) حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اور مال کو
حملہ کر کے چھین لیا گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ بلال! انہیں اپنے ساتھ ان کے بچے کے پاس لے جاؤ، اگر
ان کا بچہ انہیں شناخت کرے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور ان کا بیٹا دکھا
دیا، اور اس سے پوچھا کہ تم انہیں پہچانتے ہو؟ اس نے اعتراف کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے ان کے حوالے کر دیا۔
سفیان کہتے ہیں کہ علماء کا خیال ہے کہ رعیہ قبل از حملہ اسلام قبول کر چکے تھے۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے اگلی حدیث پڑھیے۔

(۲۲۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رِغْيَةَ السُّحَيْمِيِّ قَالَ كَتَبَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ
بِهِ ذُلُّهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَمْ يَدْعُوا لَهُ رَاحَةَ وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا
إِلَّا أَخَذُوهُ وَانْفَلَتَ عُرْيَانًا عَلَى فَرَسٍ لَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِشْرَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى ابْنَتِهِ وَهِيَ مُتَزَوِّجَةٌ فِي بَنِي هِلَالٍ
وَقَدْ اسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ أَهْلُهَا وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفَنَاءِ بَيْتِهَا فَدَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا
رَأَتْهُ أَلْقَتْ عَلَيْهِ قُرْبًا قَالَتْ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ نَزَلَ بِأَبِيكَ مَا تَرِكَ لَهُ رَاحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا
إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ قَالَتْ دُعِيتَ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ آيِنَ بَعْلِكَ قَالَتْ فِي الْإِبِلِ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ
قَدْ نَزَلَ بِهِ مَا تَرِكَتُ لَهُ رَاحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ وَأَنَا أُرِيدُ مُحَمَّدًا أَهَادِرُهُ قَبْلَ أَنْ
يُقَسِّمَ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ فَخَذَ رَاحِلَتِي بِرَحْلِهَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَأَخَذَ قَعُودَ الرَّاعِي وَزَوَّدَهُ إِدَاوَةً
مِنْ مَاءٍ قَالَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَى بِهِ وَجْهَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ وَإِذَا غَطَى اسْتُهُ خَرَجَ وَجْهَهُ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ
يُعْرَفَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَدِينَةِ فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ بِحِذَائِهِ حَيْثُ
يُصَلِّي فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَيْكَ فَلَمَّا بَايَعَكَ
فَبَسَطَهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ عَلَيْهَا قَبَضَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثًا قَبَضَهَا إِلَيْهِ وَفَعَلَهُ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةَ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ رِغْيَةُ السُّحَيْمِيِّ قَالَ
فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَدَهُ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا رِغْيَةُ السُّحَيْمِيِّ
الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَفَعَ بِهِ ذُلُّهُ فَأَخَذَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ أَمَّا
مَالُكَ فَقَدْ قُتِلَ قُتِلَ أَنْتَ وَلَكَ مِنْهُمَا فَنَزَلَ فَخَذَ مِنْهُمَا قَعُودَ الرَّاحِلَةِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا

فَوَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا ابْنِي فَقَالَ يَا بِلَالُ اخْرُجْ مَعَهُ فَسَلَّهُ أَبُوكَ هَذَا فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَأَدْفَعْهُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ بِلَالٌ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُوكَ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَوَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْتَعْبَرَ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ ذَاكَ جَفَاءُ الْأَعْرَابِ [اخرجه الطبرانی (۴۶۳۵)].

قال شعيب: رجاله ثقات. لكنه منقطع.

(۲۲۸۳۳) حضرت رعبیہؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس نبی ﷺ کا سرخ چڑے پر لکھا ہوا ایک خط آیا، انہوں نے اسے اپنے ڈول کا پیوند بنالیا، کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے ان کے علاقے میں ایک لشکر روانہ فرمادیا جس نے ان کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا، نہ اہل خانہ اور نہ مال و دولت بلکہ سب کچھ لے گئے، وہ برہنہ ایک گھوڑے پر ”جو پالان سے محروم تھا“ جان بچا کر بھاگے، اور اپنی بیٹی کے پاس پہنچے جس کی شادی بنو ہلال میں ہوئی تھی اور اس نے اپنے گھروالوں کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا، اور اس کے گھر کا گھن لوگوں کی بیٹھک ہوتا تھا، اس لئے وہ گھوم کر پچھلے حصے سے گھر میں داخل ہوئے، ان کی بیٹی نے انہیں اس حال میں دیکھ کر پہننے کے لئے کپڑے دیئے اور پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے باپ پر بڑی سخت مصیبت آئی، اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہا، اہل خانہ اور نہ ہی مال و دولت، سب کچھ چھین لیا گیا، اس نے پوچھا کہ آپ کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی؟ لیکن انہوں نے اس کا جواب دیئے بغیر پوچھا کہ تمہارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے بتایا اونٹوں کے پاس ہیں۔

پھر وہ اپنے داماد کے پاس گئے، اس نے بھی پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے وہی جواب دیا، اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے اہل خانہ اور مال کے تقسیم ہونے سے پہلے محمد ﷺ کے پاس پہنچ جاؤں، اس نے کہا کہ پھر آپ میری سواری لے جائیں، انہوں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں، پھر اس نے چرواہے کا ایک جوان اونٹ لیا اور ایک برتن میں پانی کا توشہ دے کر روانہ کر دیا، ان کے جسم پر ایک کپڑا تھا لیکن وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اگر اس سے چہرہ ڈھانپتے تو جسم کا نچلا حصہ برہنہ ہو جاتا اور اگر نچلے حصے کو ڈھانپتے تو چہرہ نظر آتا تھا اور وہ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ انہیں کوئی شناخت کر لے۔

بہر حال! وہ مدینہ منورہ پہنچے، اپنی سواری کو باندھا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، نبی ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیے کہ میں آپ کی بیعت کروں، نبی ﷺ نے ہاتھ دست مبارک آگے بڑھایا، جب انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا چاہا تو نبی ﷺ نے ہاتھ دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ عرض کیا کہ میں رعبیہؓ ہوں، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بلند کیا اور فرمایا اے گروہ مسلمین! یہ رعبیہؓ ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرا خط پکڑ کر اپنے ڈول کا پیوند بنالیا تھا۔

پھر انہوں نے نہایت عاجزی سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اہل خانہ اور میرا مال واپس کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ تمہارے جو اہل خانہ تمہیں مل جائیں وہ تمہارے ہی ہیں، چنانچہ وہ باہر نکلے تو ان کا بیٹا ان کی سواری کو بھال رہا تھا۔

بلال! اس کے ساتھ جاؤ، اس لڑکے سے پوچھو کہ کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے والد ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کے پاس واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان دونوں میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے مل کر آنسو بہاتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا یہی تو دیہاتوں کی سخت دلی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا فِي يَوْمٍ قَانِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَتَرَكْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَانَ الرِّوَا حُ فَقَالَ أَجَلُ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَارَ مِنْ تَحْتِ سَمْرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ طَلَّ طَانِي فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي فَرَسِي فَأَخْرَجَ سَرَجًا ذَكَاهُ مِنْ لَيْفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشْرٌ وَلَا يَنْظُرُ قَالَ فَأَسْرِجْ قَالَ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا فَصَافَفْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَكَلَّتْنَا فَتَشَامَتِ الْخِيَلَانِ فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسِهِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَذْنِي إِلَيْهِ مَنَى ضَرْبَ بِهِ وَجُوهُمْهُ وَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهُ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ فَحَدَّثَنِي أَنَاؤُهُمْ عَنْ آبَائِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا اِمْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَلَمَعَتْ تُرَابًا وَسَمِعْنَا صَلَافَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا مَرَّارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ [قال أبو داود وهو حديث نبيل جاء به حماد. قال الألباني حسن (أبو داود: ۵۲۳۳). قال شعيب: حسن لغيره].

(۲۲۸۳۳) حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ حنین میں نبی علیہ السلام کے ہمراہ تھا، ہم شدید گرمی کے ایک گرم ترین دن میں روانہ ہوئے، راستے میں ایک جگہ سایہ وارد درختوں کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنا اسلحہ زیب تن کیا، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی علیہ السلام اپنے خیمے میں تھے، میں نے ”السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ“ کہہ کر پوچھا کہ کوچ کا وقت ہو گیا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزادی، وہ بول کے نیچے سے اس طرح کودے جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو اور عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، میں

آپ پر قربان، نبی ﷺ نے فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس دو، چنانچہ انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے تھے اور جس میں کوئی غرور و تکبر نہ تھا اور اسے کس دیا۔

پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے، میدان جنگ میں عشاء کے وقت سے ساری رات ہم لوگ صف بندی کرتے رہے، جب دونوں جماعتوں کے گھوڑے ایک دوسرے میں گھسے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی مہاجرین! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور نبی ﷺ کے سب سے قریبی آدمی کی اطلاع کے مطابق نبی ﷺ نے وہ مٹی دشمن کے چہروں پر پھینک دی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ جائیں، چنانچہ اللہ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

مشرکین خود اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک بھی آدمی ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گیا ہو، اور ہم نے زمین و آسمان کے درمیان ایسی آواز سنی جیسے لوہے کو لوہے کی پلیٹ پر گزارنے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲۸۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِوَيْلَةٍ فَذَكَرَ مِنْهُ

(۲۲۸۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْبِزْ عَنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَنْفِكَ آخِرُهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۹)]. قد تكلم فی

[إسناده غير واحد]. [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۴۲].

(۲۲۸۳۶) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صبح میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْبِزْ عَنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ

النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۷) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے مجھے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری مجھے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ بَرْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ قَيْسِ الْجَدَامِيِّ عَنْ نَعِيمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۸) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے مجھے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری مجھے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ أَرْبَعًا أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]۔

(۲۲۸۳۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے مجھے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری مجھے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۲]۔

(۲۲۸۴۰) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے مجھے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری مجھے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]۔

(۲۲۸۴۱) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے مجھے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری مجھے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنُ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَيْسَ بِالشَّامِ رَجُلٌ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ [راجع: ۲۲۸۳۶].

(۲۲۸۳۲) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَيْسِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشَّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ الَّذِينَ إِنْ يُلْقَوْا فِي الصَّفِّ يُلْقَتُونَ وَجُوهُهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَنْتَكِبُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَيُضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

(۲۲۸۳۳) حضرت نعیم بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اگر میدان جنگ میں دشمن کے سامنے پہنچ جائیں تو اس وقت تک اپنا رخ نہیں پھرتے جب تک شہید نہیں ہو جاتے، یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں قیام پذیر ہوں گے اور ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے، اور جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو سمجھ لو کہ اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ لَنَا فِيهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا أَبِي فَحَدَّثَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنَا بِالْكُوفَةِ جَعْلُهُ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَحْدَهُ عَيْنًا إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ فَبِجَنَّتْ إِلَى خَشْبَةِ خُبَيْبٍ وَأَنَا اتَّخَوَّفُ الْبُيُوتَ فَرَقِيتُ فِيهَا فَحَلَلْتُ خُبَيْبًا فَوَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ فَانْتَبَذْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ التَفْتُ فَلَمْ أَرَ خُبَيْبًا وَلَا كَأَنَّمَا ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ فَلَمْ يَرِ لَخُبَيْبٍ أَثَرٌ حَتَّى السَّاعَةِ [راجع: ۱۷۳۸۴].

(۲۲۸۳۳) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے تمہا انہیں قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا (دشمنوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کی نعش کو لکڑی سے ٹانگ رکھا تھا) میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی اس لکڑی کے پاس پہنچا، مجھے قریش کے جاسوسوں کا خطرہ تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوپر چڑھ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھولا، وہ زمین پر گر پڑے، اور میں کچھ دور جا کر، جب میں پلٹ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ نظر نہ آئے، ایسا لگتا تھا کہ زمین انہیں نگل گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

(۲۲۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۳۵) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَصُوًا إِلَى الْمُصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۲۸۳۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عضو کا گوشت تناول فرمایا، پھر نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ أَخْبَرَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَرَاقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَسْتَيْقِظُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالرُّكْعَتَيْنِ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى [راجع: ۱۷۳۸۲].

(۲۲۸۳۷) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت سوتے رہے اور طلوع آفتاب تک کوئی بھی بیدار نہ ہوسکا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے قضاء کرتے ہوئے) پہلے دو سنتیں پڑھیں، پھر نماز کھڑی کر کے نماز فجر پڑھائی۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْيَمَانِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۳۸) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [مکرر ما قبلہ]۔ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۳۹) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۵۰) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۵۳) ابن زغب ایادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ میرے یہاں مہمان بن کر تشریف لائے، اسی دوران انہوں نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ کے آس پاس پیدل دسٹے کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ ہمیں مال غنیمت حاصل ہو، لیکن ہم واپس آئے تو کچھ بھی مال غنیمت ہمیں نہ مل سکا تھا، اور ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیے تھے اس لئے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں کمزور ہو جاؤں، انہیں خود ان کے حوالے نہ فرمایا کہ یہ اس سے عاجز آجائیں، اور انہیں دوسرے لوگوں کے حوالے نہ فرما کہ وہ ان پر غالب آجائیں، پھر فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام، روم اور فارس فتح ہو جائیں گے، حتیٰ کہ تم میں سے ایک ایک آدمی کے پاس اتنے اتنے اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ اگر کسی کو سودینا بھی دیئے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں پہنچ گئی ہے تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے امور قریب آگئے ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اتنے قریب آجائے گی جیسے میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے، اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی۔

(۲۲۸۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطِ التَّجِيبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا فَإِنَّهُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ قَالُوا مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَوْتِي وَمَنْ قُتِلَ خَلِيفَةً مُصْطَفًى بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ وَاللَّجَالِ [راجع: ۱۷۰۹۸]۔

(۲۲۸۵۵) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری موت، حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے اور دجال۔

(۲۲۸۵۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ شَامَ وَيَمَنَ وَعِرَاقَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيَّهَا بَدَأَ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآ وَاعْلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ لَمَنْ كَرِهَ فَعَلَيْهِ بَيْمَتِهِ وَلَيْسَ فِي غُدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

(۲۲۸۵۶) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب شام، یمن اور عراق میں بہت سے لشکر ہوں گے، یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس شہر کا نام لیا تھا؟ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو، جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے۔ اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

حَدِيثُ عَقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۷) حَدَّثَنَا بِهِزُ وَابُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ أَتَانِي الرَّيْدُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي قَالَ فَقَالَ لَنَا هَلُمَّا فَأَتَمَّا أَشْبَ مَنِي سِنًا وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مَنِي قَالَ فَاذْطَلَقَ بِنَا إِلَى بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْعَالِيَةِ تَحَدَّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ قَالَ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ اللَّيْثِيُّ قَالَ بِهِزُ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَالَ فَاغَارَتْ عَلَى قَوْمٍ قَالَ فَشَدَّ مِنْ الْقَوْمِ رَجُلٌ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ قَالَ فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ فَضَرَبَهُ فَفَتَلَهُ قَالَ فَسَمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلُ قَالَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ آيُضًا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَصْبِرْ فَقَالَ الْغَائِلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّفَ الْمَسَاءةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَيَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [راجع: ۱۷۱۳۳]۔

(۲۲۸۵۷) حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے پاس میرے ایک ساتھی کے ساتھ ابو العالیہ رحمہ اللہ آئے اور کہنے لگے کہ تم دونوں میرے ساتھ بشر بن عاصم کے پاس چلو کہ تم دونوں عمر میں بھی مجھ سے جوان ہو اور حدیث کو یاد رکھنے کی صلاحیت بھی تم لیں مجھ سے زیادہ ہے، وہاں پہنچ کر ابو العالیہ نے بشر سے کہا کہ آپ ان دونوں کے سامنے اپنی حدیث بیان کیجئے، چنانچہ بشر نے کہا کہ ہمیں حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ نے یہ حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لشکر کا ایک دستہ روانہ فرمایا، اس نے ایک قوم پر حملہ کیا، اس قوم کا ایک آدمی اپنی قوم سے نکلا تو اس دستے کا ایک آدمی اپنی تلوار لہراتا ہوا اس کی طرف لپکا، اس شخص نے کہا کہ میں مسلمان ہوں، لیکن اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

اس واقعے کی خبر نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت بیان کی، جس کی اطلاع قاتل تک بھی پہنچی، حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اس سے اور اس کی جانب بیٹھے ہوئے تمام لوگوں سے منہ موڑ لیا، اور برابر اپنی تقریر جاری رکھی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ کے روئے انور پر اس وقت غم و غصے کے آثار تھے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَرَأَيْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِينَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا سَهْلُ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۸۵۸) قاسم "جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گوشت کھائے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْفُغَوَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن فغواء رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۹) حَدَّثَنَا لُوحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْفُغَوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَالَ التَّمِيسُ صَاحِبًا قَالَ فَجَانَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ بَلِّغْنِي أَتَاكَ تَرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِيسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ قَالَ فَاتَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ صَاحِبًا فَادْثِي قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ فَقَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْلُرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبُكْرِيُّ وَلَا تَأْتَهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْتُ الْأَبَوَاءَ فَقَالَ لِي إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بَوْدَانَ فَكَلِّبْتُ لِي قَالَ قُلْتُ رَاسِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي ثُمَّ خَرَجْتُ أَوْضَعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَابِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطِهِ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَدْ فَتَهُ أَنْصَرَفُوا وَجَاءَنِي قَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ فَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۸۶۱)].

(۲۲۸۵۹) حضرت عمرو بن فغواء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ایک دن نبی ﷺ نے مجھے بلایا، نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں

قریش کو تقسیم کرنے کے لئے کچھ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک اور رفیق سفر کو تلاش کر لو، تھوڑی دیر بعد میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سفر پر جارہے ہیں اور کسی ساتھی کی تلاش میں ہیں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں سفر میں آپ کی رفاقت اختیار کرتا ہوں۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے ”کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا جب تمہیں کوئی ساتھی مل جائے تو مجھے بتانا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمری ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان کی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو تو ان سے بیچ کر رہنا کیونکہ کہنے والے کہتے ہیں کہ ”تم اپنے حقیقی بھائی سے بھی اپنے آپ کو مامون نہ سمجھو۔“

بہر حال! ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم مقام ابواء میں پہنچے تو عمرو نے مجھ سے کہا کہ مجھے وڈان میں اپنی قوم میں ایک کام یاد آ گیا ہے، آپ میرا انتظار کیجئے گا، میں نے کہا بلا تکلف، ضرور، جب وہ چلے گئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آ گیا چنانچہ میں نے اپنا سامان اپنے اونٹ پر باندھا اور اپنا اونٹ تیزی سے دوڑاتے ہوئے اس علاقے سے نکل گیا، جب میں ”اصافر“ نامی جگہ پر پہنچا تو وہ اپنے ایک گروہ کے ساتھ میرا راستہ روک کر کھڑا ہوا نظر آیا، میں نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی اور بیچ کر نکل گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس کے ہاتھ سے بیچ نکلا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم میں ایک ضروری کام تھا، میں نے کہا بہت بہتر، پھر ہم وہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۳۲۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاحًا بِبَصَرِهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ لَسَكُنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۳۱۴/۷)]

(۲۲۸۶۰) محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ محن مسجد میں اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا، پھر اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر دو مرتبہ سبحان اللہ کہا اور فرمایا کتنی سخت بات اتری ہے؟ ہم ایک دن رات خاموش رہے لیکن ہمیں خیر کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا، اگلے دن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ سخت بات کیا ہے جو اتری ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا تعلق قرض سے ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں شہید ہو جائے، پھر اسے زندگی ملے اور وہ دوبارہ شہید ہو جائے، پھر زندگی ملے اور وہ شہید ہو جائے، اور پھر زندگی مل جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی تک وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۲۸۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ خَتَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِئًا كَاشِفًا عَنْ طَرَفٍ فَيَحْدِثُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَّرْ فَيَحْدِثُ يَا مَعْمَرُ فَإِنَّ الْفَحِخَ عَوْرَةٌ (۲۲۸۶۱) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو محن مسجد میں دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ران کی ایک جانب سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

(۲۲۸۶۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَيَحْدِثُهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَيَحْدِثُكَ فَإِنَّ الْفَحِخَ عَوْرَةٌ

(۲۲۸۶۲) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ان کی رانوں سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ وَهُوَ طَعِينٌ لَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ يَعُوذُهُ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْ جَعَّ يُشْنِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلِّ لَا وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَوَدِدْتُ أَنِّي اتَّبَعْتُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تُذْرَكَ أَمْوَالًا تَقْسُمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا بِكَفِّكَ

مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَدْتُ فَجَمَعْتُ [إسناده ضعيف. صححه ابن حبان (٦٦٨). قال الألباني حسن (ابن ماجة: ٤١٠٣، النسائي: ٢١٨/٨). [انظر: ١٥٧٤٩].

(٢٢٨٦٣) سرہ بن سہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جنہیں نیزے کے زخم لگے ہوئے تھے، کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کسی جگہ درد ہو رہا ہے یا دنیا کی زندگی مزید چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کاش! میں نے اسے پورا کیا ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہو سکتا ہے کہ تمہیں اتنا مال و دولت عطا ہو جو بہت سی اقوام میں تقسیم کیا جاسکے، لیکن مال جمع کرنے میں تمہارے لیے ایک خادم اور راہِ خدا میں جہاد کے لئے ایک سواری ہی کافی ہونی چاہئے، لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے۔

حَدِيثُ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ

حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٢٨٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ أَوْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ١٧٠٩٢].

(٢٢٨٦٣) حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممکن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ حَدِيثٌ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٢٨٦٥) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرَنَا بِهَا خَيْرُ جَاهِلِ النَّجَاشِيِّ أَمَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ تَعَالَى لَا نُؤَدَى وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا اتَّصَمُوا أَنْ يَبْعُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يُهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبِ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَهُ الْأَدَمِ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَتَّكُوا مِنْ بَطَرِ قَتِهِ بَطَرًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ عَبْدَ

اللَّهُ بْنُ أَبِي رَيْحَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمُخْزُومِيِّ وَعَمَرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَأَمَرُوهُمَا أَمْرَهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا اذْقَا إِلَى كُلِّ بَطْرِيقٍ هَدْيَتَهُ قَبْلَ أَنْ تَكْلُمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَدَّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلَوْهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَا فَقَدَمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَخَيْرِ جَارٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ بَطَارِقِيهِ بَطْرِيقٍ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدْيَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطْرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مِنَّا غِلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوُوا بِدِينٍ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِنَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَأَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْنَا وَلَا يَكْلُمَهُمْ فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَدَايَاهُمَا إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مِنَّا غِلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوُوا بِدِينٍ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِنَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَاتَبُوهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْقَضَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ وَعَمَرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيُّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَاسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلْيَرُدَّاهُمَا إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ قَالَ فَغَضِبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا هَايِمُ إِلَهُ إِذَا لَا أَسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى أَدْعُوهُمْ فَاسْأَلَهُمْ مَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا كَمَا يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوْلَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنْ فَلَمَّا جَاءُوهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيُّ أَسَافَقَتَهُ فَتَشَرُّوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ لِيَسْأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِينَ أَلَدَى فَارْقُمُ فِيهِ قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الْأَرْحَامَ وَنُسِيءُ الْجَوَارِ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَ الضَّعِيفِ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَقَافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِنُوحِدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْأَوْتَانِ وَأَمَرَ بِصَدَقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصَلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَاللَّمَمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ النَّيِّمِ وَقَدْ فُتِحَ الْمُحَصَّنَةُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWIAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

يَعْرِفُ مِنْهُ فَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَيَبْتَهِمُهُمَا عُرْضُ النَّبِيلِ قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِينَا بِالْخَبَرِ فَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَالَتْ وَكَانَ مِنْ أَحَدِ الْقَوْمِ سِنًا فَالَتْ فَتَفَخَّخُوا لَهُ قِرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةِ النَّبِيلِ الَّتِي بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ فَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهَ تَعَالَى لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَى عَدُوِّهِ وَالتَّمَكُّينِ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْتَقَى عَلَيْهِ أَمْرُ الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عَنْدَهُ فِي خَيْرٍ مَنَزِلٍ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۷۰۹۲]. [انظر: ۱۷۴۰].

(۲۲۸۶۵) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمین حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پڑوسی ملا، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو نادر و نایاب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبد اللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، تم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیئے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہیں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر سارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ آپ جانتے ہیں اور

نہ ہم جانتے ہیں، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ نا پسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، ادھر اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بننا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ ویسے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کر دوں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کر دوں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس پہنچ کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلالیا تھا اور وہ اس کے سامنے آسانی کہتا ہیں اور صحیفہ کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، توں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا طاقتور ہمارے کمزور کو کھا جاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو ”جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے“ کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی، انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں زمانہ و مکان کے روزے کا حکم دیا،

ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھنا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو وحی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سنائیے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے سامنے رکھے ہوئے آسمانی کتابوں کے نسخے بھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا منبع ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! اکل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبد اللہ بن ابی ربیعہؓ ”جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا“ کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ یہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بارے بڑی سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰؑ کے بارے ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرامؓ کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرامؓ اب ہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیاء کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت بری لگی اور غصہ سے ان کے زرخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹائی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرتا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا لے کر آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیئے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب ہی نہ آجائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسرِ اقتدار آجائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حاصل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کسن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ پھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعاء کرتے رہے کہ اسے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا ظلم و فسق اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکرمہ میں ہی تھے۔

حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَلَفَنٌ وَاخْتِلَافٌ لَئِنْ اسْتَطَعْتُ أَنْ تَكُونَ عَبْدُ اللَّهِ الْمَقْتُولَ لَا الْقَائِلَ فَأَفْعَلُ

(۲۳۸۶۶) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے خالد! میرے بعد حادثات، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے، اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ تم اللہ کے وہ بندے بن جاؤ جو مقتول ہو، قاتل نہ ہو تو ایسا ہی کرنا۔

(۲۳۸۶۷) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ لَدَّكَرُوا رَجُلًا مَاتَ مِنْ بَطْنِهِ قَالَ فَكَاثَمْنَا اشْتَهَيَا أَنْ يُصَلِّيَا عَلَيْهِ قَالَ لَقَالَا أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ إِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ الْآخَرُ بَلَى [راجع: ۱۸۵۰۰]

(۲۳۸۶۷) عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والے ایک آدمی کے جنازے میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے، اسی دوران ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا؟ دوسرے نے کہا کیوں نہیں۔

(۲۳۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مُوَلَّى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ يَعْنِي حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مُوَلَّى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ لِلْمُخْتَارِ هَذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ

(۲۳۸۶۸) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ نے مختار ثقفی کے متعلق فرمایا یہ کذاب آدمی ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ جہنم کی آگ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

حَدِيثُ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَارِضَنَا أَغْنَابًا نَعْصُرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاغَتْهُ فَقَالَ لَا تَمْ رَاغَتْهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهَا لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلَكِنَّهُ ذَا [راجع: ۱۸۹۹۴].

(۲۲۸۶۹) حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے اپنی بات کی تکرار کی، نبی ﷺ نے پھر فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو زری بیماری ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ يَعْنِي ابْنَ مَعْبُدٍ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ أَبُو عَقِيلٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ [انظر: ۱۸۲۱۱].

(۲۲۸۷۰) حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بخدا! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اب بات بنی۔

(۲۲۸۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ أَبُو عَقِيلٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ احْتَلَمَ لِي وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَّحَ النِّسَاءَ

(۲۲۸۷۱) زہرہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بالغ ہو چکے تھے اور نکاح بھی کر لیا تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَ اكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَ اكْلُهَا [انظر: ۱۹۲۱۱]

(۲۲۸۷۳) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام والی عورت کے ساتھ اکٹھے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا تم کھا پی سکتے ہو۔

(۲۲۸۷۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْلُرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ [انظر: ۱۸۴۱۸]

(۲۲۸۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اس وقت تک ہلاکت میں نہیں پڑیں گے جب تک اپنے لئے گناہ کرتے کرتے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

(۲۲۸۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا إِنْ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةً وَالْمِنْعَةَ مُرْدُودَةً وَالذَّهْنَ مَقْضِيًّا وَالزَّعِيمَ غَارِمًا

(۲۲۸۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عاریت ادا کی جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

حَدِيثُ أَبِي أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمُخَزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَصٍّ فَاغْتَرَفَ وَلَمْ يَوْجَدْ مَعَهُ مَنَاعَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَالَكَ سَرَفْتُ قَالَ بَلَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ قَالَ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اسْتَغْفِرُ

اللَّهُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ

(۲۲۸۷۵) حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس کے پاس سے سامان نہیں مل سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرا خیال نہیں ہے کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے دو تین مرتبہ کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ کر میرے پاس اسے واپس لاؤ، چنانچہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یوں کہو ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ اس نے اسی طرح کہہ دیا ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی کہ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَجُلٍ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۷۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا لَقِينَا دَاعِيَ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ تَدْعُوكَ وَمَنْ مَعَكَ إِلَى طَعَامٍ فَانْصَرَفْتُ فَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْعُلَمَاءِ مِنْ آبَائِهِمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَفَطِنَ لَهُ الْقَوْمُ وَهُوَ يَلُوكُ لُقْمَتَهُ لَا يُجِيزُهَا فَرَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَغَفَلُوا عَنَّا ثُمَّ ذَكَّرُوا فَأَخَذُوا بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ اللَّقْمَةَ بِيَدِهِ حَتَّى تَسْقُطَ ثُمَّ أَمْسَكُوا بِأَيْدِينَا يَنْظُرُونَ مَا يَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَطَهَا فَأَلْقَاهَا فَقَالَ أَحَدُ لَحْمٍ شَاءَ أُحَدِّثُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَجْمَعَكَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى طَعَامٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْبَيْعِ فَلَمْ أَجِدْ شَاءَ تَبَاعَ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْتِاعَ شَاءَ أَمْسٍ مِنَ الْبَيْعِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ ابْتَغِ لِي شَاءَ فِي الْبَيْعِ فَلَمْ تَوْجَدْ فَذَكَرْتُ لِي أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ شَاءَ فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدْهُ الرَّسُولُ وَوَجَدَ أَهْلَهُ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ رَسُولِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوهَا الْأَسَارَى [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳۲)].

قال شعيب: [إسناده قوى].

(۲۲۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب واپس ہوئے تو ہمیں قریش کی ایک عورت کا قاصد ملا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! فلاں عورت نے آپ کی اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کی کھانے کی دعوت کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور ہم بھی چلے گئے، وہاں پہنچ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور کچھ لوگوں کے بچے ان کے آگے بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے، نبی ﷺ ایک لقمہ لے کر اسے چبانے لگے لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا، لوگ سمجھ گئے اور اپنے ہاتھ کھینچ لیے، ہماری طرف سے وہ غافل ہو چکے تھے، پھر جب دھیان ہوا تو ہمارے ہاتھ بھی پکڑ لیے، ایک آدمی لقمہ توڑنے لگا تو وہ اس کے ہاتھ سے گر گیا، پھر وہ ہمارے ہاتھ روک کر نبی ﷺ کی طرف دیکھنے لگے کہ اب وہ کیا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے چبانے کی کوشش کی لیکن پھر اسے اگل دیا، اور فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بکری اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے؟ یہ سن کر وہ عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کو اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کو کھانے پر جمع کروں چنانچہ میں نے بقیع کی طرف ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہاں سے بکری نہیں ملی، جبکہ عامر بن ابی وقاص نے کل شام ہی بقیع سے ایک بکری خریدی تھی، میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ بقیع میں میرے لیے بکری تلاش کی گئی ہے لیکن وہ نہیں مل سکی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بھی ایک بکری خریدی ہے، آپ وہ میرے پاس بھیج دیں، قاصد کو وہ اپنے گھر میں نہیں ملے البتہ ان کے گھر والے موجود تھے، انہوں نے وہ بکری میرے قاصد کو دے دی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

حَدِيثُ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ

ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا الشَّيْطُ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ حَدَّثَهُ أَبُو السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَاسُ يَتَّبِعُونَهُ فَاتَّبَعْتُهُ مَعَهُمْ قَالَ فَفَجِئَنِي الْقَوْمُ يَسْعَوْنَ قَالَ وَأَتَقَى الْقَوْمُ قَالَ فَآتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِي ضَرْبَةً إِمَّا بِعَصِيبٍ أَوْ قَضِيبٍ أَوْ سِوَاكَ وَشَيْءٌ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَوْجَعَنِي قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ قَالَ أَوْ قُلْتُ مَا ضَرَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لِشَيْءٍ عَلِمَهُ اللَّهُ فِيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي نَفْسِي أَنَّ أَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتُ قَالَ فَتَنَزَّلَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ رَاعٍ لَا تَكْسِرَنَّ قُرُونَ رِعْيَتِكَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ أَوْ قَالَ صَبَحْنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَنَاسًا يَتَّبِعُونِي وَإِنِّي لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يَتَّبِعُونِي اللَّهُمَّ فَمَنْ ضَرَبْتُ أَوْ سَبَبْتُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَأَجْرًا أَوْ قَالَ مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً أَوْ كَمَا قَالَ

(۲۲۸۷۷) ابو السوار اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ کچھ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، میں بھی ان میں شامل ہو گیا، اچانک لوگ دوڑنے لگے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے، نبی ﷺ نے میرے قریب پہنچ کر کسی ٹہنی، سرکنڈے، مسواک یا کسی اور چیز کے ساتھ ہلکی سی ضرب لگائی جو ان کے پاس تھی، لیکن بخدا! مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں

ہوئی، رات ہوئی تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ نے مجھے جو مارا ہے وہ یقیناً کسی ایسی بات پر ہوگا جو اللہ نے انہیں میرے متعلق بتادی ہوگی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دوں، ادھر حضرت جبریل علیہ السلام یہ وحی لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ راعی ہیں، لہذا اپنی رعیت کے سینگ نہ توڑیں۔

جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! کچھ لوگ میرے پیچھے چلتے ہیں، اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی میرے پیچھے چلے، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا سخت ست کہا ہو، اسے اس کے لئے کفارہ اور باعث اجر بنا دے یا یہ فرمایا باعث مغفرت و رحمت بنا دے، یا جیسے بھی فرمایا۔

حَدِيثُ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَخَذْتُ بِكُشْحِهَا قَالَ وَأَصْبَحَ الرَّسُولُ يَبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَلَمْ يَبَايِعْنِي فَقَالَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ الْآنَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعُودُ قَالَ فَبَايَعْنِي

(۲۲۸۷۸) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے بھی بیعت لے لی۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ بَيَّانٍ بْنِ بَشَرٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا بَطَلًا قَالَ فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ هَوَيْتُ إِلَى كُشْحِهَا فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ قَالَ فَاتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُونَهُ فَاتَيْتُهُ فَبَسَطْتُ يَدِي لِلْبَايَعَةِ فَقَبَضَ يَدَهُ وَقَالَ أَحْسِبْكَ صَاحِبَ الْجُبَيْدَةِ يَعْنِي أَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ أَمْسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ لَا أَعُودُ أَبَدًا قَالَ فَتَنَعَمُ إِذَا

(۲۲۸۷۹) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجئے، اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر ٹھک ہے۔

حَدِيثُ مُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَسْرِقَنِي أَوْ يَأْخُذَ مِنِّي مَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ تَعْظِمُ عَلَيْهِ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهُ قَالَ تَسْتَعِدِّي السُّلْطَانَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقُرْبَى مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ تُجَاهِدُهُ أَوْ تَقَاتِلُهُ حَتَّى تُكْتَبَ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ [قال الألباني حسن صحيح (النسائي: ۱۱۳/۷)]. قال شعيب: حسن لغيره. وهذا إسناد حسن.]

(۲۲۸۸۰) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو (اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے) تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَتَانِي رَجُلٌ يَأْخُذُ مَالِي قَالَ تُدْعِرُهُ بِاللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ذَكَرْتَهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهُ قَالَ تَسْتَعِينُ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ مِنِّي نَانِيًا قَالَ تَسْتَعِينُ بِالْمُسْلِمِينَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَحْضُرْنِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَجَّلَ عَلَيَّ قَالَ لِقَاتِلٍ حَتَّى تَحْزَرَ مَالَكَ أَوْ تَقْتُلَ فَتَكُونَ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۸۸۱) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان سے مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

حَدِيثُ أَبِي عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغَلَامُ الْفَارِسِيُّ قَبَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود):

[۵۱۲۳، ابن ماجه: ۲۷۸۴]

(۲۲۸۸۲) حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ ”جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے“ کہتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھا، میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی پر حملہ کرتے ہوئے کہا اسے سنبھال کہ میں فارسی نوجوان ہوں، نبی ﷺ تک بھی یہ آواز پہنچ گئی، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اسے سنبھال کہ میں انصاری نوجوان ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ

ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۸۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرَفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بِصُرَّةٍ [راجع: ۱۰۷۳۷]

(۲۲۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر نہ دیکھے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے۔

ثامن مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۸۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

یَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ [انظر: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۸۸۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے یومِ عرفہ (نوزی الحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، پھر کسی نے یومِ عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسٍ كَانَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقَامَ الْبَيْتَةَ عَلَى قَيْلٍ فَلَهُ سَلْبُهُ [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۴].

(۲۲۸۸۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی متقول پر کوئی گواہ پیش کر دے (کہ اس کا قاتل وہ ہے) تو متقول کا سارا سامان اسی کو ملے گا۔

(۲۲۸۸۶) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِحِمِلٍ أُمَامَةً أَوْ أُمِيمَةً بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ يَحْمِلُهَا إِذَا قَامَ وَيَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ حَتَّى قَرَعَ [صححه البخاری (۵۱۶)، ومسلم (۵۴۳)، وابن خزيمة (۸۶۸ و ۸۷۳ و ۸۷۴)، وابن حبان (۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۲۳۴۰)].

[انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۹، ۲۲۹۴۹، ۲۲۹۵۴، ۲۲۹۵۹، ۲۲۹۶۲، ۲۳۰۲۲، ۲۳۰۲۸، ۲۳۰۲۹].

(۲۲۸۸۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ یا امیمہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا آيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقَعْلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [صححه البخاری (۷۶۲)، ومسلم (۵۴۱)، وابن خزيمة (۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۱۵۸۸)، وابن حبان (۱۸۷۵)]. [انظر: ۲۲۹۰۶، ۲۲۹۳۱، ۲۲۹۳۸، ۲۲۹۶۶، ۲۲۹۶۷، ۲۲۹۹۱، ۲۳۰۰۳، ۲۳۰۰۴، ۲۳۰۲۵، ۲۳۰۳۱، ۲۳۰۳۵].

(۲۲۸۸۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی یاد دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر

(٢٣٨٩٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّوِّيَا أَعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَرَمَلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَلَدَخَلْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّوِّيَا مِنَ اللَّهِ وَالرُّوْيَا مِنَ النَّاسِ

لِأَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنَّهُ لَنْ يَرَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ [صححه البخاری (۷۰۰۵)، ومسلم (۲۲۶۱)]. [انظر: ۲۲۹۵۳، ۲۲۹۶۴، ۲۲۹۷۰، ۲۳۰۱۲، ۲۳۰۲۱].

(۲۲۸۹۲) ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤ نے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۸۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ أَصَابَ حِمَارٌ وَحُشٍ يَعْنِي وَهُوَ مَحِلٌّ وَهُمْ مُحَرِّمُونَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَلْيِهِ [انظر: ۲۲۹۷۷، ۲۳۰۰۰] (۲۲۸۹۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر کا شکار کیا جبکہ وہ احرام میں نہیں تھے اور دیگر تمام حضرات حُرَّم تھے، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۸۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ حَنْيَنٍ فَتَقَلَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْبَةً [راجع: ۲۲۸۸۵] (۲۲۸۹۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نے ایک آدمی کو لڑنے کی دعوت دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے دے دیا۔

(۲۲۸۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يُضْفِي الْإِنَاءَ لِلْهَرِّ فَيَشْرَبُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنْ الطَّوَائِفِ وَالطَّوَائِفَاتِ عَلَيْكُمْ [اخرجه الحميدي (۵۳۰)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد مختلف فيه] (۲۲۸۹۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ ملی کے لئے برتن کو جھکا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۸۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰] (۲۲۸۹۶) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۸۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ عَنْ أَبِي قُرْظَةَ عَنْ أَبِي الْغِيلِيلِ عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ صَيَّامٌ عَرَفَهُ يَكْفُرُ السَّنَةَ وَالَّتِي تَلِيهَا وَصِيَّامٌ عَاشُورَاءَ يَكْفُرُ سَنَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعُهُ لَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ مَرْفُوعٌ [انظر: ۲۲۹۰۲، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۹۰، ۲۲۹۹۱].

(۲۲۸۹۷) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۲۸۹۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بَعْنَى حَامِلُهَا فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَرَعَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۸۹۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۰۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [صححه البخاری (۶۳۷)، ومسلم (۶۰۴)، وابن خزيمة (۱۶۴۴)، وابن حبان (۲۲۲۲ و ۲۲۲۳)]. [انظر: ۲۲۹۰۱، ۲۲۹۶۸، ۲۲۹۸۷، ۲۲۹۹۸، ۲۳۰۱۰، ۲۳۰۱۸، ۲۳۰۲۶، ۲۳۰۲۷].

(۲۲۹۰۰) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کر وہیں تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الدُّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۲۹۰۱) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ چے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حُلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ لُغَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرَبِّحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَبِّحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ اسْتَرَاخَ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَآذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْفَاجِرُ اسْتَرَاخَ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ [صححه البعازى (۶۵۱۳) ومسلم (۹۵۰) وابن حبان (۳۰۱۲، ۳۰۰۷)] [انظر: ۲۲۹۴۴، ۲۲۹۴۵، ۲۲۹۴۶، ۲۲۹۶۳]

(۲۲۹۰۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شجر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(٢٢٩.٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا عِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الرَّمَازِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعِيلَانَ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ بِرَأْسِهِ أَيْ نَعَمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيتُ أَوْ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بِنِعْمَةٍ قَالَ لَقَامَ عُمَرُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ صَامَ الْأَبَدَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ إِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمٍ قَالَ لَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّانًا لِذَلِكَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ آخِي دَاوُدَ قَالَ صَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ وَأَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفُرُ السَّنَةُ الْمَاضِيَةُ وَالْبَاقِيَةُ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ قَالَ يَكْفُرُ السَّنَةُ الْمَاضِيَةُ [صححه مسلم (١٦٢)، وابن حبان (٣٦٣١) و ٣٦٣٢ و ٣٦٣٩ و ٣٦٤٢ وابن خزيمة (٢٠٨٧ و ٢١١١ و ٢١٢٦)] [انظر: ٢٢٩٠٨، ٢٢٩١٧، ٢٢٩٥٢، ٢٢٩٩٧، ٢٣٠٢٧].

(۲۲۹۰۴) حضرت البوقادہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہ کہ کہ حضرت ع رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم ان کو اپنا رب مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر

راضی ہیں اور اسی پر ہم نے بیعت کی ہے، پھر ایک دوسرے آدمی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پھر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُجَبٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَتُكُمْ وَكَثْرَةُ الْحَدِيثِ عَنِّي مَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُولَنَّ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۳۰۱۶]

(۲۲۹۰۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

(۲۲۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِعُنَا الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۰۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔

(۲۲۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ

(۲۲۹۰۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز میں دوران تشہد بیٹھتے تو اپنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارے کرتے۔

(۲۲۹۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَنِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ

(۲۲۹۰۸) حدیث نمبر (۲۲۹۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ إِلَّا الَّذِينَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [صححه مسلم (۱۸۸۵)، وابن

حبان (۴۶۵۴)]، [انظر: ۲۲۹۰۵، ۲۲۳۰۰۲]۔

(۲۲۹۰۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ "قرض کے علاوہ" اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنْبِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِبُصْلَى عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دِينَ قَالُوا نَعَمْ دِينَارًا قَالَ أَتَرَكَ لَهُمَا وَقَاءَ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۲۹۴۰، ۲۲۹۴۱، ۲۲۹۵۶، ۲۲۳۰۳۴]۔

(۲۲۹۱۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۲۹۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْنَعُ

[صححه مسلم (۱۶۰۷)]، [انظر: ۲۲۹۱۲، ۲۲۹۳۹]۔

(۲۲۹۱۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ السَّلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا كُفَّيْ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمُحَقُ [انظر: ۲۲۹۳۹]

(۲۲۹۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ إِن لَّا تُدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا وَانْطَلَقَ سَرْعَانِ النَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتُهُ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمَ ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمَ ثُمَّ مَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْجِفَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَدَعَمْتُهُ فَانْتَبَهَ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَذْكُومٌ كَانَ مَسِيرُكَ قُلْتُ مَنُذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُولَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلَى شَجَرَةٍ فَتَزَلَّ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى أَحَدًا قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَا رَاكِبَانِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتِنَا فِيمَنَّا فَمَا آيَقُنَّا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هَنِيئَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ أَمَعَكُمْ مَاءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ مَعِيَ مِیْضَةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَنْتِ بِهَا فَاتَّبَعْتِ بِهَا فَقَالَ مَسُوا مِنْهَا مَسُوا مِنْهَا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ ارْزُقْ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلُّوا الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ أَمْرُ دُنْيَاكُمْ لَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرُ دِينِكُمْ فَلَايَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْعِدِّ وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ طُفُّوا بِالْقَوْمِ قَالُوا إِنَّكَ قُلْتَ بِالْأَمْسِ إِنْ لَا تُدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا فَالنَّاسُ بِالْمَاءِ فَقَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ لَقِدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَسْبِقْكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَيُخْلِفْكُمْ وَإِنْ يُطْعِ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا قَالَا ثَلَاثًا فَلَمَّا اشْتَدَّتْ الظَّهْمَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ فَقَالَ لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْتِ

بِالْمِضَاةِ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَحِلُّ لِي غُمْرِي يَغْنِي قَدَحَهُ فَحَلَلْتُهُ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ
فَارْذَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ لَكُمْ كُمْ سَيَصْدُرُ
عَنْ رِيِّ فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ لِي فَقَالَ اشْرَبْ يَا
أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي
الْمِضَاةِ نَحْوُ مِمَّا كَانَ فِيهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حَصْبٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ
هَذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فَقَالَ مِنَ الرَّجُلِ قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْقَوْمُ أَعْلَمُ
بِحَدِيثِهِمْ أَنْظُرْ كَيْفَ تَحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ بَلَكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا
يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا عَرَّسَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ وَإِذَا عَرَّسَ الصُّبْحَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ سَاعِدَهُ [صححه
مسلم (٦٨١)، وابن خزيمة (٤١٠)، وابن حبان (٦٩٠١). قال الترمذی حسن صحيح]. [انظر: ٢٢٩١٤،

٢٢٩١٥، ٢٢٩٤٣، ٢٢٩٧٢، ٢٣٠٠٩].

(٢٢٩١٣) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی
رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اوٹ گئے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا،
یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ
آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھر آیا اور آپ ﷺ
کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس
طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ
نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا
خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟
میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سو جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ
ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ
آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!
میرے وضو کے برتن میں توڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو،

چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہوگئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابو قتادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولا، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اٹھ پینے لگے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! سکون سے رہو، سب کے سب سیراب ہو جاؤ گے، پھر لوگ سکون و اطمینان سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا ابو قتادہ! پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے آپ پئیں، آپ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد پیا اور وضو کے اس برتن میں جتنا پانی پہلے تھا، اب بھی اتنا ہی موجود تھا جبکہ اس سے سیراب ہونے والے لوگ تین سو تھے، لوگ پانی پر مطمئن اور آسودہ آگئے، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کرتا تھا، ایک دن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سن لیا، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا عبد اللہ بن رباح انصاری، انہوں نے فرمایا اے جوان! ذرا غور کرو کیا بیان کر رہے ہو کیونکہ اس رات میں بھی ان سات میں سے ایک تھا، پھر میں نے قوم سے پوری حدیث بیان کی، جب فارغ ہوا تو عمران کہنے لگے کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرے علاوہ بھی کسی کو یہ حدیث یاد ہوگی۔

(۳۲۹۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۳۲۹۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۳۲۹۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۹۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي قَتَادَةَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَى كَوْنَنَا انْقَضَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ آيَةُ قِتَادَةٍ إِنَّا كُنَّا نَهَيِّئُ أَنْ تَتَّبِعَهُ أَبْصَارُنَا

(۳۲۹۱۶) محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، اسی دوران ایک ستارہ ٹوٹا، لوگ اسے دیکھنے لگے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اس کے پیچھے اپنی نگاہوں کو دوڑانے سے منع کیا گیا ہے۔

(۳۲۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَلِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۳۲۹۱۷) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پیر کے روزے کے حوالے سے پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(۳۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ فَوَجَدْتُهُ قَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوَلَّيْتُ جَعْفَرَ فَقَالَ يَا أَبَى أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضُوا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَى ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ فَاَنْطَلَقَ الْجَيْشُ فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يُنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَيْرٌ أَوْ ثَابَ خَيْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ آلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَارِي إِيَّاهُمْ أَنْطَلَقُوا حَتَّى لَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَفْغَرُوا لَهُ فَاسْتَفْغَرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَفْغَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَفْغَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ

هُوَ اَمَرُ نَفْسِهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعِيهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَانْصُرْهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَرَّةً فَانْصُرْ بِهِ قِيَوْمِي سُمِّيَ خَالِدُ سَيْفِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفِرُوا فَاَمِدُّوا اِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ فَانْفَرَّ النَّاسُ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا [صححه ابن حبان (۷۰۴۸)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۹۳۴].

(۲۲۹۱۸) خالد بن کیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبداللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمناسا منا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُلَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [اخرجه عبد بن حميد (۱۹۷)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [راجع: ۲۳۰۳۰].

(۲۲۹۱۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۲۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّخْرِ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ

حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ قَالَ أَتَى عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَقْتَلَ أَمْسِي بِرَجُلِي هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ رَجُلُهُ عَرَجًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ هُوَ وَابْنُ أَخِيهِ وَمَوْلَى لَهُمْ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ تَمْشِي بِرَجُلِكَ هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَأَمَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَيَمُوتَانِ فَجَعِلُوا فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۲۹۲۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ”جن کے پاؤں میں لنگراہٹ تھی“ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں تو کیا میں صحیح ٹانگ کے ساتھ جنت میں چل پھر سکوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر غزوہ احد کے دن مشرکین نے انہیں، ان کے پیچھے اور ایک آزاد کردہ غلام کو شہید کر دیا، نبی ﷺ جب ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا میں تمہیں اپنی اس ٹانگ کے ساتھ صحیح سالم جنت میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے ان دونوں اور ان کے غلام کے متعلق حکم دیا اور لوگوں نے انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔

(۲۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا قَالَ يَحْيَى وَزَادَ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ [راجع: ۱۷۶۸۸]

(۲۲۹۲۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مرد و عورت کو معاف فرما۔

ابو سلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

(۲۲۹۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ لِحِجَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أَتَى عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أَتَى عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا [صححه ابن حبان (۳۰۵۷)، والحاكم (۳۶۴/۱)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۲۹۲۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کبھی نماز جنازہ کے لئے بلایا جاتا تو پہلے اس کے متعلق لوگوں کی

رائے معلوم کرتے تھے، اگر لوگ اس کا تذکرہ اچھائی کے ساتھ کرتے تو نبی ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اس کی نماز پڑھا دیتے، اور اگر برائی کے ساتھ تذکرہ ہوتا تو اس کے اہل خانہ سے فرما دیتے اسے لے جاؤ اور خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، اور نبی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ لَدَ كَرَّ نَحْوَهُ [راجع ما قبله]

(۲۲۹۲۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيدٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاسٍ مُغِيْبَةٍ فَيُضِلُّ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْبَاتًا [انظر: ۲۲۹۳۰]

(۲۲۹۲۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدے کو مسلط فرما دے گا۔

(۲۲۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۲۹۲۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے تین مرتبہ جمعہ کی نماز چھوڑ دے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

(۲۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيْبِهِ أَوْ مَخَّ عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۵۶۳)] [انظر: ۲۲۹۹۹]

(۲۲۹۲۶) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اسے معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۲۹۲۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُسْتَقْبِلَ الْفَلَكَةِ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (الترمذی: ۱۰)]

(۲۲۹۲۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي الْطَّيَّاحِ عَنْ مَثَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَتَادَةَ

(۲۲۹۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْعَمَلِ الْمَذْمُومُ الْفَارُحُ الْكَارِثُ مُحِبُّ الْفَلَاحِ مُطْلِقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ [صححه ابن حبان (۴۶۷۶)، والحاكم (۹۲/۲)، قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجة: ۲۷۸۹، الترمذی: ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷). قال شعيب: حسن.]

(۲۲۹۳۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہوتا ہے جو مکمل سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر درہم برابر سفید نشان ہو، ناک بھی سفید ہو اور تین پاؤں بھی سفید ہوں، اور صرف دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو، اگر سیاہ رنگ میں ایسا گھوڑا نہ مل سکے تو پھر اسی تفصیل کے ساتھ وہ گھوڑا سب سے بہتر ہے جو کیت ہو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فَرَّاشٍ مَعِيَّةٍ بُعِثَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَعْبَانٌ [راجع: ۲۲۹۲۴] (۲۲۹۳۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدے کو مسلط فرمادے گا۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّا الْكِتَابُ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْأَحْيَانُ اللَّائِيَةَ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِيرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَالُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَبْصُرُهُ [صححه البهاری (۳۲۹۲)].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص خواب میں ایسا خواب دیکھے جس کا وہ پہلے سے خبردار نہ ہو، تو اسے چار سو بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس خواب سے محفوظ رکھے۔

خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمُرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ تَفْقَهُهُ فَاتَيْتَهُ وَهُوَ فِي حِوَاءِ شَرِيكَ بْنِ الْأَعْوَرِ الشَّارِعِ عَلَى الْمِرْبَدِ وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَارِئُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ فَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوَلَّيْتُ جَعْفَرًا فَقَالَ يَا بِي أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَزْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمَلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضِ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَيْ ذَلِكَ خَيْرٌ فَاَنْطَلَقُوا فَلَبُّوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يَبَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَيْرٌ أَوْ بَاتَ خَيْرٌ أَوْ لَابَ خَيْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي إِلَهُمْ انْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاسْتَغْفِرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاتَّبَعَتْ قَدَمَيْهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ هُوَ أَمَرَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْصَعِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَانْصُرْهُ فَمِنْ يَوْمٍ سَمِيَ خَالِدُ سَيْفِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ انْفِرُوا فَأَمِيدُوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ قَالَ فَنَفَرَ النَّاسُ فِي حَرِّ شَدِيدٍ مُشَاهَةً وَرُكْبَانًا [راجع: ۲۲۹۱۸]۔

(۲۲۹۳۳) خالد بن سمیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبداللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“

شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۲۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طُرُقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى جِمَارًا وَخَشِيَ فَاِسْتَوَى عَلَى قَرْبِهِ وَسَلَّ أَصْحَابُهُ أَنْ يَنَالُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَالَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا وَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَفَتَلَهُ فَأَكَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۲۹۱۴)، ومسلم (۱۱۹۶)،

وابن حبان (۳۹۷۵)]. [راجع: ۲۲۸۹۳].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، مکہ مکرمہ کے کسی راستے میں وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود احرام کی حالت میں نہ تھے، انہوں نے ایک گور خرد دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر نیزہ مانگا، انہوں نے وہ دینے سے بھی انکار کر دیا بالآخر انہوں نے خود ہی نیچے اتر کر اسے پکڑا اور گور خرد کی طرف تیزی سے دوڑ پڑے اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھالیا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا، جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا تو اللہ ہی نے تمہیں کھالیا ہے۔

(۲۲۹۳۶) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ [صححه البخاری (۲۵۷۰)، ومسلم (۱۱۹۶)].

(۲۲۹۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے؟

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَحْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يُحْرَمِ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِرِيقَةٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي فَضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَاسْتَعْتَنَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَأَلْبَنَتْهُ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا وَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ يَتَعَنُّ وَهُوَ مِمَّا يَلِي السُّفْيَا فَأَذْرَكْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يُهْرَقُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَقَدْ خَشُوا أَنْ يَقْطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قَالَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاصِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُّوا وَهُمْ مُحَرَّمُونَ [صححه البخاری (۱۸۲۱)، ومسلم (۱۱۹۶)].

[انظر: ۲۲۹۴۲، ۲۲۹۶۱، ۲۲۹۷۵، ۲۲۹۸۶]

(۲۲۹۳۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، اس سفر میں ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اور نبی ﷺ کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ”غیقہ“ نامی جگہ میں دشمن سے آمنہ سامنا ہو سکتا ہے، پھر نبی ﷺ روانہ ہو گئے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جب غور کیا تو مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، اور اس کا گوشت ہم سب نے کھایا، اسی دوران ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم راستے سے بھٹک نہ جائیں چنانچہ میں نبی ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، میں کبھی اپنے گھوڑے کی باکیں اٹھالیتا اور کبھی پیدل چلنے لگتا حتیٰ کہ آدھی رات کو بنو غفار کے ایک آدمی سے میری ملاقات ہو گئی، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ”تعبین“ نامی چشمے پر پانی کے قریب چھوڑا ہے، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو

آپ تھوڑی دیر ان کا انتظار کر لیجئے، نبی ﷺ ان کا انتظار کرنے لگے، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخر شکار کیا تھا، میرے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَطْوُلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَطْوُلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۹۷]۔

(۲۲۹۳۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی بکھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت ثلثہ لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنْمُ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي النَّبِيعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمَحُقُ [راجع: ۲۲۹۱۱]۔

(۲۲۹۳۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیع و شراء میں زیادہ تسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَرْجُلِي مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ لِأَنَّ عَلَيْهِ ذُنْبًا قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ لَمَائِيَّةٌ عَشْرٌ أَوْ بَسْعَةٌ عَشْرٌ دِرْهَمًا [راجع: ۲۲۹۱۰]۔

(۲۲۹۴۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک انصاری کا جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، کیونکہ اس پر کسی کا قرض ہے، اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، نبی ﷺ نے پوچھا مکمل؟ انہوں نے عرض کیا جی مکمل، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی اور اس پر اٹھارہ انیس درہم کا قرض تھا۔

(۲۲۹۴۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَكْفَلُ بِهِ قَالَ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَقَالَ حَجَّاجٌ أَيْضًا أَنَا أَكْفَلُ بِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ [راجع: ۲۲۹۱۰]۔

(٣٢٩٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَشْفَارِهِ إِذْ مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ حَادَ عَنْ رَاحِلَتِهِ لَدَعَمْتُهُ يَدَيَّ قَالَ لَأَسْتَقِظَ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَمْتُهُ يَدَيَّ لَأَسْتَقِظَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنَا مِنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ قَالَ لَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ نَحْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ أَوْ مِنْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ قَالَ فَعَدَلْنَا عَنْ الطَّرِيقِ فَأَنَخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فَتَوَسَّهَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَمَا اسْتَقِظْنَا حَتَّى أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَذَكَرَ صَوْتُ الصُّرْدِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَاتَيْنَا الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَهْلِكُوا وَلَمْ تَفْتِكُمْ الصَّلَاةُ إِنَّمَا تَفُوتُ الْيَقِظَانِ وَلَا تَفُوتُ النَّائِمَ هَلْ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَاتَيْنَهُ بِسَطِيجَةٍ أَوْ قَالَ مِصْصَاةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ وَفِيهَا بَقِيَّةٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ احْتَفِظْ بِهَا فَإِنَّهُ كَانَتْ لَهَا نَبَأٌ وَأَمْرٌ بِلَا فَاذَنْ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فِي مَكَانِهِ فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ النَّاسُ أَطَاعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَفَقُوا بِنَفْسِهِمْ وَأَصَابُوا وَإِنْ كَانُوا خَالَفُوهُمَا فَقَدْ خَرَقُوا بِنَفْسِهِمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَيْثُ فَقَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا لِلنَّاسِ أَقِيمُوا بِأَلْمَاءٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَأَبَوْا عَلَيْهِمَا وَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ إِلَيْهِمَا مَا كَانَا نَذَرُ أَنْ نَقُولَ لَكُمْ فَدَعَا بِالْمِصْصَاةِ ثُمَّ

(۲۹۴۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اوٹھنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھرایا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سو جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو، چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جائز ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھے۔

From Islamic Research Centre, Bayan.org

ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابوقحافہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولو، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اٹھیلنے لگے اور لوگ اسے پینے لگے یہاں تک کہ سب نے پانی پی لیا، پھر نبی ﷺ نے پکار کر پوچھا کیا کوئی ضرورت مند باقی ہے؟ پھر نبی ﷺ نے وہ برتن واپس کر دیا اور اس میں پہلے جتنا پانی اب بھی موجود تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے ان کی تعداد پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی آدی تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ ہم بارہ آدی تھے۔

(۲۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ أَبِي أَخْبَرَهُ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۵) وَيزيد بن هارون قال أخبرنا محمد بن إسحاق عن معبد بن كعب بن مالك عن أبي قتادة المعنى قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوساً في مجلس إذ مرَّ بجنازة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مستريحٌ ومستراحٌ منه قال قلنا يا رسول الله ما المستريحُ قال العبدُ المؤمنُ يستريحُ من نصب الدنيا وأذاها إلى رحمة الله قلنا فما المستراحُ منه قال العبدُ الفاجرُ يستريحُ منه العبادُ والبلادُ والشجرُ والدوابُ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۴-۲۲۹۴۵) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گذرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آرام پانے والے کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے، ہم نے پوچھا کہ ”دوسروں کو اس سے آرام مل گیا“ کا کیا مطلب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فاجر آدمی سے لوگ، شجر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۴۶) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَرَأْنَاهُ عَلَى مَالِكٍ يُعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرَهُمْ [صححه ابن حبان (۵۳۳۸)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۴۳۴، الترمذی: ۱۸۹۴).

(۲۲۹۴۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ ابْنَةِ زَيْنَبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَلَى عَاتِقِهِ إِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۴۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۵۰) قَرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُثَيْبٍ بِنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ تَحْتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوئُهُ لَجَأَتْ هِرَّةً تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْنَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبْشَةُ قَرَأَنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتُ أَخِي قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَالِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَالِاتِ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَوْ الطَّوَالِاتِ [صححه ابن خزيمة (۱۰۴)، وابن حبان (۱۲۹۹)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح

(أبو داود: ۷۵، ابن ماجة: ۳۶۷، الترمذی: ۹۲، النسائی: ۵۵/۱ و ۱۷۸)، وابن خزيمة (۱۰۴). [انظر: ۲۳۰۱۳].

(۲۲۹۵۰) کہو بنت کعب ”جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کہو نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۹۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰] (۲۲۹۵۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو اگر وہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۴] (۲۲۹۵۲)

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۲۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تَمُرُّ بِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا فَكُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تَمُرُّ بِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرَّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَصُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲] (۲۲۹۵۳)

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، جو مجھے بیمار کر دیتے تھے ایک دن میری حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات میں بھی ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہو اور جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا روے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ لَحَمَلَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا عَلَى عَاتِقِهِ إِذَا قَامَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا [راجع: ۲۲۸۸۶]۔

(۲۲۹۵۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ نے اس بچی کو کندھے پر بٹھاتے بٹھاتے نماز پڑھنا شروع کر دی، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ قَالُوا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۰۹]۔

(۲۲۹۵۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ پر ایمان لانے کا تمام اعمال میں افضل ہونا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم راہِ خدا میں اس طرح شہید ہوئے ہو کہ تم ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہے ہو، آگے بڑھے ہو اور پیچھے نہ ہٹے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۵۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهَا وَقَاءً قَالُوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۵۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يَصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دِينَ قَالَوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَلَاءَ قَالَوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَى بَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۵۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سِتِّينَ سَنَةٍ مَا ضِيقَ وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ وَصَوْمُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ [راجع: ۲۲۹۸۷].

(۲۲۹۵۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَأَمَامَهُ بِنْتُ زَيْنَبَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي النَّعَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ مِنْ سُجُودِهِ أَخَذَهَا فَأَعَادَهَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ عَامِرٌ وَلَمْ أَسْأَلْهُ أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۵۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۶۰) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَوَدَهُ

(۲۲۹۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ تعین بھی ہے کہ یہ فجر کی نماز کا واقعہ ہے۔

(۲۲۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرَمَ فَرَأَيْتُ جِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَلَذَكَّرْتُ شَأَنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَّرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أُحْرَمْتُ وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا لیکن اس سفر میں میں نے احرام نہیں باندھا تھا البتہ میرے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا، راستے میں مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا۔ میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گور خر شکار کیا ہے اور یہ بھی کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا، اور یہ کہ میں نے شکار آپ کے لئے کیا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ نبی ﷺ نے اسے خود تناول نہیں فرمایا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ شکار میں نے ان کے لئے کیا ہے۔

(۲۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آتْرَةً قَالَ قِيمَ أَمْرُكُمْ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَصْبِرَ قَالَ فَاصْبِرُوا إِذَا

(۲۲۹۶۲) عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی؟ وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میرے بعد ترجیحات کا سامنا کرو گے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر نبی ﷺ نے آپ کو اس موقع کے لئے کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آپ لوگ صبر کریں۔

(۲۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُلَحَلَةَ الدَّيْلِيُّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ أَنَّى رَسُولُ اللَّهِ مَا مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرِيحُ مِنَ الدُّنْيَا وَهَمَّهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ وَالْأَوَابِ [راجع: ۲۲۹۰۳]

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ أَنِّي لَا أَزَلُّ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيُصِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ بَصَفَاتٍ وَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۲۹۶۳) ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقادہؓ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَحَدَّثَنَا مَرْوَةُ لَقَالَتْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَدْ تَرَكْتُ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۸۹۰]۔

(۲۲۹۶۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحریۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ لَارِسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۲۹۶۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ عُمَرَ وَالْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأَوَّلَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَحْيَانِ الْآيَةَ وَفِي الْأُخْرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۸) وَكَانَ يَقُولُ إِذَا أُلِمَّتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].
(۲۲۹۶۸) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۲۹۷۰) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”جو نبی ﷺ کے صحابی اور شہسوار تھے“ نے فرمایا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [راجع: ۲۲۹۴۷].

(۲۲۹۴۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۷۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ التَّفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ [صححه ابن حبان (۱۴۶۰)]. قال

الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۴۱، الترمذی: ۷۷۱، النسائی: ۲۹۴/۱). قال شعيب:

صحیح [إسناده حسن]. [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۴۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نیند میں تفریط نہیں ہوتی، اس کا تعلق تو بیداری کے

ساتھ ہوتا ہے۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

حَبَّانٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ

رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ وَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا

يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے

ہوئے تھے، میں بھی جا کر مجلس میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ میں

نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے نظر آئے اس لئے میں بھی بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے۔

(۲۲۹۷۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ

فِيهَا فَلَأَسْمَعُ بَغَاءَ الصَّبِيِّ فَلَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ [صححه البخاری (۷۰۷)].

(۲۲۹۴۴) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا

ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز پڑھاؤں گا لیکن پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں

تاکہ اس کی ماں پر یہ چیز دشواری کا سبب نہ بن جائے۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

كُنْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا مُخْرَمِينَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا قَبَضَ بِصَيْدٍ

فَاَخَذَ سَوْطًا فَعَمَلَ عَلَيْهِ فَاَصَادَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ وَاَكَلْنَا ثُمَّ تَرَوُّدْنَا مِنْهُ فَلَمَّا اتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا كَانَ مُحِلًّا أَوْ حَلَالًا فَاصَابَ صَيْدًا وَإِنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَاَكَلْنَا مَعَهُ وَمَعَنَا مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا [راجع: ۲۲۹۳۷].

(۲۲۹۷۵) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا، ان میں ایک آدمی کے علاوہ باقی سب محرم تھے، اس آدمی کو ایک شکار نظر آیا، اس نے اپنا کوزا پکڑ کر اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، پھر اس نے بھی اسے کھایا اور ہم نے بھی کھایا، اور ہم نے اس میں سے کچھ زادِ راہ کے طور پر بچا بھی لیا، جب ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی احرام کی حالت میں نہیں تھا، اس نے شکار کیا جسے اس نے بھی کھایا اور ہم نے بھی، اور اب بھی ہمارے پاس اس میں سے تھوڑا سا گوشت موجود ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۲۹۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَيْفِ الْبُحَيْرِ فِي بَعْضِ عَمَرِهِ إِلَى مَكَّةَ وَوَعَدَنَا أَنْ نَلْقَاهُ بِقَيْدٍ فَخَرَجْنَا وَمِنَّا الْحَلَالُ وَمِنَّا الْحَرَامُ قَالَ فَكُنْتُ حَلَالًا لَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَفِيهِ هَذِهِ الْقَصْدُ قَدْ شَوَيْتُهَا وَأَنْصَحْتُهَا وَأَطْبَيْتُهَا قَالَ فَهَاتِيهَا قَالَ فَجِئْتُهَا بِهَا فَتَهَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ حَتَّى قَرَعَ مِنْهَا

(۲۲۹۷۶) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں اپنے کسی عمرے کے موقع پر ”سيف البحر“ کی طرف لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا اور ہم سے یہ طے کر لیا کہ مقام ”قديد“ میں ملاقات ہوگی، چنانچہ ہم روانہ ہو گئے، ہم میں سے کچھ لوگ محرم اور کچھ غیر محرم تھے، غیر محرموں میں میں بھی شامل تھا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ اس میں سے یہ دسی بچی ہے جسے میں نے خوب اچھی طرح بھون کر پکایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے کر آؤ، میں وہ لے کر حاضر خدمت ہوا تو نبی ﷺ اسے دانتوں سے نوح کر کھانے لگے (کہ یہ زود ہضم ہوتا ہے) جبکہ نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعِ الْأَنْكَرِيِّ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَنْقُصْ [راجع: ۲۲۸۹۳].

(۲۲۹۷۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَحْمَرَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي

(۲۲۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، وہ غمغریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا، یا یہ کہ اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل و صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۲۹۷۹) فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ [صححه البخاری (۶۹۹۶)، ومسلم (۲۲۶۷)، وابن حبان (۶۰۵۱)].

(۲۲۹۷۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (۲۲۹۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۸۱) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ الْأَعْرَجِ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ يَتَسَلَّانِ مُسْلِمًا وَمُشْرِكًا وَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُرِيدُ أَنْ يُعِينَ صَاحِبَهُ الْمُشْرِكَ عَلَى الْمُسْلِمِ فَكَيْفَ فَضْرَبَتْ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا وَاعْتَقَبَنِي بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَوَاللَّهِ مَا أُرْسَلَنِي حَتَّى وَجَدْتُ رِيحَ الْمَوْتِ فَلَوْلَا أَنَّ الدَّمَ نَزَلَ لَفَتَلَنِي فَسَقَطَ فَضْرَبْتُهُ فَقَتَلْتُهُ وَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ وَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَسَلَبَهُ لَكِنَّا فَرَعْنَا وَوَضَعْتُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَسَلَبَهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَتَلْتُ قَتِيلًا وَأُسْلِبَ فَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَلَا أَذْرَى مَنْ اسْتَلَبَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا سَلَبْتُهُ فَأَرْضِي عَنِّي مِنْ سَلَبِهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعَمَّدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يَقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقَاسِمُهُ سَلَبَهُ أَرَدُّ عَلَيْهِ سَلَبَ قَتِيلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَرَدُّ عَلَيْهِ سَلَبَ قَتِيلِهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَخَذْتُهُ مِنْهُ فَبِعْتُهُ فَأَشْتَرَيْتُ بِتَمْنِيهِ مَخْرَجًا بِالْمَدِينَةِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ مَا لِعَقْدَتُهُ [صححه البخاری (۲۱۰۰) ومسلم (۱۷۵۱) وابن حبان (۴۸۰۵ و ۴۸۳۷)] [راجع: ۲۲۸۸۵]

(۲۲۹۸۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے میدان جنگ میں ایک مسلمان اور ایک مشرک دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا، پھر اچانک ایک مشرک پر نظر پڑی جو اپنے مشرک ساتھی کی مسلمان کے خلاف مدد کے لئے آگے بڑھ رہا تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ پر وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا، اس نے دوسرے ہاتھ سے میری گردن دبوچی اور بچا!! اس نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک مجھے موت کی دستک محسوس نہ ہوئی اور اگر اس کا خون اتنا زیادہ نہ بہتا تو وہ مجھے قتل کر کے ہی دم لیتا، بہر حال! وہ گر گیا اور میں نے اسے مار کر قتل کر دیا اور خود بد حال ہو گیا، ادھر اہل مکہ میں سے

جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور جنگ کے شعلے بجھ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا ہو، اس کا ساز و سامان اسی کو ملے گا، اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے جس کے پاس بہت زیادہ ساز و سامان تھا، لیکن میں اسے قتل کرنے کے بعد بہت بد حال ہو گیا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا سامان کون اتار کر لے گیا، ایک آدمی ”جو اہل مکہ میں سے تھا“ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے، اس کا سامان میں لے گیا تھا اس لئے آپ اس کے سامان کے حوالے سے انہیں میری طرف سے کچھ اور دے کر خوش کر دیجئے (اور یہ سامان میرے پاس ہی رہنے دیں)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ”جوراء خدا میں قتال کرتا ہے“ کا سامان تقسیم کرنا چاہتے ہو؟ اسے اس کا سامان واپس کرو، نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر نے سچ کہا، تم اس کے مقتول کا سامان واپس کر دو، چنانچہ میں نے اسے حاصل کر کے آگے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت سے میں نے مدینہ منورہ میں ایک باغ خرید لیا جو کہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے خریدا تھا۔

(۲۲۹۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلِيَّةَ رَجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى دَعَاهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالِ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَعَلَّكُمْ السَّكِينَةَ فَمَا أَذْرُكُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَاتِمُّوا

(۲۲۹۸۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی، نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر انہیں بلایا اور پوچھا کہ کیا ماجرا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جلدی نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو، جب نماز کے لئے آیا کرو تو اطمینان اور سکون کو اپنے اوپر لازم رکھا کرو، جتنی نماز مل جائے، اتنی پڑھ لیا کرو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لیا کرو۔

(۲۲۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ الْعُنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوَسَّ ابْنُ سُمَيَّةَ تَفْتَلِكُ الْفَنَةَ الْبَاغِيَةَ [صححه مسلم (۲۹۱۵)]۔ [انظر بعده]۔

(۲۲۹۸۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بہتر آدمی نے مجھ سے بیان کیا، نبی ﷺ جب خندق کھودنے لگے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر کو جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ابن سیمہ! افسوس، کہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَرَوْ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ الْعُنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوَسَّ ابْنُ سُمَيَّةَ تَفْتَلِكُ الْفَنَةَ الْبَاغِيَةَ [صححه مسلم (۲۹۱۵)]۔ [انظر بعده]۔

(۲۲۹۸۴) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا کہ ابن سمیہ! تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحُصَيْنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي سَفَرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ عَرَسْتَ بِنَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَأْمُمُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَمَنْ يُوقِظُنَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَعَرَسَ بِالْقَوْمِ فَاضْطَجَعْنَا وَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَلْبَتْهُ عَيْنَاهُ وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ آتِنَا مَا قُلْتَ لَنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَتَيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلَهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَانْتَشَرُوا لِحَاجَتِهِمْ وَتَوَضَّأُوا فَارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ [صححه البخاری (۵۹۵)، وابن خزيمة (۴۰۹)، وابن حبان (۱۵۷۹)].

(۲۲۹۸۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے، رات کے وقت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر تھوڑی دیر کے لئے پڑاؤ کر لیں تو بہتر ہوگا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم نماز کے وقت سوتے رہے تو ہمیں نماز کے لئے کون جگائے گا؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جگاؤں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے پڑاؤ کر لیا اور ہم سب لیٹ گئے، حضرت بلالؓ بھی اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور ان کی آنکھ بھی لگ گئی۔

نبی ﷺ کی آنکھ اس وقت کھلی جب سورج طلوع ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے حضرت بلالؓ کو جگا کر فرمایا بلال! وہ بات کہاں گئی جو تم نے ہم سے کہی تھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھ پر ایسی نیند کبھی طاری نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو جب تک چاہا اپنے قبضے میں رکھا، اور جب چاہا واپس لوٹا دیا، پھر لوگوں کو حکم دیا تو وہ قضاء حاجت کے لئے منتشر ہو گئے، وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا تو نبی ﷺ نے انہیں نماز فجر پڑھا دی۔

(۲۲۹۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي طَلِيعَةِ قَبْلِ غَيْقَةِ وَوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَأَبُو قَتَادَةَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَدَا حِمَارًا وَخَشٍ فَطَلَبَ مِنْهُمْ سَوَاطِلَهُمْ فَاخْتَلَسَ سَوَاطِلَ بَعْضِهِمْ فَصَادَ حِمَارًا وَخَشِيًّا فَآكَلُوهُ ثُمَّ لَحِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ قَالُوا إِنَّا صَنَعْنَا شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ أَطْعَمُونَا [راجع: (۲۲۹۳۷)]

(۲۲۹۸۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دستے کے ساتھ غیہہ اور ودان کی طرف بھیجا، نبی ﷺ

درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا، ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اچک کر ان میں سے کسی کا کوڑا پکڑا اور اس گورخر کو شکار کر لیا، لوگوں نے اسے کھایا، اور جب مقام ابواء میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ ہم نے ایسا کام کیا ہے جس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ۔

(۲۲۹۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۸۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۲۲۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَهُ وَدِرْعَهُ فَبَاعَهُ بِخُمْسِ أَوَاقٍ

(۲۲۹۸۸) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تو نبی ﷺ نے اس کا ساز و سامان اور زرہ انہیں دے دی جسے انہوں نے پانچ اوقیہ کے عوض بیچ دیا۔

(۲۲۹۸۹) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَرْوَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ إِلَّا إِنَّ النَّاسَ دِنَارِي وَالْأَنْصَارُ شِعَارِي لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ شِعْبَةً لَا تَبْعَتْ شِعْبَةَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَنْ وَلِيَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ وَمَنْ أَلْزَعَهُمْ فَقَدْ أَفْرَغَ هَذَا الَّذِي بَيْنَ هَاتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۹۸۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو برسر منبر انصار کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یاد رکھو! لوگ میرے لیے اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار میرے لیے نیچے کا کپڑا ہیں (جو جسم سے ملا ہوتا ہے) اگر لوگ ایک راستے پر چل رہے ہوں اور انصار دوسرے راستے پر، تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اس لئے جو شخص انصار کے معاملات کا ذمہ دار بنے اسے چاہئے کہ ان کے نیکو کاروں سے اچھا سلوک کرے اور ان کے گنہگاروں سے تجاوز کرے اور جو شخص انہیں خوفزدہ کرتا ہے وہ اس شخص کو خوفزدہ کرتا ہے جو ان دوستوں کے درمیان ہے یعنی خود نبی ﷺ کی ذات کو۔

(۲۲۹۹۰) حَدَّثَنَا عَلَانٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنِ الْفَضْلِ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ جَاءَ هَذَا قَوْلُكَ يَا أَمَّا اللَّهُ فَإِنَّ هَذَا الْخَلِيلُ عَنْ خَوْلَةَ بْنِ رِيَّاسٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةً تُشَبِّهُ عَذْلَ ذَلِكَ قَالَ صَوْمٌ عَرَفَةَ بِصَوْمٍ سَتَيْنِ وَصَوْمٌ عَاشُورَاءَ بِصَوْمٍ سَنَةِ

[راجع: ۲۲۸۹۷]

(۲۲۹۹۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے مشابہہ کوئی کلمہ فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْآخِيَانِ الْآيَةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَفَّانُ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ مِثْلَهُ سِوَاءَ [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۹۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَى عَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزُّهْرِ وَالرُّطْبِ [راجع: ۲۲۸۸۸]

(۲۲۹۹۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مکی اور مکی کھجور، رکشش اور کھجور، سرخ مکی کھجور اور تر کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۹۹۳) قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [صححه مسلم (۱۹۸۸)] . [انظر: ۲۳۰۰۶]

(۲۲۹۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيْتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا [راجع: ۱۷۶۸۸]

(۲۲۹۹۴) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے

[illegible]

(۲۲۹۹۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر قرض تھا، وہ اس سے تقاضا کرنے کے لئے جاتے تو وہ چھپ جاتا، ایک دن وہ اس کے گھر پہنچے تو ایک بچہ وہاں سے نکلا، انہوں نے اس بچے سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں! وہ گھر میں ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی کہ باہر آؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم اندر ہی ہو، وہ باہر آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم مجھ سے کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں تنگدست ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کھا کر کہو کہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے، اس پر حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اس کا قرض معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ سَعْدُ كَانَ يَقُولُ لَهُ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَوْلَى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارًا وَحُشٍ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْقِ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلَتْهُ بَعْدَ فَقَالَ أَبْقِ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَآكَلَهُ أَوْ قَالَ فَكَلَّوْهُ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۰۰) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک گور خر جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا یا لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْرُؤُونَ خَلْفِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ

(۲۳۰۰۱) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم میرے پیچھے نماز میں قراءت کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھ لو۔

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ لَبَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلَّا الَّذِينَ كَذَبَكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۲۹۰۹]

میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل ﷺ نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ وَيُسَمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۰۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَلَدَّ كَرْمِثُهُ [راجع: ۲۲۸۸۷].
(۲۳۰۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَنَبَّذُوا الرُّطْبَ وَالرَّهْوَ وَالْتَمَرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَّتِهِ [صححه البخاری (۵۶۲۰)، ومسلم (۱۶۸۸)]. [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۳۰۰۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مکی اور مکی بھجور یا بھجور اور کشش کو ملا کر نبیذ مت بناؤ، البتہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۲۰۰۶) قَالَ يَحْيَى لَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۹۳].
(۲۳۰۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ بِأَصْلِ الْحَرَّةِ عِنْدَ بَيُوتِ السُّفْيَانِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَعَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ نَدْعُوكَ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَلِنَمَارِهِمْ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَا بَهَا مِنْ وَبَاءٍ بِحُمِّ اللَّهِمَّ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

كَمَا حَرَّمَتْ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَمَ [صححه ابن خزيمة (۲۱۰)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۰۰۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حرہ میں پانی کے گھاٹ کے قریب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں نماز پڑھی، پھر فرمایا اے اللہ! تیرے غلیل، بندے اور نبی ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں تیرا بندہ، نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اس طرح دعاء مانگ رہا ہوں، کہ تو ان کے صارع، مد اور پھلوں میں برکت عطاء فرما، اے اللہ! ہماری نظروں میں مدینہ کو بھی اس طرح محبوب بنا جیسے مکہ مکرمہ کی محبت ہمیں عطاء فرمائی ہے، اور یہاں کی وباؤں کو ”خم“ کی طرف منتقل فرما، اے اللہ! میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی زبانی مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رِبَاجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلُّوا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا الْغَدَ لَوْ قُتِلَ [صححه ابن خزيمة (۹۹۰)، وابن حبان (۲۶۴۹)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۹۵/۱).

(۲۳۰۰۸) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بھی اس نماز کو اس وقت پڑھنا۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاجٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعِيهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَيْهِ [صححه مسلم (۶۸۱)، وابن خزيمة (۲۵۵۸)، وابن حبان (۶۴۳۸)] [راجع: ۲۲۹۱۳]

(۲۳۰۰۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں پہلو پر لیٹا کرتے تھے اور اگر صبح صادق سے تھوڑی ہی دیر پہلے پڑاؤ کیا ہوتا تو اپنی کہنیوں کو زمین پر ٹکا کر اپنا سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ لیتے تھے (تا کہ نیند نہ آئے)

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۳۰۱۰) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ [راجع: ۱۹۵۳۹].

(۲۳۰۱۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى رُؤْيَا تَعَجُّبُهُ فَلْيُحَدِّثْ بِهَا فَإِنَّهَا بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا وَلْيَتُفَلَّ عَنْ يَسَارِهِ وَيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۳۰۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۰۱۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ عَنْ كُبَشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ أَصْغَى الْإِنَاءَ لِلْهَرَّةِ فَشَرِبَتْ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ [راجع: ۲۲۲۹۵۰].

(۲۳۰۱۳) کبشہ بنت کعب ”جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الرَّقْفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ وَضَعَ لَهُ وَضُوءَ فَوَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَأَخَذَ يَتَوَضَّأُ فَقَالُوا يَا أَبَا قَتَادَةَ قَدْ وَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّنُورُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَإِنَّهُ مِنَ الطَّوَافِينَ أَوْ الطَّوَافَاتِ عَلَيْكُمْ

(۲۳۰۱۴) کبشہ بنت کعب ”جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِمِمْهِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِمِمْهِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۳۰۱۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ مَعْبُدٍ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ وَنَحْنُ نَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ أَتَدْرُونَ مَا تَقُولُونَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

(۲۳۰۱۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

(۲۳۰۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنُ مَعْبُدٍ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرَوْنِي يَعْزِي لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۲۹۰۰]۔

(۲۳۰۱۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانِ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَأُ النَّاسِ سِرْقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاحِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاحِهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا أَوْ قَالَ لَا يُقِيمُ صَلَاحُهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [صححه ابن خزيمة (۶۶۳)، وابن حبان (۱۸۸۸)]

والحاكم (۲۹۲/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۱۹) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے بدترین چوروہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان نماز میں کس طرح چور کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح کہ رکوع و سجود اچھی طرح مکمل نہ کرے۔

(۲۳۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۲۳۰۲۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصُصْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۳۰۲۱) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ حَامِلٌ ابْنَةً زَيْنَبَ عَلَى عُنُقِهِ فَيَوْمَ النَّاسِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۳۰۲۲) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّ الرُّطْبُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا أَوْ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَقَالَ ابْنُدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۳.۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَجِيبَنَّ يَمِينِهِ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ وَلَا يَمَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ يَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳.۲۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳.۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ يُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا فَيُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ وَيُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى مِنَ الْفَجْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳.۲۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳.۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبِي وَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقِيَمْتُ الصَّلَاةَ فَلَا تَقْرَءُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۳.۲۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور اپنے اوپر سکون و اطمینان کو لازم کرلو۔

(۲۳.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ اخْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةً سَتَتَيْنِ مَا ضِيَّةٌ وَمُسْتَقْبَلَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّلْتُ ذَلِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسَيَّلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ اخْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةً سَنَةً

(۲۳۰۲۷) حضرت ابوقحادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعَمَّاسِ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّرْقِيِّ، يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَابْنَتُهُ عَلَى عَاتِقِهِ (وَقَالَ مَرَّةً: حَمَلُ أُمَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّي) وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَوْ يَسْجُدَ وَضَعَهَا، فَإِذَا قَامَ أَخَذَهَا. [راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۳۰۲۸) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰]

(۲۳۰۲۹) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۳۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [راجع: ۲۲۹۱۹]

(۲۳۰۳۰) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا

خالق ہے۔

(۲۳۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُفْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ الصُّبْحُ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۳۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نہی لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا بَالَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳۰۳۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔ (۲۲۰۲۳) قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَخَذَ فَلَا يَأْخُذُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَعْطَى فَلَا يُعْطَى بِشِمَالِهِ [راجع: ۱۹۶۴۰].

(۲۳۰۳۳) عبد اللہ بن ابی طلحہؓ سے مرسل مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، جب پیئے تو بائیں ہاتھ سے نہ پیئے، جب کوئی چیز پکڑے تو بائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلًا مَنَا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دِينٍ قَالُوا نَعَمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ لَهَا قِضَاءً قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ لَهَا مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَصَلُّوا أَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَضَيْتُ عَنْهُ أَصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِنْ قَضَيْتُ عَنْهُ بِالْوَفَاءِ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ أَبُو قَتَادَةَ فَقَضَى عَنْهُ فَقَالَ أَوْفَيْتُ مَا عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۰۵۸ و ۳۰۵۹ و ۳۰۶۰). وقال الترمذی حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۴۰۷، الترمذی: ۱۰۶۹، النسائی: ۶۵/۴ و ۳۱۷/۷). قال شعيب

(۲۳۰۳۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ وہ اس کا جنازہ پڑھادیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے اوپر کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں اٹھارہ درہم، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس کا قرض ادا کر دوں تو کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کا پورا قرض ادا کر دو تو میں اس کا جنازہ پڑھا دوں گا، چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کا قرض ادا کر دیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا سارا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۳۰۳۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَوْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِالرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُطِيلُ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۳۰۳۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبت لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

حَدِيثُ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ نَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُرْطَةِ فَشَكُّوا فِيَّ فَأَمَرَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيَّ هَلْ أَتَيْتُ بَعْدُ فَنظَرُوا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْتَبْتُ فَخَلَى عَنِّي وَالْحَقَّقَنِي بِالسَّبْيِ [راجع: ۱۸۹۸۳]۔

(۲۳۰۳۶) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے، میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں آگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔

(۲۳۰۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَ عَطِيَّةَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ حَكَمٍ سَعْدٌ فِيهَا غُلَامًا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْتَبْتُ

فِيهَا لَهَا آتَا ذَا بَيْنٍ أَظْهَرَكُمْ [راجع: ۱۸۹۸۳]۔

(۲۳۰۳۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے، میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، انہوں نے میرے زیر ناف بال اگے ہوئے نہیں پائے، اسی وجہ سے آج میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۸) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَاتِلِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَمَّا أَنْتَ بِهِ عَلِيمٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةً تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ كَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مُحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ عَلَى رَأْسِكَ مِثْلَ الرُّمَحِ فَإِذَا اعْتَدَلَتْ عَلَى رَأْسِكَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسَجَّرُ فِيهَا جَهَنَّمُ وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا حَتَّى تَزُولَ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَإِذَا زَالَتْ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مُحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ

(۲۳۰۳۸) حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جس سے آپ باخبر ہیں اور میں ناواقف ہوں اور وہ یہ کہ دن رات کے وہ کون سے اوقات ہیں جن میں آپ نماز کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لیا کرو تو طلوع آفتاب تک نماز سے رکے رہا کرو جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی مانند برابر ہو جائے جب ایسا ہو جائے تو یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہاری دائیں جانب سے ڈھل جائے، جب ایسا ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھ لو۔

(۲۳۰۳۹) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرٍ بْنِ كَثِيرٍ السَّقَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قُصَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نُبَهَانَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو عَيْسَى حَدَّثَنَا صَفْوَانَ بْنُ الْمُعْطَلِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا كُنَّا بِالْعُرْجِ إِذَا نَحْنُ بِحَيَّةٍ تَضْطَرِبُ فَلَمْ تَلَيْثْ أَنْ مَاتَتْ فَأَخْرَجَ لَهَا رَجُلٌ خِرْقَةً مِنْ عَيْتِهِ فَلَفَّهَا فِيهَا وَدَفَنَهَا وَحَدَّ لَهَا لِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَتَيْنَا مَكَّةَ فَإِنَّا لِبِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ قُلْنَا مَا نَعْرِفُهُ قَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ الْجَانِّ قَالُوا هَذَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَمَا إِنَّهُ لَقَدْ كَانَ مِنْ آخِرِ النَّسْعَةِ مَوْتًا لِدَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمْعُونَ الْقُرْآنَ

(۲۳۰۳۹) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے جب مقام عرج میں پہنچے تو وہاں ایک سانپ تڑپتا ہوا نظر آیا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا ایک آدمی نے اپنے سامان میں سے ایک کپڑا نکالا اور اسے اس میں لپیٹ کر زمین کھود کر اس میں دفن کر دیا جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرام میں ہی تھے کہ ایک آدمی ہمارے پاس آ کر رکا اور کہنے لگا کہ تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے پھر اس نے پوچھا کہ اس سانپ کا کفن دفن کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر دیا وہ کہنے لگا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ ان نو آدمیوں میں سب سے آخر میں مرنے والا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَمَقْتُ صَلَاتَهُ لَيْلَةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ثُمَّ نَامَ فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتِ الْعَشْرِ آخِرَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَلَا أَذْرَى أَيْمَانَهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتِ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا أَذْرَى أَيْمَانَهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً

(۲۳۰۴۰) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھا تو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا موقع ملا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر سو گئے نصف رات کو بیدار ہوئے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی، مسواک کی وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اب مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام زیادہ لمبا تھا یا رکوع سجدہ پھر دوبارہ سو گئے تھوڑی دیر بعد اٹھے اور یہی سارا عمل دہرایا اور پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ گیارہ رکعتیں پڑھ لیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَخَرَجَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ قُلْ فَسَكَّتُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ [قال الترمذی: حسن]

(۲۳۰۴۰) حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش بھی ہو رہی تھی اور اندھیرا بھی تھا، ہم لوگ نماز کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ: میں خاموش رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا تو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو روزانہ دو مرتبہ تمہاری کفایت ہوگی۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ رضی اللہ عنہ

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّلِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَثَلَاثَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدٌ زَوَايَاهَا وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِنْ مَضْرُ [راجع: ۱۸۰۱۴]

(۲۳۰۴۱) حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے نبی کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھی یہی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لیے اتنا پھیلایا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

تاسع مسند الانصار

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۰۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبُكْرُ بِالْبُكْرِ جَلْدُ

[الترمذی: صحیح]۔ [انظر: ۲۳۰۷۹، ۲۳۰۹۲، ۲۳۱۰۹، ۲۳۱۱۴]۔

(۲۳۰۴۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۴۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي تَاسِعَةٍ وَسَابِعَةٍ وَخَامِسَةٍ يُعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ [انظر: ۲۳۰۴۸، ۲۳۰۵۰، ۲۳۰۹۹]۔

(۲۳۰۴۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ خَالِدٌ أَحْبَبْتُ ذِكْرَهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ بَيِّنًا أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا يَعْصِدُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَعْصُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَذًّا فَعَجِّلْ لَهُ عَقْرَبَتَهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَإِنْ أُخِّرَ عَنْهُ فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ [انظر: أبو أسماء أو أبو الأشعث: ۲۳۰۴۵، ۲۳۰۴۶، ۲۳۱۱۱]۔

(۲۳۰۴۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابلِ سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۰۴۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ

عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا كَمَا أَخَذَ عَلَى النَّسَاءِ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَذِكْرٍ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۰۴۴].

(۲۳۰۴۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَتَقَلُّتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ تَقْرَؤُونَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [صححه ابن خزيمة (۱۵۸۱)، حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۵۳].

[۲۳۱۲۹، ۲۳۱۲۶، ۲۳۱۲۵، ۲۳۱۲۳، ۲۳۰۷]

(۲۳۰۴۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْبِرَكُمْ بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ أَوْ السَّابِعَةِ أَوْ الْخَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳].

(۲۳۰۴۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو! تم شبِ قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانَءٍ الْعَنَسِيُّ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُ اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلَّى تَقَبَّلَتْ صَلَاتُهُ [صححه البخاری (۱۱۵۴)، وابن حبان (۲۵۹۶)].

(۲۳۰۴۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد تلوذ باللہ کہے اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر یہ دعا کرے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے یا جو بھی دعاء کرے وہ ضرور قبول ہوگی پھر اگر وہ عزم کر کے اٹھتا ہے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(۲۳۰۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيِّ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدَّرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَاطْلُبُوا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي تَاسِعَةٍ أَوْ سَابِعَةٍ أَوْ خَامِسَةٍ [راجع: ۲۳۰۴۳]۔

(۲۳۰۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھائی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۵۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَى مَرِّمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ [إسراجه البخاری (۳۴۳۵) ومسلم (۲۸)]۔

(۲۳۰۵۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم برحق ہے تو اللہ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

(۲۳۰۵۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍّ يُحَدِّثُ بِهِذَا الْحَدِيثَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا الشَّمَائِيَّةِ مِنْ أَيَّهَا شَاءَ دَخَلَ [صححه البخاری (۳۴۳۵)، ومسلم (۲۸)]۔

(۲۳۰۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کا ذکر ہے۔

(۲۳۰۵۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِقَاتِلَةِ الْكِتَابِ [صححه البخاری (۷۵۶)، ومسلم (۳۹۴)، وابن

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۰۵۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ قَرَأَ آيَةَ الْآيَةِ الَّتِي أَخَذْتُ عَلَى النِّسَاءِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي الْهَذَلِيُّ أَحْفَظُ لِي هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي الْهَذَلِيُّ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَرَوْهُ مِثْلَ هَذَا قَطُّ يَعْنِي الزُّهْرِيُّ [صححه البخاری (۱۸)، ومسلم (۱۷۰۹)، والحاكم (۳۱۸/۲)]. [انظر: ۲۳۱۱۲، ۱۲۱۱۳].

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَهُ مِنْ جَدِّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَعَبَادَةُ نَقِيبٌ وَهُوَ مِنَ السَّبْعَةِ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَلَا نَنْزَاعَ الْأَمْرِ أَهْلُهُ نَقُولُ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَآئِمَةً قَالَ سُفْيَانُ زَادَ بَعْضُ النَّاسِ مَا لَمْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا [انظر: ۲۳۰۱۴].

(۲۳۰۵۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ النَّارِ وَالْقَتْلِ [انظر: ۲۳۰۷۵، ۲۳۰۷۶، ۲۳۰۷۷، ۲۳۰۷۸].

(۲۳۰۶۰) حضرت عمرہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے

لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے) (۲۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَزَّازِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي يَقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ تَمَوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النَّفْسَاءَ

(۲۳۰۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کے سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو راہِ خدا میں لڑے اور مارا جائے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے، طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۲۳۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْفَلُهُمْ أَهْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرُوها عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ قَتَلَهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَذْرَسْتَهُمْ مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۳۳، ابن ماجه: ۱۲۵۷)].

قال شعيب: صحيح دون ((إن شئت)). [انظر: ۲۳۱۷۰].

(۲۳۰۶۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی، اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے موخر کر دیا کریں گے، اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۹۸)]. قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات. [انظر: ۲۳۰۶۴].

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی خوشخبری دے گا جن کی دنیاوی اور آخرتی زندگی میں وہ نیک و صالحہ چیزیں دیکھیں یا دیکھیں گے۔ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۹۸)]. قال شعيب:

وَفِي الْأَخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" كِي تَفْسِيرِ پُوجھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَخِرَةِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي أَوْ أَحَدٌ قَبْلَكَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳]۔

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُعْبِرَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا لَيْسَتْ لِي بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ سَرَّكَ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبَلَهَا [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۴۱۶، ابن ماجه: ۲۱۵۷)۔ قال شعيب: حسن وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۳۰۶۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی میں نے سوچا کہ میرے پاس مال و دولت تو ہے نہیں میں اسی سے راہ خدا میں تیر اندازی کیا کروں گا پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہاری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے ضرور قبول کر لو۔

(۲۳۰۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّهِ امْرَأَةٍ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ سَبِّحُوا أَمْرَاءَ يُشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ حَتَّى لَا يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ نُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَهَذَا الصَّوَابُ [راجع: ۲۳۰۵۷]۔

(۲۳۰۶۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ کر لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳.۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرَهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عِبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۰۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳.۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَائِهِ إِلَّا عِقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى [صححه الحاكم (۱۰۹/۲)]. قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۴/۶). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۳۱۰۷، ۲۳۱۷۱].

(۲۳۰۶۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳.۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ مَعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُخَدَّجِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَلَذَكَرَ الْمُخَدَّجِيُّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَلَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوُتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يَضَعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [صححه ابن حبان (۱۷۳۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۰، ابن ماجه: ۱۴۰۱). [انظر: ۲۳۱۳۲].

(۲۳۰۶۹) محمدی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محمدی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳.۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَتَقَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي

لَا رَأْيَ لَكُمْ تَقْرَؤُونَ وَرَأَى إِمَامِكُمْ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَفْعَلُ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۰۷۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةٌ مِائَةِ عَامٍ وَقَالَ عَفَّانُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تَخْرُجُ الْأَنْهَارُ الْأَرْبَعَةُ وَالْعَرْشُ مِنْ قَرْفِهَا وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [صححه الحاكم (۸۰/۱)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (الترمذی: ۲۵۳۱). [انظر: ۲۳۱۱۸].

(۲۳۰۷۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ [صححه البخاری (۶۵۰۷)، ومسلم (۲۶۸۳)، وابن حبان (۳۰۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۲۴].

(۲۳۰۷۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے۔

(۲۳۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ [صححه البخاری (۶۹۸۷)، ومسلم (۲۲۶۴)]. [راجع مسند أنس: ۱۲۹۶۱].

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳].

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھایا یسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ إِسْحَاقُ الْأَعْرَجُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِندِيُّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِندِيُّ فَقَدَّامُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعِبَادَةَ يَا عِبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فِي شَأْنِ الْأَخْمَاسِ فَقَالَ عِبَادَةُ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوِهِمْ إِلَى بَيْعْرِ مِنَ الْمُقْسِمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّةَ بَيْنَ أُمَّلَتَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذُوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ وَاتَّخَذَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْفَرَ وَلَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَغَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنْتُمْ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْخَضِرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْقَمَمِ وَالْهَمِّ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۰۷۵) حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ البودرداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہما بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں فُس کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور فُس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور فُس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھا کہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عِبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ

الْحَرْبِ وَكَانَ عِبَادَةً مِنْ الْإِنْسِيِّ عَشَرَ أَلْدِينَ بَايَعُوا فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى عَلَى بَيْعَةِ النَّسَاءِ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَبُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَلَا تَنَازُعٍ فِي الْأَمْرِ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا نَمِمْ [راجع: ۱۵۸۳۷]۔

(۲۳۰۷۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۷۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقَ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [إخراجه الطيالسي (۵۸۷)] قال شعيب: صحيح بشواهد. وهذا إسناده رجاله ثقات.]

[انظر: ۲۳۱۷۸، ۲۳۱۸۰]

(۲۳۰۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۲۳۰۷۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زَيْادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُعَوِّدُونِي فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكَتُوا فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَقُلْتُ لَا مَرَاتِي أَسْتَدِينِي فَقُلْتُ مَنْ أَسْلَمَ ثُمَّ هَاجَرَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهِدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةً وَالْبَطْنُ شَهَادَةً وَالْفَرْقُ شَهَادَةً وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ

(۲۳۰۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا، نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا، لوگ پھر بھی خاموش رہے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بیٹھا دو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے، ہجرت کرے پھر راہِ خدا میں شہید ہو جائے تو وہ شہید ہوتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۰۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ

(۸۷-۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ زَيْيَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ
بْنُ عَبْدِادَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ اتَّخَذَ فِيهِ الْمَوْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَوْصِنِي
وَاجْتَهِدْ لِي فَقَالَ اجْلِسُونِي قَالَ يَا بَنَى إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَتَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدْرِ وَشَرُّهُ قَالَ تَعْلَمْ
أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِحُصْيِكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِحُطْنِكَ يَا بَنَى إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَفْلَحُ الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَكُونَ لَهُ ثَلَاثَةٌ عَشْرَةَ نَجْوًى مِنْ رُبِّهِ

كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا بُنَيَّ إِنَّ مِثَّ وَلَسْتُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلْتُ النَّارَ [قال الترمذی فی الأول: غریب. وفی الثانی: حسن صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۱۵۵ و ۳۳۱۹)]. قال شعیب: صحیح وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۳۰۸۳].

(۲۳۰۸۱) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ (اپنے والد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت بیمار تھے اور میں سمجھتا تھا کہ یہ ان کا مرض الوفا ہے میں نے ان سے عرض کیا ابا جان! مجھے چھان پھک کر کوئی وصیت کر دیجئے انہوں نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھا دو جب انہیں اٹھا کر بٹھا دیا گیا تو فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور علم باللہ کی حقیقت نہیں جان سکتے جب تک تم اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لاؤ میں نے عرض کیا ابا جان! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تقدیر کا کون سا فیصلہ میرے حق میں اچھا ہے اور کون سا برا؟ فرمایا تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تم سے چوک گئی وہ تمہیں پیش نہیں آ سکتی تھی اور جو پیش آ گئی وہ چوک نہیں سکتی تھی بیٹا! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا بیٹا! اگر تم مرتے وقت اس عقیدے پر نہ ہوئے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُومُوا نَسْتَبِيتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ لِي إِلَّا مَا يَقَامُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۳۰۸۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ ہم نبی ﷺ سے اس منافق کے متعلق فریاد کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے کھڑا ہونے سے بچا جائے کھڑا ہونا تو اللہ کے لئے ہے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ أَوْصَانِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَوْصِيكَ أَنْ تُوْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُوْمِنَ أَذْخَلَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّارَ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ وَمَا أَكْتُبُ قَالَ فَاتَّخَذَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَانَ إِلَى أَنْ تَقْرَمَ السَّاعَةُ [راجع: ۲۳۰۸۱]

(۲۳۰۸۳) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا! میں تمہیں ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک

ہونے والے واقعات کو لکھ دیا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبُو صَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَقِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قَالَ قَرَأَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ فَنَزَعَهُ مِنِّي فَبَرَسَهُ وَقَوْلُ أَيْ بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَتِيهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ [انظر: ۲۳۱۷۲]۔

(۲۳۰۸۳) عبد اللہ بن عباد زرقیؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بنی اہاب نامی اپنے کنوئیں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامتؓ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا میں! نبی ﷺ نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۰۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْكَاتِبُ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْقُنْسِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُعْوِيذٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حِلٌّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْحُمْرِ بِاسْمِ يُسْمَوْنَهَا إِيَّاهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۳۸۵)]۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف۔

(۲۳۰۸۵) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ شراب کو دوسرا نام دے کر اسے حلال سمجھے گا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَيْضًا حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْثَةَ أَنَّ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْكَارِضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَيْرٌ نَجَبٌ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ إِلَّا الْمَقْتُولُ وَقَالَ رَوْحُ إِلَّا الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ لِيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۳۵/۶)]۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناده قوى۔ [انظر: ۲۳۱۲۸]۔

(۲۳۰۸۷) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے تعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہ خدا میں شہید ہونے والے کے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُعْوِيذٍ عَنِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ قَالَ

لَئِنْ اسْتَشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْوَهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَوَفَ أُحَدِّثُكُمْوَهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ [صححه مسلم (۲۹)] - [انظر: ۲۰۳۸۸].

(۲۳۰۸۷) مناجی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات زندگی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا انہوں نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا کیوں روتے ہو؟ بخدا! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا! اگر سفارش قبول کی گئی تو میں تمہارے حق میں سفارش کروں گا! اور جہاں تک میرے بس میں ہوا تمہیں نفع پہنچاؤں گا! پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث بھی سنی ہے اور تمہارے لئے اس میں کوئی خیر ہے بخدا! وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے البتہ ایک حدیث ہے جو آج میں تم سے بیان کر رہا ہوں جبکہ میرا احاطہ کر لیا گیا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۲۰۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُةٍ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ

(۲۳۰۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۹-۲۲۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا فِي وَتَرٍ فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا ثُمَّ وَقَفَتْ لَهُ غُفْرَةٌ لَهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [انظر: ۲۳۱۲۱، ۲۳۱۴۳].

(۲۳۰۹۰-۲۳۰۸۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۲۰۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَذُوا الْخَيْطِ وَالْمَخِيطِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۰۹۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی دھاگہ بھی ہو تو واپس کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے دن خائن کے لئے باعث شرمندگی ہوگی۔

(۲۳۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ أَثَرٌ عَلَيْهِ كَرَبَ لِدَلِكْ وَتَوَبَّدَ وَجْهُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِهَؤُلَاءِ سَبِيلًا الْفَيْبُ بِالْفَيْبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيْبُ جِلْدُ مَائَةٍ وَرَجَمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جِلْدُ مَائَةٍ ثُمَّ نَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰۹۲]

(۲۳۰۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۹۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَعَقَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَكْرِهِ وَالْمُنْشَطِ وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ عَلَيْنَا وَأَنْ نَقِيمَ أَلْسِنًا بِالْعَدْلِ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُ قَالَ عَقَّانُ أَلْسِنَتَنَا [راجع: ۱۰۷۳۸]

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہتھی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أُمِّي الْعَمَلُ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَتَصْدِيقُ بِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّمَاخَةُ وَالصَّبْرُ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَتَّبِعِ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَيْءٍ قَضَى لَكَ

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا طبیعت کی نرمی اور صبر کرنا، سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے بھی نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو فیصلہ فرمایا ہو اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق برا گمان نہ رکھو۔

(۲۳۰۹۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ قَدْزَرْ هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ (۲۳۰۹۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے پہلو سے ایک بال توڑا اور فرمایا لوگو! خمس کو نکال کر میرے لیے مال غنیمت میں سے اتنی مقدار بھی حلال نہیں ہے اور خمس بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۲۳۰۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْهَبُ اللَّهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ [قال الألبانی حسن صحيح (النسائی: ۱۳۱/۷)] قال شعب: إسناده حسن في المتابعات والشواهد. [راجع: ۲۳۰۵۶]

(۲۳۰۹۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَبُو الْوَلِيدِ بَدْرِيُّ عَقِبِي شَجَرِي وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۰۹۹) یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید ہے وہ بدری صحابی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور قباء مدینہ میں شامل تھے۔

(۲۳۰۹۸) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ يَقَالُ لَهُ الْمُخَدَجِيُّ قَالَ كَانَ بِالشَّامِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ الْوُتْرُ وَاجِبٌ قَالَ فَرُحْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ قَالَ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى

الْعِبَادِ مَنْ اَتَى بِهِمْ لَمْ يُصْبِحْ مِنْهُمْ شَيْئًا جَاءَ وَلَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ اَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَبَّحَهُمْ اسْتِخْفَافًا جَاءَ وَلَا عَهْدَ لَهُ اِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۰۹۶]۔

(۲۳۰۹۸) مخدجی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرُفَعْتُ فَقَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرُفَعْتُ فَالتَّمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْعَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳] (۲۳۰۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۱۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ وَقَالَ التَّمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ الَّتِي تَبْقَى

(۲۳۱۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَحَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَكَمُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا لِعِبَادَةِ فَقَالَ عُبَادَةُ لَا أَتَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بَارِضٍ يَكُونُ فِيهَا مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچا جائے، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ نمک کا بھی تذکرہ فرمایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرمایا وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس علاقے میں نہ ہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

(۲۳۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْسَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نَنْزِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا وَلَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمْ [راجع: ۲۳۰۵۵] (۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہر جگہ اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعِ وَفِي الرَّجْعَةِ الثَّلَاثِ [انظر: ۲۳۱۴۲]۔

(۲۳۱۰۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیہات میں ایک چوتھائی مال غنیمت انعام میں تقسیم کر دیا اور واپسی پر ایک تہائی تقسیم کر دیا۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۳۱۴۲ دیکھئے۔

(۲۳۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْتَمَرُ بِالْتَمَرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَوْصَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۳۰۵۹]۔

(۲۳۱۰۶) ابوالاعنف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مال غنیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگ وظیفہ کی رقم حاصل ہونے پر موقوف کر

کے بچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کی جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الایہ کہ وہ برابر برابر ہو جو شخص اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۲۳۱۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عَبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَتَوَى فِي غَرَايِهِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى قَالَ بَهْزٌ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ [راجع: ۶۸، ۲۳۰].

(۲۳۱۰۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبيدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمُزٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزُولُ بَيْنَ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ إِمَامًا فِي كَنِيسَةٍ وَإِمَامًا فِي بَيْعَةِ فَقَامَ عَبَادَةُ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ بِالْوَرَقِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۵۴، النسائی: ۲۷۴/۷ و ۲۷۵)].

(۲۳۱۰۸) ایک مرتبہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کسی گرجے یا عبادت خانے میں جمع ہوئے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے اور ایک راوی کے بقول نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، اور ایک راوی کے بقول یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اضافہ کرے یا اضافے کا مطالبہ کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز کی اجازت دی ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچ سکتے ہیں جیسے چاہیں۔

(۲۳۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثِّيبُ بِالثِّيبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثِّيبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ وَالْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى [راجع: ۴۲، ۲۳۰].

(۲۳۱۰۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھال کو کھال سے اور عورتوں

کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يُعْنَى مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔
(۲۳۱۱۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنِ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ النَّاسِ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقَ وَلَا تُزْنَى وَلَا تُقْتَلَ أَوْلَادُنَا وَلَا نَعْتَبَ وَلَا يَعْصُهُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَا نَعْصِيهِ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَذًا مِمَّا نَهَى عَنْهُ فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَحْرَقَ امْرَأَةً إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [صححه مسلم (۱۷۰۹)، وابن حبان (۴۴۰۵)] [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۱۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بَبْهَتَانِ تَفْتُرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونَ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ طُحُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۳) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَعَرَفْتُ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ أَوْ قَالَ كَفَّارَةٌ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي بَنِي رَقَاشٍ عَنْ

عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْوُحْيُ عَلَيْهِ كَرَبَ لِلذِّكْرِ وَتَرَبَّدَ

وَجْهُهُ فَأَوْحَى إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي لَدَى اللَّهِ

لَهُنَّ سَبِيلَا الثَّيِّبِ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جِلْدُ مِائَةٍ نَمَّ رَجُمًا بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جِلْدُ مِائَةٍ نَمَّ

نَفَى سَنَةِ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔

(۲۳۱۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی ﷺ کو سخت تکلیف ہوتی تھی

اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ

سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ

بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت

کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ

عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عَسْرِكَ وَيُسْرِكَ

وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَقْرَبِكَ وَلَا تَنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ لَكَ [صححه البخاری (۷۰۵۵)]

وَمُسْلِم (۱۷۰۹)]۔ [انظر: ۲۳۱۱۶، ۲۳۱۱۷]۔

(۲۳۱۱۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہر چکی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے

اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات

کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ جُنَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ عِبَادَةَ بِمِثْلِهِ

(۲۳۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نُوْبَانَ لَعَلَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَابِثِ بْنِ نُوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ حَدَّثَهُ عَنْ

جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَالَ مَا لَمْ

يَأْمُرُوكَ بِإِيمَانٍ بِوَحَا

(۲۳۱۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِنْهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْفِرْدَوْسُ أَغْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [راجع: ۲۳۰۷۱]۔

(۲۳۱۱۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مِبْرَارٍ عَنْ حَبِيبَةَ وَغَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَبِيبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْلَفِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ عَامَ الْمَضِيقِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَ مُعَاوِيَةَ حِينَ سَأَلَهُ عَنْ الرَّجُلِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِقَالًا قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكْهُ حَتَّى يَقْسِمَ وَقَالَ غَتَابٌ حَتَّى يَقْسِمَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ اعْطَيْنَاكَ عِقَالًا وَإِنْ شِئْتَ اعْطَيْنَاكَ مِرَارًا (۲۳۱۱۹) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل نبی ﷺ سے ایک رسی مانگی تھی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس سوال کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مال غنیمت تقسیم ہو جائے پھر اگر تمہاری مرضی ہوئی تو تمہیں رسی دے دیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہوگی تو اس سے کئی گناہ زیادہ دے دیں گے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳]۔

(۲۳۱۲۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ میں ”بُشْرَى“ کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا وَتَرَفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [راجع: ۲۳۰۸۹].

(۲۳۱۲۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَنْهَبَ وَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه البخاری (۳۸۹۳)، ومسلم (۱۷۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۳۴].

(۲۳۱۲۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان (بارہ) نقباء میں سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، بدکاری نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، اور لوٹ مار نہیں کریں گے، اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد۔

(۲۳۱۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَنِيهِمْ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَنبَأَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ [راجع: ۲۳۰۷۲].

(۲۳۱۲۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعُوا الْفِرَافَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاحِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالَ فَلَمَّا أَجَلَ وَاللَّهِ إِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَهَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ يَعْنِي مُحَمَّدًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ لِقَائِهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ تَقْرَؤُونَ فَلَمَّا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ لَمَّا قَرَأْنَا مَعَشَرَ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَأَلْتُ فِيهِ اخْتِلَافًا فَانْتَرَعَهُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِينَا وَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ بَوَائِقَ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ [انظر: ۲۳۱۴۲، ۲۳۱۳۳].

(۲۳۱۲۷) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحابِ بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْثَةَ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ تُرْجَعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُرْجَعَ لِقَتْلِهِ مَرَّةً أُخْرَى [راجع: ۲۳۰۸۶].

(۲۳۱۲۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہِ خدا میں شہید ہونے والے کے

کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کرے۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا [راجع: ۴۷: ۲۳۰]

(۲۳۱۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ یا مزید کسی اور سورت کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالَ فَلَمَّا أَجَلَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [انظر: ۴۷: ۲۳۰]

(۲۳۱۳۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْأَبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَهْدَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ رَجُلًا قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِيهِ بَعْضُ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا وَهُوَ مُنْكَرٌ يَنْبَغِي حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ

(۲۳۱۳۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح تیس ابدال ہوں گے جب بھی ان میں سے کوئی ایک فوت ہوگا تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی کسی دوسرے کو مقرر فرما دیں گے۔
فائدہ: امام احمدیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْبِرٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيٍّ لَا أَقُولُ حَدَّثَنِي فَلَانٌ وَلَا فَلَانٌ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيََهُنَّ لَمْ يُصْبِحْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيََهُ وَلَوْ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيََهُ وَقَدْ انْقَضَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَقِيََهُ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ [راجع: ۶۹: ۱۲۳۰]

(۲۳۱۳۲) محمد جی "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محمد جی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْأَشْدَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرُ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَنَسَاءْتُ فِيهِ اخْتَلَفْنَا فَتَرَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ أَيْدِينَا فَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَنْ بَوَائِقُ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ [راجع: ۲۳۱۲۷]۔

(۲۳۱۳۳) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مال غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی ﷺ کو دے دیا اور نبی ﷺ نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُسَيْلَةَ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ حَضَرَ الْعَقَبَةَ الْأُولَى وَكُنَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَبَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْعَةِ النِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ الْحَرْبُ عَلَى أَنْ لَا نُسْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبَهْتَانٍ نَفْتَرُهُ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَإِنْ وَقَّيْتُمْ فَلَكُمْ الْجَنَّةُ وَإِنْ غَشَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَمْرُكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكُمْ [راجع: ۲۳۱۲۲]۔

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۳۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ النَّخَعِرِ الزَّيْدِيُّ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْمُعَاوِرِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُعَلِّمْ كَبِيرَنَا وَبَرَحَمَ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُصْبِحٍ أَوْ ابْنَ مُصْبِحٍ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ لَمَّا تَحَوَّرَ لَهُ عَنْ فِرَاسِهِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي قَالُوا أَقُلُّ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ الْقُلَّ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْمَرْءُ يَقْتُلُهَا وَلَدَعَا جَمْعَاءَ شَهَادَةٍ [راجع: ۱۷۹۵۰]

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عُمَرُو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمُنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ اضْمِنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا أَوْثَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَرْوَاحَكُمْ وَغَضُوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے اپنے متعلق چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو وعدہ کرو تو پورا کرو امانت رکھو ان کی جائے تو اسے ادا کرو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُلَوِّتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا لَا يَقْكُهُ مِنْهَا إِلَّا عَذْلُهُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْلَمَ

(۲۳۱۳۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۳۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَلْمَانَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الْوَجْعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِشِدَّةِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعِشِيِّ وَقَدْ بَرِيَ أَحْسَنُ بَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ دَخَلْتُ عَلَيْكَ غَدَوَةً وَبِكَ مِنَ الْوَجْعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِشِدَّةِ وَدَخَلْتُ عَلَيْكَ الْعِشِيَّةَ وَقَدْ بَرَنْتُ فَقَالَ يَا ابْنَ الصَّامِتِ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَفَاقِي بِرُقِيَّةٍ بَرَنْتُ إِلَّا أَعْلَمْتُكَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۰۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۱۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت اللہ ہی بہتر جانتا ہے جب شام کو دوبارہ حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہو چکے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ پر تکلیف کا اتنا غلبہ تھا جس کی شدت اللہ ہی جانتا ہے اور اب اس وقت حاضر ہوا ہوں تو آپ بالکل ٹھیک ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صامت! حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک منتر سے دم کیا ہے جس سے میں ٹھیک ہو گیا کیا میں وہ تمہیں بھی سکھانے دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا وہ کلمات یہ ہیں ”اللہ کے نام سے“ میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔“

(۳۱۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ لُؤْيَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ يَرْعُدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَأَسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۴۱۲)]، وابن حبان (۹۵۳). قال البوصيري: هذا رِسَالٌ حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال

شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن. [يتكرر بعده].

(۲۳۱۴۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے تھے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دم کیا ”اللہ کے نام سے“ میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو آپ کو ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔“

(۳۱۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ لُؤْيَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ يَرْعُدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَأَسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۴۱۲)]، وابن حبان (۹۵۳). قال البوصيري: هذا رِسَالٌ حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال

يُضْفِيكَ [راجع ما قبله]

(۲۳۱۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدْتُ مَعَهُ بَدْرًا فَالتَقَى النَّاسُ فَهَزَمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ فِي أَثَارِهِمْ يَهْزُمُونَ وَيَقْتُلُونَ فَابْكَيْتُ طَائِفَةً عَلَى الْعُسْكَرِ يَحْوُونَ وَيَجْمَعُونَهُ وَأَحْدَقْتُ طَائِفَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةٌ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَلَاءَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ نَحْنُ حَوِيلُنَا وَجَمَعْنَاهَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ وَقَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَقِينَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَهَزَمْنَاهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةٌ وَاشْتَقَلْنَا بِهِ فَتَزَلَّتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوَاقِبِ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَغَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَفَلَ الرَّبْعَ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكُلَّ النَّاسِ نَفَلَ الثَّلَثَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ لِيُرْدَ قَوْيُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضِعْفِهِمْ [راجع: ۲۳۱۰۵، ۲۳۱۲۷]

(۲۳۱۳۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے میں غزوہ بدر میں شریک تھا فریقین کا آمنا سامنا ہوا تو اللہ نے دشمن کو شکست سے دو چار کر دیا مسلمانوں کا ایک دستہ انہیں شکست دیتا اور قتل کرتا ہوا ان کے تعاقب میں چلا گیا اور ایک گروہ ان کے کیمپوں کی طرف متوجہ ہوا اور مال غنیمت جمع کرنے لگا اور ایک گروہ نبی ﷺ کی حفاظت کرتا رہا تاکہ دشمن اچانک حملہ کر کے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

جب رات ہوئی اور لوگ واپس آنے لگے تو مال غنیمت جمع کرنے والے کہنے لگے کہ یہ تو ہم نے جمع کیا ہے لہذا اس میں کسی کا حصہ نہیں ہے دشمن کی تلاش میں جانے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے دشمن کو بھگا کر شکست سے دو چار کیا ہے اور نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں دشمن اچانک دھوکے سے ان پر حملہ نہ کر دے اور ہم غفلت میں پڑے رہ جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے تمام مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا۔

اور نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب دشمن کے علاقے پر حملہ فرماتے تھے تو چوتھائی حصہ انعام میں دے دیتے تھے اور جب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تھے اور فرماتے تھے طاقتور مسلمان کو کمزور کی مدد کرنی چاہیے۔

(۳۳۱۴۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَقَالَ هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَاتَّسِمُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهَا وَتُر لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۸۹: ۲۳۰]

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۳۳۱۴۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ شُرَيْحٍ وَبَرْزُؤُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالََا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجٌ جَعْدٌ أَعْوَرٌ مَقْطُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِقٍ وَلَا حِجْرَاءَ فَإِنَّ أَلْسِنَ عَلَيْكُمْ قَالَ يَزِيدُ رَبُّكُمْ فَلَاَعْلَمُوا أَنَّ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنْتُمْ لَنْ تَرَوْنَ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَمُوتُوا قَالَ يَزِيدُ تَرَوْنَ رَبُّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں کہ مجھے خطرہ ہیں کہیں تم بات سمجھ نہ ہو مسیح دجال ایک ٹھٹھکے قد کا آدمی ہوگا اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیانی غیر معمولی فاصلہ ہوگا اس کے بال ٹھٹھکے یا لمبے ہوں گے وہ کاٹا ہوگا اس کی ایک آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی جو ابھری ہوگی اور نہ دھنسی ہوگی اگر تم پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور یہ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو دیکھ نہیں سکتے۔

(۳۳۱۴۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَ جِسْتِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَهِيَ لَيْلَةٌ تَرْبَعُ أَوْ سَبْعُ أَوْ خَامِسَةٌ أَوْ ثَالِثَةٌ أَوْ آخِرُ لَيْلَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِدَةٌ لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرَّ وَلَا يَحِلُّ لِكُلِّ نَفْسٍ أَنْ يَرُمِيَ بِهَا فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ وَإِنْ آمَارَتُهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبَحَتْهَا نَخْرٌ مُسْتَوِيَةٌ لَيْسَ لَهَا ذُعَاءٌ مِنْ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَا يَحِلُّ لِلنَّاسِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شبِ قدر ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی عشرہ اخیرہ کی نویں ساتویں پانچویں تیسری یا آخری رات نیز فرمایا کہ شبِ قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات روشن اور چمکدار ہوتی ہے اس میں چاند کی روشنی بھی خوب اچلی ہوتی ہے وہ رات پرسکون اور گہری ہوتی ہے اس رات میں صبح تک ستارے توڑ کر نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج روشن ہوتا ہے تو وہ سیدھا برابر نکلتا ہے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لئے سورج کے ساتھ ٹکنا ممنوع ہوتا ہے۔

(۳۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ يَسَارٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْغَلُ إِذَا قَدِمَ رَجُلٌ مُهَاجِرٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِمَّنْ يَعْلَمُهُ الْقُرْآنَ فَدَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ أُعْشِيهِ عَشَاءَ أَهْلِ الْبَيْتِ فَكُنْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْصَرِفُ أَنْصَرَفَةً إِلَى أَهْلِهِ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا فَأَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا لَمْ أَرِ أَجُودَ مِنْهَا عَوْدًا وَلَا أَحْسَنَ مِنْهَا عِطْفًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا قَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَفَيْكَ تَقْلُدُهَا أَوْ تَعْلُقُهَا.

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی مصروفیات زیادہ تھیں اس لئے مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نبی ﷺ اسے قرآن سکھانے کے لئے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے تھے ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو میرے حوالے کر دیا وہ میرے ساتھ میرے گھر میں رہتا تھا اور میں اسے اپنے گھروالوں کے کھانے میں شریک کرتا تھا اور قرآن بھی پڑھاتا تھا جب وہ اپنے گھروالوں سے ملتا تھا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس پر میرا کچھ حق بنتا ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی جس سے عمدہ لکڑی اور نرمی میں اس سے بہترین کمان میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے کندھوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تم نے لٹکالیا ہے۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَزِيدِيُّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ عُبَادَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي بَلَّكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تَرَى لَهُ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ ”لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس سے پہلے کسی سے نہیں سنا تھا۔

Free download of all books, videos, audios, and books from Islamic Research Centre Rawaipindi.

دیکھو یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھو۔

(۲۳۱۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُذْرِكٍ السُّلَمِيُّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُبَرَاءِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخِلْهُ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَجَمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۱۶۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بات سنے اور مانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے داخل ہونے کا اختیار دیدے گا اور جو شخص اللہ کی عبادت تو اس طرح کرے کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے اور بات بھی سنے لیکن نافرمانی کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اس پر رحم کر دے اور چاہے تو اسے سزا دے دے۔

(۲۳۱۶۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هُوَ يَوْمَئِذٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَايَعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى التَّقِيَّةِ فِي الْبُسْرِ وَالْعُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةً لَائِمَ فِيهِ وَعَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَتُوبُ لِقَمْعَتِهِ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ الْفُسْنَ وَأَزْوَاجَنَا وَأَهْلَانَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَكثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ وَلَّى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عُثْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى الشَّامِ وَأَهْلَهُ فَإِنَّمَا يُكِنُّ إِلَيْكَ عِبَادَةً وَإِنَّمَا أُحْلِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ رَحَلَ عِبَادَةً حَتَّى تَرْجِعَهُ إِلَى دَارِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ بِعِبَادَةٍ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُ رَجُلٍ مِنْ السَّابِقِينَ أَوْ مِنْ التَّابِعِينَ قَدْ أَذْرَكَ الْقَوْمَ فَلَمْ يَضْجَأْ عُثْمَانُ إِلَّا وَهُوَ قَاعِدٌ فِي جَنْبِ الدَّارِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا لَنَا وَلَكَ فَقَامَ عِبَادَةُ بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ فَقَالَ

(۲۳۱۶۹) اسماعیل بن عبد انصاری رضی اللہ عنہ ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے فرمایا کہ اے اللہ کے دو امیر! یہ وقت تمہارے ساتھ نہ تھا جب ہم لوگ نبی ﷺ سے بیعت کر رہے تھے ہم نے نبی ﷺ سے

ہستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، اللہ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے، اور نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور بیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی، جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا، یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے نبی ﷺ سے کی ہے اب جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور جو اس بیعت کی پاسداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نبی ﷺ کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شام اور اہل شام میرے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں اب یا تو آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا لیجئے یا پھر میں ان کے اور شام کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں انہیں لکھا کہ آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل احترام کے ساتھ سوار کروا کر مدینہ منورہ میں ان کے گھر کی طرف روانہ کر دو، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روانہ کر دیا اور وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر چلے گئے جہاں سوائے ایک آدمی کے اگلے پچھلے لوگوں میں سے کوئی نہ تھا، اس نے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ مکان کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا عبادہ! تمہارا اور ہمارا کیا معاملہ ہے؟ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے۔

(۲۳۱۵۰) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا الْقَاسِمُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُعَرِّفُونَكُمْ مَا تَنْكِرُونَ وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ

(۲۳۱۵۰) میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۵۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ السَّكْسَكِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ السَّكْسَكِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَدَّةُ أَمْتِكَ مِنَ الرَّخَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَرَدَّوهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي مَدَّةَ أَمْتِي مِنَ الرَّخَاءِ وَمِنَ سَنَةِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا لَكَ ذَلِكَ مِنْ أُمَّتِكَ أَوْ عِلَالَةٍ أَوْ نَعَمِ الْخُسْفِ

وَالرَّجْفُ وَإِرْسَالُ الشَّيَاطِينِ الْمُجَلَّبَةِ عَلَى النَّاسِ

(۲۳۱۵۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کی امت پر آسانی کی مدت کیا ہے؟ نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور نبی ﷺ نے اسے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ واپس چلا گیا، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ لوگ اسے بلالائے نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے مجھ سے ایسا سوال پوچھا ہے جو میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھا، میری امت پر آسانی کی مدت سو سال ہے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی اس نے پوچھا کہ اس کے ختم ہونے کی کوئی علامت یا نشانی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں زمین میں دھنسا زلزلے آنا اور شیاطین کو لوگوں پر مسلط کر دینا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنَعَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ رُوحِ بْنِ زُبَيْعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أَصْحَابِهِ وَكُنَّا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْ سَطَّهْمُ فَنَزَعُوا وَكُنَّا أَنْ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِغِيَاثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا حِينَ رَأَوْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَكَ أَصْحَابًا غَيْرَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اتَّفَقَنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أُعْطِيتُهَا إِيَّاهُ فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ نَعْتُ فَقُلْتُ مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشَّفَاعَةُ قَالَ أَقُولُ يَا رَبِّ شَفَاعَتِي إِلَيْكَ اخْتَارَكَ فَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَعَمْ فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ فَيُنْبِذَهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(۲۳۱۵۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ نے ملے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو نبی ﷺ کو اپنے درمیان رکھتے تھے لوگ گھبرا گئے! اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمایا ہے ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطیاں دیکھاں تھے کہ نبی ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیئے لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ڈر رہے تھے کہ کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمایا ہو نبی ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا اے محمد! (ﷺ) میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا اس نے ایک سوال کیا جو میں نے پورا کر دیا اس لئے اے محمد! (ﷺ) آپ بھی مجھ سے مانگئے آپ کو بھی دیا جائے گا میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ نے ملے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو نبی ﷺ کو اپنے درمیان رکھتے تھے لوگ گھبرا گئے! اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمایا ہے ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطیاں دیکھاں تھے کہ نبی ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیئے لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ڈر رہے تھے کہ کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمایا ہو نبی ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا اے محمد! (ﷺ) میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا اس نے ایک سوال کیا کیا جو میں نے پورا کر دیا اس لئے اے محمد! (ﷺ) آپ بھی مجھ سے مانگئے آپ کو بھی دیا جائے گا میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے۔

عرض کروں گا کہ پروردگار! میری وہ سفارش جو میں نے آپ کے پاس محفوظ کروائی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! پھر میرا پروردگار میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْقَصَابُ النَّصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّارُ حَرَمٌ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْكَ حَرَمَكَ فَاقْتُلْهُ

(۲۳۱۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کا گھر اس کا حرم ہوتا ہے جو آدمی تمہارے حرم میں (بلا اجازت) گھسنے کی کوشش کرے اسے مار ڈالو۔

أَخْبَارُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حالات

(۲۳۱۵۴) سَمِعْتُ سُبَّانَ بْنَ عُصَيْنَةَ يُسَمِّي النَّبَاءَ فَسَمَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنْهُمْ قَالَ سُبَّانُ عُبَادَةَ عَفِيًّا أَحَدِيَّ بِذُرِّيٍّ خَصْرِيٍّ وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۱۵۴) ایک مرتبہ سُبَّان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے فقہاء کے نام شمار کروائے، تو ان میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا، اور کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ، غزوہ بدر، احد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور وہ فقہاء میں سے تھے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَزِيدَ هَاشِمٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ النَّبَاءَ اثْنَا عَشَرَ فَسَمَى عُبَادَةَ فِيهِمْ

(۲۳۱۵۵) یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے فقہاء کی تعداد بارہ ہے اور انہوں نے ان میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی بیان کیا۔

(۲۳۱۵۶) قَرَأْتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَصْرَمَ بْنِ فِهْرِ بْنِ قُلَيْبَةَ فِي الْإِثْنَى عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى

(۲۳۱۵۶) ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن قلیبہ بن غنم بن عوف بن خزرج ان بارہ افراد میں سے تھے جنہوں نے نبی ﷺ سے عقبہ کی بیعت اولیٰ میں شرکت کی تھی۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُفَمَانَ أَبُو زَكْرِيَّا النَّصْرِيُّ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْقَيْدَمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ فَقَدَا كُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ يَا عُبَادَةُ تَكَلِّمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ كَذَا فِي شَأْنِ الْأَخْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ قَالَ

مِنَ الْمُقَسِّمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّةَ بَيْنَ أَمْلَئِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّ لِي فِيهَا إِلَّا نَعِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَقْبُوا الْغَنِيمَ وَالْمَغِيبَ وَآخِزُوا مِنْ ذَلِكَ وَأَصْفَرُوا لَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَغَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُغُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً وَأَقْبُوا حُنُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْأَلَمِ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۷) حضرت مقدم بن معدیکب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ البودراء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہما بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت البودراء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں غص کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اونٹنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور غص کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور غص بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُفَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَّاءٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُعْدِنَ جَبَّارَ وَالْبَرَّ جَبَّارَ وَالْعَجَمَاءَ جَبَّارَ وَالْعَجَمَاءَ الْهَيْمَةَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَهَيْمَهَا وَالْجَبَّارُ هُوَ الْهَذَرُ الَّذِي لَا يُمْرُقُ وَقَضَى فِي الرَّحَايِ الْخُمْسَ وَقَضَى أَنْ تَمُرَّ النَّخْلُ لِمَنْ أَبْرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَقَضَى أَنْ مَالُ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَقَضَى أَنْ الْوَلَدُ لِلْفِرَاسِ وَاللِّغَامِ الْحَجَرِ وَقَضَى بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالْأُكُورِ وَقَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَذَلِيُّ بِمِيرَافٍ عَنْ

أَمْرًا بِهِ أَلَى قَتْلِهَا الْآخَرَى وَقَضَى فِي الْحَبِيبِ الْمَقُولَ بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ قَوْرَفُهَا بَعْلُهَا وَتَوَهَا قَالَ
وَكَانَ لَهُ مِنْ أَمْرَاتِهِ كَلْبَتُهُمَا وَلَدَ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَابِلَةِ الْمَقْضَى عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا صَاحَ
وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِنَ الْكُفَّانِ
قَالَ وَقَضَى فِي الرَّحْبَةِ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يَرِيدُ أَهْلُهَا الْبَيْتَانَ فِيهَا لَقَضَى أَنْ يُتْرَكَ لِلطَّرِيقِ فِيهَا سَبْعُ
أَذْرَعٍ قَالَ وَكَانَ بِلَيْكِ الطَّرِيقُ سُمِّيَ الْمَيْتَاءُ وَقَضَى فِي النَّخْلَةِ أَوْ النَّخْلَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فَيَحْتَلِفُونَ فِي
حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى أَنْ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مَبْلَغُ جَرِيدَتَيْهَا حَبِيرٌ لَهَا وَقَضَى فِي شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّبِيلِ
أَنْ الْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ وَيُتْرَكَ الْمَاءُ إِلَى الْكُفَّينِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ فَكَذَلِكَ
يَنْقَضِي حَوَائِطُ أَوْ يَنْفَى الْمَاءُ وَقَضَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُعْطَى مِنْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَقَضَى لِلْمَجْدَتَيْنِ
مِنْ الْيَمَرَاتِ بِالسُّدُسِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوَاءِ وَقَضَى أَنَّ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ جَوَازُ عِتْقِهِ إِنْ كَانَ لَهُ
مَالٌ وَقَضَى أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ وَقَضَى أَنَّهُ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي النَّخْلِ لَا
يُمْنَعُ نَفْعُ بَنِي وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ فَضْلُ الْكَلْبِ وَقَضَى فِي دِيَةِ الْكُبْرَى
الْمُعْتَلَّةِ ثَلَاثِينَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثِينَ حِقَّةً وَأَرْبَعِينَ خِلْفَةً وَقَضَى فِي دِيَةِ الصُّغْرَى ثَلَاثِينَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثِينَ
حِقَّةً وَعِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنَى مَخَاضٍ ذُكُورًا ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَقَوْمٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِبِلَ الْمَدِينَةِ سِتَّةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ حِسَابَ أَوْقِيَّةٍ لِكُلِّ
بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ وَهَانَتْ الْوَرِقُ فَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَنِينَ حِسَابَ أَوْقِيَّتَيْنِ لِكُلِّ بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ
وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَاتَمَّتْهَا عُمَرُ الثُّنَى عَشَرَ أَلْفًا حِسَابَ ثَلَاثِ أَوْاقٍ لِكُلِّ بَعِيرٍ قَالَ فَرَادَ ثَلَاثُ الدِّيَةِ فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ وَثَلَاثُ آخَرُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ قَالَ فَتَمَّتْ دِيَةُ الْحَرَمَيْنِ عِشْرِينَ أَلْفًا قَالَ فَكَانَ يَقَالُ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ مِنْ مَا شِئْتُمْ لَا يَكْفُلُونَ الْوَرِقَ وَلَا الدَّهَبَ وَيُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ مَا لَهُمْ فِيمَا الْعَدْلُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِنْ قَالَ

شعيب: إسناده ضعيف وله ما يشهد له.]

(۲۳۱۵۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے فیصلوں میں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ کان کئی کرتے ہوئے مارے جانے والے کا خون ضائع کیا، کنوئیں میں گر کر مرجانے والے کا خون رائیگاں گیا اور جانور کے زخم سے مرجانے والے کا خون رائیگاں گیا، نیز نبی ﷺ نے دینے کے متعلق بیت المال کے لئے خمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ درخت کی کھجوریں پیوند کاری کرنے والے کی ملکیت میں ہوں گی الا یہ کہ مشتری شرط

لگا دے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ غلام کا مال اسے بیچنے والے آقا کی ملکیت تصور ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کیلئے پتھر ہوں گے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور مکانات میں شریک افراد کو حق شفعہ حاصل ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حمل بن مالک جیٹھ کو ان کی اس بیوی کی وراثت ملے گی جسے دوسری عورت نے مار دیا تھا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کے بچے کو مار ڈالنے کی صورت میں قاتل پر ایک غلام یا باندی واجب ہوگی جس کا

وارث مقتولہ عورت کا شوہر اور بیٹے ہوں گے، حمل بن مالک جیٹھ کے یہاں دونوں بیویوں سے اولاد تھی تو قاتلہ کے باپ نے

”جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بچے کا تادان کیونکر ادا کروں جو چیخا نہ چلایا جس نے

کچھ کھایا اور نہ پیا ایسی چیزوں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے“ نبی ﷺ نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے (جو مسیح اور مہدی عبارتیں بولتا ہے)

نیز راستے کے درمیان وہ کشادہ حصہ جہاں مالکان اپنی تعمیر بڑھانا چاہتے ہیں اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس میں

سے راستے کے لئے سات گز (چوڑائی) کی جگہ چھوڑ دی جائے اور اس راستے کو ”بیٹا“ کا نام دیا جائے۔ (مردہ بے آباد)

نیز ایک دو یا تین باغات میں ”جن کے حقوق میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا“ یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر باغ یا

وہشت کی شاخیں جہاں تک پہنچتی ہیں وہ جگہ اس باغ میں شامل ہوگی۔

نیز باغات میں پانی کی نالیوں کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے والا اپنی زمین کو دوسرے والے سے پہلے سیراب کرے گا

اور پانی کو ٹخنوں تک آنے دے گا اس کے بعد اپنے ساتھ والے کے لئے پانی چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اسی طرح باغات ختم ہو

جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دو دواہوں کو میراث میں ایک چھٹا حصہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو ختم کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے پاس مال بھی ہو تو اس پر

ضروری ہے کہ اسے مکمل آزادی دلائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی شخص ضرر اٹھائے اور نہ کسی کو ضرر پہنچائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ شہر والے کھجور کے باغات میں کنوئیں کا جمع شدہ پانی لگانے سے نہیں روکے جائیں گے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیہات والوں کو زائد پانی لینے سے نہیں روکا جائے گا کہ اس کے ذریعے زائد کھاس سے روکا جاسکے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت کبریٰ مغلفہ میں بت لیون، تیس حقوں اور چالیس حاملہ اونٹنیوں پر مشتمل ہوگی۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت صغریٰ مغلفہ میں بت لیون، تیس حقوں اور تیس بت مخاض اور تیس مذکر ابن مخاض پر مشتمل ہوگی۔

نبی ﷺ کے وصال کے بعد جب اونٹ بٹگے ہو گئے اور درہم ایک معمولی چیز بن کر رہ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

دیت کے اونٹوں کی قیمت چھ ہزار درہم مقرر فرمادی، جس میں ہراونٹ کے بدلے میں ایک اوقیہ چاندی کا حساب رکھا گیا تھا، کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے اور درہم مزید کم حیثیت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے دو اوقیہ کے حساب سے دو ہزار درہم کا اضافہ کرایا۔ کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے تین اوقیہ کے حساب سے دیت کی رقم کھل بارہ ہزار درہم مقرر کر دی، جس میں ایک تہائی دیت کا اضافہ اشہر حرم میں ہوا اور دوسری تہائی کا اضافہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ہوا اور یوں حرمین کی دیت کھل بیس ہزار درہم ہو گئی اور کہا جاتا تھا کہ دیہاتیوں سے دیت میں جانور بھی لئے جاسکتے ہیں انہیں سونے اور چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے اسی طرح ہر قوم سے اس کی قیمت کے برابر مالیت کی چیزیں لی جاسکتی ہیں۔

(۳۳۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْدِنُ جُبَارٌ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ بِطَوِيلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُبَادَةَ قَالَ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الصَّلْتُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُبَادَةَ قَالَ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۳۳۱۶۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی سند کے اختلافات کے ساتھ مروی ہے۔

(۳۳۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَجْبِي يَأْتِيَنِ الْفَاحِشَةَ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ لَفَعَلَ ذَلِكَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَغْرَضَ عَنَّا وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ وَتَوَلَّى وَجْهَهُ وَكَثُرَ لِدَيْكَ فَلَمَّا رَفَعَ عَنْهُ الْوَحْيُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ سَبِيلًا الْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَفْهُي سَنَةٍ وَالنَّيْبُ بِالنَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ قَالَ الْحَسَنُ فَلَا أَذْرى أَمِنْ الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ فَإِنْ شَهِدُوا أَنَّهُمَا وَجَدَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُونَ عَلَى جَمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَجُزْئُ رُؤُوسَهُمَا

(۳۳۱۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں.....“ تو نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا، ایک مرتبہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے (کہ نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی) اور نبی ﷺ پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو نبی ﷺ کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جاتی اور ہم بھی ہٹ جاتے تھے، نبی ﷺ کے رخ انور رنگ بدل جاتا اور سخت تکلیف ہوتی تھی، بہر حال! جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا

ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَزَارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيْسَى قَالَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الرُّقَّةِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ حَتَّى يُطْلِقَهُ الْحَقُّ أَوْ يُوبِقَهُ وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْلَمُ [راجع: ۲۳۱۳۸]۔

(۲۳۱۶۲) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ إِمْلَاءٌ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ وَيُحْكِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَلَقَّبَهُ أَبُو الْمَلِيحِ يَعْْنِي الرَّقْمَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصٍ فَإِذَا فِيهِ حَلَقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَقَلَّوْنَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ بَرَأَقٍ الشَّيْخَا مُحْتَبٍ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ سَأَلُوهُ فَأَخْبَرَهُمْ فَانْتَهَوْا إِلَى خَبْرِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَى بَعْضَهُمْ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْصَرَفُوا فَلَمَّا كَانَ الْقَدُ دَخَلْتُ فَإِذَا مُعَاذٌ يَصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَصَلَّيْتُ عِنْدَهُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ جَلَسْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السَّارِيَةَ ثُمَّ احْتَبَيْتُ فَلَبِثْتُ سَاعَةً لَا أَكَلِمَةً وَلَا يَكَلِّمُنِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا أَرْجُوهَا أَصِيبُهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ فَلَبِثْتُ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فَفَتَرَ حَبِيبِي ثُمَّ قَالَ فَأَبَشِّرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغِطُّهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَأَلْقَى عُبَادَةَ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ فَحَدَّثَنِي بِالَّذِي حَدَّثَنِي مُعَاذٌ [راجع: ۲۳۴۱۴]۔

(۲۳۱۶۳) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۳۲ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوت مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں وہاں سے نکل کر یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی۔

(۳۳۱۶۴) فَقَالَ عَبْدُ عِبَادَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ لِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ لِي عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يُعْطِيهِمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۳۳۱۶۴) تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کی نشستوں پر انبیاء و صدیقین بھی رشک کریں گے۔

(۳۳۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِفْلُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْبَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَجْلِسٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَجَلَسْتُ إِلَى خَلْقٍ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدَّثٍ ثُمَّ يَقُولُ الْآخَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدَّثٍ قَالَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ بَرَّاقُ الشَّيْبَا فَإِذَا شَكُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ وَرَضُوا بِمَا يَقُولُ فِيهِ قَالَ فَلَمْ أَجْلِسْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مَجْلِسًا مِثْلَهُ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ وَمَا أَعْرِفُ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ قَالَ قَبْتُ بِمِثْلِهِ مَا بَثَّ بِمِثْلِهَا قَالَ وَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَجَلَسْتُ إِلَى أَصْحَابِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَعْرِفْ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَنَا بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانُوا إِذَا شَكُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ يَرْكَعُ إِلَى بَعْضِ أَسْطُوَانَاتِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُجْرَتِي حَتَّى أَذْهَبَ مِنِّي ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي لِلَّهِ قَالَ

قُلْتُ إِي وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِ اللَّهِ فِي ظِلِّ اللَّهِ وَظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ الرَّجُلُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَقُولُ لَكَ إِلَّا حَقًّا [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۵) ابودریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے ہمراہ کرام اللہ تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر درگاہ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے تم سے وہی بات بیان کی جو برحق ہے۔

(۲۳۱۶۶) قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَأَفْضَلَ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْتُرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَعَابُونَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَذَلُّونَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۶) ابودریس کہتے ہیں کہ بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو اس سے بھی عمدہ ہے اور میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۳۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ الشُّهَدَاءُ مِنْ أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَسَكَحُوا فَقَالَ عُبَادَةُ أَخْبَرْنَا بِأَرْسُولِ اللَّهِ فَقَالَ الْقَيْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالتَّفْسَاءُ شَهِيدٌ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرْرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ

(۲۳۱۶۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر بھی خاموش رہے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُوتَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ كَفَّتْ عَنْهُ مِنَ الشُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ يَأْتِهِمْ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن صحيح (۳۵۷۳): قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۱۶۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا رُتے زمین پر جو مسلمان آدمی بھی اللہ سے کوئی دعاء مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرمادیتا ہے یا اتنی ہی پریشانی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے تا وقتیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔

(۲۳۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلَى أُمُورُكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يَعْرِفُونَكُمْ مَا تَنْكُرُونَ وَيَنْكُرُونَكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ [راجع: ۲۳۰۶۲].

(۲۳۱۶۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

مَسْكُونٌ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ تَشْفَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤْخَرُوا عَنْ وَقْفِهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ قِفْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتُ مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [راجع: ۲۳۰۶۲]

(۲۳۱۷۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ لٹل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ النَّاجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَتَوَى فِي غَزَائِهِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [راجع: ۲۳۰۶۸]

(۲۳۱۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ مَعْنَى وَابُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَادٍ الزُّرَقِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْقَصَافِيرَ فِي بَنِي أَبِي إِيَّادٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قُرَابَى عُبَادَةَ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ فَانْتَزَعَهُ مِنِّي وَأَرْسَلَهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَكَانَ عُبَادَةُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۰۸۴]

(۲۳۱۷۲) عبد اللہ بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بئر اہاب نامی اپنے کنوئیں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا بیٹا! نبی ﷺ نے مدینہ کے دو لوگوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ قُرَيْدِ السَّبْحِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُبِيَّبٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۴) وَحَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۵) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْخَلِّيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [راجع: ۲۳۰۸۴]

(۲۳۱۷۶) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَسْتَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَشْرٍ وَبَطَرٍ وَلَعِبٍ وَهَوٍ فَيُضْبِحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ
بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْمَحَارِمَ وَالْفَقِينَاتِ وَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَآكِلِهِمُ الرِّبَا وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ

(۲۳۱۷۳-۲۳۱۷۴-۲۳۱۷۵-۲۳۱۷۶) مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے
دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو و لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح
ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات
موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارہی ہوں گی۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي
مَنْ لَا أَتُهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوءِ الْمَخْشَرِ

(۲۳۱۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو اللہ اکبر الحمد للہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کہہ کر یہ دعاء فرماتے تھے، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے برے فیصلوں اور برے انجام
سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مِغْبِرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جُرِحَ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةٌ فَتَصَدَّقَ بِهَا كَفَّرَ
اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ
جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءُ الْخَوْلَانِيُّ
عَنْ عُمَرُو بْنِ مَالِكِ الْجَنِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَّغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَائِ الْخَلْقِ فَيَقْبَلُ رَجُلَانِ فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ
فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا يَقُولُ الْجَبَّارُ تَعَالَى رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ قَالَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ قَالَ إِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ
قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أُعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَتَى اطَّعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مَا

(۲۳۱۷۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی ﷺ جب یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشارت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُبِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ تَكْفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۸۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْكُوفِيُّ الْمَفْلُوجُ وَكَانَ ثِقَةً حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبُعِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ فَيَقُولُ مَا لِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا لِأَحَدِكُمْ مِنْهُ إِيَّاكُمْ وَالْعُلُولُ فَإِنَّ الْعُلُولَ يَخْزِي عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْوَ الْخَيْطِ وَالْمَخِيطُ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبُعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِنَّهُ لَيَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنْ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ وَلَا يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَآئِمٌ [قال البوصيري: هذا

إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۲۵۴۰). قال شعيب: حسن وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۱۸۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ایک غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور جس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور جس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرنا اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کو نہ دینے کی ملامت کی پروا نہ کیا کرو اور سفر

و حضرت میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَيْئَةِ مَنْ هَذِهِ [صححه البخاری (۴۹۳۶)، ومسلم (۲۹۵۰)، وابن حبان (۶۶۴۳)]. [انظر: ۲۳۱۹۵، ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۵۰].

(۲۳۱۸۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَوْضِعْ سَوْطِي فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۱۸۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۱۸۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ دَخَلْتُ امْرَأَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِئْهَا رَأْيِكَ فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجُهَا فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَ لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ قَالَ لَمْ أَجِدْ قَالَ فَادْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا وَجَدْتُ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ قَدْ أَتَحْكُمُكُمَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [انظر: ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۳۸].

(۲۳۱۸۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے تو مجھے تو لو، اس کی انگلی بھی نہیں

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۳۳۸۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ دُوَيْدَ بْنِ جُرْجُحٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حَصِيرًا فَأَحْرَقَهُ فَحَسَا بِهِ جُرْجُحُهُ [صححه البخاری (۲۴۳)، ومسلم (۱۷۹۰)، وابن حبان (۶۵۷۸ و ۶۵۷۹)] . [انظر: ۲۳۲۱۷].

(۳۳۸۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی (جس سے خون رک گیا)۔

(۳۳۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْغَابَةِ يَعْنِي مِنْبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۲۰۹].

(۳۳۸۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا منبر غابہ نامی جگہ کے جھاؤ کے درخت سے بنایا گیا تھا۔
(۳۳۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّنْسِيحُ لِلرِّجَالِ [انظر: ۲۳۱۹۳، ۲۳۲۰۴، ۲۳۲۰۵، ۲۳۲۳۳، ۲۳۲۳۶، ۲۳۲۴۰، ۲۳۲۵۱].

(۳۳۸۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۳۳۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَطْلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُعْفٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرَى يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُكَ تَنْتَظِرُ لَطَعْتُ بِهِ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ [صححه البخاری (۵۹۲۴)، ومسلم (۲۱۵۶)، وابن حبان (۵۸۰۹ و ۶۰۰۱)] . [انظر: ۲۳۲۲۱].

(۳۳۸۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا اجازت کا حکم نظری کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۳۳۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعَيْنِ فَلَا عَنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَحَاثْتُ بِهِ يَدِي كَانَ يَكْفُرُ [انظر: ۲۳۲۱۵، ۲۳۲۱۸، ۲۳۲۱۹، ۲۳۲۲۱].

[۲۳۲۴۱، ۲۳۲۳۹]

(۲۳۱۸۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب دو میاں بیوی نے ایک دوسرے سے لعان کیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا پھر اس عورت کے یہاں پیدا ہونے والا بچہ اس شکل و صورت کا تھا جس پر نبی ﷺ نے ناپسندیدگی ظاہر کی تھی۔

(۲۳۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ [صححه البخاری (۶۹۳۴)، ومسلم (۱۰۹۸)،

وابن خزيمة (۲۰۵۹)، وابن حبان (۳۵۰۶ و ۳۵۰۷)، [انظر: ۲۳۲۱۶، ۲۳۲۴۷، ۲۳۲۵۸، ۲۳۲۶۱]

(۲۳۱۹۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آتِسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الرَّسُولِ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءٍ فَاتَّكَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا [صححه ابن حبان (۱۶۰۴ و ۱۶۰۵)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناده جيد]، [انظر: ۲۳۲۲۶]

(۲۳۱۹۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو خدرہ اور بنو عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کی تعیین میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی، عمری کی رائے مسجد قباء کے متعلق تھی اور خدری کی مسجد نبوی کے متعلق تھی، وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۳۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثٍ الْأَفْزَرِيُّ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو فِي مَنَازِعَةٍ فَلَمْ تَكِرْ الْحَدِيثَ (۲۳۱۹۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَقَدْ حَضَرْتُ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَأَوْدَنْ وَأَلِيمُ فَتَقَدَّمَ يُكَلِّمُهُمْ

فَصَفَحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ فَلَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَنَحَّى فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ مَكَانَكَ
فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ
أَنْ تَبْتُ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَنْتُمْ لِمَ صَفَحْتُمْ
قَالُوا لِنُعَلِّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ [صححه البخاری (۱۲۰۱)، ومسلم (۴۲۱)]،
وابن خزيمة (۸۵۳ و ۸۵۴ و ۱۵۱۷ و ۱۵۷۴ و ۱۶۲۳)، وابن حبان (۲۲۶۰ و ۲۲۶۱)، والحاكم (۷۷/۳)۔

[راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۱۹۴) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُمْ وَمُعَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ كَقَوْمٍ نَزَلُوا لِي يَطْلُبَ وَإِدْفَاءً ذَا بِعُودٍ وَجَاءَ ذَا بِعُودٍ حَتَّى أَنْصَجُوا خُبْرَتَهُمْ وَإِنَّ مُعَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ مَتَى يُوْخَذَ بِهَا صَاحِبُهَا تَهْلِكُهُ

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا معمولی اور حقیر گناہوں سے بھی بچا کرو اس لئے کہ ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو کسی وادی میں اتریں ایک آدمی لکڑی لائے اور دوسرا دوسری لکڑی لائے اور اس طرح وہ اپنی روٹیاں پکالیں اور حقیر گناہوں پر جب انسان کا موناغذہ ہوگا تو وہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔

(۲۳۱۹۵) وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو ضَمْرَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ مَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ وَفْقٍ بَيْنَ أَصْحَابِ الدُّنُوبِ وَالَّتِ تَكِلُ الْإِنَّمَامَ [راجع: ۲۳۱۸۲]

(۲۳۱۹۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا میری اور قیامت کی مثال ان دو انگلیوں کی طرح ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(۲۳۱۹۶) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ قُرْسَى وَهَانٍ
(۲۳۱۹۶) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال دو ایک جیسے گھوڑوں کی سی ہے۔

(۲۳۱۹۷) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً فَلَمَّا غَشِيَ أَنْ يُسْبِقَ آخَ بِغَوِيهِ أَيْتِمُمْ
ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَلِكَ

(۲۳۱۹۷) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہر اول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَزْرِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ فَيَقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرَفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا [راجع: ۱۵۶۴۷]

(۲۳۱۹۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے تہبند کی تنگی کی وجہ سے بچوں کی طرح اپنے تہبند کی گرہیں اپنی گردن میں لگایا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے اسی حال میں نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دن کسی شخص نے کہہ دیا کہ اے گروہ خواتین! سجدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھایا کرو جب تک مرد اپنا سر نہ اٹھالیں۔

(۲۳۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَرْتَجَّ أَحَدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتُئ أَحَدٌ مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ [صححه ابن حبان (۶۴۹۲)۔ قال شعيب: [إسناده صحيح]

(۲۳۱۹۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ احد پہاڑ لرز نے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے احد! تم جا، تمہارا ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَقَفَ عَلَيْنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَقَالَ سَهْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ [صححه ابن حبان (۱۷۵۱) قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۵۵/۲) قال شعيب: صحيح لغیره وهذا إسناده قوى]

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَقَفَ عَلَيْنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَقَالَ سَهْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ [صححه ابن حبان (۱۷۵۱) قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۵۵/۲) قال شعيب: صحيح لغیره وهذا إسناده قوى]

میں بیٹھا رہے وہ نمازی میں شمار ہوتا ہے۔

(۳۳۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَاتَلَى بَلَاءً حَسَنًا فَصَجَبَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ بَلَايِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْجِرَاحُ وَضَعَ ذَهَابَ سِيْفِهِ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهِ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَائِهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُتِلَ لَهُ مَا قُلْتَ قَدْ رَأَيْتَهُ يَنْتَضِرُكَ وَالسَّيْفُ بَيْنَ أَضْعَافِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْذُوكَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلُ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْذُوكَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۲۸۹۰)] ومسلم (۱۱۲)]. [انظر: (۲۳۲۲۳)].

(۲۳۲۰۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے خوب جوانمردی کے ساتھ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، مسلمان اس سے بہت خوش تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی جہنمی ہے ہم نے عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں اور اللہ کے پیغمبر کے ساتھ ہونے کے باوجود؟ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں دوران جنگ اس آدمی کو ایک زخم لگا جب زخم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو اس نے اپنی تلوار اپنی چھاتی پر رکھی اور اسے آ رہا کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے وہ بات فرمائی تھی اسے میں نے اپنے جسم میں تلوار پیوست کرتے ہوئے دیکھا ہے نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے۔

(۳۳۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ هَلْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَرْنِهِ يَعْنِي الْحَوَارَى قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى بِعَرْنِهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَ لَكُمْ مَنَاحِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاحِلُ قِيلَ لَهُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعْبِ قَالَ نَنْفَعُهُ قَيْطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ [صححه البخاری (۵۴۱۰)، وابن حبان (۶۳۶۷، ۶۳۶۸)].

(۲۳۲۰۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے وصال سے قبل اپنی آنکھوں سے میدانے کو دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے کبھی میدانے کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے سائل نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کے پاس عہد نبوت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں سائل نے پوچھا پھر آپ

لوگ جو کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے پھونکیں مارتے تھے جتنا اڑتا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا۔

(۲۳۲۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفَرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْفَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ [صححه البخاری (۳۷۹۷)]
ومسلم (۱۸۰۴)].

(۲۳۲۰۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ خندق میں نبی ﷺ کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر مٹی نکال کر بیجا رہے تھے نبی ﷺ یہ دیکھ کر فرمانے لگے اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اے اللہ! مہاجرین و انصار کی بخشش فرما۔

(۲۳۲۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ يَا بِلَالُ إِنْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ صَفَعُوا وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْقِي النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ فَالْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوَامًا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ امْضِ لِقَامِ أَبُو بَكْرٍ هُنِيئَةً فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيئًا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّاسِ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبَحِ الرَّجُلُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ [راجع: (۲۳۱۸۷)].

(۲۳۲۰۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھادیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے، پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۳۳۰.۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَلَمْ أَكْبُرْ مِمَّا حَدَّثَنِي شَيْئًا قَالَ كَانَ فَقَالَ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَاتَاهُمْ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبَلَالٍ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فَلَمَّا تَقَدَّمَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ صَفَّحَ النَّاسُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ فَلَمَّا رَأَوْهُ لَا يُمَسِّكُونَ النَّفْتَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تَمْضِيَ فِي صَلَاتِكَ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُؤَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيَسْتَسْخِ الرَّجَالَ وَلْيَصْفُقِ النِّسَاءُ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۳۳۰.۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے، لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے، پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم

مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۳۰۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ قَالَ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ هَلُمُّوا إِلَى الرَّيَّانِ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ ذَلِكَ الْبَابُ [صححه البخاری (۱۸۹۶)، ومسلم (۱۱۵۲)، وابن خزيمة (۱۹۰۲)، وابن حبان (۳۴۲۰ و ۳۴۲۱)]. [انظر: ۲۳۲۰۷، ۲۳۲۳۰].

(۲۳۳۰۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُدْعَى الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَإِذَا دَخَلُوهُ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ غَيْرُهُمْ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ غَيْرَ أَنِّي لِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْفَظُ [راجع: ۲۳۲۰۶].

(۲۳۳۰۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَا وَكَافِلُ الرِّثِمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَلِيلًا [صححه البخاری (۵۳۰۴)، وابن حبان (۴۶۰)].

(۲۳۳۰۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اور رثیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

(۲۳۳۰۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْرٍ لِّلْأَعْيُنِ هَذِهِ الرَّايَةُ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قِيَامَتِ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لِيَتَهُمُ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيِنَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ بَصَاقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى

كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْتَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ [صححه البخارى (۳۰۰۹) ومسلم (۲۴۰۶)]

(۲۳۲۰۹) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر پر فتح عطا فرما دے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے، لوگوں کی رات اسی اشتیاق میں گزر گئی کہ دیکھیں، جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جھنڈا اسے ملے، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو بیمار ہیں، چنانچہ انہیں قاصد بھیج کر بلایا گیا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعاء کی تو وہ ٹھیک ہو گئے، اور یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئے تھے، پھر نبی ﷺ نے وہ جھنڈا انہیں دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کو، جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اور انہیں اللہ کے حقوق سے آگاہ کرو، بخدا تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جاتا تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا وَلَئِنْ دَنَّا عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرَفْنَاهُمْ وَبَعَرْنَا نَبِيَّيْنِ ثُمَّ يُحَالِهُ بَنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي الثَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أَحَدُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّهُمْ مَتَى فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَلَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي [صححه البخارى (۶۵۸۳)، ومسلم (۲۲۹۰)]. [انظر: ۲۳۲۶۱]

(۲۳۲۱۰) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پیچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق کو ایسی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ وہ لوگ جنہوں

نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ [صححه البخاری (۶۷۷۴)، وابن

حبان (۵۷۰۱) والحاكم (۳۵۸/۴)].

(۲۳۲۱۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں چیزوں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۲۳۲۱۲) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَوْثَرُ بِنَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ [صححه البخاری (۲۴۵۱)، ومسلم (۲۰۳۰)، وابن حبان (۵۳۳۵)]. [انظر: ۲۳۲۵۵].

(۲۳۲۱۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۱۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنُسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتَاهَا قَالَ سَهْلٌ وَهَلْ تَذَرُونَهَا مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي فَجِئْتُ بِهَا لِأَكْسُو كَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَعَرَجَ عَلَيْهَا وَإِنَّا لَنَرَاهُ فُجِسَهَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاءُ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ أَكْسِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَّاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ كُسِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّكَ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي مَا سَأَلْتُهَ إِلَّا لِبَسِّهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهَ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَيْي يَوْمَ أُمِيتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفْنَهُ يَوْمَ مَاتَ [صححه البخاری (۱۲۷۷)].

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نئی ہوئی چادر ”جس پر دونوں طرف کناری لگی ہوئی تھی“ لے کر آئی (حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چادر کی وضاحت بھی بتائی) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میں اپنے ہاتھ سے بن کر آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ آپ اسے پہن لیں، نبی ﷺ کو چونکہ ضرورت تھی اس لئے وہ چادر اس سے

لے لی تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ جب باہر آئے تو وہ چادر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر تھی، ایک آدمی نے ”جس کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا“ اسے چھو کر دیکھا اور کہنے لگا کہ کیسی عمدہ چادر ہے یا رسول اللہ! یہ مجھے پہننے کے لئے دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، مگر جا کر اسے لپیٹا اور اس آدمی کے پاس اسے بھجوا دیا۔

لوگوں نے اس سے کہا بخدا! تم نے اچھا نہیں کیا، یہ چادر نبی ﷺ کو کسی نے دی تھی اور نبی ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر تم نے ان سے مانگ لی جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ وہ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے، اس نے جواب دیا، بخدا! میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے کہ دم داپس میں یہ میرا کفن بن جائے، چنانچہ جس دن وہ فوت ہوا، اس کا کفن وہی چادر تھی۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [صححه مسلم (۲۸۲۵)].

والحاكم (۴۱۳/۲)۔

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی ایک مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ جنت کے احوال بیان فرما رہے تھے، جب گفتگو کا اختتام ہونے لگا تو آخر میں فرمایا وہاں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۱۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو نا پسند اور معیوب قرار دیا ہے، (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۱۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور عری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أُحْرِقَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَوَّجَهُ قَالَ وَاتَّيْتُ بِتُرْسٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَّكْتُ عَنْهُ الدَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۵]

(۳۳۱۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھردی (جس سے خون رک گیا)

(۳۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ فَقَالَ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ فَقَتَلَهُ أَفْقَلْتُ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ قَالَ فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَأَتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَلَا عَنَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ لَيْنُ انْطَلَقْتُ بِهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَارَتْ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْبِصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ اللَّيْثَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَّقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَّةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ [صححه البخاری (۴۲۳)، ومسلم (۱۴۹۲)، وابن حبان (۴۲۸۳)]

[و ۴۲۸۴ و ۴۲۸۵] [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۳۳۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بننا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا عویمر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں مسائل پر جواب دیا کہ ان کے درمیان اجماع نہ تھا اور عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے

کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کا خیال رکھنا، اگر اس کے یہاں سیاہ رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑی سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو میں عویر کو سچا ہی سمجھوں گا، اور اگر اس کے یہاں سرخ رنگت والا اور چھپکلی کی مانند بچہ پیدا ہوا تو میں اسے جھوٹا سمجھوں گا، چنانچہ اس کے یہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ ناپسندیدہ صفات کے ساتھ تھا۔ (جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ان صفات پر بچہ پیدا ہوا تو میں عویر کو سچا سمجھوں گا)

(۲۳۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا لَاعَنَ عُوَيْرُ أَخُو بَنِي الْعَجْلَانِ امْرَأَتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا هِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب عویر نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا، لہذا میں اسے طلاق دیتا ہوں، طلاق، طلاق۔

(۲۳۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ كَذَا فَكَذَا قَالَ فَقَدْ أَمْلَكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَرَأَيْتَهُ يَمْضِي وَهِيَ تَبْعُهُ [راجع: ۲۳۱۸۴]

(۲۳۲۲۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔ (۲۳۲۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ حُجْرَتِهِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرَى فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ هَذَا يَنْظُرُنِي حَتَّى آتِيَهُ لَطَعَنْتُ بِالْيَذْرِ فِي عَيْنَيْهِ وَهَلْ جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ [راجع: ۲۳۱۸۸]

(۲۳۲۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا، نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے دیتا، احانت کا حکم نظری کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۲۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۲۲۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلَ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّحْوِ أَيْمٍ [راجع: ۲۳۲۲۰].

(۲۳۲۲۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار انجام سے ہوتا ہے۔

(۲۳۲۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ الْقُرْسِ وَالْمَرْءَةُ وَلَهُ الْمُسْكِنُ يَعْنِي الشُّومَ [صححه البخاری (۲۸۵۹)، ومسلم (۲۲۲۶)]. [انظر: ۲۳۲۵۴].

(۲۳۲۲۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۲۳۲۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَفِيضْهَا إِلَيْكَ حَتَّى تَلِدَ عِنْدَكَ فَإِنْ تَلَدَهُ أَحْمَرُ فَهُوَ لِأَبِيهِ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ لَعُومِيرُ وَإِنْ وَلَدَتْهُ لَفَطَطِ الشَّعْرَ أَسْوَدَ اللِّسَانِ فَهُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ عَاصِمٌ فَلَمَّا وَقَعَ أَخَذْتُهُ إِلَيَّ فَإِذَا رَأْسُهُ مِثْلُ قُرْوَةِ الْحَمَلِ الصَّغِيرِ ثُمَّ أَخَذْتُ قَالَ يَعْقُوبُ بِفَقْمِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ مِثْلُ النَّبْقَةِ وَاسْتَقْبَلَنِي لِسَانُهُ أَسْوَدُ مِثْلُ التَّمْرَةِ قَالَ لَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۲۲۴۶)].

(۲۳۲۲۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس عورت کو اپنے ساتھ لے جاؤ تاکہ تمہارے یہاں یا اپنے بچے کو جہنم دے اگر اس کا بچہ سرخ رنگت کا ہوا تو اس کا باپ وہی ہوگا جس نے اپنے نسب کی اس سے نفی کر دی ہے یعنی غویمیر کا اور اگر اس کے یہاں گھٹھریا لے بالوں اور کالی زبان والا بچہ پیدا ہو تو وہ ابن سحماء کا ہوگا۔

عاصم کہتے ہیں کہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے اٹھایا اس کا سر بکری کے چھوٹے بچے کی پوتین جیسا

کھڑا تھا اس کا بچہ سرخ رنگت کا ہوا تو اس کا باپ وہی ہوگا جس نے اپنے نسب کی اس سے نفی کر دی ہے یعنی غویمیر کا اور اگر اس کے یہاں گھٹھریا لے بالوں اور کالی زبان والا بچہ پیدا ہو تو وہ ابن سحماء کا ہوگا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

(۲۳۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سِيلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ هُوَ مَسْجِدِي [راجع: ۲۳۱۹۱]۔

(۲۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سے اس مسجد کے متعلق ”جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی“ پوچھا گیا تو فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

(۲۳۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ قَالَ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ [صححه البخاری (۳۲۴۷) ومسلم (۲۱۹)]۔

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔

(۲۳۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَأْلُفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۵۷۴۴)۔ قال شعيب: متن الحديث حسن]۔

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن محبت کا مرکز ہوتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو لوگوں سے محبت کرے اور نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۲۳۲۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِيْرِي عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ مَا التَّرْعَةُ يَا أَبَا الْعُبَّاسِ قَالَ الْبَابُ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۵۸۰۹) قال شعيب: إسناده صحيح]۔ [انظر: ۲۳۲۶۲]۔

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِينَ بَابًا فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ غَرْمٌ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمْ أَعْلَقَ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَنْظَمْ أَبَدًا [راجع: ۲۳۲۰۶]۔

(۲۳۲۳۰) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا جو وہاں داخل ہو جائے گا وہ پیسے گا اور جو وہاں کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی پیا سانسہ ہوگا۔

(۲۳۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۳۱) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا لَيْهَا [راجع: ۱۰۶۴۸]۔

(۲۳۲۳۲) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۳۳) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۳۴) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۳۵) حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۰۶۴۶]۔

(۲۳۲۳۵) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کرتے

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي لِحَاءِ أَى خِصَامٍ كَانَ بَيْنَهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ بِلَالٌ لِأَبِي بَكْرٍ أَقِيمِ وَتُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَصَفَّ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَمِثُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اكْتَرَوْا التَّفَتَّ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَكَانَكَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا بَالُكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ لَمْ تَقُمْ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ صَفَحْتُمْ سَبَّحُوا إِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۳۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیچھے بیٹھے گئے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُومَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يُنْمَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُنْمَى يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البعاری (۷۴۰)].

(۲۳۳۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دوران نماز لوگوں کو دہانتا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

(۲۳۳۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ رِبْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا بِأَهْلٍ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا إِزَارَكَ جَلَسَتْ لَا إِزَارَ لَكَ فَالتَمِسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدُ شَيْئًا فَقَالَ التَّمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ يُسَمِّيَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [صححه

البخاری (۲۳۲۰)، ومسلم وصححه ابن حبان (۴۰۹۳)]. [راجع: ۲۳۱۸۴].

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے بہہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کرا دیجئے نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے تو وہی لے آؤ وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۲۳۹) قَرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَاءً لِقَتْلِهِ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلُّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مِمَّا يَسْمَعُ قَالَ إِسْحَاقُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَاءً لِقَتْلِهِ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ آيَةً فَاقْرَأْهَا فَقَالَ بَقَا قَالَ سَهْلٌ

بُنْ سَعْدٍ فَتَلَا عَنَّا وَآتَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَا قَالَ عُوَيْرٌ كَذَبَتْ عَلَيْهَا يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بنا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا، عویر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کرادیا، پھر عویر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۴۰) قُرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بَنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْكُتْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۴۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آ گئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھادی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۲۴۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَبْقَتُهُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ فَبِكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَا عَنَّا وَآتَا شَاهِدًا ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۴۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر

ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس پر اللہ نے لعان کا حکم نازل کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق اپنا حکم نازل کر دیا ہے، چنانچہ میرے سامنے ان دونوں نے لعان کیا اور نبی ﷺ نے انہیں جدا کر دیا۔

(۲۳۲۴۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَبِدُّ إِلَى جِذْعٍ فَقَالَ قَدْ كَثُرَ النَّاسُ وَلَوْ كَانَ لِي شَيْءٌ يَغْنِي أَفْعَدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبَّاسٌ فَلَمَّعَ أَبِي لَقَطَعَ عِمْدَانِ الْيَمْنِ مِنَ الْغَابَةِ قَالَ فَمَا أَذْرِي عَمَلَهَا أَبِي أَوْ اسْتَعْمَلَهَا [اخرجه الطبرانی (۵۷۳۲) قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۲۴۲) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کی تعداد اب زیادہ ہو گئی ہے اگر کوئی چیز ہوتی تو میں اس پر بیٹھ جایا کرتا، حضرت سہلؓ کے بیٹے عباس کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب گئے اور ”غابہ“ نامی جگہ سے منبر کے لئے لکڑیاں کاٹیں اب مجھے یاد نہیں کہ اسے والد صاحب نے خود بنایا تھا یا کسی سے مزدوری پر بنوایا تھا۔

(۲۳۲۴۳) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدِيهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مَنِيْرٍ وَلَا غَيْرِهِ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَّا يَضَعُ يَدِيهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِشَارَةً [صححه ابن خزيمة (۱۴۵۰)]، وابن حبان (۸۸۳)، والحاكم (۵۳۵/۱).

(۲۳۲۴۳) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر یا کسی اور جگہ ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے سامنے برابر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۲۳۲۴۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عِدِيٍّ قَالَ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلُّهُ فَيَقْتُلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلُّ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَثُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا سَنَةً لِي الْمُتَلَاعِينِ [قال الألبانی صحيح (النسائي: ۱۷۰/۶)].

(۲۳۲۴۴) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ عوامیرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور آدمی کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے لعان کا حکم نازل کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق اپنا حکم نازل کر دیا ہے، چنانچہ میرے سامنے ان دونوں نے لعان کیا اور نبی ﷺ نے انہیں جدا کر دیا۔

نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۳۳۲۵۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۳۳۲۳۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے لکنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۳۳۲۴۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ كَوَّرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۳۳۲۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَخْبِرُونَ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۳۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۳۳۲۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ مِنْ بَضَاعَةٍ [راجع: ۲۳۲۳۸]۔

(۳۳۲۳۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو بیز بضاعہ کا پانی پلایا ہے۔

(۳۳۲۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ الْفَضِيلِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ فَأَخَذَ الْكَرْزِينَ فَحَقَّرَ بِهِ فَصَادَفَ حَجَرًا فَضَحِكَ قِيلَ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَحِكْتُ مِنْ نَاسٍ يُؤْتَى بِهِمْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ لِي التَّكْوِيلُ يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ [أخرجه الطبرانی (۵۷۳۳)۔ إسناده ضعيف]۔

(۳۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا نبی ﷺ نے ایک بڑی کدال پکڑی اور خندق کھودنے لگے اچانک ایک پتھر سامنے آیا تو نبی ﷺ نے لگے کسی نے شے کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ان لوگوں پر

ہنس رہا ہوں جنہیں مشرق کی جانب سے بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا اور جنت کی طرف ہانک دیا گیا۔

(۲۳۲۵۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّابِيَةِ وَالْوُسْطَى [راجع: ۲۳۱۸۲]۔

(۲۳۲۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُنْتَنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْقَاصِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَدْ اقْتَتَلُوا وَتَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَتُصَلِّيَ فَأَقِيمَ الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ ذَهَبَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى بَلَغَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ وَقَفَ وَجَعَلَ النَّاسُ يُصَفِّقُونَ لِيُؤْذِنُوا أَبَا بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ التَّفَتَّ إِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مَعَ النَّاسِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اثْبُتْ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ يَدْعُو ثُمَّ اسْتَأْخَرَ الْفَقْهَرَى حَتَّى جَاءَ الصَّفَّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُكُمْ وَنَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَجَعَلْتُمْ تُصَفِّقُونَ إِذَا نَابَ أَحَدُكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحِ النَّسِيعَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لِمَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ رَفَعْتُ يَدَيَّ لِأَنِّي حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۵۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدنا صدیق اکبرؓ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلالؓ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبرؓ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے۔

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجا کیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ حَدِيثِهِ

(۲۳۲۵۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے اپنا چہرہ اس قدر پھیرتے کہ رخسار مبارک کی سفید نظر آتی تھی۔

(۲۳۲۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ وُقَّاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدْفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَتَعَلَّمُهُ الْأَسْوَدُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ تَعَلَّمُوهُ قِيلَ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُهُ نَاسٌ وَلَا يَحَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ وَيَقْوُمُونَهُ كَمَا يَقْوَمُ السَّهْمُ فَيَتَعَجَّلُونَ أَجْرَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَ

(۲۳۲۵۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں اللہ کی کتاب موجود ہے جو سیاہ سرخ اور سفید سب ہی سیکھیں گے تم وہ زمانہ آنے سے پہلے اسے سیکھ لو جبکہ کچھ لوگ اسے سیکھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا ثواب آخرت پر رکھنے کی بجائے دنیا میں ہی طلب کریں گے۔

(۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكِينِ [راجع: ۲۳۲۲۴]

(۲۳۲۵۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ذَاوُدَ قَالَ قَرِئَ عَلَى مَالِكِ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا [راجع: ۲۳۲۱۲]

(۲۳۲۵۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو

ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۵۶) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۲۳۲۵۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صحیح یا ایک شام کے لئے ٹکٹا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوزے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَا مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ لَهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا وَدَخَلَ هُوَ وَأَبْنَى بِالْجَوْنِيَّةِ فَعَزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي التَّخْلِ أُمَيْمَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بِنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا دَابَّةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي لِي نَفْسِكَ قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلَكَهَ نَفْسَهَا لِلسَّوْقَةِ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ لَقَدْ عَذَبْتُ بِمَعَادِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا فَارِسَتَيْنِ وَالْحَقُّهَا بِأَهْلِهَا [راجع: ۱۶۱۵۸]۔

(۲۳۲۵۷) حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ اور سہل بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارے پاس سے گذرے، میں بھی ہمراہ ہو گیا، حتیٰ کہ چلتے چلتے ہم ”سوط“ نامی ایک باغ میں پہنچے، وہاں ہم بیٹھ گئے، نبی ﷺ کو ایک طرف بٹھا کر ایک گھر میں داخل ہو گئے، جہاں نبی ﷺ کے پاس قبیلہ جون کی ایک خاتون کو لایا گیا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ساتھ امیمہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے گھر میں خلوت کی، اس خاتون کے ساتھ سواری کا جانور بھی تھا، نبی ﷺ جب اس خاتون کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا کہ اپنی ذات کو میرے لیے ہبہ کر دو، اس پر (العیاذ باللہ) وہ کہنے لگی کہ کیا ایک ملکہ اپنے آپ کو کسی بازاری آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں نبی ﷺ نے فرمایا تم نے ایسی ذات سے پناہ چاہی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ کا ہاتھ باہر آ گئے اور فرمایا اے ابواسید! اسے دو جوڑے دے کر اس کے اہل خانہ کے پاس چھوڑ آؤ، بعض راویوں نے اس عورت کا نام ”امیمہ“ بتایا ہے۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۵۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ

اظہاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ الْمِنْبَرِ مِنْ أَتَى عُوْدَهُ هُوَ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَتَى عُوْدَهُ هُوَ وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ وَأَيُّ يَوْمٍ صُنِعَ وَأَيُّ يَوْمٍ وَضِعَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَارٌ فَقَالَ لَهَا مَرِي غُلَامُكَ النَّجَارُ أَنْ يَفْعَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهَا إِذَا تَكَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَلَذَهَبَ إِلَى الْغَابَةِ فَقَطَعَ طَرَفًا فَعَمِلَ الْمِنْبَرُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَأَرْسَلْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ فَكَبَّرَ هُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاحِي فَقِيلَ لِسَهْلٍ هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِدْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي كَانَ [صحيحه البخارى (۴۴۸)، ومسلم (۵۴۴)، وابن خزيمة (۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۷۷۹)، و ابن حبان (۲۱۴۲)]. [راجع: ۲۳۱۸۶].

(۲۳۲۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس لکڑی سے بنا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! یہ بات سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہوا تھا؟ کس نے اسے بنایا تھا؟ کس دن بنایا گیا تھا؟ کس دن مسجد نبوی میں لا کر رکھا گیا اور جس دن نبی ﷺ پہلی مرتبہ اس پر رونق افروز ہوئے وہ بھی میں نے دیکھا ہے۔

ان تمام باتوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خاتون کے پاس ”جس کا ایک غلام بڑھی تھا“ پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھی غلام سے کہو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں ٹھونک دے تاکہ میں دوران تقریر ان پر بیٹھ سکوں اس عورت نے اپنے غلام کو اس کا حکم دیا تو وہ ”غائب“ چلا گیا اور ایک درخت کی لکڑیاں کاٹیں اور تین میڑھیوں پر مشتمل منبر بنا دیا اس عورت نے وہ منبر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا نبی ﷺ نے اسے اسی جگہ رکھوا دیا جہاں آج تم اسے دیکھ رہے ہو اور اسی دن پہلی مرتبہ اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس پر تکبیر کہی پھر جھک کر اٹھے پاؤں نیچے اترے اور سجدہ ریز ہو گئے لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کر سکو اور میرا طریقہ نماز سیکھ لو کسی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ”تنے“ کے متعلق لوگوں میں جو بات مشہور ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا جو واقعہ رونما ہوا تھا وہ تو پیش آیا تھا۔

(۲۳۲۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ تَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعِدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَبْطٍ أَحَدَكُمْ فِي الْجَنَّةِ

(۲۳۲۶۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(٢٣٢١) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْزِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا أَبْصَرْتُ أَنْ لَا يَرِدَ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ فَسَمِعَنِي النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ أَحَدْتُ بِهِ فَقَالَ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزِيدُ فِيهِ فَيَقُولُ وَأَقُولُ إِنَّهُمْ أُمِّي أَوْ مَنِي فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُمَا بَعْدَكَ أَوْ مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ يَدُلُّ بَعْدِي [راجع: ٢٣٢١].

(۲۳۲۶۱) حضرت سہلؒ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوص کوثر پر تہوار انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت سہلؓ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کے متعلق کو ای دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد میرے ذین کو بدل دیا۔

(٢٣٦٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بَصْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَبْرَى هَذَا عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ الْجَنَّةِ (راجع: ٢٣٢٢٩).

(۲۳۲۶۲) حضرت سہلؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۳۳۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَاءَهَا فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَلَدَعَاَهَا فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَتْ فَانْكُرَتْ لِحَدَّثَهُ وَتَرَكَهَا [قال الألباني: صحيح (أبو داود):

٤٤٣٧، ٤٤٦٦). قال شعيب حسن و هذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۶۳) حصہ پہلے صفحہ ۷۷ پر کہ قتلِ مسلم کا ایک مختصر نثری خاکہ کہ خدمتِ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے

ایک عورت سے بدکاری کی ہے جس کا نام بھی اس نے بتایا نبی ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس شخص کی بات کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا نبی ﷺ نے اس آدمی پر حد جاری فرمادی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرُفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَأَوْنَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ لَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَأَوْنَ الْكُوكَبَ الْكُورِيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ [صححه البخاری (۶۵۵۵) ومسلم (۲۸۳۰) وابن حبان (۷۳۹۲ و ۲۰۹)]

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل جنت بالا خانوں کو جنت میں اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ایک چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْتُمُ الْمُؤْمِنُ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْتُمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ [أخرجه الطبرانی (۵۷۴۳)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۱۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مومن کا اہل ایمان میں وہی درجہ ہوتا ہے جو سر کا جسم میں ہوتا ہے اور ایک مومن تمام اہل ایمان کے لئے اسی طرح تڑپتا ہے جیسے جسم سر کی تکلیف کے لئے تڑپتا ہے۔

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرَكِبَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِثْلًا بِمِثْلٍ [أخرجه الطبرانی (۶۰۱۷)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۱۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ پہلے لوگوں کے طریقوں پر پورا پورا چل کر رہو گے۔

(۲۳۲۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا يُدْرِكُنِي زَمَانٌ أَوْ لَا تُدْرِكُوا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيهِ الْعَلِيمُ وَلَا يُسْتَحَى فِيهِ مِنَ الْعَلِيمِ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْأَعَاجِمِ وَالْأَسِنَّةُ الْعَرَبِ

(۲۳۲۱۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میں ایسا دور بھی نہ پاؤں اور تم بھی نہ پاؤ گے جس میں اہل علم کی چر دی نہ کی جائے نہ مردار لوگوں سے شرم نہ کی جائے جن کے دل عجمیوں کی طرح اور زبانیں

اہل عرب کی طرح ہوں۔

(۲۳۳۱۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسْبُوا تَبَعًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ أَسْلَمَ [اخرجه الطبرانی (۶۰۱۳) قال شعیب: حسن لغیره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۳۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تبع کو برا بھلا مت کہا کرو کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

حَدِيثُ أَبِي زَيْدٍ عَمْرُو بْنِ أُخْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو نَهْيَكٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ أُخْطَبٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ قَرَأْتُهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتَسْعِينَ لَيْسَ فِي لِحْيَتِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [انظر: ۲۳۳۲۷۱].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَهْيَكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ عَمْرُو بْنَ أُخْطَبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّعَامَ الْإِدَى بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجُلٍ قَالَ يَأْصِيْعَةُ الثَّلَاثَةِ هَكَذَا فَمَسَحَتْهُ بِيَدِي

(۲۳۳۲۰) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھو کر بھی دیکھا ہے۔

(۲۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَعْزِي ابْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَهْيَكٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ عَمْرُو بْنِ أُخْطَبٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَفِيهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا ثُمَّ نَاوَلْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ قَرَأْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَتَسْعِينَ سَنَةً وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [راجع: ۲۳۳۲۶۹].

(۲۳۳۲۱) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابوزید رضی اللہ عنہ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَيْمِيمُ بْنُ حُوَيْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يَقُولُ قَاتَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ جَدُّ عَزْرَةَ هَذَا

(۲۳۷۲) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ تیرہ مرتبہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۳۳۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ الْفَسَّاطِيُّ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ غَيْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا حَسَنَ السَّمْتِ

(۲۳۷۳) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تمہیں جمال عطاء کرے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ حسین و جمیل اور عمدہ بالوں والے آدمی تھے۔

(۳۳۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ عَمَرُو بْنُ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ قَتَارًا فَقَالَ مَنْ صَنَعَ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ شَكَ إِسْمَاعِيلُ فَعَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ كَرِيهَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيغِي قَالَ قَاعِدٌ قَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَدْعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَادْبَعُهُ وَلَا يُجْزِيءُ جَدْعٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ [راجع: ۲۱۰۱۴]

(۲۳۷۴) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (عید الاضحیٰ کے دن) نبی ﷺ ہمارے گھروں کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو گوشت بھونے جانے کی خوشبو محسوس ہوئی، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جانور کو ذبح کیا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس جانور کا ایک مجبوری ہوتا ہے سو میں نے اپنا جانور ذبح کر لیا تاکہ خود بھی کھاؤں اور اپنے ہمسایوں کو بھی کھاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا قربانی دوبارہ کرو، اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے پاس تو بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے یا حاصل ہے، اس نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کر لو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کی طرف سے کفایت نہیں کر سکے گا۔

(۳۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو فَلَابَةَ عَنْ عَمَرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهَرِ دِيَارِنَا فَلَدَّ كَرْمَعْنَاهُ

(۲۳۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابَتٍ حَدَّثَنَا عَلِيَّاءُ بْنُ أَحْمَرَ الشُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَنَطَقْنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهْرُ ثُمَّ

نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْهُ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنْ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا [صححه مسلم (۲۸۹۲)]، وابن حبان (۶۶۳۸)، والحاكم (۴/۴۸۷)۔

(۲۳۲۷۶) حضرت ابو زید انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر خطبہ شروع فرمایا، حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا، تو نیچے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا پھر نیچے اتر کر نماز عصر پڑھی اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور غروب شمس تک خطبہ دیا اور اس دوران ماضی کے واقعات اور مستقبل کی تمام پیشین گوئیاں بیان فرمادیں، ہم میں سب سے بڑا عالم وہ تھا جسے وہ خطبہ سب سے زیادہ ہوتا تھا۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اذْنُ مِنِّي وَامْسَحْ ظَهْرِي وَكَشَفْ ظَهْرَهُ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَجَعَلْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ أَصَابِعِي قَالَ فَمَزَنَتْهَا قَالَ فِقِيلَ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفِهِ [راجع: ۲۱۰۱۲]۔

(۲۳۲۷۷) حضرت ابو زید انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے قریب آؤ، میں قریب ہوا تو فرمایا اپنے ہاتھ کو ڈال کر میری کمر کو چھو کر دیکھو، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو مہر نبوت میری دو انگلیوں کے درمیان آگئی، جو بالوں کا ایک گچھا تھی۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّهُ بَلَغَ بَضْعًا وَمِائَةً سَنَةً أَسْوَدَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةَ إِلَّا بُدُ شَعْرٌ بِيضٌ فِي رَأْسِهِ [راجع: ۲۱۰۱۳]۔

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ دست مبارک پھیرا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما اور اس کے حسن کو دوام عطا فرما، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو زید رحمہ اللہ کی عمر سو سال سے بھی اوپر ہوئی، لیکن ان کے سر اور ڈاڑھی میں چند بال ہی سفید تھے۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةً أَغْبَدَ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارْتَى أَرْبَعَةً

(۲۳۲۷۹) حضرت ابو زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ کے چھ غلام آزاد کر دیئے، جن کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال بھی نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، پھر جن دو کا نام نکل آیا انہیں آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ وَقَالَ فِيهِ فَأَفْرَعَ بَيْنَهُمْ

(۲۳۲۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۲۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ جَمَعَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلُمُّ أَصْلَى صَلَاةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ قَالَ فِدَعَا بِخِفَتِهِ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَأَعِيهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذُنَيْهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵]

(۲۳۲۸۱) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں حضرت ابومالک اشعری میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر کل کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلْتُ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا الدِّينُ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ قَالَ فَتَحْنُ نَسْأَلُهُ أَوْ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵]

(۲۳۲۸۲) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الدِّينُ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(۳۳۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَقَوْمِهِ اجْتَمِعُوا أَصْلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فِدَعَا بِحَفْنَةٍ لِيَهَا مَاءً فَرُوضًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهَرَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

بِهِمْ فَكَبَّرَ بِهِمْ نِسْنَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً يَكْبُرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۱].

(۲۳۲۸۶) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ الْحَضَرَمِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا سَامِعَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُلُوةُ الدُّنْيَا مَرَّةٌ الْآخِرَةِ وَمَرَّةٌ الدُّنْيَا حُلُوةُ الْآخِرَةِ

(۲۳۲۸۷) حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ کی دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا اے سننے والے اشعریو! تم میں سے جو لوگ حاضر ہیں وہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا کی مٹھاس آخرت کی مٹھی کی طرح ہے اور دنیا کی مٹھی آخرت کی مٹھاس ہے۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ لَمَّا أَكْرَمْنَا الطَّلَاءَ فِي خِلَافَةِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَبِيصٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَذْكُرُوا الطَّلَاءَ لَمَّا أَكْرَمْنَا الطَّلَاءَ كَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكِشْرَبْنِ نَاسٍ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرُ يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَالَّذِي حَدَّثَنِي أَصْدَقُ مِنِّي وَمَنْكَ وَالَّذِي حَدَّثَنِي بِهِ أَصْدَقُ مِنِّي وَمَنْكَ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَدَدَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ أَفْ لَهٌ مِنْ شَرَابٍ آخِرِ الدَّهْرِ

(۲۳۲۸۸) مالک بن ابی مریم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ربیعہ جرشی کے ساتھ بیٹھے ضحاک بن قیس کی نیابت میں انکوڑی شراب کا تذکرہ کر رہے تھے اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لے آئے ہم نے ان سے اپنی گفتگو میں شامل ہونے کو کہا چنانچہ ہم اس پر گفتگو کرتے رہے تو حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر ضرور پئیں گے۔

جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے وہ مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اور جس نے ان سے یہ بات بیان کی تھی وہ ان سے مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور تین مرتبہ یہ بات دہرائی تھی کہ ضحاک کہنے لگے آخردور میں شراب پرتف ہے۔

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لِقَوْمِهِ فَلَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِقَاتِلَةِ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۱].

(۲۳۲۸۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھی اور پیچھے والوں کو اس کی آواز سنائی۔ (۳۳۲۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ أَوْ لَكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا أَوْ مُعَقِّقُهَا [صححه مسلم (۲۲۳) و صححه ابن حبان (۸۴۴)]. قال النووي: هذا الإسناد مما تكلم فيه الدارقطني وغيره.

(۲۳۲۹۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكَنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطُّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَنْبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَوْبٍ [صححه مسلم (۹۳۴)، وابن حبان (۳۱۴۳)].

(۲۳۲۹۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تار کول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي أَرْبَعًا مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَبَسُوا بِتَارِكِيهِنَّ الْفَخْرَ بِالْأَحْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ فَإِنَّ النَّاسَ إِنْ لَمْ تَبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ فِطْرَانٍ ثُمَّ يُعَلَى عَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۲۹۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تار کول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ مُعَاتِقٍ أَوْ أَبِي مُعَاتِقٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرْفَةَ بَرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَالْآنَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسَ رِيَاءً

(۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بالا خانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے نرمی سے بات کرے تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۳۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ اجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَالَكُمْ وَأَبْنَانَكُمْ أَعْلَمُكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَالَهُمْ وَأَبْنَانَهُمْ فَتَرَضَّأُوا وَارَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ لَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَى أَمَاكِيهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظَّلُّ قَامَ فَأَذَّنَ فَصَفَّ الرِّجَالَ فِي أَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمُ وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ قَرَفَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يُسْرُهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَوَّعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْتَوَى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ قَرَفَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَبَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ

فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسِتِّ تَكْبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ احْفَظُوا تَكْبِيرِي وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي لِإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذَا السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عِزًّا وَجَلًّا عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَخَاءَ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَيْ بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ انْعَتَهُمْ لَنَا يَعْنِي صِفَهُمْ لَنَا فَسَرَّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَقْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابَّرُوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا بِضَعِّ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيُجْعَلُ وُجُوهُهُمْ نُورًا وَلِبَاسُهُمْ نُورًا يَقْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَقْزَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود):

[۶۷۷] - [راجع: ۲۳۲۸۲].

(۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعریین! خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تاکہ میں تمہیں نبی ﷺ جیسی نماز سکھا دوں جو نبی ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا، پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا اور جب سایہ لوٹا شروع ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان دی، پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں ان کے پیچھے بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی، پھر اقامت کہلائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

سب سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کئے اور تکبیر کہی، پھر سری طور پر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی، اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے، تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہا، پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے، اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں، اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع وجود دیکھ لو کیونکہ یہ نبی ﷺ کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں نبی ﷺ ہمیں پڑھاتے تھے ایک دن اسی طرح نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا رخ زیب لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا لوگو! سنو! سمجھو اور یقین رکھو کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہ ہوں گے لیکن ان کے قرب الہی اور نشست کو دیکھ کر انہیں اور شہداء بھی ان پر رشک کر س گئے، اس رجب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ایک

دیہاتی نے گفتگو کے بل جھک کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں کے اوصاف ہم سے بیان فرمادیجئے نبی ﷺ اس دیہاتی کا یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نسب نامہ لوگوں میں معروف ہوگا اور نہ ہی قبیلہ بلکہ اجنبی قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہوگی وہ اللہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے اور صف بندی کرتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا ان کے چہرے نورانی کر دے گا اور ان کے کپڑے نور کے ہوں گے قیامت کے دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے یہ وہی اولیاء اللہ ہوں گے جن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳۳۲۹۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ دَعَاةُ اللَّهِ صَلَّى عَلَى عُبَيْدِ أَبِي مَالِكٍ وَاجْعَلَهُ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ (۳۳۲۹۵) حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے اے اللہ! عبید ابومالک پر اپنی رحمت نازل فرما اور اسے بہت سے لوگوں کے اوپر فوقیت عطا فرما۔

(۳۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَهَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْيَمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُوا نَفْسَهُ فَمَعِيفُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا [راجع: ۲۳۲۹۰]۔

(۳۳۲۹۶) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) آسمان و زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۳۳۲۹۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ يَعْنِي الْقَطَارَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ فَلَمْ تَكْرِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّدَقَةُ نُورٌ [راجع: ۲۳۲۹۱]۔

(۳۳۲۹۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۲۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْوَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَاهُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمُرُكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْهَجْرَةِ

وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ فَيَدُ شِرٍّ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُنَاءُ جَهَنَّمَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَلَكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي سَمَّيْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ

(۲۳۲۹۸) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے، جماعت مسلمین سے وابستہ رہنے، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا، پھر جو شخص جماعت مسلمین سے ایک بالشت کے برابر بھی نکلتا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگائے وہ جہنم کا خس و خاشاک ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو البتہ اسے بدنگان خدا اتم لوگوں کو ان ناموں سے پکارا کرو جو اللہ نے رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن۔

(۲۳۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْْنِي شَيْبَانَ وَلَيْثٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الرَّابِعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِمَّنْ أَطْوَلُ لَهْنٍ لِيَكُنِيَ يَتُوبُ النَّاسُ وَيَجْعَلُ الرَّجَالَ قُدَّامَ الْعُلَمَانِ وَالْعُلَمَانُ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الْعُلَمَانِ وَيَكْبُرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيَكْبُرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا

(۲۳۲۹۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاروں رکعتوں میں قراءت اور قیام برابر کرتے تھے، اور پہلی رکعت کو نسبتاً لمبا کر دیتے تھے تاکہ لوگ اس میں شریک ہو جائیں، اور صف بندی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو لڑکوں سے آگے رکھتے، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے رکھتے تھے، اور جب بھی سجدے میں جاتے یا اس سے سرائٹھتے تو تکبیر کہتے، اور جب دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے۔

(۲۳۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا الْقُحُورُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّابِغَةُ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ لَظَرَانٍ وَدَرْعٌ مِنْ حَرَبٍ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۳۰۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تار کول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْْنِي شَيْبَانَ وَلَيْثٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الرَّابِعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِمَّنْ أَطْوَلُ لَهْنٍ لِيَكُنِيَ يَتُوبُ النَّاسُ وَيَجْعَلُ الرَّجَالَ قُدَّامَ الْعُلَمَانِ وَالْعُلَمَانُ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الْعُلَمَانِ وَيَكْبُرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيَكْبُرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا

مَالِكُ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ قُومُوا صَلُّوا حَتَّى أَصَلِّيَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَفَعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا [راجع: ۲۳۲۸۲]
(۲۳۳۰۱) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح نماز پڑھاؤں، چنانچہ لوگوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی، انہوں نے تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر
(سجدے میں گئے) اور ساری نماز میں اس طرح کیا۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْعُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعٌ مِنْ أَرْضٍ يَكُونُ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ أَوْ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ لِلذَّارِ فَيَقْتَسِمَانِ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا مِنْ أَرْضٍ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ
أَوْصِينَ [راجع: ۱۷۳۸۷]۔

(۲۳۳۰۳) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی
ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں
سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شَرِيكَ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَقَالَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَوْصِينَ
(۲۳۳۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا الْأَشْجَعِيُّ أَوْ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ
(۲۳۳۰۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۸) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثْتُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْوَاقِفِيِّ يَعْنِي
الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي وَاقِفٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ
قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أَحَدْتُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَهَذِهِ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۲۸۲]۔

(۲۳۳۰۹) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح نماز پڑھاؤں، اور انہوں نے دائیں بائیں سلام پھیرا اور فرمایا کہ یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز..... پھر راوی نے پوری
حدیث ذکر کی۔

(۲۳۳۰۱۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الْأَشْجَعِيُّ (۳۴۰/۵)

(۲۳۳۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَحِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بَحِينَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيمِ [صححه البخارى (۸۲۹)، ومسلم (۵۷۰)، وابن خزيمة (۱۰۲۹) و (۱۰۳۱)، والحاكم (۳۲۲/۱)]. [انظر: ۲۳۳۰۸، ۲۳۳۱۷، ۲۳۳۱۸، ۲۳۳۲۰، ۲۳۳۲۱].

(۲۳۳۰۷) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں زور رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بَحِينَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظَنَّا أَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ [راجع: ۲۳۳۰۷] (۲۳۳۰۸) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَحِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَدْ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ لَأَتِ النَّاسُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [صححه البخارى (۶۶۳)، ومسلم (۷۱۱)]. [انظر: ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۶].

(۲۳۳۰۹) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَحِينَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ قَرَأَ أَحَدُكُمْ مَعِيَ آيَةً قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَهُ حِينَ قَالَ ذَلِكَ

(۲۳۳۱۰) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا ابھی نماز میں تم میں سے کسی

نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا جب ہی تو میں کہوں کہ مجھ سے جھگڑا کیوں ہو رہا ہے؟ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں قراءت کرنے سے باز آ گئے۔

(۲۳۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِبْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَجْنَحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يَرَى وَضْعَ إِبْطِهِ [صححه البخاری (۳۹۰)، ومسلم (۴۹۵)، وابن خزيمة (۶۴۸)]. [انظر: ۲۳۳۱۳].

(۲۳۳۱۱) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَائِعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحَرِّمٌ [صححه البخاری (۱۸۳۶)، ومسلم (۱۲۰۳)، وابن حبان (۳۹۵۳)].

(۲۳۳۱۲) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حالت احرام میں مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں ایک اونٹ کی ہڈی سے اپنے سر کے درمیان میں سنگی لگوائی تھی۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى قَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِهِ [راجع: ۲۳۳۱۱] (۲۳۳۱۳) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ شَيْئًا لَا تَذَرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَنَّا بِهِ فَقَوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹].

(۲۳۳۱۴) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّيُ يُطَوِّلُ صَلَاتَهُ أَوْ نَحْوَ هَذَا بَيْنَ يَدَيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا هَذِهِ مِثْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

اجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

(۲۳۳۱۵) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اس نماز کو ظہر کی نماز جیسا نہ بناؤ کہ پہلے اور بعد کی رکعتوں کو ملا دو بلکہ ان دونوں کے درمیان فصل کیا کرو۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَغَيْرِهِ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ بَعِينَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تِ يَدِ النَّاسُ فَقَالَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹]

(۲۳۳۱۷) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟
(۲۳۳۱۷) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعِينَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَلَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَثِيرًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعِينَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَهُمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَقْعُدْ فِيهِمَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ الْأَخْرَتَيْنِ انْظُرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ لَكَبِيرٍ فَسَجَدَ ثُمَّ كَثُرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ بَعِينَةَ الْأَسَدِيِّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْأَزْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

مُسْلِمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْحُومٌ

(٢٣٢٠) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْقَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزَ الْأَعْرَجَ مَوْلَى رِبْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيَّ أَزْدَ شَنْوَةَ وَهُوَ خَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَنَمْ يَجْلِسُ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ٢٣٣٠٧].

(۳۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَرْنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَعْثَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(٢٢٢٢) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطُ يَدِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَابْنُ الْقُشَيْبِ يُصَلِّي فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ وَقَالَ يَا ابْنَ الْقُشَيْبِ تَصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا أَوْ مَرَّتَيْنِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَشْكُ [راجع: ٢٢٣٠٧].

(۲۳۳۲۲) حضرت ابن جینہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کمڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

آخر عاشرو اول حادی عشر الانصار

حَدِيثُ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۴۳۳۳) حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَآلِ الْفَارُغِيِّ بْنِ حَابِسٍ وَعَلَقَمَةُ بْنُ عُثْلَانَةَ فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

وَسَلَّمَ إِنَّ سَكَنَكُمْ أَخْبَرْتُكُمْ جَدِّي عَامِرٌ جَمَلَ أَحْمَرَ أَوْ أَدَمَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي رُؤْيَا وَغَطَفَانُ أَكَمَّةَ خَشَاءَ تَنْفِي النَّاسِ عَنْهَا قَالَ فَقَالَ الْفَرْعُ بْنُ حَابِسٍ قَالَيْنِ جَدِّي نَبِيٌّ تَمِيمٌ قَالَ لَوْ سَكَنَتْ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاش جمع تھے یہ لوگ دادوں کا تذکرہ کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں ان کی حقیقت بتاتا ہوں بنو عامر کا جد امجد تو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو بنو غطفان کا جد امجد اس کھر درے نیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے اس پر اقرع بن حابس نے کہا کہ بنو تمیم کا جد امجد کہاں گیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش! تم خاموش رہ سکتے۔

(۲۳۳۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُثَّ حِرَاءٌ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حراء پہاڑ لرزے لگا جس پر اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء! بھم جا، تمہ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۳۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [صححه ابن حبان (۱۴۵۴)، والحاكم (۶/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح غريب، قال الألبانی: صحيح (ابن

ماجة: ۱۰۷۹، الترمذی: ۲۶۲۱، النسائی: ۲۳/۱)، قال شعيب: إسناده قوي]۔ [انظر: ۲۳۳۹۵]۔

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۲۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانَ الْجَبَلِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ الْكُفْمَاءُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَإِنَّ الْعُجُوةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يَعْنِي الشُّونِيزَ الَّذِي يَكُونُ فِي الْمِلْحِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [انظر: ۲۳۳۲۶، ۲۳۳۲۷] (۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھنسی آنکھوں کے لئے علاج ہے، عجوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونجی جو نمک میں ہو موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدُكُمْ فَقَدْ أَسْخَطَكُمْ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [صححه

(٢٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُّ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنِّي قَدْ رَزَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ آتَاهُ آيُضًا فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَا عَزِزُ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهُ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا تُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا آيُضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ آيُضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نَنكِحُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّوْنَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَقَرْنَا لَهُ حُفْرَةً فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ وَقَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ [صححه مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۲/۴)].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ماعز بن مالک نامی ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں نبی ﷺ نے فرمایا واپس چلے جاؤ اگلے دن وہ دوبارہ حاضر ہوا اور دوبارہ بدکاری کا اعتراف کیا نبی ﷺ نے اسے دوبارہ واپس بھیج دیا پھر ایک آدمی کو اس کی قوم میں بھیج کر ان سے پوچھا کہ تم لوگ ماعز بن مالک اسلمی کے متعلق کیا جانتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی نامناسب چیز دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس میں کوئی نامناسب بات نہیں دیکھتے اور اس کی عقل میں کوئی نقص بھی محسوس نہیں کرتے۔

پھر وہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر بدکاری کا اعتراف کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیجئے نبی ﷺ نے دوبارہ اس کی قوم کی طرف ایک آدمی کو وہی سوال دے کر بھیجا تو انہوں نے حسب سابق جواب دہرایا پھر جب اس نے چوتھی مرتبہ اعتراف کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اور اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا گیا اور اسے سینے تک اس گڑھے میں اتار دیا گیا پھر لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر ماعز تین مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد بھی اپنے گھر میں بیٹھ جاتے تو نبی ﷺ انہیں تلاش نہ کر داتے نبی ﷺ نے چوتھی مرتبہ اعتراف کے بعد ہی انہیں رجم فرمایا۔

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيصَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ يَا مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ لِي فِي الْكَلَامِ لَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيَتَكَلَّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخَرُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدْرَةٍ قَالَ أَفَتَرْجُوهَا أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ وَلَا يَرْجُوهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں ایک آدمی بات کر رہا تھا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ

Free download from the Islamic Research Centre, London. For more books, click on the link below: www.ircpk.com

طرح کوئی بات کریں گے لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اتنے لوگوں کی سفارش کروں گا جتنے زمین پر درخت اور مٹی ہے اے معاویہ! تم اس شفاعت کی امید رکھ سکتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی امید نہیں رکھ سکتے؟

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَحْمَرَ اسْمُهُ جَبْرِيلُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ فَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِسُوا لَهُ وَارِثًا التَّمِسُوا لَهُ ذَا رَحِمٍ قَالَ فَلَمْ يُوَجِّدْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْفَعُوهُ إِلَى أَكْبَرِ خَزَاعَةَ

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کا ایک آدمی فوت ہو گیا اور پیچھے کوئی وارث چھوڑ کر نہیں گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو اس کا کوئی قریبی رشتہ دار تلاش کرو لیکن تلاش کے باوجود کوئی نہ مل سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مال خزاعہ کے سب سے بڑے آدمی کو دے دو۔

(۲۳۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلَيْهِ فَتَنَّقَضَتْهُ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلَعَلِّي مَوْلَاهُ [صححه الحاكم (۱۱۰/۳)] . قَالَ شُعَيْبٌ: [إسناده صحيح].

(۲۳۳۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا مجھے ان کی طرف سے سختی کا سامنا ہوا لہذا جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَغَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ كَانَ حَسَنًا رَأَى الْبَشْرَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا إِلَّا سَمِ رَأَى الْبَشْرَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۹۲۰)] .

(۲۳۳۳۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے البتہ جب کسی علاقے میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے مبارک پر ناشتہ کے اثرات دیکھے جاسکتے

تھے اور اگر اس کا نام اچھا نہ ہوتا تو اس کے اثرات بھی چہرہ مبارک پر نظر آ جاتے تھے اسی طرح جب کسی آدمی کو کہیں بھیجتے تھے تو پہلے اس کا نام پوچھتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو بشارت کے اثرات روئے مبارک پر دیکھے جاسکتے تھے اور اگر نام برا ہوتا تو اس کے اثرات بھی نظر آ جاتے تھے۔

(۲۳۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ جَمِيعًا إِنْ كَادَتْ لَتَسْبِقَنِي

(۲۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے اور قیامت کو ایک ساتھ بھیجا گیا ہے قریب تھا کہ وہ مجھ سے پہلے آ جاتی۔

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَذَرُونَنِي مَا مَنَعَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي وَمَنَعَكُمْ مَثَلُ قَوْمٍ خَافُوا عَدُوًّا يَأْتِيهِمْ فَيَقْتُلُوا رَجُلًا يَتَرَايَا لَهُمْ فَيَسْتَمِهُمُ كَذَلِكَ أَبْصَرَ الْعَدُوُّ فَأَقْبَلَ لِيُنْذِرَهُمْ وَخَشِيَ أَنْ يُنْذِرَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ أَنْ يُنْذِرَهُ قَوْمَهُ فَأَهْوَى بِغُرْبِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ پکار کر فرمایا لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہراول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ رہا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّانَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّانَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ فَادْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَطْعِمِيهِ فَلَمَّا لَطَمْتُهُ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبِرَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ لَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَدَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لَا تَسُبَّهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْحَسٍ لَغُفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذَفِنَتْ [صححه مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۳/۴)].

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ”عامہ“ سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، نبی ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا، اگلے دن وہ پھر آگئی اور دوبارہ اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں، بخدا میں تو ”امید“ سے ہوں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ، یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، چنانچہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا چکا تو وہ بچے کو اٹھائے ہوئے پھر آگئی، اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! یہ بچہ پیدا ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ، چنانچہ جب اس نے اس کا دودھ چمڑا دیا تو وہ بچے کو لے کر آئی، اس وقت بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ بھی چمڑا دیا ہے، نبی ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا، اور اس عورت کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دے دیا، پھر اسے سینے تک اس میں اتارا گیا، اور نبی ﷺ نے لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا، اس سے خون نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گرا، انہوں نے اسے سخت ست کہا، نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ کو خالد! اسے برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس و صلی میں ظلم کرنے والا کر لے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے، پھر نبی ﷺ کے حکم پر اسے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ قَالَ ثُمَّ مَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزُّهْرَاوَانِ يُظَلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَّابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتِكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتَ لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارِكِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكُ بِسَمِيهِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيَكْسَى الْوَدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمَ كَسَبْنَا هَذِهِ فَيُقَالُ بِأَخْذِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ افْرَأْ وَأَصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغَرَفْهَا فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْبِيَاً [صححه الحاكم (۵۶۰/۱) قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات. قال الألباني: ضعيف يحتمل التحسين (ابن

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورۃ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے، اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورۃ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونیلیوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے "جو لاغرا آدمی کی طرح ہوگا" ملے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا، قرآن کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا، ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے، آج تم بھی اپنی تجارت کے پیچھے ہو گئے، چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں حکومت اور بائیں ہاتھ میں دوام دے دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے، اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے، پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھنا شروع کر دو چنانچہ جب تک وہ پڑھتا رہے گا، چڑھتا رہے گا خواہ تیزی کے ساتھ پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَسُوقُهَا قَوْمٌ عَرَاضُ الْأَوْجِهِ صَفَارُ الْأَغْنِ كَانَ وَجُوهُهُمْ الْحَجَفُ ثَلَاثَ مِرَاقٍ حَتَّى يُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ أَمَّا السَّابِقَةُ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَيَنْجُو بَعْضٌ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَيُضْطَلُونَ كُلُّهُمْ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ التُّرُكُ قَالَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُرْبَطَنَّ خِيُولُهُمْ إِلَى سَوَارِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ بَرِيْدَةَ لَا يَقَارِقُهُ بَعِيرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَمَتَاعُ السَّفَرِ وَالْأَسْقِيَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْهَرَبِ مِمَّا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مِنْ أَمْرَاءِ التُّرُكِ [صححه الحاكم (۴/ ۷۶۴)]. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵/ ۴۳).

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم ہانک دے گی جس کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے (تین مرتبہ فرمایا) حتیٰ کہ وہ انہیں جزیرہ عرب میں پہنچا دیں گے۔

سابقہ اولیٰ کے وقت تو جو لوگ بھاگ جائیں گے وہ بچ جائیں گے، سابقہ ثانیہ کے وقت کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ بچ جائیں گے اور سابقہ ثالث کے وقت بچ جانے والے تمام افراد کھیت ہو رہیں گے، لوگو! سنو! اللہ کے نبی! وہ

کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ترکی کے لوگ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے ضرور باندھیں گے ترکوں کے اس آزمائشی فتنے کے متعلق نبی ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے ساتھ دو تین اونٹ، سامان سفر اور مٹکیزے تیار رکھتے تھے تاکہ فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو سکیں۔

(۳۳۲۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ بَرْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاهُ مُرَابِّيًا فَأَسْكَتَ بَرْدَةُ فَإِذَا رَجُلٌ يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ خَرَجَ بَرْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوهُ مُرَابِّيًا فَقَالَ بَرْدَةُ اتَّقُوهُ مُرَابِّيًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ فَإِذَا الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ بِصَوْتٍ لَهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أُعْطِيَ مِنْ عَمَلٍ مِنْ مَزَامِيرِ دَاوُدَ فَقُلْتُ أَلَا أُخْبِرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبِرُهُ فَأَخْبِرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ لِي صَدِيقٌ أَخْبَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ [صححه ابن حبان (۸۹۲)، والحاكم (۵۰۴/۱)]. قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴، ابن ماجه: ۳۸۵۷، الترمذی: ۳۴۷۵). [انظر:

[۲۳۴۲۹، ۲۳۴۲۱، ۲۳۳۵۷، ۲۳۳۵۳]

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی تلاوت قرآن کی آواز آئی، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

اگلی رات حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پھر عشاء کے بعد نکلے اور پھر نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی، اور نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر مسجد

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Ravalpindi

گیا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غروب ہوگئی، پھر اگلے دن فجر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ کہنے لگے کہ سورج طلوع ہونے ہی والا ہے، ظہر کو اتنا مؤخر کیا کہ وہ گزشتہ دن کی عصر کے قریب ہو گئی، عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ کہنے لگے کہ سورج سرخ ہو گیا ہے، مغرب کو سقوطِ شفق تک مؤخر کر دیا اور عشاء کو رات کی پہلی تہائی تک مؤخر کر دیا، پھر سائل کو بلا کر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمُكَنَّى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِحَارِيقَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنِّي رَجَعْتُ إِلَيْ فِي الْمِيرَاثِ قَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [صححه مسلم (۱۱۴۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)]. [انظر: ۲۳۴۲۰].

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی فرض تھے کیا میرا ان کی طرف سے روزے رکھنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(۲۳۳۴۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزَاةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه البخاری (۵۵۳)، وابن خزيمة (۳۳۶)]. [انظر: ۲۳۴۱۱، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۶].

(۲۳۳۳۵) ابولح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مَرْثَةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُعُومِ الْأَصْحَابِ أَنْ تُمْسِكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيلِ إِلَّا فِي سِقَاوٍ فَأَشْرَبُوا

فِي الْأُسْفِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [صححه مسلم (۹۷۷)]. [انظر: ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۳، ۲۳۴۰۳].

(۲۳۳۳۶) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نیچہ پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشا آور چیز مت پیا۔

(۲۳۳۴۷) حَدَّثَنَا حَمْسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مِلْجَحٍ عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ذَهَبْ قُرْبَى مِنْ هَذِهِ الْأَمَةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ وَأَنَا فَأَدْخِلْ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرْبَى مِنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي أَذْكَرُ الثَّالِثِ أَمْ لَا ثُمَّ تَخَلَّفُ أَقْوَامٌ يَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمْنُ يَهْرِيْقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا قَالَ وَإِذَا هُوَ بِبَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ [انظر: ۲۳۴۱۲].

(۲۳۳۴۸) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”اہواز“ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو مجھ سے آگے ایک نچر پر سوار چلا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اس امت میں سے میرا دور گزر گیا ہے تو مجھے ان ہی میں شامل فرما میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنی دعاء میں شامل کر لیجئے انہوں نے کہا میرے اس ساتھی کو بھی اگر یہ چاہتا ہے پھر کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا پا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے وہ صحابی حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَحَابَةَ صَاحِبِكُمْ قَالَ لَمَّا شَاكُوهُ أَوْ شَاكَاهُ غَيْرِي قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَأًا قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ احْمَرَّتْ وَجْهُهُ قَالَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةَ فَعَلَيْ وَلِيَّةُ [صححه ابن حبان (۱۹۳۰)]. قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۳۴۱۶، ۲۳۴۱۵].

(۲۳۳۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاؤ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا مجھے ان کی

طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۳۳۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا أَرَاهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيِي سَبْعِينَ شَيْطَانًا [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۷)، والحاكم (۴۱۷/۱)، قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۳۵۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جو بھی صدقہ نکالتا ہے وہ اسے ستر شیطانوں کے جبروں سے چھڑا دیتا ہے۔

(۳۳۲۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عُمَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيَّ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا يَرْجُلِي يُصَلِّيُ يُكَبِّرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ يُرَانِي فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَتَرَكَ يَدِي مِنْ يَدِهِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُصَوِّبُهُمَا وَرَفَعَهُمَا وَيَقُولُ عَلَيْكُمْ هَذَا فَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذَا فَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذَا فَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يُشَازَ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبُهُ [راجع: ۲۰۰۲۴].

(۲۳۳۵۱) حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں ٹھہرا ہوا نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک جانب چہرے کا رخ کیا ہوا ہے، میں سمجھا کہ شاید آپ قضاء حاجت کے لئے جا رہے ہیں، اس لئے میں ایک طرف کو ہو کر نکلنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا، میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور ہم دونوں ایک طرف چلنے لگے، اچانک ہم ایک آدمی کے قریب پہنچے جو نماز پڑھ رہا تھا اور کثرت سے رکوع و سجود کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے میرا ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کیا اور کندھوں کے برابر اٹھانے اور نیچے کرنے لگے، اور تین مرتبہ فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۳۳۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [صححه ابن حبان (۳۰۱۱) والحاكم (۳۰۱۱) وقد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۴۵۲، الترمذی: ۹۸۲، النسائی: ۶۵/۴) [انظر: ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۱۰]

(۲۳۳۵۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی

آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۳۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ قَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰]۔

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی آواز آئی وہ آدمی یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۳۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عُلْفَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ [صححه مسلم (۲۷۷)]، وابن خزيمة (۱۲ و ۱۳ و ۱۴)۔ [انظر: ۲۳۳۶۱، ۲۳۴۱۷]۔

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۳۳۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْفَةٍ فِيهَا أَبُو مِجْلَزٍ وَابْنُ بُرَيْدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بُغْضًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ قَالَ وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أَحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ قُبِعَتْ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ فَصَحِبَتْهُ مَا أَصْحَبَهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا قَالَ فَكُتِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ قَالَ لَبِعْتُ إِلَيْنَا عَلِيًّا وَلِي السَّيِّ وَصِيفَةٌ هِيَ الْفَضْلُ مِنَ السَّيِّ فَخَمَسَ وَقَسَمَ فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًى فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّيِّ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ وَوَقَعْتُ بِهَا قَالَ فَكُتِبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْعَثْنِي ابْعَثْنِي مُصَدِّقًا قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ صَدَقَ قَالَ فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَارْزُدْ لَهُ حَبًّا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنْصِبُ آلَ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ الْفَضْلُ مِنْ وَصِيفَةٍ قَالَ فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ

بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِلِّيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ أَبِي بَرْزَةَ [صححه البعاري (۴۳۰۰)] - [انظر:]

[۲۳۴۴۲، ۲۳۴۴۰]

(۲۳۳۵۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی تھی اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا، ہم لوگوں نے کچھ قیدی پکڑے اور نبی ﷺ کے پاس یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خس وصول کر لے چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

ان قیدیوں میں ”وصیہ“ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا، ہم نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ ”وصیہ“ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے خس وصول کیا تو وہ خس میں شامل تھی، پھر وہ اہل بیت نبوت میں آ گئی اور وہاں سے آل علی میں آ گئی اور میں نے اس سے جماعت کی ہے، اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا، میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لئے بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا، نبی ﷺ نے اس خط پر سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، خس میں آل علی کا حصہ ”وصیہ“ سے بھی افضل ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

(۳۳۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَةَ عَنِ ابْنِ بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ الْفَقَارِيُّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ [صححه الحاكم (۱۳۰/۳)] قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۴۹، الترمذی: ۳۷۱۸).

[انظر: ۲۳۴۰۲]

(۲۳۳۵۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرے صحابہ کرام میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو علی ہیں، دوسرے ابو ذر غفاری، تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے

مقداد بن اسود کندی ہیں۔ ثقہ

(۳۳۵۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

قَيْسٍ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ [صححه مسلم (۷۹۳)]. [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عبداللہ بن قیس اشعری کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔

(۳۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بَرْيَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ

مُعْسِرًا كَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حَلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ [قال البوصيري: هذا

إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۴۱۸). قال شعيب بن صالح: وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۳۵۸) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے تو اسے

روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص وقت مقررہ گزرنے کے بعد اسے مہلت دیدے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار

(جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۳۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّي مَاتْتُ قَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ

الْمِيرَاثَ [صححه مسلم (۱۱۴۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)]. [انظر: ۲۳۴۴۲].

(۲۳۳۵۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں

نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۳۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبِيِّ وَأَرْبَعِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَقَامِ وَهُمْ

خَلْفَهُ جُلُوسٌ يَنْتَظِرُونَهُ فَلَمَّا صَلَّى أَهْوَى فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى

أَصْحَابِهِ فَتَأَرَّوْا وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِبِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَقَالَ رَأَيْتُمُونِي حِينَ قَرَعْتُ مِنْ صَلَاتِي أَهْوَيْتُ فِيمَا

بَيْنِي وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ فَلَمْ أَرِ مِثْلَ

مَا فِيهَا وَإِنِّي مَرْتُ بِبِي خَصْلَةٍ مِنْ عَنَبٍ فَأَعَجَبْتُي فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا لِأَخْذِهَا فَسَبَقَتْنِي وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَفَرَسْتُهَا

بَيْنَ ظَهْرَيْنِيكُمْ حَتَّى تَأْكُلُوا مِنْ لَاحِكَةِ الْجَنَّةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْكُمَاةَ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَأَنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ لَاحِكَةِ الْجَنَّةِ

وَأَنَّ هَذِهِ النَّبَاتُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَالْأُكَّةُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَالْأُكَّةُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَالْأُكَّةُ دَوَاءُ الْعَيْنِ

Free downloading facility of Islamic Arabic books from Dawat-e-Islami Library

(۲۳۳۶۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ۳۲ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل نبی ﷺ کے ہمراہ تھے نبی ﷺ مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے بیٹھے انتظار کر رہے تھے نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ خانہ کعبہ کی جانب اس طرح بڑھے جیسے کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں پھر واپس آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے نبی ﷺ نے انہیں دست مبارک سے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ لوگ بیٹھ گئے اور نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے مجھے نماز سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کی طرف اس طرح بڑھتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا جس کی نعمتوں جیسی کوئی چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی میرے سامنے سے انگوڑوں کا ایک خوشہ گذرا جو مجھے اچھا لگا میں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو وہ مجھ سے آگے نکل گیا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو اسے تمہارے سامنے گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کے میوے کھاتے اور جان رکھو کہ کھٹی آنکھوں کا علاج ہے اور عجزہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونجی جو نمک میں ہوتی ہے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَجْرِ فَنُحِ مَكَّةَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴]۔

(۲۳۳۶۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْآوَلَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [انظر: ۲۳۳۷۹، ۲۳۴۰۹]۔

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالنا کرو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر تمہیں نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ وَالْأَمْرَ فَإِنَّهُمَا هُمَا الزَّهْرَاوَانِ يَجِئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]۔

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورۃ بقرہ کو لکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تمہاری دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورۃ بقرہ اور آل عمران دونوں کو لکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر

قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھڑا کریں گے۔

(۳۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْلَمْتُ نَوَاجِرَكَ [راجع: ۲۳۳۳۸].

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا دی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا۔

(۳۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ امْتِهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهَا إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَاخُذٌ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ [صححه مسلم (۱۸۹۷)، وابن حبان (۴۶۶۴)]. [انظر: ۲۳۳۹۲].

(۲۳۳۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۳۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْتُلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ اذْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُجَاهِرِينَ وَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُجَاهِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُجَاهِرِينَ لِإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَغْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْقُدْرِ وَالْقِسْمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ لِإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَنْ لِي اللَّهُ ثُمَّ قَاتِلْهُمْ [انظر: ۲۳۴۱۸].

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہماجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِثَ بِالنَّزْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَعْنٍ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ وَلَمْ يُسَيِّدْهُ وَكِيعٌ مَرَّةً [صححه مسلم (۲۲۶۰)، وابن حبان (۵۸۷۳)]. [انظر: (۲۳۴۱۳، ۲۳۴۴۴)].

(۲۳۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ٹانی کے ساتھ کھیتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَمَنْ حَبَبَ عَلَى أَمْرٍ زَوْجَتَهُ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا [صححه ابن حبان (۴۳۶۳)، والحاكم (۲۹۸/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۳)].

(۲۳۳۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو امانت پر قسم اٹھالے، اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کا قاتل کے خلاف تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ذَهَبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ حُجَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَبَيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمَا قَدْ جَسَدَ التَّمْلِيزِ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (أبو داود: ۵۵۰)، ابن ماجه: ۵۴۹ و ۳۶۲۰

والترمذی: (۲۸۲۰). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.

(۲۳۳۶۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی شاہ حبشہ نے سیاہ رنگ کے دوسادہ موزے ہدیہ پیش کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح فرمایا۔

(۳۳۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ الْخَيْلَ فَمِنَى الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ إِنْ يَدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوتٍ حُمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي أَمَى الْجَنَّةِ شِفَتْ إِلَّا رَكِبْتَ وَآتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ الْخَيْلَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ يَدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ كَانَ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَكَتْ عَيْنُكَ [قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۲۵۴۳)].

(۲۳۳۷۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے بہت محبت ہے تو کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور تمہاری یہ خواہش ہوئی کہ تم سرخ یا قوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہو گھومو تو وہ بھی تمہیں سواری کے لئے ملے گا پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ خدا! اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا تو وہاں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تمہارے دل میں پیدا ہوگی اور تمہاری آنکھوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔

(۳۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتَّى يَرْجِعَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۶)]. وابن حبان (۲۸۱۲)، والحاكم (۲۹۴/۱). قال الترمذی: غريب. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۵۶، الترمذی: ۵۴۲). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۳۳۷۲، ۲۳۴۳۰].

(۲۳۳۷۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے بے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ [راجع: ۲۳۳۷۱].

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے بے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(٢٣٧٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ لَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ فَرَطُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَتَسْأَلُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَاقِبَةَ [صححه مسلم (٩٧٥) وابن حبان (٣١٧٣)] [انظر: ٢٣٤٢٧]

(۲۳۳۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام اپنے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ **مؤمنین** کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ کر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرِيدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۳۷۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ (خوش نصیب یا بد نصیب) کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف اور باخبر ہے۔

(۲۳۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ احْتَسَبَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ (۲۳۷۵) حضرت زیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کر دی حاضر ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(۳۳۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى عَنْ بُرَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(۲۳۳۷۶) حضرت بریدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کیسے کریں؟ یہ بتائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اپنی عنایت، رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسا کہ آل ابراہیم علیہم السلام پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل

تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالْذِّقِّ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَفَعَلْتُ لَأَفْعَلِي وَإِنْ كُنْتُ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ قَالَ لَجَعَلْتُ دُفْعًا خَلْفَهَا وَهِيَ مُقْنَعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرُقُ بَيْنَكَ يَا عُمَرُ أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَدَخَلْتُ مَا فَعَلْتُ [صححه ابن حبان (۶۸۹۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۹۰). قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۳۹۹].

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی اسی دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر کچھ اور لوگ آئے لیکن وہ بجاتی رہی تو بڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے چھپا لیا اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے میں بھی یہاں بیٹھا تھا اور یہ لوگ بھی آئے تھے لیکن جب تم آئے تو اس نے وہ کیا جو اس نے کیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَنْقَبُونَ إِلَيْهِ هَذَا الْعَمَلُ [صححه ابن حبان (۶۹۹)]. والحاكم (۱۶۳/۲). قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۶۴/۶). قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۴۴۷].

(۲۳۳۷۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نسب ”جس کی طرف وہ مائل ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۷۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! انا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈال کر کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي ذَاتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ [صححه ابن حبان (٤٧٣٥)، والحاكم (٦٤/٢)، قال الترمذی: حسن غريب. قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ٢٥٧٢، الترمذی: ٢٧٧٣). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد قوی].

(۲۳۳۸۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ پیدل چلے جا رہے تھے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو! الایہ کہ تم مجھے اس کی اجازت دے دو اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اجازت دے دی چنانچہ نبی ﷺ سوار ہو گئے۔

(۲۳۳۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ حَاصِرُنَا خَبِيرٌ فَأَخَذَ اللَّوَاءُ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْقِدِّ فَعَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي دَافِعُ اللَّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ فَبَيْنَا طَيْبَةٌ أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَلَدَعَا بِاللَّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِهِمْ فَلَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللَّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بُرَيْدَةُ وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا [الخروجہ النسائی فی

الکبری (۸۴۰۲). قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد قوی]. [انظر: ۲۳۳۹۷، ۲۳۴۱۹].

(۲۳۳۸۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کے بغیر واپس آ گئے، اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہوسکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا دیا، لوگ اپنی مغوں میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا جنہیں آشوب چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔

(۲۳۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ لِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّورِ [قد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۰۹، النسائی: ۱۷۳/۲). قال شعيب: [إسناد قوی].

(۲۳۳۸۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز عشاء میں سورۃ الشمس اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔
 (۲۳۳۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَبَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ لِنَفْسٍ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى لَقَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

(۲۳۳۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور حسینؑ سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے لڑکھڑاتے چلتے نظر آئے نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور انہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا سبب ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑاکر چلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔

(۲۳۳۸۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِيدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ فَاتَيْتُ عَلَى الْقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرْتَفِعٍ مُشْرِفٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا غَيْرُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ قَالَ وَقَالَ لِبِلَالٍ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ مَا أَخَذْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ وَكُفَّعْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [صححه ابن عزيمة (۱۲۰۹)، وابن حبان (۷۰۸۶)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۸۹). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي].

[انظر: ۲۳۴۲۸]

(۲۳۳۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند وبالاحل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمدی ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں

نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(٣٣٨٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ مِنَ الْقَدِ يَحْمِلُهُ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اهْبُطُوا فَانْظُرُوا إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلَى أَنْ يَغْرَسَ نَخْلًا فَيَحْمِلَ سَلْمَانُ فِيهَا حَتَّى يَطْعَمَ قَالَ فَغْرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالَ عُمَرُ أَنَا غَرَسْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَرَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

(۲۳۳۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تر کجوروں کی ایک طشتری لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ ہم صدقہ نہیں کھاتے وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور اگلے دن اسی طرح کججوریں لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں (یعنی سوال جواب ہوئے اور وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس میں شامل کر لیا۔

پھر انہوں نے نبی ﷺ کی مہر نبوت ”جو پشت مبارک پر تھی“ دیکھی اور ایمان لے آئے چونکہ وہ ایک یہودی کے غلام تھے اس لئے نبی ﷺ نے اتنے دراہم اور اس شرط پر انہیں خرید لیا کہ مسلمان ایک باغ لگا کر اس میں محنت کریں گے یہاں تک کہ اس میں پھل آجائے اور نبی ﷺ نے اس باغ میں پودے اپنے دست مبارک سے لگائے سوائے ایک پودے کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا اور اسی سال درخت پر پھل آ گیا سوائے اسی ایک درخت کے نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس سال انہی کے لئے ایک درخت لگا دیا گیا ہے۔

فائدہ: اس کی مکمل تفصیل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایات میں دیکھئے۔

(۲۳۳۸۶) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ مَفْصِلٍ لَعَلَّهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً قَالُوا فَمَنْ الَّذِي يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْبَلْهُ فَرُكْعَتَا الصُّحَى تُجْزِي عَنْكَ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۶)، وابن حبان (۲۵۴۰)].

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۲۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوى. [انظر: ۲۳۴۲۵].

(۲۳۳۸۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۳۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَهِيَ الشُّونِيزُ فَإِنْ فِيهَا شِفَاءٌ [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۸۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کلونچی کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ اس میں شفاء ہے۔

(۲۳۳۸۸) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَسْبُغُ مِائَةَ ضِعْفٍ (۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفر حج میں کچھ خرچ کرنا ایسے ہے جیسے میدان میں جہاد میں سات سو گنا خرچ کرنا۔

(۲۳۳۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۱۶۴/۷)].

كسابقه. [انظر: ۲۳۴۴۶].

(۲۳۳۸۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضَرَّاءُ يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ أَبِي سَنَانٍ الشَّيْبَانِي عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَلَّالٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ مَرَّةً

بُنْ خَارِجَةً فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ [راجع: ۲۳۳۲۸].

(۲۳۳۹۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَآحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ آحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْيَامِيُّ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَهُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفٍ رَاكِبٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَذَرِيحَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَّاهُ بِالْأَلْبِ وَالْأَمَامُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَسْتِفْقَارِ لِلأَمِيِّ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَدَمَعَتْ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا لِئَلَّا تُحَرِّمُ زِيَارَتَهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا يَسْتَعْمُ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَأَشْرَبُوا فِي أُتَى وَعَاءٍ يَسْتَعْمُ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [۲۳۳۶].

(۲۳۳۹۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِيدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَفَضْلِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَعْلِفُ مُجَاهِدًا فِي أَهْلِهِ فَيُحِبُّ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ عَمَلِهِ مَا شِئْتَ قَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ [راجع: ۲۳۳۶۵].

(۲۳۳۹۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظار جہاد میں بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا

اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۳۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا فَإِنَّهَا تَذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَصَاخِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا [راجع: ۲۳۳۴۶].

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مخپزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۳۳۹۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ أَنَّهُ يَرِيءُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا [صححه الحاكم (۲۹۸/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۸، ابن ماجه: ۲۱۰۰،

النسائی: ۶/۷) قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۳۹۸].

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے پری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۳۳۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ لَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [راجع: ۲۳۳۲۵].

(۲۳۳۹۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۳۳۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهَا اقْرَبْتُ السَّاعَةَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْرَغَ لَصَلَّى وَذَهَبَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ قَوْلًا شَدِيدًا فَآتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَعْمَلُ فِي نَحْلٍ فَنَحَلْتُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ

(۲۳۳۹۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عشاء پڑھائی تو اس میں سورہ قمر پوری تلاوت کی ایک آدمی ان کی نماز ختم ہونے سے پہلے اٹھا اور اپنی نماز تنہا پڑھ کر واپس چلا گیا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے

اس کے متعلق سخت باتیں کہیں وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں باغات میں کام کرتا ہوں اور مجھے پانی ختم ہو جانے کا اندیشہ تھا نبی ﷺ نے فرمایا (اے معاذ!) سورۃ الفس اور اس جیسی سورتیں نماز میں پڑھا کرو۔

(۲۳۳۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ خَيْبَرَ [راجع: ۲۳۳۸۱]۔

(۲۳۳۹۷) حضرت زید بن حبیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔

(۲۳۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَبُو تَمِيمَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ [راجع: ۲۳۳۹۴]۔

(۲۳۳۹۸) حضرت زید بن حبیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جمہوری قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ تَعَالَى سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالْذُّقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَلَفَعَلِي وَإِلَّا فَلَا - فَكُنْتُ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ قَالَ لَفَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَتْ بِالْذُّقِ [راجع: ۲۳۳۷۷]۔

(۲۳۳۹۹) حضرت زید بن حبیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی۔

(۲۳۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ إِذَا تَقَبَلْتُمَا لَعَلِّي عَلَى النَّاسِ وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ قَالَ فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَاقْتَتَلْنَا فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَيِّئَةَ النَّبَرَةِ فَاصْطَفَى عَلِيٌّ امْرَأَةً مِنَ السَّيِّئَةِ لِنَفْسِهِ قَالَ بُرَيْدَةَ فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كِتَابُ النَّبَرَةِ فَتَبَيَّنْتُ أَنَّهَا لَعَلِّي لَفَعَلْتُ مَا

أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُ لِي عَلَى لِقَائِهِ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي وَإِنَّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي [راجع: ۲۳۳۰۰].

(۲۳۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف دودستے روانہ فرمائے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگ اکٹھے ہو تو علی سب کے امیر ہوں گے اور جب جدا ہو تو ہر ایک اپنے دستے کا امیر ہوگا، چنانچہ ہماری ملاقات اہل یمن میں سے بنو زید سے ہوئی، ہم نے ان سے قتال کیا تو مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے، ہم نے لڑنے والوں کو قتل اور بچوں کو قید کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں انہیں اس سے مطلع کیا گیا تھا اور وہ خط مجھے دے کر بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا، نبی ﷺ کو وہ خط پڑھ کر سنایا گیا، میں نے نبی ﷺ کے روئے انور پر غصے کے آثار دیکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ نے مجھے ایک آدمی کے ساتھ بھیجا تھا اور مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا تھا، میں نے اس پیغام پر عمل کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم علی کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑنا، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد تمہارا محبوب ہے (یہ جملہ دوسرے فرمایا)

(۳۳۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ نَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ بُصِّحَ أَوْ حِينَ يُمَسَّى اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه ابن حبان (۱۰۳۵)،

والحاكم (۵۱۴/۱). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۷۰، ابن ماجه: ۳۸۷۲)].

(۲۳۳۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح شام کے وقت یوں کہہ لیا کرے کہ ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے“ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا“ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو تجھ سے کئے گئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں“ میں اپنے گناہوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں“ اپنے اوپر تیرے احسانات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں“ پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اور اس دن یا رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۳۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَيْبَعَةَ عَنِ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعُحْبِ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي أَرَى شَرِيكًَا قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُعْهِمُهُمْ عَلَيَّ مِنْهُمْ

(۲۳۳۰۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

(۲۳۳۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فُزِرُوا وَهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا عِظَةٌ وَعِبْرَةٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ فِي هَذِهِ الْأَسْقِيَةِ فَاشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا حَرَامًا [راجع: ۱۲۳۳۴۶]

(۲۳۳۰۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشاء در چیز مت پینا۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُحَسَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ الْأَوْعِيَةِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِيُوسِعَ ذُو السَّعَةِ عَلَى مَنْ لَا سَعَةَ لَهُ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ أُذِنَ لَهُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَلَا تُحِلُّهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ [صححه مسلم (۹۷۷) وابن حبان (۳۱۶۸)] [انظر: ۱۲۳۴۴۰، ۱۲۳۴۲۶، ۱۲۳۴۰۵]

(۲۳۳۰۴) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو کیونکہ مجھے بھی اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے، البتہ ہر نشاء در چیز حرام ہے۔

(۲۳۳۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ يَسْمَكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بَوْدَانَ قَالَ مَكَانَكُمْ حَتَّى آتِيَكُمْ فَأَنْطَلِقَ ثُمَّ جِئْنَا وَهُوَ سَقِيمٌ فَقَالَ إِنِّي آتَيْتُ قَبْرَ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَسَأَلْتُ رَبِّي الشَّفَاعَةَ فَمَنْعَنِهَا وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فُزِرُوا وَهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْأَشْرِبَةِ فِي هَذِهِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ [راجع: ۱۲۳۴۰۴]

(۲۳۳۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر بڑاؤ کیا، اس وقت ہم

لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی وعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۴۰۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ حَدَّثَنَا أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ بَعْدِي بَعُوثٌ كَثِيرَةٌ فَكُونُوا فِي بَغْتِ خُرَاسَانَ ثُمَّ انْزِلُوا مَدِينَةَ مَرَوْ فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو الْقَرْنَيْنِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرْكََةِ وَلَا يَصُرُّ أَهْلُهَا سُوءٌ

(۲۳۴۰۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد بہت سے لشکر روانہ ہوں گے تم خراسان کی طرف جانے والے لشکر میں شامل ہو جانا اور ”مرؤ“ نامی شہر میں پڑاؤ ڈالنا کیونکہ اسے ذوالقرنین نے بنایا تھا اور اس میں برکت کی دعا کی تھی اس لئے وہاں رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(۲۳۴۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَتَرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۳۴۰۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وتر کی نماز برحق ہے اور جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۴۰۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَرْضِهِمْ وَرِزْقِهِمْ وَمَا شَيْئِهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلَّا الصَّدَقَةُ

(۲۳۴۰۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جن زمینوں، جانوروں اور غلاموں کی ملکیت پر وہ اسلام قبول کریں ان پر ان کی ملکیت برقرار رہے گی اور اس میں ان پر زکوٰۃ کے علاوہ کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

(۲۳۴۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَمَلٌ لَكُمْ عَلَى مَا عَلَيَكُمْ مِنَ الْمَنَاطِقِ الْمَنَاطِقِ لَأَنَّمَا لَكُمْ الْأَوَّلُ

وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۰۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! انا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈال اگر دیکھو کہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۴۱۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا مُشْنَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بِخُرَاسَانَ فَقَادَ أَحْمَلَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدَهُ بِالْمَوْتِ وَإِذَا هُوَ يَعْرِقُ جَبِينَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲].

(۲۳۳۱۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۴۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيْلَةَ بِالْمُنْتَهَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عِصَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الذَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فُتِرَ فِي شِبْرِ

(۲۳۳۱۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کے قریب دیہات کے ایک مقام پر لے گئے جو ایک خشک زمین تھی اور اس کے گرد ریت تھی نبی ﷺ نے فرمایا دابہ الارض کا خروج یہاں سے ہوگا وہ ایک بالشت چوڑی اور ایک انچ لمبی جگہ تھی۔

(۲۳۴۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَمِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ أَنَابَتُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانَهُمْ شَهَادَتُهُمْ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ [راجع: ۲۳۳۴۸].

(۲۳۳۱۲) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا پا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

(۲۳۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَّ بِالْتَّوَدُّشِيرِ فَكَأَنَّمَا يَغْمِسُ يَدَيْهِ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَذَمِيهِ [راجع: ۲۳۳۶۷].
(۲۳۳۱۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ مانی کے ساتھ کھیتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي فُلَانَةَ أَنَّ أَبَا مَلِيحٍ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَغَرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۱۳) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو فُلَانَةَ كَذَا قَالَ أَبِي لَمْ يُسَمِّهِ عَلَى عَمْدٍ وَحَدَّثَنَا غَيْرُهُ فَسَمَّاهُ بِعَيْنِي أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَاهُ أَذْهَبَ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّاعِلِهِ
(۲۳۳۱۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاولُونَ مِنْ عُلْيَا فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى شَيْءٍ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَصَبْنَا سَبِيًّا قَالَ فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنْ الْخُمْسِ لِنَفْسِهِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دُونَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَابًا قَالَ فَوَقَعْتُ رَأْسِي إِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةَ فَعَلِيٍّ وَلِيَّةٌ [راجع: ۲۳۳۴۹].

(۲۳۳۱۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی ایسی مجلس سے گزرے جہاں پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں، وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوجھ تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھی یہی صورت حال تھی، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے ایک دستے کے ساتھ روانہ کر دیا جس کے امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں وہاں قیدی ہاتھ لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غصے میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مشہور و بھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں پیش آئے وہ واقعہ بیان کرنے لگا، اور کہا کہ علی نے

فُس میں سے باندی لی ہے، میں نے اس وقت سر جھکا رکھا تھا، اچانک سر اٹھا کر دیکھا تو نبی ﷺ کا رخ انور متغیر ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضْوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴]۔

(۲۳۳۱۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۴۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاطَبَتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتَّبَعُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَبْتَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَآخِرُهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَّحِلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّهُمْ الْجَزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ آبِكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۳۳۶۶]۔ [صححه مسلم (۱۷۳۱)]۔

(۲۳۳۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے، پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے

تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں، تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہجرتین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں، لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا، لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَوَّحُ الْكُرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِيَنَّ الْوَأَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ الْوَأَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ أَطْعَمُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ إِذَا الْيُوثُ أَفْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ فَضْرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَصَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَائِهِ وَسَمِعَ أَهْلَ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ قَالَ وَمَا تَنَامُ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى يَفْجَحَ لَهُ وَلَهُمْ [أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكِبَرِيِّ (۸۴۰۳) صَحِيحٌ، إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ].

[راجع: ۲۳۳۸۱]

(۲۳۳۱۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کے بغیر واپس آ گئے، اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کمر

چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا العاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں بھی تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب اہل خیبر سے آمنا سامنا ہوا تو مرحب ان کے سامنے رجز یہ اشعار پڑھتا ہوا آیا کہ سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلمہ پہنے ہوئے، بہادر اور تجربہ کار ہوں، کبھی نیزے سے لڑتا ہوں اور کبھی تلوار سے، جب شیر دھاڑتے ہوئے سامنے آ جائیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کا مقابلہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر ایسی ضرب لگائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی ڈاڑھ کا ٹکٹی ہوئی ٹکڑی گئی، اور لشکر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز سن کر بالآخر انہیں فتح نصیب ہوئی۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِعَارِيَةٍ لَمَاتَتْ أُمِّي وَبَقِيَتْ الْجَارِيَةُ فَقَالَ لَقَدْ وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَجَعْتَ إِلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ لِأَنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمٌ شَهْرٍ أَقْصَمْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ لِأَنَّ أُمِّي لَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْ أُمِّكَ [راجع: ۲۳۳۴۴]

(۲۳۳۲۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرلو۔

(۳۴۴۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَخَذَ بِيَدِي لَقَدْ خَلْتُ مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيُصَلِّي قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبِرْهُ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَمْ تَزَلْ لِي صَدِيقًا [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۲۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں بھی ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں ایک آدمی قرآن پڑھ رہا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو آل داؤد علیہ السلام کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، دیکھا تو وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا بتا دو، چنانچہ میں نے انہیں بتا دیا اور وہ کہنے لگے کہ آپ ہمیشہ میرے دوست ہی رہے ہیں۔

(۳۴۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَهُوَ أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِحُلِيِّ أَهْلِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَجَاءَ

وَقَدْ لَبَسَ خَاتَمًا مِنْ صُفْرِ فَقَالَ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ أَهْلِ الْأَصْنَامِ قَالَ فَمِمَّ اتَّخَذَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ فِضَّةٍ
[صححه ابن حبان (۵۴۸۸). قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (أبو داود: ۴۲۲۳، الترمذی: ۱۷۸۵،

النسائی: ۱۷۲/۸) قال شعيب: صحيح لغيره دون ((نفعاء... الأصنام)) وهذا رسلان حسن في المتابعات والشواهد
(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی تو اس سے فرمایا
کہ تم اہل جنت کا زیور دنیا میں کیوں پہنے ہو؟ اگلی مرتبہ وہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تم سے
بتوں کے پجاریوں جیسی بو آتی ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔

(۲۳۴۳۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سُلَيْطٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا خَطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا بَدْءَ
لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيمَةٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ عَلَى كَبْشٍ وَقَالَ فَلَانٌ عَلَى كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرَّةٍ [أخرجه النسائي في عمل
اليوم واللييلة (۲۵۸). قال شعيب: إسناده محتمل للتحسين].

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنا پیغام نکاح بھیجا تو نبی ﷺ
نے فرمایا شادی کا ولیمہ ہونا ضروری ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ذمے ایک مینڈھا ہے دوسرے نے کہا کہ میرے
ذمے اتنا جو ہے۔

(۲۳۴۳۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَنُجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمْسَ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ قَالَ
فَأَصْبَحَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا لَمَّا صَنَعَ عَلِيُّ قَالَ وَكُنْتُ
أُبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تُبْغِضْهُ قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً فَاجِبَةٌ لِأَنَّ لَهُ فِي
الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۳۵۵].

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خنس
تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا..... صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کہ
آپ دیکھ رہے ہو کہ علی نے کیا کیا ہے؟ مجھے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟
میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کرو کیونکہ اس
ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، خنس میں آل علی کا حصہ ”وصیہ“ سے بھی افضل ہے۔

(۲۳۴۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ثَلَاثٌ مِائَةِ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا لِقَوْلِهِ أَنْ تَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ

لِي كُلِّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ فُتِنَهَا أَوْ الشَّيْءُ تَنْصِيحِهِ عَنِ الطَّرِيقِ لِأَنَّ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الصُّحَى تُجْزِيكَ [راجع: ۲۳۳۸۶].

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفُتُحِ فَخَرَجَ يَمْشِي إِلَى الْقُبُورِ حَتَّى إِذَا أَتَى إِلَى أَذْنَاهَا جَلَسَ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ إِنْسَانًا جَالِسًا يَبْكِي قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ جَعَلَنِي اللَّهُ لِفِدَائِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَأُذِنَ لِي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَأْذَنَ لِي فَاسْتَغْفِرُ لَهَا فَأَمَّا إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُمْسِكُوا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُزِرْ فَقَدْ أُذِنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَدْعُ وَعَنْ الظُّرُوفِ تَشْرَبُونَ فِيهَا اللَّذْبَاءَ وَالْحَتْمَ وَالْمَزْلَكَ وَأَمَرْتُكُمْ بِظُرُوفٍ وَإِنَّ الْوِعَاءَ لَا يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يَحْرُمُهُ فَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ [راجع: ۲۳۴۰۴].

(۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے پھیل گئی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعا کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا قَرُطٌ وَلَنْحَنَ لَكُمْ تَبَعٌ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ

[راجع: ۲۳۳۷۳]

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آکر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَقَيْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَاتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرْتَبِعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ فَأَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُكَ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [۲۳۳۸۴]

(۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند و بالا محل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں نبی ﷺ نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ

[اجاب: ۲۳۳۹۰]

(۲۳۳۹۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے

نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسرہ نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۳۳۲۰) حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي ثَوَابُ بْنُ عُبَيْةٍ الْمُهَرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى يَأْكُلَ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يَذْبَحَ [راجع: ۲۳۳۷۱]۔

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۳۳۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَكْفِ أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ (۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے دنیا کی چیزوں میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہونی چاہیے۔

(۳۳۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَمُؤَمِّلٌ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِي الْمَسْجِدُ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ لَا وَجَدْتُهُ إِنَّمَا بُنِيتْ هَذِهِ الْبُيُوتُ قَالَ مُؤَمِّلٌ هَذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيتْ لَهُ [صححه مسلم (۵۶۹)، وابن خزيمة (۱۳۰۱)، وابن حبان (۱۶۵۲)]، [انظر: ۲۳۴۳۹]۔

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۳۳۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]۔

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۳۳۳۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْكَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ قَالَ لَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ

اَنْظُرْ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الدِّينُ فَإِذَا حَلَّ الدِّينُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، پھر ایک اور مرتبہ سنا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں نے آپ کو ایک گنا اور پھر دو گنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا قرض کی ادائیگی سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔

(۲۳۳۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ وَأَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي الصُّبُعِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ عَادَ أَخَاهُ قُرَآءَى جَبِيْنَةَ يَعْرِقُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲]

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بَرْيَدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ قَالَ بَكَرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]

(۲۳۳۳۶) ابولح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَهٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [راجع: ۲۳۳۳۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سورہ بقرہ کو لیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بَرْيَدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ قَالَ بَكَرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْبُقْرَةَ وَالْإِثْمَانَ الزَّهْرَاوَانِ يَجِيئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ وَقَالَ وَكَيْفَ مَرَّةً يُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِلَّا مَا بَيْنَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُودُوا هَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا [راجع: ۲۳۳۴۱]

(۲۳۳۴۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو البتہ کوئی یہودہ بات نہ کہنا۔

(۲۳۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُسَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ بَشَادَ هَذَا الدِّينِ يَغْلِبُهُ [تقدم فى مسند أبى برزة الأسلمى: ۲۰۰۲۵]

(۲۳۳۴۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ الْغِيْرَاتِ [راجع: ۲۳۳۴۳]

(۲۳۳۴۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۴۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي غَزَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُكْرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ لِإِنَّهُ مِنْ لَأَنَةِ صَلَاةِ الْعَصْرِ لَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه ابن حبان (۱۴۷۰)]. قال الألبانی: صحيح آخره (ابن ماجه: ۶۹۴). قال شعيب: صحيح على وهم في إسناده، ومثله.

(۲۳۴۴۳) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُقْلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالْتَرْدِ شِيرٍ لَكَائِمًا غَمَسَ يَدُهُ فِي لَحْمٍ خَنْزِيرٍ وَذَبِيهِ [راجع: ۲۳۳۶۷].

(۲۳۴۴۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ٹائی کے ساتھ کھیلا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو رہا ہے۔

(۲۳۴۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةَ فَعَلَيْ وَلِيَّةٍ [راجع: ۲۳۳۴۹].

(۲۳۴۴۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۳۸۹].

(۲۳۴۴۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۴۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ [راجع: ۲۳۳۷۸].

(۲۳۴۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نسب ”جس کی طرف وہ مال ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي رَجُلٌ رَفِيقٌ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ لِأَنَّكَ صَوَّاحِبَاتُ يَوْسُفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

(۲۳۳۵) دو آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں صدقات و عطیات کی درخواست لے کر آئے، نبی ﷺ نے نگاہ اٹھا کر انہیں اور سے منسوب کیا کہ انہیں کتنی ہی دولت تو مل رہی ہے، انہیں مال و دولت کی ضرورت نہیں ہے، انہیں مال و دولت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اس

میں کسی مالدار شخص کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی کسی ایسے طاقتور کا جو کمائی کر سکے۔

(۲۳۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسَّارٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَيْتٍ مَعَهُ فَأَخَذَهَا فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ الرَّجُلُ فَرَعَ لَصْحَكَ الْقَوْمُ فَقَالَ مَا يَضْحَكُكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنَا أَخَذْنَا بَيْتَ هَذَا فَفَرَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۰۴)].

(۲۳۳۵۲) ابن ابی لیلیؒ سے مروی ہے کہ ہمیں کئی صحابہؓ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر جا رہے تھے ان میں سے ایک آدمی سو گیا، ایک آدمی چپکے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا تیراٹھالیا، جب وہ آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوا تو وہ خوفزدہ ہو گیا، لوگ اس کی اس کیفیت پر ہنسنے لگے، نبی ﷺ نے لوگوں سے ان کے ہنسنے کی وجہ پوچھی، لوگوں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، بس ہم نے اس کا تیر لے لیا تھا جس پر یہ خوفزدہ ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(۲۳۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَمِيمٌ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّنَّانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرُنَا مَا هُمَا ثُمَّ قَالَ اثْنَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الثَّالِفَةُ أَجْلَسَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ يَبْشُرُنَا لَتَمْنَعَهُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ فَقَالَ ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(۲۳۳۵۳) ایک صحابیؓ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اس پر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ دونوں چیزیں ہمیں نہ بتائیے، (کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان پر عمل نہ کر سکیں) نبی ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی اور اس انصاری نے پھر وہی بات کہی، تیسری مرتبہ اس کے ساتھیوں نے اسے روک دیا اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ ہمیں ایک خوشخبری دینا چاہتے ہو، تم دیکھ بھی رہے ہو اور پھر بھی انہیں روک رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ صرف اس پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک تو وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان ہے اور ایک وہ چیز جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۳۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَمِيمٌ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّنَّانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرُنَا مَا هُمَا ثُمَّ قَالَ اثْنَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الثَّالِفَةُ أَجْلَسَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ يَبْشُرُنَا لَتَمْنَعَهُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ فَقَالَ ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَابِلِ وَالْأَمْرِ قَالَ
فُسِّمَتِ النَّارُ سَبْعِينَ جُزْأً فَلِلْأَمْرِ بَسْعٌ وَسِتُونَ وَلِلْقَابِلِ جُزْءٌ وَحَسْبُهُ
(۲۳۳۵۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ
نے فرمایا جہنم کی آگ کو ستر حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے ۶۹ حصے قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہیں اور ایک حصہ قتل
کرنے والے کے لئے ہے اور اس کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنَّهُ تَابَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي جَارٌ لِحَدِيثَةِ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِحَدِيثَةِ أُمِّ خَدِيجَةَ وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ قَالَ
فَقَوْلُ خَدِيجَةَ حَلَّ الْعُزَّى قَالَ كَانَتْ صَنَمَهُمُ إِلَهِي يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَجِعُونَ

(۲۳۳۵۵) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی کا کہنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا
ہے اے خدیجہ! بخدا، میں لات کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، خدا کی قسم! میں عزی کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ عزی وغیرہ کے حوالے سے اپنی قسم پوری کیجئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ ان کے بتوں کے نام تھے جن کی
شرکین عبادت کرتے تھے، پھر اپنے بستر پر لیٹتے تھے۔

(۲۳۱۵۶) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَاسَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَاشْهَدْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
يُصِيفُ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَتْهَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ
سَمِعْتَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاشْهَدْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ
أَنْ يَمُوتَ بِضُحْوَةِ قَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ رَجُلًا آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاشْهَدْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ نَفْسُهُ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ [راجع: ۱۰۵۵۸۱، ۱۰۵۵۸۲، ۱۰۵۵۸۳، ۱۰۵۵۸۴]۔

(۲۳۳۵۶) عبدالرحمن بن یسکانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کہیں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک
کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر بندہ مرنے سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی
توبہ قبول فرماتا ہے۔

دوسرے نے کہا کہ واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پہلے نے جواب دیا جی ہاں دوسرے نے کہا

(۲۳۶.) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِوٍ عَنْ شَيْبِ أَبِي رَوْحَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

Free downloading family of books Audios & Books by BAWAH sumudri only. From Islamic Research Centre Rantauhari

فِي الْفِرَاقَةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَخْضَرُونَ مَعَنَا الصَّلَاةَ بِغَيْرِ طُهُورٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَلْبِسُونَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَلْيُحْسِنِ الطُّهُورَ [راجع: ۱۰۹۶۸]۔

(۲۳۳۶۰) حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دورانِ تلاوت آپ ﷺ پر کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آ جاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۳۲۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ النَّهْدِيَّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلُّوهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمَلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۱۸۴۷۶] (۲۳۳۶۱) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف مہر ہے۔

(۳۲۶۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي الدُّهْمَاءِ قَالَا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ لَنْ تَدْعَ شَيْئًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَدَّلَكَ اللَّهُ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۰۱۹]۔

(۲۳۳۶۲) ابوقتادہ اور ابودھماء کہتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس پہنچے، اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ باتیں سکھانا شروع کر دیں جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، اور فرمایا تم جس چیز کو بھی اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

(۳۲۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا آيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (۲۳۳۶۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(۳۲۶۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الْفُسْلُ وَالطَّيْبُ وَالسَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۲۳۳۶۴) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر تین چیزیں حق ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس موجود بھی ہو۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كُنَّا بِهَذَا الْمَرْبِدِ بِالْبُصْرَةِ قَالَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ لُحْمَةٌ أَدِيمٌ أَوْ لُحْمَةٌ جِرَابٍ فَقَالَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الْعَلَاءِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ فَإِذَا فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أَلَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَدَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَعْطَيْتُمُ مِنَ الْمَغَالِيمِ الْخُمْسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۵) یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹوں کی منڈی میں مطرف کے ساتھ تھا کہ ایک دیہاتی آیا، اس کے پاس چڑے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ کہنے لگا کہ تم میں سے کوئی شخص پڑھنا جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور اس سے وہ چڑے کا ٹکڑا لے لیا، اس پر لکھا تھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن ایش کے نام جو عقل کا ایک قبیلہ ہے، وہ اگر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مشرکین سے جدا ہو جاتے ہیں، اور مال غنیمت میں خمس کا، نبی ﷺ کے حصے اور انتخاب کا اقرار کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہیں۔“

(۲۳۳۶۶) قَالَ قُلْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُلْهِجُنَّ وَحَرَ الصَّدْرِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۶) ہم نے ان سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے سینے کا کینہ ختم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرے۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الرَّسُولِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا تَنْقُطُ مَا جُوهَدَ الْعَدُوُّ

(۲۳۳۶۷) ایک قاصد نے نبی ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَيْنِ لِقَبْلِ مِنْهُ [راجع: ۲۰۵۵۳]

(۲۳۳۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے حاضر ہوئے تو یہ

(۲۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَخْصُوفَةً

(۲۳۳۶۹) مطرف بن ثمر کہتے ہیں کہ میں ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ کے جوتے چمڑے کے پیوند زدہ تھے۔

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي [راجع: ۱۵۸۲۶]

(۲۳۳۷۰) عبدالرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو (کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور کنیت بھی)

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرُ الشَّامِيُّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثِ الْمَاءِ وَالْكَفْلِ وَالنَّارِ (۲۳۳۷۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں مشترک ہیں پانی میں گھاس میں اور آگ میں۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ لَوْ قُلْتُ حِينَ أُمِّمْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْكْ عَقْرَبٌ حَتَّى تُصْبِحَ [راجع: ۱۵۸۰۰] [سقط من اليمين، عن الأطراف]

(۲۳۳۷۱) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو صبح تک تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِجَامَةِ لِلصَّيِّمِ وَالْوَصَالِ فِي الصَّيِّمِ إِنْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ لَمْ يُحَرِّمُهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَطْلُ بِطُعْمَتِي رُبِّي وَيَسْقِيَنِي [راجع: ۱۹۰۲۷]

(۲۳۳۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سبکی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۲۲۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي فَمَرَّةٌ فَلْيُعْنِيهَا أَوْ لِيُهَا إِلَى قَالَ فَابْيَأِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْحِجَةِ فَابْيَأِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبْخَلُ النَّاسِ

(۲۳۴۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی کا ایک درخت میرے باغ میں ہے اسے کہہ دیجئے کہ یا تو وہ درخت مجھے بیچ دے یا بہہ کر دے لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا نبی ﷺ نے اس سے یہاں تک فرمایا کہ تم ایسا کر لو اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک درخت ملے گا لیکن وہ پھر بھی نہ مانا نبی ﷺ نے فرمایا یہ سب سے زیادہ بخل انسان ہے۔

(۲۳۴۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَمَّتَيْهِ عَنْ عَمِّهَا قَالَ إِنِّي لَبِسُوقٍ ذِي الْمَجَارِ عَلَى بُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ اسْتَحْبَبْتُهَا قَالَ لَطَعْتَنِي رَجُلٌ بِمُخَصَّرَةٍ فَقَالَ ارْفَعْ إِذَا رَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى وَأَنْقَى فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ [انظر: ۲۳۴۷۵]

(۲۳۴۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی اچانک ایک آدمی نے اپنی چمڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ عَمَّتَيْهِ رُحْمَ عَنْ عَمِّهَا عُبَيْدَةَ بْنِ خَلْفٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا شَابٌّ مُتَأَرِّرٌ بِبُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ أَجْرُهَا قَاطِرٌ كَيْبِي رَجُلٌ لَفَعَمَزَنِي بِمُخَصَّرَةٍ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَوْ رَفَعْتَ ثَوْبَكَ كَانَ أَبْقَى وَأَنْقَى فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بُرْدَةً مَلْحَاءَ أَمَا لَكَ فِي أَسْوَرَتِي فَتَنَظَرْتُ إِلَى إِزَارِهِ فَإِذَا فَوْقَ الْكُعْبَيْنِ وَتَحْتَ الْعَصَلَةِ [راجع: ۲۳۴۷۴]

(۲۳۴۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی اچانک ایک آدمی نے اپنی چمڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خوبصورت چادر ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ خوبصورت ہو، کیا تمہارے لیے میری ذات میں نمونہ نہیں ہے؟ اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَنْسَلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۵)]. قال شعيب: رجاله ثقات].
(۲۳۴۷۶) ایک انسلی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔

(۲۳۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ لَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۴۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں وضو کیا ہے۔

(۲۳۴۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ كُنَّا بَيْنَ سِتِّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَامَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ آتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحِبُّهُ قَالَ الْيُسْرَى يَسِيرُ مَعَهُ جِبَالُ الْخُبْرِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ عِلَامَتُهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يُلْغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ الْكُعْبَةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَمَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَحِبُّهُ قَدْ قَالَ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخَيِّرُهُ وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ [انظر: ۸۳، ۲۴۰، ۸۴، ۲۴۰، ۸۵، ۲۴۰].

(۲۳۴۷۸) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر ہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ رومیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۳۴۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَتَانِ يَشْتَرِيهِمَا الرَّجُلُ بَخَرٍ صَهْمًا مِنَ الثَّمَرِ فَيُضْمِنُهُمَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ [صححه مسلم (۱۵۴۰)].

(۲۳۳۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کٹے ہوئے پھل کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے البتہ ”عرایا“ میں رخصت دی ہے اور ”عرایا“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی باغ میں ایک دو درخت خرید لے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کئی ہوئی کھجور دے دے اور وہ درخت اپنے درختوں میں شامل کر لے صرف اتنی مقدار میں نبی ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۲۳۴۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي تَيْمَمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رَدِّفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ حَدِّثِهِ عَنْ رَدِّفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّهُ فَتَحَثَرَتْ بِهِ ذَائِبَتُهُ فَقَالَ تَبِعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَتَعَاطَلُكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَيَقُولُ بِقَوْلِي صَرَغَتْهُ وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَتْ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الدَّهَابِ

(۲۳۳۸۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، اچانک گدھا بدک گیا، میرے منہ سے نکل گیا کہ شیطان برباد ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیونکہ جب تم یہ جملہ کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے، اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی طاقت سے پھاڑا ہے اور جب تم ”بسم اللہ“ کہو گے تو وہ اپنی نظروں میں اتنا حقیر ہو جائے گا کہ کسی سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔

(۲۳۴۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أَنَا بِهِ فَأَتَمُّ وَإِذَا رَجُلٌ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ فَطَنْتُ أَنَّ لَهُمَا حَاجَةً فَجَلَسْتُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْبَى لَهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْبَى لَكَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ قَالَ اتَذَرِي مَنْ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى طَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِّثُهُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [راجع: ۲۰۶۱۸]

(۲۳۳۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا، وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی بھی ہے جس کا چہرہ نبی ﷺ کی طرف ہے، میں سمجھا کہ شاید یہ دونوں کوئی ضروری بات کر رہے ہیں، بخدا! نبی ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے نبی ﷺ پر ترس آنے لگا، جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کو اتنی دیر لے کر کھڑا رہا کہ مجھے آپ پر ترس آنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل رضی اللہ عنہ تھے، جو مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق وصیت کر رہے تھے، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار قرار دے دیں گے، پھر فرمایا اگر تم انہیں سلام کرتے تو وہ تمہیں جواب ضرور دیتے۔

(۳۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ مَرَّ بِمَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ [راجع: ۸۷۳: ۲].

(۲۳۳۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گدڑ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرُو بْنِ ضَمْرَةَ الْقَزَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى أَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ قَالَ إِذَا مَلَكَ اللَّيْلُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ

(۲۳۳۸۳) ایک جہنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ نماز عشاء کب پڑھا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب رات ہر وادی پر چھا جائے۔

(۳۷۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُصْمِرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَعْضَ بَنِي مُذَلِجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْكَبُونَ الْآرِمَاتِ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ فَيَحْمِلُونَ مَعَهُمْ مَاءً لِلْسَّفَرِ فَتَذَرُ كُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ تَوَضَّأَ بِمَائِنَا عَطِشْنَا وَإِنْ تَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَهُمْ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَتْنُهُ

(۲۳۳۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سمندر میں شکار کرنے والے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ پینے کے لئے تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر اس سے وضو کرنے لگیں تو ہم پیاسے رہ جائیں، اور اگر اسے پی لیں تو وضو کے لئے پانی نہیں ملے گا، کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کر سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! سمندر کا پانی پاکیزگی بخش ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔

(۳۷۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اجْتَمَعَ قُلُودٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَا مَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ فَلَا يَفِيسُ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ قُلُودَ لَكَلَيْنِ آيَةٍ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ قُلُودَ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِقُلُودِ النُّصْفِ مِنْ قِرَائَتِهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِقُلُودِ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۵) ابو الحالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ جن نمازوں میں جہری قراءت فرماتے تھے وہ تو ہمیں معلوم ہیں اور جن میں جہری قراءت نہیں فرماتے تھے انہیں جہری نمازوں پر قیاس نہیں کر سکتے

لہذا کسی ایک رائے پر متفق ہو جاؤ تو ان میں سے دو آدمی بھی ایسے نہیں تھے جنہوں نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کے برابر جبکہ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قراءت سے نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے بھی نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۳۴۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَنُّهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى إِذَاهُمْ

(۲۳۳۸۶) غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے اجر و ثواب میں کہیں زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا کہ ان کی تکالیف پر صبر کرنے کی نوبت آئے۔

(۲۳۴۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ يَصْفُ الْمِيزَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۳۸۷) بتولیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفاً نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَخٍ بَخٍ لِعَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَجُلٌ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَكَّى فَيَحْتَسِبُهُ وَاللَّهُ خَمْسُ مَنْ اتَّقَى اللَّهَ بَيْنَ مُسْتَقِيمًا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآيَقَنَ بِالْمَوْتِ وَالْبُعْثِ وَالْحِسَابِ [راجع: ۱۵۷، ۴۸]

(۲۳۳۸۸) نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ اور

میزانِ عمل میں کتنی بھاری ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہو جائے

اور ان کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا: رَجُلٌ يَتَوَكَّى فَيَحْتَسِبُهُ وَاللَّهُ خَمْسُ مَنْ اتَّقَى اللَّهَ بَيْنَ مُسْتَقِيمًا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآيَقَنَ بِالْمَوْتِ وَالْبُعْثِ وَالْحِسَابِ

گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَا لِللَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَحَدَّثَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ تَبَا لِللَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَاذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَرُوحَةً تَعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ

(۲۳۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے تو پھر انسان کے پاس کیا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور آخرت کے کاموں میں تعاون کرنے والی بیوی۔

(۳۳۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ [راجع: ۱۰۸۹۴]

(۲۳۳۹۰) نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کے دونوں کنارے مخالف سمت سے نکال کر کندھے پر ڈال رکھے تھے۔

(۳۳۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْخَوَارِثِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلَاحِيِّ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَانِهِمْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ مِائَةِ عَامٍ قَالَ حَتَّى يَقُولَ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ غَنِيًّا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسْئَلُهُمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهٌ بَعَثُوا لَهُ وَإِذَا كَانَ مَعْنَمٌ بَعَثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَ عَنْ الْأَبْوَابِ

(۲۳۳۹۱) متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا فقراء مؤمنین جنت میں مالداروں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے حتیٰ کہ مالدار مسلمان کہیں گے کاش! میں دنیا میں تنگدست رہتا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کا نام بتا دیجئے نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب پریشان کن حالات آئیں تو انہیں بھیج دیا جائے، اگر مال غنیمت آئے تو دوسروں کو بھیجا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے دروازوں سے دور رکھا جاتا ہے۔

(۳۳۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَالِبَ الْقَطَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامَ

(۲۳۳۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں نبی ﷺ نے جواب فرمایا عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامَ

(۳۳۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّهُ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْدُ خُلَنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ [راجع: ۱۰۹۰۱]

(۲۳۳۹۳) حضرت ابن ابی الجعداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے جو ہمیشہ کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۳۹۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَفْهَرِ قَالَ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ بَعْدَمَا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رِضَى اللَّهُ عَنْهُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ طَوَالَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِجَّهُ فَلْيَبْلُغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْ لَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ

(۲۳۳۹۴) زہیر بن افر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچادیں اور اگر نبی ﷺ نے جنگی کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔

(۳۳۹۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ لِقَامِ خُمَسَةٍ أَوْ سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَشْهُدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلْيَكُنْ مَوْلَاهُ

(۲۳۳۹۵) سعید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۳۳۹۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ يَقْصُ فَقَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أُحْلِسَ لِي مِنْ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ

(۲۳۴۹۶) ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس طرح کی مجلس وعظ میں بیٹھنا چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(٣٣٤٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ حَيَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ قَبِيصَةَ أَوْ قَبِيصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ صَلَّى هَذَا الْحَيُّ مِنْ مُعَارِبِ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّوْا قَالَ شَابَ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَفْتَحُ لَكُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ عَمَلَهَا فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

(۲۳۴۹۷) قبیصہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروہ نے فجر کی نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک نوجوان کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے زمین کے مشرق و مغرب فتح ہو جائیں گے لیکن اس کے عمال و گورنر جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کریں۔

(٣٣٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبٍ إِنِّي قَدْ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ قَالَ اتَّخِذْ بِمَالِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ إِلَّا أَنْ أَقْبِلَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبِسَهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتُهُ فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِكَ فَلَانٌ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا [١٦٧١٧].

(۲۳۵۹۸) ابو عمران ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۳۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَقِيلٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدٍ حُمْصٍ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَبْتُكَ لَكَ الْقَوْلُ قَالَ لَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَقِيلٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدٍ حُمْصٍ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَبْتُكَ لَكَ الْقَوْلُ قَالَ لَا

بَيْنَكُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمِيسِي أَوْ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۹۱۷۶].

(۲۳۵۹۹) ابوسلام کہتے ہیں کہ حص کی مسجد میں سے ایک آدمی گذر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث ایسی سنا ہے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سَابِقَ بْنَ نَاجِيَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْهَرَاءِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدِ حِمَصَ فَلَذَكَّرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَى إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۵۰۰) ابوسلام کہتے ہیں کہ ہم حص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے ”رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا“ (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ صَاحِبَ الزُّبَايْدِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهُ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدْعُوهُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی):

[۱۵۴/۴]۔ [انظر: ۲۳۵۰۳]۔

(۲۳۵۰۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ يُرْصِدُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَسِّعْ لِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي لِمَا رَزَقْتَنِي ثُمَّ رَصَدَهُ الثَّانِيَةَ فَكَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۰۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

تھے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما ذاتی طور پر مجھے کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دوبارہ تاک لگا کر تحقیق کی تو نبی ﷺ پھر بھی یہی دعا کرتے ہوئے سنائی دیئے۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ حَصْبَةَ أَوْ أَبِي حَصْبَةَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ تَذَرُونَ مَا الرُّقُوبُ قَالُوا أَلَيْدِي لَا وَلَدَ لَهُ فَقَالَ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ أَلَيْدِي لَهُ وَلَدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ تَذَرُونَ مَا الصُّغْلُوكُ قَالُوا أَلَيْدِي لَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّغْلُوكُ كُلُّ الصُّغْلُوكِ أَلَيْدِي لَهُ مَالٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصَّرَعَةُ قَالُوا الصَّرِيعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرَعَةُ كُلُّ الصَّرَعَةِ الصَّرَعَةُ الرَّجُلُ يَغْضَبُ فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعُرُ شَعْرُهُ فَيَصْرَعُ غَضَبُهُ

(۲۳۵۰۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ بھی حاضر تھے نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ”رُقوب“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی کوئی اولاد نہ ہو نبی ﷺ نے تین مرتبہ ”کامل رُقوب“ کا لفظ دہرا کر فرمایا کہ یہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہو لیکن وہ اس حال میں فوت ہو جائے کہ ان میں سے کسی کو آگے نہ بھیجے پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ”صغلوک“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس کچھ بھی مال و دولت نہ ہو نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صغلوک“ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو لیکن وہ اس حال میں مر جائے کہ اس نے اس میں سے آگے کچھ نہ بھیجا ہو پھر پوچھا کہ ”صرعہ“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ پہلوان جو کسی کو پچھاڑ دے نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صرعہ“ یہ ہے کہ انسان کو غصہ آئے اور اس کا غصہ شدید ہو کر چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے اور روٹنے لگے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔

(۲۳۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَبِثٍ قَالَ أَسْرَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوا هَلْ لَطَبُخُوهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّهْيَ أَوْ النَّهْيَةَ لَا تَصْلُحُ فَاكْفِنُوا الْقُدُورَ

(۲۳۵۰۴) بنو لیب کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قید کر لیا میں ان کے ساتھ ہی تھا کہ انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ ملا انہوں نے اس میں لوٹ ماری اور اس کو پکانے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ ماری تو صحیح نہیں ہے اس لئے اپنی ہانچیاں الٹ دو۔

(۲۳۵۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ أَوْ ابْنِ مُسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الْمِنْهَالِ بْنِ مُسْلَمَةَ الْخَزَاعِمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْلَمُ صُومُوا الْيَوْمَ قَالُوا إِنَّا قَدْ أَكَلْنَا قَالَ صُومُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ [راجع: ۲۰۵۹۰]

(۲۳۵۰۵) ابو الہمال خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلۃ السلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کاروزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھاپی چکے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَافٍ حَدَّثَنِی الْقَیْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ لَبَّالَ فَاتَى بِمَاءٍ فَهَالَ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَمَسَلَهَا مَرَّةً وَعَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّةً بِيَدَيْهِ كِلْتاهِمَا وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ النَّفْ إِصْبَعُهُ الْإِنْبَاهُ

(۲۳۵۰۷) قیس بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے نبی ﷺ نے پیشاب کیا پھر پانی پیش کیا گیا جسے برتن سے نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک پر بہایا اور اسے ایک مرتبہ دھویا ایک مرتبہ چہرہ دھویا ایک مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور ایک مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يَحُجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ أَرَاهُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ لَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو مختصر کر کے پڑھا کرو۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ الْمُكْبِثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ

(۲۳۵۰۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل عمل اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور جہاد کرنا ہے۔

(۲۳۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَدَأَ يَصَلِّي الْقَصْرَ فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي قُرْآنَهُ عَمْرُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا هَٰذَا أَهْلُ الْكِتَابِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَضْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ ابْنِ الْخَطَّابِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز میں قصر پڑھا تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اس سے پہلے اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہو گئے کہ ان کی نمازوں میں فصل نہیں ہوتا تھا نبی ﷺ نے فرمایا ابن خطاب نے عمدہ بات کہی۔

(۲۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ الضَّبْعِ عِنْدِي أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ مِنَ الضَّبْعِ إِنَّ الدُّنْيَا سَتَصَبُّ عَلَيْكُمْ صَبًّا قَلِيلًا لَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الدَّهَبَ

(۲۳۵۱۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے متعلق قحط سالی سے زیادہ ایک اور چیز خطرناک ہے عنقریب تم پر دنیا اٹیل دی جائے گی! کاش! میرے امتی سونا نہ پہنیں۔

(۲۳۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَبْلَ الْأَضْحَى يَوْمٌ أَوْ بِيَوْمَيْنِ اعْطَوْا جَدْعَيْنِ وَأَخَذُوا ثِيَابًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَدْعَةَ تُعْجِزُ مِمَّا تُعْجِزُ مِنْهُ الثِّيَابَةُ [صححه الحاكم

(۲۲۶/۴)۔ قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱۹/۷)۔ قال شعيب: إسناده قوي]۔

(۲۳۵۱۱) مزینہ یا جھینہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ بقرعید سے ایک دو دن قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھ ماہ کے دو بھیڑ دے کر پورے سال کا ایک جانور لے لیتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا جس کی طرف سے ایک سال کا جانور کفایت کرتا ہے چھ ماہ کا بھی اس کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ مَرْثَدٍ أَوْ مَرْثَدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ هَلْ مِنْكَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى قَالَ لَهُ مَرَّاتٍ قَالَ لَا قَالَ فَاسْقِ الْمَاءَ قَالَ كَيْفَ اسْقِيهِ قَالَ اكْفِهِمْ أَلْتَهُ إِذَا حَضَرُوهُ وَأَحْمِلْهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [انظر: ۲۳۵۱۴]۔

(۲۳۵۱۲) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی حیات ہے؟ اس نے کہا نہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم لوگوں کو پانی پلایا کرو اس نے پوچھا وہ کس طرح؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ شَيْبًا أَبَا رَوْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الضَّبْعَ فَقَرَأَ بِهَا بِالرُّوْمِ

Free downloading facility for Video, Audio and Books for DDIW purpose only, from Islamic Research Centre Rawalpindi

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا آذَلُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ
الضُّعَفَاءُ الْمُتَعَطِّلُونَ ثُمَّ قَالَ لَا آذَلُكُمْ عَلَى أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ شَيْدٍ جَعْفَرِيٌّ

(۲۳۵۱۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ آدمی جو کمزور ہو اور اسے دبایا جاتا ہو، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ بد خلق آدمی جو کینہ پرور اور متکبر ہو۔

(۲۳۵۲۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرَّافَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ
رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُفْتَسِلِهِ أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ
الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا [راجع: ۱۷۱۳۶]

(۲۳۵۲۰) حمید حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ
نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل
خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ کنگھی (بناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(۲۳۵۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ
عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا

(۲۳۵۲۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اپنے جسم کے ساتھ حضراتِ حسین و حسان کو چماتے
ہوئے دیکھا، اس وقت نبی ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۲۳۵۲۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ تَكْرِيَةُ الْأَسْمِ وَقَالَ مَنْ وَلَدَ لَهُ فَأَحَبُّ
أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۵۲۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس
سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور
فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْغَزَاوِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
نَسْرَةَ عَنْ

وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

(۲۳۵۲۳) ایک چنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے اور مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔

(۲۳۵۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الرَّقَّاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهَ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِأَتَيْي مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهَ الْعَدُوَّ وَجَّاهَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَى فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ [صححه البخاری (۴۱۲۹) و صححه مسلم (۸۴۲)].

(۲۳۵۲۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ”جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف پڑھی تھی“ مروی ہے کہ ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی، پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ پیچھے والوں نے اپنی نماز مکمل کی اور واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آگیا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں سے باقی رہ جانے والی رکعت پڑھائی، پھر بیٹھے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساتھ لے کر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۵۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقِلُّ لَعَلِّي أَعْقِلُهُ قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ فَعَدْتُ لَهُ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَعُودُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبُ [انظر: ۲۳۵۰۰]

(۲۳۵۲۵) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۲۶) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجَعْفَرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَظِيمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَا سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّارِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقُومُ مَثَلُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِالْقَبِيحِ وَدَمَ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقُومُ

(۲۳۵۲۶) محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عبد الرحمن سے کہا کہ آپ نے اپنے والد صاحب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنی ہو تو مجھے بھی سنائیے انہوں نے اپنے والد صاحب کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص بارہ

ثانی کے ساتھ کھلتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قی و خیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔

(۲۳۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِ السُّلَمِيِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِصَفِ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالطُّهُورُ بِصَفِ الْمِيزَانِ وَالصُّومُ بِصَفِ الصَّبْرِ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۵۲۷) یوسلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سبحان اللہ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الحمد لله“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللہ اکبر“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۲۸) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَدَّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ [راجع: ۱۷۶۶۸]

(۲۳۵۲۸) ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۲۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنِي مَرْيَمُ ابْنَةُ إِيَّاسِ بْنِ الْكُكْبَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعِنْدِكَ ذَرِيرَةٌ فَلَا تَنَعَمُ فَلَدَعَا بِهَا فَوَضَعَهَا عَلَى ثَنُورَةٍ بَيْنَ أَصَابِعِ رَجُلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُطْفِئِ الْكِبِيرِ وَمُكَبِّرِ الصَّغِيرِ أَطْلِفْهَا عَنِّي فَطُفِنَتْ [صححه الحاكم (۲۰۷/۴)] قال شعيب: إسناده إلى مريم صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين.

(۲۳۵۲۹) حضرت ایاس بن کبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس ”ذریہ“ نامی خوشبو ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں انہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منگوایا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پھنسیوں پر لگانے لگے پھر یہ دعا کی کہ اے بڑے کو بجھانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اللہ! اس پھنسی کو دور فرما چنانچہ وہ پھنسیاں دور ہو گئیں۔

(۲۳۵۳۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزُّبَايْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ

إِنَّ السَّحُورَ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدَعُوهَا [راجع: ۲۳۵۰۱].

(۲۳۵۳۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ النَّاسِ فَقَالَ أَنشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا

(۲۳۵۳۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۲۳۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمَعْنَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَنَحْنُ عِنْدَ يَدَيْهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَلَا أَحْبَبَهُ إِلَّا قَالَ عِنْدَ الْجُمُعَةِ

(۲۳۵۳۲) بنو بکر کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مٹی میں اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو جمرات کے قریب تھا اور ہم بھی نبی ﷺ کے آس پاس تھے۔

(۲۳۵۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَكْرِيَّا بْنَ سَلَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ انْتَهَمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَهَا إِسْحَاقُ

(۲۳۵۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو نبی ﷺ فرما رہے تھے اے لوگو! تم اپنے اوپر ”جماعت“ کو لازم پکڑو، تفرقہ اور اختلاف سے بچو، تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(۲۳۵۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ عُرْوَةَ عَنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرُنَا أَنْ نَصْنَعَ الْمَسَاجِدَ فِي دُورِنَا وَأَنْ نُصْلِحَ صُنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا

(۲۳۵۳۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں اپنے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامٍ بْنِ عَمْرٍو الشُّكْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ فَاصْلَحُوا إِلَيْهِمْ

وَأَسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَهُمْ [راجع: ۲۰۸۵۷].

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِخْوَانُكُمْ أَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ أَوْ قَاصِلِحُوا إِلَيْهِمْ، وَأَسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَهُمْ [راجع: ۲۰۸۵۷]. [سقط من الميمية].

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ بِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْتَمُونَ يَبْصِرُونَ وَقَعَ سِهَامِهِمْ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۵۹/۱). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۲۳۵۳۶) قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر جب مدینہ منورہ کے کونے میں اپنے گھر کی طرف واپس ہوتے تو راستے میں اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۲۳۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) وَتَبَّ عَلَى إِنْكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِثْلَ مَرَّةٍ [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۳) قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۵۳۷) ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز میں سو مرتبہ یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ کو قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہے انتہاء مغفرت کرنے والا ہے۔

(۲۳۵۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ. قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي إِمْرَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِي سُوقٍ عَكاظٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَصْلَحَكُمْ عَنْ أَلَهِيكُمْ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو حَنِظَلٍ. [انظر: ۱۶۷۲۰].

(۲۳۵۳۸) اصف بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دہ خلافت میں میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکاظ کے میلے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی یہ کہتا جا رہا ہے کہ یہ شخص تمہیں تمہارے معبودوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے، بعد میں پتہ چلا کہ وہ نبی ﷺ اور ابو جہل تھے۔

(۲۳۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُفْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَغْوَرَ يَقُولُ لَهُ مَعْرُوفٌ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَالْيَوْمُ الثَّانِي مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمُ الثَّلَاثُ سُمْعَةٌ وَرِبَاءٌ [راجع: ۲۰۵۹۰]۔

(۲۳۵۳۹) قنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف میں ”معروف“ نام کے ایک صاحب تھے جن کی ایک آنکھ کام نہیں کرتی تھی، ان کا اصل نام زبیر بن عثمان تھا، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ولیمہ برحق ہے، دوسرے دن کھانا نیکی ہے اور تیسرے دن بھی کھانا شہرت اور دکھاوے کے لئے ہے۔

(۲۳۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّعَوَاءِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ تُعْرَفُ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ بِتَحْرِيكِ لِحْيَتِهِ

(۲۳۵۴۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر میں نبی ﷺ کی قراءت کا پتہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک ہلنے سے ہوتا تھا۔

(۲۳۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُفْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَيٍّ صَبْرًا لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ لِحَضْرَتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ يَا جَارِيَّةُ انْجِزِي بَوَضْعِي لَعَلِّي أَصَلِّي فَأَسْتَرْجِعَ فَرَأَا أَنَا أَنْكُرُنَا ذَاكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَارْحُضْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۶)۔ قال شعيب رحاله ثقات]۔

(۲۳۵۴۱) عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے سرالی رشتہ داروں میں ”جو انصاری تھے“ گیا نماز کا وقت ہوا تو میزبان نے کہا اے باندی! وضو کا پانی میرے پاس لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں جب انہوں نے دیکھا کہ ہمیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے بلال! اکثرے ہو اور ہمیں نماز کے ذریعے راحت مہیا کرو۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتْرُكُوا الْحَبْشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكُفَّةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ

(۲۳۵۴۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تک حبشی تمہیں چھوڑے رہیں تم

انہیں چھوڑے رہو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ چشمیوں میں سے ایک چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی نکالے گا۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِهِ جُرْحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لَهُ طَبِيبَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ لَقَدْ عَوَّهَ لِحِجَاءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَغْنِي الدَّوَاءُ شَيْئًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهَلْ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاوٍ لِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً

(۲۳۵۴۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو زخمی ہو گیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنو فلان کے طبیب کو بلا کر اسے دکھاؤ لوگوں نے اسے بلایا تو وہ آیا اور لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا علاج اسے کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے زمین میں کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفاء نہ رکھی ہو۔

(۲۳۵۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَسْصُ الْحُكْمِ الرُّومُ صَلَحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ وَهُمْ عَلَوًا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلُمُونَ وَتَغْنُمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ فَيَعْنَدُ ذَلِكَ تَغْيِيرُ الرُّومِ وَيَجْمَعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ [راجع: ۱۶۹۵۰]۔

(۲۳۵۴۵) حضرت ذوقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے اسن واماں کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۵۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ مَدِينِي حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ لَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَوْرَمَاءُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلٌ قَالَ ثُمَّ عَاصَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنَى لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ خَيْرٌ مِنَ الْغَنَى وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ

(۲۳۵۴۷) عبد اللہ بن حبیب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ

مالداری کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مال داری میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مال داری سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۵۶۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا إِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِيهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ [انظر: ۲۳۸۸۳]

(۲۳۵۳۶) ابو قتادہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے، ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو قَتْلِبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَقِيتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِالْكُفَّاسَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ خَمْسًا فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِي فَقَالَ التَّسْبِيحُ يَصْفُ الْمِيزَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ يَصْفُ الصَّبْرَ وَالطُّهُورُ يَصْفُ الْإِيمَانَ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۵۳۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ بَيْنَمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ أَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا حَسَنًا فَإِنِّي رَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَحْنَفِ قَالَ لَمَّا أَنَا لَيْسَ بِأَرْجَى مِنِّي لَهَا

(۲۳۵۳۸) احنف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بنو سلیم کا ایک آدمی مجھے ملا اور کہنے لگا کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے

پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ بخدا! انہوں نے اچھی بات کہی اور اچھی بات ہی سنائی جب میں واپس بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو آپ کے اس قول کے متعلق بتایا تھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا اے اللہ! اخف کی مغفرت فرما یہ سن کر انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس سے زیادہ پرامید کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ قُرَيْظَةَ لَمَنْ كَانَ نَبَتْ عَانَتُهُ قِيلَ وَمَنْ لَا بُرْكَ [راجع: ۱۹۲۱۱]۔

(۲۳۵۹۹) قرظہ کے دو بیٹوں سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قرظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمِّ لَهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي وَأَقِيلَ لَعَلِّي آخِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ لَعَادَ لَهِ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَغْضَبَ [راجع: ۲۳۵۲۰]۔

(۲۳۵۵۰) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَالِدِي قَالَ عَدَوْتُ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِجَمَاعَةٍ فِي السُّوقِ فَمِلْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَ صِفَتَهُ قَالَ لَعَرَضْتُ لَهُ عَلَى فَارِغَةِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عَرَافَاتٍ وَمَنَى فَرَفَعُ لِي فِي رَكْبٍ لَعَرَفْتُهُ بِالصَّفَةِ قَالَ فَهَتَفَ بِي رَجُلٌ يَا أَيُّهَا الرَّائِبُ خَلْ عَنْ وَجْهِهِ الرَّكَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوا الرَّائِبَ قَارِبٌ مَا لَهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِرِزْمِ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي أَوْ خَبِّرْنِي بِعَمَلٍ يَكُونُنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيَبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ أَوْ ذَلِكَ أَعْمَلُكَ أَوْ أَنْصَبَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ إِذَا أَوْ أَفْهَمُ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ وَتُكْرَهُ لِلنَّاسِ مَا تُكْرَهُ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ خَلْ رِزْمَ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامَهَا قَالَ أَبُو قَطَنِ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ سَمِعْتُ مِنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۵۹۷۸]۔

(۲۳۵۵۱) عبد اللہ شکر بنی ہاشمیہ کہتے ہیں کہ جب کوفہ کی جامع مسجد پہلی مرتبہ تعمیر ہوئی تو میں وہاں گیا، اس وقت وہاں کعبہ وں کے درخت بھی تھے اور اس کی دیواریں ریت جیسی مٹی کی تھیں، وہاں ایک صاحب حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے نبی ﷺ کے

حجۃ الوداع کی خبر ملی تو میں نے اپنے اونٹوں میں سے ایک قابل سواری اونٹ چھانٹ کر نکالا، اور روانہ ہو گیا، یہاں تک کہ عرفہ کے راستے میں ایک جگہ پہنچ کر بیٹھ گیا، جب نبی ﷺ سوار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو آپ کے حلیہ کی وجہ سے پہچان لیا۔

اسی دوران ایک آدمی جو ان سے آگے تھا، کہنے لگا کہ سوار یوں کے راستے سے ہٹ جاؤ، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی کام ہو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ دونوں سوار یوں کے سر ایک دوسرے کے قریب آ گئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات کا سبب بن جائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا واہ واہ! میں نے خطبہ میں اختصار سے کام لیا تھا اور تم نے بہت عمدہ سوال کیا، اگر تم سمجھ دار ہوئے تو تم صرف اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، اب سوار یوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔

[illegible]

(۲۳۵۵۲) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عابد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر کٹوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جنتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(٢٥٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْجُمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ١٥٥١٤].

(۲۳۵۵۳) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کا رواج پکسلے تو اس علاقے سے ہرگز نہ نکلو اور اگر تیرا ہی غرض ہو کہ اس علاقے سے نکلتے تو تم

(۲۳۵۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کو اور مسلمانوں کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمادی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گا، مجھے شام کا ایک آدمی بھی مل گیا جسے جلالہ قریظیؒ نے مدینہ منورہ کا حال بیان کیا تھا۔

The following facilities are provided by WAH Institute of Islamic Research & Education:

نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، ہر مرتبہ نبی ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم وہ نماز نہیں پڑھ لو، جب چوتھی مرتبہ ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور وہاں جا کر نماز پڑھ آؤ، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اگر تم یہیں نماز پڑھ لیتے تو بیت المقدس کی تمام نمازیں یہاں ادا ہو جاتیں۔

(۲۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ حَنْتَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَقَالَ هَاهُنَا فِي قُرَيْشٍ خَفِيرٌ لِي مُقْبِلًا وَمَذْبِرًا فَقَالَ هَاهُنَا فَصَلِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۵۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ تم وہ نماز نہیں پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْصِيَنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ لَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ لِإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ [انظر: ۲۳۸۶۲]

(۲۳۵۵۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آ جائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يَغْرُضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَنْلُغُ الْقَذَى وَفِيهَا مَا يَنْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَعَرَضَ عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَمِصٌّ يَجْرُوهُ قَالُوا لِمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۸۵۰)]

(۲۳۵۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، لیکن کسی کی قمیص چھاتی تک اور کسی کی اس سے نیچے تک ہے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ زمین پر گھس رہی تھی، نبی ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ نبی ﷺ نے فرمایا دین۔

(۲۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

مُحَمَّدٌ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَتَبَارَكَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ ابْنُ
طَاوُسٍ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! محمد ﷺ ان کے ال بیت یعنی ازواج
مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور
محمد ﷺ ان کے ال بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں
بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي
مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْعِجَارَةُ قَرَّ قَبْلَهُ
ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَهَلَّا تَرْتَحِمُوهُ

(۲۳۵۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا
جائے، جب اسے پھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟
(۲۳۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الصَّنَعَاءِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي قُتَيْبُ
قَالَ كُنْتُ أَعْمَلُ فِي الدِّيْمَازِ وَأَعَالِجُ لَهُ فَقَدِمَ يَهُدَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَى الْيَمَنِ وَجَاءَ مَعَهُ رَجُلَانِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَنِي رَجُلٌ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَهُ وَأَنَا فِي الزَّرْعِ أَصْرِفُ الْمَاءَ فِي الزَّرْعِ
وَمَعَهُ فِي كُمِهِ جَوْزٌ فَنَظَرْتُ عَلَى سَافِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَكْسِرُ مِنْ ذَلِكَ الْجَوْزِ وَيَأْكُلُهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيَّ فَقُلْتُ
فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ هَلُمَّ لَدُنَّوْتُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لِفَتْحٍ أَتَضَمَّنُ لِي وَأَغْرِسُ مِنْ هَذَا الْجَوْزِ عَلَى هَذَا الْمَاءِ فَقَالَ
لَهُ فَتُجَّ مَا يَنْفَعُنِي ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ مَنْ
نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تَشْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ فَتُجَّ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَتُجَّ
فَلَمَّا أَضْمَنَهَا لِيْنَهَا جَوْزُ الدِّيْمَازِ [راجع: ۱۶۷۰۲]

(۲۳۵۶۲) فتح کہتے ہیں کہ میں ”دیماز“ (علاقے کا نام) میں کام کاج کرتا تھا، اس دوران یعلیٰ بن امیہ یمن کے گورنر بن کر آ
گئے، ان کے ساتھ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آئے تھے، ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا، میں اس وقت اپنے کھیت میں پانی لگا
رہا تھا، اس آدمی کی جیب میں اخروٹ تھے، وہ پانی کی نالی پر بیٹھ گیا اور اخروٹ توڑ توڑ کر کھانے لگا، پھر اس شخص نے اشارے
سے مجھے اس کی طرف اشارہ کیا تو میں نے اس سے کہا کہ اس شخص کو روکنا۔

اس پانی کے قریب اخروٹ کے درخت لگائے جاسکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے اس ضمانت سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کی نگہداشت اور ضروریات کا خیال رکھتا رہے تا آنکہ اس پر پھل آجائے تو جس چیز کو بھی اس کا پھل ملے گا، وہ اللہ کے نزدیک اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔

فنج نے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا جی ہاں! اس پر فنج نے انہیں ضمانت دے دی اور اب تک وہاں کے اخروٹ مشہور ہیں۔

(۲۲۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عُلْفَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا مِنْ دَارٍ يَعْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ ۱. اسْتَقْبَلَ النَّبِيَّ فَلَدَعَا قَالِ رَوْحُ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ عَنْ أُمِّهِ [انظر: ۲۸۰۰۲]. [راجع: ۱۶۷۰۳].

(۲۳۵۶۳) عبد الرحمن بن طارق رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی دار یعلیٰ سے کسی جگہ تشریف لے جاتے تو قبلہ رخ ہو کر دعاء ضرور فرماتے۔

(۲۲۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنَى وَنَزَلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ وَقَالَ لِيُنْزِلَ الْمُهَاجِرُونَ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيُنْزِلَ النَّاسُ حَوْلَهُمْ قَالَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَفَتَحَتْ أَسْمَاعُ أَهْلِ مِنَى حَتَّى سَمِعُوهُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا الْجُمُرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ [راجع: ۱۶۷۰۴].

(۲۳۵۶۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ منیٰ میں لوگوں کو ان کی جگہوں پر بٹھا کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "مہاجرین یہاں اتریں،" اور قبلہ کی دائیں جانب اشارہ فرمایا، "اور انصار یہاں اتریں،" اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا، پھر لوگ ان کے آس پاس اتریں، پھر نبی ﷺ نے انہیں مناسک حج کی تعلیم دی، جس نے اہل منیٰ کے کان کھول دیئے اور سب کو اپنے اپنے پڑاؤ پر نبی ﷺ کی آواز سنائی دیتی رہی، میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ٹھیکری کی ٹھیکری جیسی ٹکڑیوں سے حمرات کی رمی کرو۔

(۲۲۵۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۶۷۰۶].

(۲۳۵۶۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ قَوْمٌ لَهُمْ عَهْدٌ فَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ لَمْ يَبْرَحْ رَاحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ۱۶۷۰۷]

(۲۳۵۶۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ذمیوں کی ایک قوم ہوگی، جو شخص ان میں سے کسی کو قتل کرے گا وہ جنت کی مہک بھی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَخُبْزٌ قَالَ اذْنُ فَكُلْ فَآخَذَ بِأَكْلٍ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعِيْنِكَ رَمَدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَكَلْتُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْأُخْرَى قَالَ فَكَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۰۸]

(۲۳۵۶۹) عبد الحمید بن صلی رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں اور روٹی رکھی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے صہیب سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ، چنانچہ وہ کھجوریں کھانے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں تو آشوب چشم ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں، اس پر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أَجُورِ أَوْلِيهِمْ يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ [راجع: ۱۶۷۰۹]

(۲۳۵۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت (کے آخر) میں ایک قوم ایسی بھی آئے گی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو گناہ کی برائی کو بیان کریں گے۔

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا لَا أُعْطِيهِمْ شَيْئًا أَكْلَهُمْ إِلَى إِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فَرَأَتْ بَنِي عَجَلٍ [راجع: ۱۶۷۱۰]

(۲۳۵۶۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں میں کچھ بھی نہیں دیتا، بلکہ انہیں ان کے ایمان کے حوالے کر دیتا ہوں، انہی میں فرات بن حیان ہے، ان کا تعلق بنو عجل سے تھا۔

(۲۳۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاعُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ [راجع: ۱۶۷۱۱].

(۲۳۵۷۰) بنو ہلال کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مالدار یا تندرست و توانا آدمی کے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

(۲۳۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُيُوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَّبَ لَهُ طَعَامٌ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَطْعَمْتُ وَأَسْقَيْتُ وَأَغْنَيْتُ وَاهْدَيْتُ وَاجْتَبَيْتُ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أُعْطَيْتُ [راجع: ۱۶۷۱۲].

(۲۳۵۷۱) نبی ﷺ کے ایک خادم ”جنہوں نے آٹھ سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی“ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے جب کھانے کو پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ کہہ کر شروع فرماتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے کہ اے اللہ! تو نے کھلایا پلایا، غناء اور روزی عطاء فرمائی، تو نے ہدایت اور زندگانی عطاء فرمائی، تیری بخششوں پر تیری تعریف ہے۔

(۲۳۵۷۲) حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ مُنِيبٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَحَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِمَصْرَ فُسَّالَهُ عَنْ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۱۳].

(۲۳۵۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث معلوم ہوئی تو انہوں نے پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف رخصت سفر باندھا جو کہ مصر میں رہتے تھے، وہاں پہنچ کر ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو سفر کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۵۷۳) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْهِجْرَةَ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فَاحْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَا سَأَقُولُونَ إِنَّ الْهِجْرَةَ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقُطُ مَا كَانَ الْجِهَادُ [راجع: ۱۶۷۱۴].

(۲۳۵۷۳) حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے، دوسرے حضرات کی رائے اس سے مختلف تھی، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک جہاد باقی ہے، ہجرت ختم نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ إِنْسَانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقِسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِسَامَةُ الدَّمِ فَأَقْرَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ فِي دَمٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵]

(۲۳۵۷۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے ”قسامت“ کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں ”جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۳۵۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْقُعْقَاعِ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ رَمَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَسَّعْ لِي ذَايَ وَبَارِكْ لِي لِيَمَّا رَزَقْتَنِي [راجع: ۱۶۷۱۶]

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما، مجھے ذاتی کشادگی عطا فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۳۵۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبٍ إِنِّي قَدْ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْزِي ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ فَقَالَ اقْدِرْ بِمَا لَكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ إِلَّا أَنْ أَضْرِبَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا لِيَمِ قَاتِلِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتُهُ قَالَ فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكٍ فَلَانَ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۲۳۵۷۹) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حنذب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، حنذب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیج جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر توار کے جوہر دکھاؤں، اس پر حنذب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا ربور دگار! اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُبُ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ بِالسُّقْيَا إِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَإِمَّا مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتَّى آتَى كَدِيدًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَفْطَرَ وَأَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اور مسلسل روزہ رکھتے رہے، پھر نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوا یا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا یہ فتح مکہ کا سال تھا۔

(۲۳۵۷۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْإِفْطَارِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ فَتَقْوُوا لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوا لِصِيَامِكُمْ فَلَمَّا آتَى الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ أَلَدَى حَدَّثَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے لوگوں کو ترک صیام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے دشمن کے لئے قوت حاصل کرو، لیکن خود نبی ﷺ نے روزہ رکھ لیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اسی دوران کسی شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ! جب لوگوں نے آپ کو روزہ رکھے ہوئے دیکھا تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا، چنانچہ نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوا یا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

(۲۳۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْقِي ذِي الْمَحَارِ يَتَخَلَّلُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا قَالَ وَأَبُو جَهْلٍ يَحْجِي عَلَيْهِ التُّرَابُ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَغُرُّكُمْ هَذَا عَنْ دِينِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيدُ لِسْرُكُوا إِلَهُتَكُمْ وَلِتَسْرُكُوا الْآلَاتِ وَالْعُزَّى قَالَ وَمَا يُلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا انْعَثْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ مَرْبُوعٌ كَثِيرُ اللَّحْمِ حَسَنُ الْوُجْهِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ أَتْبَضُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ سَابِغُ الشَّعْرِ [راجع: ۱۶۷۲].

(۲۳۵۷۹) بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ذوالحجۃ نامی بازار میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ فرما رہے تھے لوگو! اِلَہُ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کر لو تم کامیاب ہو جاؤ گے، اور ابو جہل مٹی اچھالتے ہوئے کہتا جاتا تھا لوگو! یہ تمہیں تمہارے دین سے بہکانہ دے، یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو اور لات و عزی کو چھوڑ دو، لیکن نبی ﷺ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے، ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے سامنے نبی ﷺ کا حلیہ بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسرے چادریں زیب تن فرما رکھی تھیں، درمیانہ قد تھا، جسم گوشت سے بھر پور تھا، چہرہ نہایت حسین و جمیل تھا، بال انتہائی کالے سیاہ تھے، انتہائی اجلی سفید رنگ تھی، اور گھنے بال تھے۔

(۲۳۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِي خِلَافَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يَمُوتُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى يُسْتَخْلَفَ قُلُنَا مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ ثَلَاثَةً مِنْ أَصْحَابِي وَزِنُوا فُوزِينَ أَبُو بَكْرٍ فُوزِينَ ثُمَّ وَزِنَ عُمَرُ فُوزِينَ ثُمَّ وَزِنَ عُثْمَانُ فَفَقِصَ وَهُوَ صَالِحٌ [راجع: ۱۶۷۲۱]

(۲۳۵۸۰) اسود بن ہلال اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کہا کرتا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک خلیفہ نہیں بن جاتے، ہم اس سے پوچھتے کہ تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو وہ جواب دیتا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا جھک گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا ابھی جھک گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ہمارے ساتھی کا وزن کم رہا اور وہ ٹیک آدی ہے۔

(۲۳۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرَى مِنَ الشُّرْكِ قَالَ وَإِذَا آخَرُ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۱۶۷۲۲]

(۲۳۵۸۱) ایک شیخ سے ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے“ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو سورۃ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ فُلَانِ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْيُنَكُمْ الشَّيْطَانُ فَقَدْ نَافَتْ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

(۲۳۵۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تمہارے بھائی (شاہ حبشہ نجاشی) کا انتقال ہو گیا ہے، آؤ، صفیں باندھو، اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۲۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنَةِ كُرْدَمَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْعَزَ ثَلَاثَةً مِنْ إِبِلِي قَالَ إِنْ كَانَ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى عِيدٍ مِنَ عِيدِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى وَثْنٍ فَلَا وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَاقْضِ نَذْرَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَى أُمَّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ مَشْيًا الْقَتْمَشِي عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۰۵۳۵]

(۲۳۵۸۳) حضرت کرم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس منت کا حکم پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی؟ نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے وہ منت کسی بت یا پتھر کے لئے مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ اللہ کے لئے مانی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اللہ کے لئے جو منت مانی تھی اسے پورا کرو، بوانہ نامی جگہ پر جانور ذبح کر دو اور اپنی منت پوری کر لو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچی کی والدہ نے پیدل چلنے کی منت مانی تھی، کیا یہ بچی اس کی طرف سے چل سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

(۲۳۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّوَيْحِي حَدَّثَنَا مَوْلَى لَيْزِيدَ بْنِ نُمُرَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُمُرَانَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مُقْعَدًا بَنِيكَ لَسَّائِكَ فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اتَانٍ أَوْ حِمَارٍ فَقَالَ قَطَعَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ آثَرَهُ فَأَقْعِدَ [راجع: ۱۶۷۲۵]

(۲۳۵۸۳) یزید بن نمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک اپاج آدمی سے ہوئی، میں نے اس کی وجہ اس سے پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے سامنے سے گزر گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے ہماری نماز توڑ دی، اللہ اس کے پاؤں توڑ دے، اس وقت سے میں اپاج ہو گیا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ رَجَعْتُ فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي بِمَا عَطَبَ مِنْهَا قَالَ أَنْعَزَهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهَا فِي دِمِهَا ثُمَّ ضَعُهَا عَلَى صَفْحَتِهَا أَوْ عَلَى جَنْبِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ [راجع: ۱۶۷۲۹]

(۲۳۵۸۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ”جو نبی ﷺ کی اونٹنی کی دیکھ بھال پر مامور تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کہیں بھیجا، میں کچھ دو جا کر واپس آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ مرنے والا ہو جائے تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر لینا، پھر اس کے نعلوں کو خون میں تر بہر کر کے اس کی پیشانی یا پہلو پر رکھ دینا، اور اس میں سے تم کھانا اور نہ ہی تمہارا کوئی رفیق کھائے۔

حَدِيثُ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث

(۲۳۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ عَنْ أُمِّهِ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ [راجع: ۱۶۷۲۷].

(۲۳۵۸۶) بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض اوقات انسان جنت کے اتنا قریب پہنچ جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت سے اتنا دور چلا جاتا ہے کہ مثلاً مکہ مکرمہ کا صنعا سے بھی زیادہ دور کا فاصلہ ہو۔

حَدِيثُ امْرَأَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْجَلِيِّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرْنَ إِحْدَاكُنَّ لِجَارِئَتِهَا وَلَوْ كَرَأْعُ شَاةٍ مُعْرُوقٍ [راجع: ۱۶۷۲۸].

(۲۳۵۸۷) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی کسی چیز کو ”خوارہ و بکری کا چلا ہوا کمرہ“ ہو“ حقیر نہ سمجھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ فَإِذَا طُفِعَ قَالُوا الْكَلَامَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ بَكْرٍ [راجع: ۱۵۵۰۱].

(۲۳۵۸۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طواف بھی نمازی کی طرح ہوتا ہے، اس لئے جب تم طواف کیا کرو تو گفتگو نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ يَكْفُلُ النَّاسَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا أَمْلَكَ وَأَهَاكَ وَأَخْطَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا قُلَانًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَجْعَلِي نَفْسُ عَلَى أُخْرَى [راجع: ۱۶۷۳۰].

(۲۳۵۸۹) بنو یربوع کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو لوگوں سے گفتگو کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں پر خرچ کیا کرو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ بن یربوع ہیں، انہوں نے فلاں آدمی کو قتل کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ -

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُعَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَعْلُوقٍ فَكُفُّوا بِهَا فَرِيضَتَهُ ثُمَّ الزَّكَاةَ كَذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۷۳۱].

(۲۳۵۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل اداء کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۵۹۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَرَأَاهُمْ اللَّيْلَةَ إِلَّا سَيِّئُونَ كُفْمٌ لِإِنْ قَلَعُوا فِشْعَارَكُمْ حَمٍ لَا يُنْصَرُونَ [راجع: ۱۶۷۳۳].

(۲۳۵۹۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے لگتا ہے کہ آج رات دشمن شب خون مارے گا، اگر ایسا ہو تو تمہارا شعار حَمٍ لَا يُنْصَرُونَ کے الفاظ ہوں گے۔

(۲۳۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي تَيْمَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَدْعُو قَالَ أَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ مَنْ إِذَا كَانَ بَكَ ضُرٌّ لَدَعَوْتُهُ كَدَفَقَهُ عَيْنُكَ وَمَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامٌ سَنَدَ لَدَعَوْتُهُ أَنْتَ لَكَ وَمَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ فَفَرَّ فَاصْلُكَ

[راجع: ۱۶۷۳۳].

(۳۵۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ أَسْعَدًا بَنَ زُرَّارَةَ فِي حَلْقِهِ مِنَ الذُّبْحَةِ وَقَالَ:

(۲۳۵۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما کو کسی زخم کی وجہ سے داغا اور فرمایا میں ان کے لئے جس چیز میں صحت اور تندرستی محسوس کروں گا، اس تدبیر کو ضرور اختیار کروں گا۔

(۲۳۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَتَحَدَّثُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُتِقَتِ الْأَمَةُ فَهِيَ بِالْغِيَارِ مَا لَمْ يَطَّأَهَا إِنْ شَاءَتْ فَارْقَتَهُ وَإِنْ وَطَّئَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَلَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۶]۔

(۲۳۵۹۵) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُعْتِقَتِ الْأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعُبْدِ فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا فَإِنْ هِيَ أَقْرَتْ حَتَّى يَطَّأَهَا فَهِيَ أَمْرُئُهَا لَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۷]۔

(۲۳۵۹۶) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَالِشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ غَدَاةٍ وَهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوَجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوَجْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوَجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوَجْهِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي وَأَتَانِي رَبِّي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَكَ رَبِّي وَسَعْدُكَ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي أَيُّ رَبِّ قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ حَتَّى تَجَلَّى لِي مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ وَكَذَلِكَ نَرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ آيَةَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ

يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خِلَافَ الصَّلَوَاتِ وَإِبْلَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ قَالَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خِطْبَتَيْهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمِنْ التَّرَجَّاتِ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبُّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَقَّيْ غَيْرَ مُقْتُونٍ [راجع: ۱۶۷۳۸]۔

(۲۳۵۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے تو بڑا خوشگوار موڈ تھا اور چہرے پر بشارت کھیل رہی تھی، ہم نے نبی ﷺ سے اس کیفیت کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ آج رات میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد ﷺ، میں نے عرض کیا اَللّٰهُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدِیْكَ فرمایا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی تھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے وَكَذَلِكَ نُورِیْ اِبْرَاهِیْمَ والی آیت تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، ارشاد ہوا کہ جو شخص یہ کام کر لے وہ خیر کی زندگی گزارے گا اور خیر کی موت مرگا اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

اور جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد ﷺ، جب نماز پڑھا کر تو یہ دعاء کر لیا کرو کہ اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں کسی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے۔

(۲۳۵۹۸) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ خَرَجَ فَهَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ [راجع: ۱۶۷۰۱]۔

(۲۳۶۹۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ قُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ مَتَى جُعِلَتْ نَبِيًّا قَالَ وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [راجع: ۱۶۷۴۰].

(۲۳۶۹۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم ہی کے درمیان تھے۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ شَيْخًا مِنْ بَنِي سَلِيطٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَمُهُ فِي شَيْءٍ أُصِيبَ لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَعَلَيْهِ حَلَقَةٌ قَدْ أَطَافَتْ بِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ إِذَا رُقِطْنِي لَهُ غَلِيطٌ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا يَقُولُ أَيْ فِي الْقَلْبِ [راجع: ۱۶۷۴۱].

(۲۳۶۹۰) بنی سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہبند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۹۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بَغْنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنِ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَعْرَابِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَخَافُ عَلَى قُرَيْشٍ إِلَّا أَنْفُسَهَا قُلْتُ مَا لَهُمْ قَالَ أَسْحَةُ نَحْرَةٍ وَإِنْ طَالَ بِكَ عُمَرُ لَتَنْظُرَنَّ إِلَيْهِمْ يَفْتِنُونَ النَّاسَ حَتَّى تَرَى النَّاسَ بَيْنَهُمْ كَالْغَنَمِ بَيْنَ الْحَوْضَيْنِ إِلَى هَذَا مَرَّةٍ وَإِلَى هَذَا مَرَّةٍ [راجع: ۱۶۷۴۲].

(۲۳۶۹۱) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے قریش کے متعلق خود انہی سے خطرہ ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم انہیں یہاں دیکھو گے اور عام لوگوں کو ان کے درمیان ایسے پاؤ گے جیسے دو حوضوں کے درمیان بکریاں ہوں جو کبھی ادھر جاتی ہیں اور کبھی ادھر۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُمَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَوْجُ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي لَهَبٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَهْرٍ [راجع: ۱۶۷۴۳].

(۲۳۶۰۲) بنت ابولہب کے شوہر کہتے ہیں کہ جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے نکاح کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تفرق کا کوئی سامان ہے؟

(۲۳۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حَيْثُ التَّمِيمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْقَالُ [راجع: ۱۶۷۴۴]۔
(۲۳۶۰۳) جیہ تہمی ﷺ کے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مردے کی کھوپڑی میں کسی چیز کے ہونے کی کوئی حقیقت نہیں، نظر لگ جانا برحق ہے اور سب سے سچا شگون فال ہے۔

(۲۳۶۰۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فِتْوَضًا قَالَ فَذَهَبَ فِتْوَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فِتْوَضًا قَالَ فَذَهَبَ فِتْوَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ [راجع: ۱۶۷۴۵]۔

(۲۳۶۰۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر دوبارہ وضو کرو، دوسرے یہ حکم دیا اور وہ ہر مرتبہ وضو کر کے آگیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ پہلے آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر خاموش ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سليمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں

(۲۳۶۰۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِذَا رَمَيْتُمُ الْجُمُرَةَ فَأَرْمُوَهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقُرِئَ عَلَيْهِ إِسْنَادُهُ يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ يَعْنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۱۸۵]۔

(۲۳۶۰۵) حضرت ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طین وادی سے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا)، اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أُمِّ حَنْدُبِ الْأَزْدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَعَلَيْكُمْ بِمَنْحِلِ حَصَى الْخَذْفِ [راجع: ۲۷۶۵۲]

(۲۳۶۰۶) حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرفات سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم کرلو، اور جب حمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکریاں کی ٹنگریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ وَهِيَ أُمُّ بَنِي شَيْبَةَ الْأَكْبَرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا شَيْبَةَ فَفَتَحَ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ وَرَجَعَ وَفَرَّغَ وَرَجَعَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجِبَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ قُرْنًا لَفَعِيَهُ

(۲۳۶۰۷) حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو بلایا اور خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا، بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر چلے گئے تو شیبہ بھی واپس چلے گئے، اس اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد شیبہ کو بلانے کے لئے دوبارہ آگیا، وہ دوبارہ حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

(۲۳۶۰۸) قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِى الْمُصَلِّينَ [راجع: ۱۶۷۵۳]

(۲۳۶۰۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا

بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ خَالِهِ مُسَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أُمِّ مَنْصُورٍ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَكَأَنَّ مَرَّةً إِنَّهَا سَأَلَتْ عُثْمَانَ لِمَ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قُرْنِي الْكُشْبِ حَيْثُ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيتُ أَنْ أَمُرَّكَ أَنْ تُخَمَّرَ هُمَا فَخَمَّرَهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغُلُ الْمُصَلِّيَّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَزَلْ قُرْنَا الْكُشْبِ فِي الْبَيْتِ حَتَّى احْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا [راجع: ۱۶۷۵۴]

(۲۳۶۰۹) بنو سلیم کی ایک خاتون ”جس نے بنو شیبہ کے اکثر بچوں کی پیدائش کے وقت دانی کا کام کیا تھا“ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو قاصد کے ذریعے بلایا، یا یہ کہ خود انہوں نے عثمان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بیت اللہ میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ وہاں دیکھے تھے، میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ انہیں ڈھانپ دو، لہذا اب جا کر انہیں ڈھانپ دینا کیونکہ بیت اللہ میں کسی ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو غافل کر دے، راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں سینگ خانہ کعبہ ہی میں رہے، اور جب بیت اللہ کو آگ لگی تو وہ بھی جل گئے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۶۷۵۵]

(۲۳۶۱۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن (نجومی) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔

(۲۳۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُوبُ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸]

(۲۳۶۱۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ”عرج“ نامی جگہ پر روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَكُلُ بِشِمَالِي وَكُنْتُ امْرَأَةً عَسْرَاءَ فَضَرَبَ يَدِي فَسَقَطَتِ اللَّفْمَةُ فَقَالَ لَا تَأْكُلِي بِشِمَالِكَ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ يَمِينًا أَوْ قَالَ وَقَدْ أَطْلَقَ اللَّهُ يَمِينَكَ قَالَتْ فَتَحَوَّلْتُ شِمَالِي يَمِينِي لَمَّا أَكَلْتُ بِهَا بَعْدُ [راجع: ۱۶۷۵۶]

(۲۳۶۱۲) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی میرے یہاں تشریف لائے تو میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا

رہی تھی، میں ایک تنگدست عورت تھی، نبی ﷺ نے میرے ہاتھ پر مارا جس سے لقمہ گر گیا اور فرمایا جب اللہ نے تمہارا دانا ہاتھ بنایا ہے تو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، چنانچہ میں نے دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا، اور اس کے بعد کبھی بھی بائیں ہاتھ سے نہیں کھایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خِزَاعَةَ

ایک خزاعی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خِزَاعَةَ يُقَالُ لَهُ مِعْرُشٌ أَوْ مُعْرُشٌ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَقِفُ عَلَى اسْمِهِ وَرُبَّمَا قَالَ مِعْرُشٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا فَأَعْتَمَرْتُمْ رَجَعَ فَأَصْبَحَ بِهَا كَبَابٌ فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهَا سَبِيكَةٌ فَضَبُّ [راجع: ۱۰۰۹۷]۔

(۲۳۶۱۳) حضرت معرش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہرانہ سے رات کے وقت (عمرہ کی نیت سے) نکلے (رات ہی کو مکہ مکرمہ پہنچے) عمرہ کیا (اور رات ہی کو وہاں سے نکلے) اور ہرانہ لوٹ آئے، صبح ہوئی تو ایسا لگتا تھا کہ نبی ﷺ نے رات یہیں گزاری ہے، میں نے اس وقت نبی ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا، وہ چاندی میں ڈھلی ہوئی محوس ہوئی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ

ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت

(۳۳۱۱۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَضَحَّ فَرَجَّه [راجع: ۱۶۷۰۸]۔

(۲۳۶۱۴) بنو ثقیف کے ایک آدمی کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے مار لیے۔

حَدِيثُ أَبِي جَبْرِ ابْنِ الصَّحَّاحِ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ

ابو جبیرہ بن صحاح کی اپنے چچاؤں سے روایت

(۳۳۱۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِ ابْنِ الصَّحَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمُومَةٍ لَهَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مَنَا إِلَّا لَهُ لَقَبٌ أَوْ لِقَابَانِ قَالَ لَكَ إِذَا دَعَا رَجُلًا بَلَقِيهِ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَكْرَهُ هَذَا قَالَ فَتَرَكْتُ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ [راجع: ۱۶۷۰۹]

(۲۳۶۱۵) ابو جبرہؓ اپنے چچاؤں سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے ایک یا دو لقب نہ ہوں، نبی ﷺ جب کسی آدمی کو اس کے لقب سے پکار کر بلاتے تو ہم عرض کرتے یا رسول اللہ! یہ اس نام کو ناپسند کرتا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ایک دوسرے کو مختلف القاب سے طعن مت دیا کرو۔“

(۳۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ شَيْخُ صَالِحٍ حَسَنُ الْهَيْئَةِ مَدَنِيٌّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ لَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ الزَّمَاءُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلُ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغَنَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنَى لِمَنْ اتَّقَى وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغَنَى وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ [راجع: ۲۳۵۴۵]

(۲۳۶۱۶) عبد اللہ بن حبیب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، ہر مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دیکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ مالدار کی کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالدار کی میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالدار کی سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ رَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ مُحْتَبٍ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ لَهُ قُطْنٌ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ غَيْرُهُ وَهُوَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ يَقُولُ هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا [راجع: ۱۶۷۴۱]

(۲۳۶۱۷) بنو سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہ بند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الرَّكْمِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ قَرَسٌ يَرْبُطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَمَتُهُ أَجْرٌ وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ وَغَارِيَّتُهُ أَجْرٌ وَعَلَفُهُ أَجْرٌ وَقَرَسٌ يَفَالِقُ عَلَيْهَا الرَّجُلُ وَيَبْرَاهُنُ لَقَمَتُهُ وَرِزٌّ وَعَلَفُهُ وَرِزٌّ وَرُكُوبُهُ وَرِزٌّ وَقَرَسٌ لِلْبَطْنَةِ لَقَمَتُهُ أَنْ يَكُونَ سَدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى [راجع: ۱۶۷۶۲]

(۲۳۶۱۸) ایک انصاری صحابیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ① وہ گھوڑے

جنہیں انسان راہِ خدا میں جہاد کے لئے تیار کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ اجر، اس کی سواری بھی باعثِ اجر، اسے عاریت پر دینا بھی باعثِ اجر اور اس کا چارہ بھی باعثِ اجر ہے، ⑤ وہ گھوڑے جو انسان کو تکبر کے خول میں جکڑ دیں اور وہ شرط پر انہیں دوڑ میں شریک کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ وبال اور اس کا چارہ بھی باعثِ وبال ہے ⑥ وہ گھوڑے جو انسان کے پیٹ کے کام آئیں، عنقریب یہ گھوڑے اس کے فقر و فاقہ کو دور کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ انشاء اللہ

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ جَدِّهِ

يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ كِي اٰپنی دادی سے روایتیں

(۳۳۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُصَيْنٍ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا [راجع: ۱۶۷۶۳]

(۲۳۶۱۹) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلا رہے ہو تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔
(۳۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا لِي النَّالِيَةِ وَالْمَقْصَرِينَ قَالَ وَالْمَقْصَرِينَ [راجع: ۱۶۷۶۴]

(۲۳۶۲۰) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حلق کرانے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، تیسری مرتبہ لوگوں نے قہر کرنے والوں کو بھی دعا میں شامل کرنے کی درخواست کی تو نبی ﷺ نے انہیں بھی شامل فرمایا۔

(۳۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ عَنِ ابْنِ بَجَادٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ شَاةٍ مُخْتَرِقٍ أَوْ مُخَرَّقٍ [راجع: ۱۶۷۶۵]
(۲۳۶۲۱) ابنِ بجاد اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سائل کو کچھ دے کر ہی واپس بھیجا کرو، خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھربے ہو۔

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّهِ

یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت

(۳۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ مَا أَقَامَ فَبِكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۶۷۶۶].

(۲۳۶۲۲) یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو! اللہ سے ڈرو، اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رضی اللہ عنہا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَلَّتِي عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَتْ كَانَ صَلَّيْتُ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اخْتَصِمِي تَتْرُكِي إِحْدَاكُمَا الْخِصَابَ حَتَّى تَكُونِي يَدَهَا كَيْدَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَا تَرَكْتُ الْخِصَابَ حَتَّى لَقِيتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ لَتَخْتَصِمُ وَإِنَّهَا لَابْنَةُ ثَمَانِينَ [راجع: ۱۶۷۶۷].

(۲۳۶۲۳) ایک خاتون (جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے) کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا مہندی لگایا کرو، تم لوگ مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو اور تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھ کی طرح ہو جاتے ہیں، میں نے اس کے بعد سے مہندی لگانا کبھی نہیں چھوڑی، اور میں ایسا ہی کروں گی تا آنکہ اللہ سے جا ملوں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی مہندی لگایا کرتی تھیں۔

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ أَبِي خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي يُفَالٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُوَيْطٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي جَلَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضوءَ لَهُ وَلَا وُضوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِهِ مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ [راجع: ۱۶۷۶۸].

(۲۳۶۲۳) رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو، اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اس میں اللہ کا نام نہ لے، اور وہ شخص اللہ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور وہ شخص مجھ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُسَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنِي جَلَّتِي رُبْعَةُ ابْنَةُ عِيَاضِ الْكَلَابِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا

يَقُولُ كُلُّوا الرِّثْمَانَ بِشَحِيمِهِ فَإِنَّهُ دَبَاغُ الْمَعِدَةِ

(۲۳۶۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انار کو چھلکے سمیت کھایا کرو کیونکہ یہ معدے کے لئے دباغت کا کام دیتا ہے۔

(۲۳۶۲۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَبَّاحٍ عَنْ أَشْرَسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ إِنَّ مَلَكًا مَوْكَلًا بِقَامُوسِ الْبَحْرِ فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ قَاصَتْ وَإِذَا رَفَعَهَا غَاصَتْ

(۲۳۶۲۶) اشرس کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے دو جزر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک فرشتہ سطح سمندر پر مامور ہے جب وہ سمندر میں اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر بہہ پڑتا ہے اور جب وہ اپنا پاؤں باہر نکالتا ہے تو سمندر نیچے چلا جاتا ہے۔

(۲۳۶۲۷) وَقَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَبَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَشْرَسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

(۲۳۶۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مرئی ہے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ أَنَّ مَرْيَمَ فَقَدَتْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَارَتْ بِطَلْبِهِ فَلَقِيَتْ حَائِكًا فَلَمْ يَرُشِدَهَا فَذَعَتْ عَلَيْهِ فَلَا تَزَالُ تَرَاهُ تَائِبًا فَلَقِيَتْ خَيْطًا فَأَرَشَدَهَا فَذَعَتْ لَهُ لَهُمْ يُونُسُ إِلَيْهِمْ أَيْ يُجْلَسُ إِلَيْهِمْ

(۲۳۶۲۸) موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گم ہو گئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان کی تلاش میں نکلیں تو راستے میں ایک جولا ہا ملے لیکن وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ نہ بتا سکا، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اس کے لئے سخت الفاظ کہہ دیئے، یہی وجہ ہے کہ تم جولا ہے کو ہمیشہ حیران پریشان دیکھو گے، پھر ایک درزی ملا جس نے ان کی رہنمائی کر دی، تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا فرمائی اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

ثانی عشر الانصار

حَدِيثُ حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ مِلَّةَ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَلِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَمَا مَرَّ بَاتِي رَحْمَةً إِلَّا وَلَقَّ عَنْدهَا لَسَّالٌ وَلَا آتِيَةً عَذَابٌ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْهَا [انظر: ۲۳۶۵۰، ۲۳۶۵۱، ۲۳۶۵۲، ۲۳۶۵۳]

ربی العظیم“ اور جگہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعائے تگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاكَةَ قَوْمٍ لَمَّا لَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاتْبَعَهُ قَوْضًا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ [صححه البخاری (۶۲۴)، ومسلم (۲۷۳)، وابن خزيمة (۶۱)، وابن حبان (۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۷)]، [انظر: ۲۳۶۳۵، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۰۸، ۲۳۶۳۷]

(۲۳۶۳۰) حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی منگوایا جو میں نے کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر سرج فرمایا۔
(۲۳۶۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوَصُ فَأَهَ بِالسَّوَاكِ [صححه البخاری (۲۴۵)، ومسلم (۲۵۵)، وابن خزيمة (۱۳۶ و ۱۴۹)، وابن حبان (۱۰۷۲ و ۱۰۷۵ و ۲۵۹۱)]، [انظر: ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۰۲، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۵۴]

(۲۳۶۳۱) حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۶۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لِسَانِي أَوْ سَاقِهِ قَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آتَيْتَ فَاسْفُلْ فَإِنْ آتَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا دُونَ الْكُعْبَيْنِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۵۷۲، الترمذی: ۱۷۸۳، النسائی: ۲۰۶/۸)]، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد قوي]، [انظر: ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۹۴]

(۲۳۶۳۲) حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔
(۲۳۶۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ وَقَالَ رَبِّ يَعْنِي قَبِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۳۹۸)]

(۲۳۶۳۳) حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھا کر جمع کرے گا۔
(۲۳۶۳۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَالِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

(۳۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ
 الْهَيْثَمِ بْنِ صُهَيْبٍ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى طَعَامٍ لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ
 طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاتِمًا تَذْفَعُ فَلَدَهَبَتْ تَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَدَهَا وَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ كَاتِمًا يَذْفَعُ فَلَدَهَبَتْ يَضَعُ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ

بِيَدِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِهَا وَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهِمَا يَعْنِي الشَّيْطَانُ [صححه مسلم (۲۰۱۷)]. [انظر: ۲۳۷۶۵].

(۲۳۶۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کھانے میں شریک ہوتے تو اس وقت تک
اپنے ہاتھ کھانے میں نہ ڈالتے جب تک ابتداء نبی ﷺ نہ فرماتے ایک مرتبہ اسی طرح ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں
شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی ﷺ
نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی ﷺ
نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس
باندی کے ساتھ آیا تا کہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تا کہ اس
کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری
جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

(۲۳۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارُ جَنَّةٍ وَنَارُ جَنَّةٍ وَجَنَّةُ نَارٍ [صححه مسلم (۲۹۳۴)].
[انظر: ۲۳۷۵۷].

(۲۳۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی اس کے بال اون کی مانند
ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۶۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ فَصَلَّتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ
عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ لَهَا الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَجُعِلَتْ صُفُوفُهَا عَلَى صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَا وَأُعْطِيَتْ هَذِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كُنْزِ تَحْتَ الْقُرْآنِ لَمْ
يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۵۲۲)]، وابن عزيمة

(۲۶۶۳ و ۲۶۶۴)، وابن حبان (۱۶۹۷)].

(۲۳۶۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ اس امت کو دیگر امتوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے اس
امت کے لئے روئے زمین کو سجدہ گا اور باعث طہارت بنایا گیا ہے اس کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں یہ بات
نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اور اس امت کو سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں عرش الہی کے نیچے ایک خزانے سے دی گئی ہیں اور مجھ سے
پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۳۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَهُ [صححه مسلم (۱۰۰۵) وابن حبان (۳۳۷۸)]. [انظر: ۲۳۷۶۲، ۲۳۸۳۴، ۲۳۷۷۱]

(۲۳۶۳۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۳۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاحٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ مَعْنَى كَانَتْ لَكُمْ يَفْعَلُ بِالْمَعَاصِي فَلَمَّا خَضِرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِأَهْلِيهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ أَطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيحٌ عَاصِفٌ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا قَالَ فَبَجَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِهِ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَوْفُكَ قَالَ فَإِنِّي لَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ [صححه البخاری (۶۴۸۰)، وابن حبان (۶۵۱)]. [راجع: ۲۳۶۳۸، ۲۳۶۳۲]

(۲۳۶۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہوں کے کام کرتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۳۳۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [انظر: ۲۳۸۳۴، ۲۳۶۴۳]

(۲۳۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیاء نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۳۳۶۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَلَدِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَلَقِمْوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُضَيِّقُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَتُكَلِّمُ أَتْرَهًا مِثْلَ أَتْرِ الْمَجْلِيِّ كَجَمْرِ دَخَرَجَةٍ عَلَى رِجْلِكَ تَرَاهُ مُتَبَيِّرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ حَصَى فَدَخَرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَتُضَيِّقُ النَّاسُ يَتَبَيَّرُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجَلَدَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ عُرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالَى إِلَيْكُمْ بَابِعْتُ لَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِرُدِّهِ عَلَى دِينِهِ وَلَنْ كَانَ نَصْرَانًا أَوْ يَهُودِيًّا لِرُدِّهِ عَلَى سَاعِيهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ

لَا يَأْبِغُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا [صححه البخاری (۶۴۹۷) ومسلم (۱۴۳) وابن حبان (۶۷۶۲)] [انظر: ۲۳۶۴۵، ۲۳۸۲۳، ۲۳۶۴۶]

(۲۳۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا فخر ہوں نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ امانت انسان کے دلوں کے وسط میں اتری پھر قرآن اتر تو لوگوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا پھر نبی ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو نکال لیا جائے گا اور وہ صرف ایک نقطے کے برابر اس کے دل میں باقی رہ جائے گی پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے باقی ماندہ امانت بھی نکال لی جائے گی اور وہ ایسے دمہ جیسے کسی شخص کے پاؤں پر کوئی چھالا پڑ گیا ہو اور تم اس پر کوئی انگارہ ڈال دو تو وہ تمہیں پھولا ہوا نظر آئے گا لیکن اس میں کچھ نہیں ہوتا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ نکلیاں لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔

اس کے بعد لوگ ایک دوسرے سے خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا حتیٰ کہ یوں کہا جایا کرے گا کہ بنو فلاں میں ایک امانت دار آدمی رہتا ہے اسی طرح یوں کہا جائے گا کہ وہ کتنا مضبوط ظرف والا اور فکمد ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ جب میں کسی سے بھی خرید و فروخت کرنے میں کوئی پرواہ نہ کرتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی بنیاد پر اسے واپس لوٹا دیتا تھا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو وہ اپنے گورنر کی بنیاد پر واپس کر دیتا تھا لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں آدمی سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

(۲۳۶۴۵) حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۶۴۴، ۲۳۶۴۵] گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۶۴۴، ۲۳۶۴۶] گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلَ حُذَيْفَةُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يَصَلِّي مِمَّا بَلَى أَبْوَابَ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَلَا السُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَنُذُ كَمْ هَلِیْهِ صَلَاتُكَ قَالَ مَنُذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ لَكَ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مِثْلُ هَلِیْهِ صَلَاتُكَ لَمُتْ عَلَى غَيْرِ الْفُطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلَمَّْا فَقَالَ إِنَّ الْخَبْرَ لَخَفِيفٌ لِي

صَلَّاهُ وَإِنَّهُ لَيُحِبُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ [صححه البخاری (۷۹۱)، وابن حبان (۱۸۹۴)].

(۲۳۶۲۷) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی علیہ السلام کو عطا فرمائی گئی تھی پھر وہ اسے نماز سکھانے لگے اور فرمایا انسان نماز ہلکی پڑھے لیکن رکوع و سجود مکمل کرے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضُوا إِلَيَّ كَمَّ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ فَلَنَأَيَّ رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَافَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ الثَّوْنِ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ لَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا قَالَ فَاثْبُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا [صححه البخاری (۳۰۶۰)، ومسلم (۱۴۹)، وابن حبان (۶۲۷۳)].

(۲۳۶۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اسلام کے نام لیا افراد کو شمار کر کے ان کی تعداد مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خطرہ ہے جبکہ ہم تو چھ سے سات سو کے درمیان ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے کہ تمہاری آزمائش کی جائے چنانچہ ہمارا امتحان ہوا تو ہم میں سے ہر آدمی چھپ کر ہی نماز پڑھ سکتا تھا۔

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيُظْلِمُونَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ

(۲۳۶۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد کچھ ایسے امراء بھی آئیں گے جو دروغ بیانی سے کام لیں گے اور ظلم کریں گے، سو حجتہ دی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کو سچ قرار دے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی آئے گا۔

(۲۳۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ أَحْنَفَ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُكْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ لَفَاتِحَ الْبُقْعَةِ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الْإِمَامَةِ فَقُلْتُ

أَلِ عُمَرَانَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ لَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ قَالَ لَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ قَالَ وَكَانَ رُكُوعُهُ بِمَنْزِلَةِ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ [صححه مسلم (۷۷۲) وابن خزيمة (۵۴۲) وابن حبان (۱۸۹۷)] [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۶۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی، اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لُثَيْمٍ عَنْ بِلَالٍ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ وَعَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ وَعَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ الْفُقَارِيُّ قَالُوا خَرَجَ عَلَيْنَا حَذِيفَةُ وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَكَلِّمُونَ كَلَامًا إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ

(۲۳۶۵۱) متعدد تابعین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم باتیں کر رہے تھے وہ فرمانے لگے کہ تم لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ قرار دیتے تھے۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ حَذِيفَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ فِي وَسْطِ الْحَلْفَةِ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ أَوْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۴/۲۸۱)].

وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ۴۸۲۶، الترمذی: ۲۷۵۳). [راجع: ۲۳۷۹۸].

(۲۳۶۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْمَرٍ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ قَاهُوًى إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ [صححه مسلم (۳۷۲) وابن حبان (۱۳۶۹)]. [انظر: ۲۳۸۱۱].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی،

نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا

(۳۳۱۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ [قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۹۸۰). قال شعيب: صحیح وإسناده ثقات غیر أنه منقطع]. [انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۷۳].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۳۳۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي صُهَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ بِلَالٍ الْعُمَيْسِيُّ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أُخْبِرْتُ بَعْدَ أُخْبِيَةِ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئِدْرِ مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأُخْبِيَةِ وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ قَوْمٌ سِوَانَا إِلَّا أَنَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهُمْ

(۲۳۶۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی۔

(۳۳۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِئِدْرِ قَرْدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يُوَارِي الْعُدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي بِيَمِينِهِ رَكْعَةً ثُمَّ تَخَصَّ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى [راجع: ۲۰۶۳].

(۲۳۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”قردی“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لئے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۳۳۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْدَمِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِ سَتَانَ فَقَالَ أَيْكُمُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَالَ سُفْيَانُ قَوْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ قَابَسٍ [صححه ابن خزيمة (۱۳۴۳)، وابن حبان (۱۴۵۲) و (۲۴۲۵) والحاكم (۳۳۵/۱). قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۲۴۶).

(۲۳۶۵۷) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے بعینہ وہی طریقہ بیان کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(۲۳۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَأَرْنَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ [انظر: ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۹۳، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۵۸].

(۲۳۶۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُبَيْسِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعُبَيْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّعْيِ [قال الترمذی: حسن صحيح، قال الألبانی حسن (ابن ماجہ ۱۴۷۶، الترمذی: ۹۸۶)، إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۸۴۸].

(۲۳۶۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کسی کے مرنے کا چی و پکار کے ساتھ اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(۲۳۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَقْبَطَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البهاری (۶۳۱۲)، وابن حبان (۵۵۳۲ و ۵۵۳۹)].
[انظر: ۲۳۶۷۵، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْعَبْ مَعَنَا آمِينَكَ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً آمِينَ قَالَ سَأَبَعْتُ مَعَكُمْ آمِينَ حَقَّ آمِينَ قَالَ فَخَشَرْتُ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ [صححه البهاری (۳۷۴۵)، ومسلم (۲۴۲۰)، وابن حبان (۶۹۹۹)]. [انظر: ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، وہ نبی ﷺ سے کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی

کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام حلقہ سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عِنْدَ أَحْبَارِ الْيَمَاءِ فَقَالَ إِنَّ أَمْتَكَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّ مِنْ أَمْتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [انظر: ۲۳۸۰، ۲۳۸۱]

(۳۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین نبی ﷺ سے ملاقات کے لئے آئے، اس وقت نبی ﷺ ”احبار الراء“ نامی جگہ میں تھے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کے لوگ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں ان میں سے جو شخص کسی خاص قراءت کے مطابق اسے پڑھنا چاہے تو اسی طرح پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہو اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ حِفْظُهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ حُذَيْفَةُ فَإِنِّي لَأَرَى أَشْيَاءَ قَدْ كُنْتُ نُسِيْتُهَا فَأَعْرِفُهَا كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ قَدْ كَانَ غَائِبًا عَنْهُ يَرَاهُ فَيَعْرِفُهُ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً لَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ [صححه البخاری (۶۶۰۴)، ومسلم (۲۸۹۱)، وابن حبان (۶۶۳۶)، والحاكم (۴/۴۸۷)] [انظر: ۲۳۶۹۸، ۲۳۷۸۷، ۲۳۷۸۸]

(۳۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دو سرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۳۳۶۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يَقُولُ لَهُ هَلَالٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْعَصَا فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ [انظر: ۲۳۸۱۲، ۲۳۸۱۳]

(۳۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ نکر یوں کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۳۳۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فَبِكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عُمَارَ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوهُ [قال الألبانی: (ابن

ماجة: ۹۷، الترمذی: ۳۶۶۲ و ۳۶۶۳۔ قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ دون (تمسکوا عمار) وهذا إسناد ضعيف [راجع: ۲۳۶۳۴]۔

(۲۳۶۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی بیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جوابات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۳۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ لِحْدَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ [انظر: ۲۳۷۸۶]۔
(۲۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعاء کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۳۳۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ حَبِيبٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِي الرَّقَادِ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْسَ كَلِمَةً بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ بِهَا مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فِي الْمَجْلِسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ [راجع: ۲۳۷۰۱]۔

(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دسیوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔

(۳۳۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلْ مَعَ الدَّجَالِ مِمَّا مَعَهُ الدَّجَالُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أبيضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَجْجَعُ فَإِنْ أَفْرَكَنَّ وَاحِدًا مِنْكُمُ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأِطِءْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى عَلَيْهَا عَقْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ [صححه مسلم (۲۹۳۴)] [انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۸۳۲]۔

(۲۳۶۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا مانی بی لے کیونکہ وہ عشتار مانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے بونچھ دی ہوگی اس پر

ایک موٹا ناخنہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب وغیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ أَمْسَ سَأَلَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ فَقَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ بَلْكَ أَسْأَلُ بَلْكَ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ أَلَيْتُمْ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ وَطَنَنْتُ أَنَّهُ إِنِّي أُرِيدُ قُلْتُ أَنَا قَالَ لِي أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرَضُ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةُ بَيْضَاءٍ وَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةُ سَوْدَاءٍ حَتَّى يَصِيرَ الْقَلْبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَصُرُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرِ أَسْوَدُ مُرْبَدٍّ كَالْكُوزِ مُخْجِبًا وَأَمَالَ كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ [صححه البخارى (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)]. [انظر: ۲۳۶۶۴، ۲۳۸۳۳، ۲۳۶۶۵]

(۲۳۶۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا! اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں! ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے جو دل ان ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی! ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہوا سے کوئی فتنہ ”جب تک آسمان وزمین رہیں گے“ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کنورے کو اوندھا دے اور پھیلی پھیلا دے ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ نَابِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنْ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ لَمَّا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا

اَتَى لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ [صححه مسلم (۲۸۹۱)].

(۲۳۶۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کے متعلق بتا دیا ہے اور اس کے متعلق کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے نبی ﷺ سے پوچھ نہ لی ہو البتہ یہ بات نہیں پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکال دے گی۔

(۲۳۶۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَأَبُو النَّضْرِ قَالََا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ وَمَا لَنَا نَمُ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حَذِيفَةَ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَالِيلَيْنِ وَغَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبُ إِلَى أَبِي مُوسَى فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بِأَكْرَأَ مِنَ النَّهَارِ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي إِنِّي دَاخِلُ الْمَسْجِدِ إِذَا قَامَتِ السُّوقُ عَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ إِذَا فِيهِ حَلَقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُئُوسُهُمْ يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبْصَرْتُ أَنَّكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ لَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هَذَا حَدِيثُ بَنِي الْيَمَانِ قَالَ فَلَدَنُوتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْفِيَنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ يَا حَذِيفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هَذَانِ عَلَى دَخْنٍ وَجَمَاعَةٍ عَلَى أَقْدَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ عَلَى دَخْنٍ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِئْتَةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءٌ عَلَيْهَا دُعَاءُ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَنْ تَمُوتَ يَا حَذِيفَةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جِدْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ [انظر: (۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۴)].

(۲۳۶۷۱) نصر بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بنو لیت کے ایک گروہ کے ساتھ یسکری کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا بنو لیت ہیں، ہم نے ان کی خیریت دریافت کی اور انہوں نے ہماری خیریت معلوم کی، پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کوفہ میں جانور بہت مہنگے ہو گئے تھے میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی انہوں نے ہمیں اجازت دے دی چنانچہ ہم صبح سویرے کوفہ پہنچ گئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں مسجد کے اندر ہوں جب بازار کھل جائے گا تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔

میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی

حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ لِيَاكِلِيَ سَارَ النَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ يَا رَبِيعُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أُمِّ بَالِغٍ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَمِعَتْ رَجُلًا فِيمَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَفِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [انظر: ۲۳۶۷۳]

[۲۳۸۴۵، ۲۳۶۷۷]

(۲۳۶۷۲) ربیع بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ بْنُ جِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ بِالْمَدَائِنِ

فَلَمْ تَكُنْ [راجع: ۲۳۶۷۲]۔

(۲۳۶۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى حَدِيقَةِ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ يُعَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ فَانْطَلَقْتُ أَوْ انْطَلَقْنَا فَلَقِينَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمْ يَدْخُلَاهُ قَالَ قُلْتُ بَلْ دَخَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَدَّى وَصَلَّى فِيهِ قَالَ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ فَمَا عَلِمُكَ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ لِيَتَبَدَّى قَالَ قُلْتُ الْقُرْآنُ يُخْبِرُنِي بِذَلِكَ قَالَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فَلَحَ أَقْرَأَ قَالَ فَقَرَأْتُ سُبْحَانَ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَلَمْ أَجِدْهُ صَلَّى فِيهِ قَالَ يَا أَصْلَحُ هَلْ تَجِدُ صَلَّى فِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَاللَّهِ مَا صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَدَّى لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِيهِ كَمَا كُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِي الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَاللَّهُ مَا زَالَا الْبَرَّاقُ حَتَّى لُفَّتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ عَادَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَدَنِيهِمَا قَالَ ثُمَّ صَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ قَالَ وَيُحَدِّثُونَ أَنَّهُ لَرَبَطَهُ لِيَفْرَ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ قَالَ قُلْتُ أَمَا عَبْدُ اللَّهِ أَيُّ ذَابَةِ الْبَرَّاقِ قَالَ ذَابَةُ الْبَيْضِ طَوِيلٌ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ الْبَصَرِ [صححه ابن

حبان (۴۵)، والحاكم (۳۵۹/۲). قال الألبانی: حسن الإسناد (الترمذی: ۳۱۴۷). [انظر: ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۲۱، ۲۳۷۲۲]۔

[۲۳۷۲۲، ۲۳۷۲۳]۔

(۲۳۶۷۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے کعبہ! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے کعبہ! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جسے بیت اللہ میں ہوا بخدا وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان

کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابراق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ! ابراق کس قسم کا جانور تھا؟ فرمایا سفید رنگ کا ایک لمبا جانور تھا جس کا قدم تا حدنگاہ پڑتا تھا۔

(۲۳۱۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِمَمًا أَنْ يَقُولَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۱۶۰]۔

(۲۳۱۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۱۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الشَّاسِعَةِ كَفَضْلِ الْغَارِ عَلَى الْقَاعِ [انظر: ۲۳۱۷۷]۔

(۲۳۱۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَيْسَرُ بْنُ أَبِي كَيْسَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ جَرَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَيْسَرٌ عَنْ رَبِيعٍ أَنَّهُ أَتَى حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَزُورُهُ وَيَزُورُ أُخْتَهُ قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ يَا رَبِيعُ أَخْرَجَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ نَعَمْ فَسَمِيَ نَفْرًا وَذَلِكَ فِي زَمَنِ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لِقَى اللَّهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۱۷۲]۔

(۲۳۱۷۷) ربیع بن جرّاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا سوچنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۳۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا أَعْطَاهُ فَأَعْطَى الْقَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِنْ أَجُورٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُتَّقِصٍ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ وَمِنْ أَوْزَارٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُتَّقِصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا (۲۳۶۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کسی شخص نے لوگوں سے ”سوال“

کیا، لوگ رکے رہے، پھر ایک آدمی نے اسے کچھ دے دیا اور پھر سب لوگ اسے دینے لگے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کوئی عمدہ طریقہ رائج کرتا ہے، اسے اس کا اجر بھی ملتا ہے اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کرتا ہے، اس میں اس کو بھی گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

(۳۳۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكِرْدَنَ عَلَى الْخَوْضِ أَقْوَامٌ فَيُخْتَلِحُونَ دُونِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي رَبِّ أَصْحَابِي لَقِيلَ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ [صححه مسلم (۲۲۹۷)] . [انظر: ۲۳۷۸۵، ۲۳۷۲۶]۔

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۳۳۶۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ لَفْظَةٍ هِيَ كَانَتْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا أَسْرَهُ إِلَيَّ لَمْ يَكُنْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ سَمِعْتُ عَنْ الْفَنِيِّ وَهُوَ بَعْدُ الْفَتَنِ فِيهِنَّ ثَلَاثٌ لَا يَذَرْنَ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَذِيفَةُ لَقَدْ هَبَّ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [صححه مسلم (۲۸۹۱)] وابن حبان (۶۶۳۷) . [انظر: ۲۳۸۵۳، ۲۳۶۸۱]۔

(۲۳۶۸۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق

کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں اس میں موجود تھا نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق سوالات پوچھے جارہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شمار کر رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا قَزَارَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ فَلَمْ يَكُنْ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۶۸۰]

(۲۳۶۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرِ الْجُهَنِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ

الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵]

(۲۳۶۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے

تمہارے پاس لے آئے اسے کھالو۔

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى

شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرِ الْجُهَنِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵]

(۲۳۶۸۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے

تمہارے پاس لے آئے اسے کھالو۔

(۲۳۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷]

(۲۳۶۸۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]

(۲۳۶۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ

وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]

(۲۳۶۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَلَدَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۶۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا يَعْنِي ابْنَ زَائِدَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّوْلِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخُو حُدَيْفَةَ قَالَ حَدَيْفَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۳۱۹)]. [إسناده ضعيف].

(۲۳۶۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو نماز پڑھتے تھے۔

(۲۳۶۸۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ لِحُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطُّوَالَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ كَادَتْ تَنْكَبِرُ رِجْلَاهُ [انظر: ۲۳۸۰۰، ۲۳۷۵۵].

(۲۳۶۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سر اٹھا کر ”سمع الله لمن حمده“ کہتے، پھر فرماتے ”الحمد لله ذی الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(۲۳۶۹۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَذَعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ [انظر: ۲۳۷۱۶].

(۲۳۶۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۶۹۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي عُمَرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَذَعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ [انظر: ۲۳۷۱۶].

وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارَكُمْ

(۲۳۶۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کرو، تلواروں سے لڑنے نہ لگو اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ ہوں گے۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكْعُ بْنُ لُكْعٍ

[قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۰۹). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۶۹۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند آدمی مکینہ بن مکینہ نہ ہو جائے۔

(۲۳۶۹۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي وَإِلِيَّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَنَا لِفِتْنَةٍ بَعْضُكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَلَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا صُيِّغَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَالِ

(۲۳۶۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے دجال کا تذکرہ ہو رہا تھا نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے حق میں دجال کے فتنے سے زیادہ آپس کے فتنے سے خطرہ ہے جو شخص دجال کے فتنے سے قبل اس فتنے سے بچ گیا تو وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا اور جب سے دنیا بنی ہے ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

(۲۳۶۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ مُنْذُ نَحْنُ سِتَيْنِ سَنَةٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حَذِيفَةَ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [ولمعه: ۲۳۶۹۴].

(۲۳۶۹۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چنل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۶۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ بْنُ لَقِيطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ عَلِمَهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجْلِيهَا لَوْفُهَا إِلَّا هُوَ وَلَكِنْ أَخْبَرَكُمْ بِمَشَارِبِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةٌ وَهَرَجًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَالْهَرَجُ مَا هُوَ قَالَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا

(۲۳۶۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا علم

تو میرے رب کے پاس ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا البتہ میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتائے دیتا ہوں اور یہ کہ

اس سے پہلے کیا ہوگا؟ قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اور ”ہرج“ ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ کا معنی تو ہم سمجھ گئے ہرج سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اہل حبش کی زبان میں اس کا معنی قتل ہوتا ہے اور لوگوں میں اجنبیت پیدا ہو جائے گی اور کوئی کسی کو نہیں پہچانے گا۔

(۲۳۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا لَمِ جِنَازَةَ حَدِيقَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ مَا بِي بَأْسٌ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَئِنْ أَقْبَلْتُمْ لَأَدْخُلَنَّ بَيْتِي فَلَيْنِ دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوَ يَأْتِيهِ وَإِيْمُكَ [انظر: ۲۳۷۲۴]

(۲۳۶۹۶) ربیع بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیئے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۶۹۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حَدِيقَةَ فَقُلْنَا دُلَّنَا عَلَى أَقْرَبِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِيًّا وَسَمْنَا وَذَلًّا نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِيًّا وَسَمْنَا وَذَلًّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ حَتَّى يَتَوَارَى عَنِّي فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفَةً [صححه البخاری (۳۷۶۲). قال الترمذی: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۷۴۰، ۲۳۷۴۱]

(۲۳۶۹۷) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ فِيهِ شَيْئًا يَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ إِلَّا قَدْ ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ ذَكَرَهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ غَابَ عَنْهُ ثُمَّ رَأَاهُ فَعَرَفَهُ [راجع: ۲۳۶۶۳]

(۲۳۶۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے

اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْأَحَادِيثَ مِنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ يُعْنِي نَمَامًا [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۶۹۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدَةَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ سَأَلَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَزِينُ الْجُمَيْثِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الرُّقَادِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَدِفْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ كَانَ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعِدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَحَاضُنَّ عَلَى الْخَيْرِ أَوْ لَيَسْحَتَنَّكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا بِعَذَابٍ أَوْ لَيُؤْمَرَنَّ عَلَيْكُمْ بِشَرٍّ أَرَادَكُمْ ثُمَّ يَدْعُو خِيَارَكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۶۷]۔

(۲۳۷۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دیسوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔
تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعا میں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ يَشْوِصُ قَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۰۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۰۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۰۴) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گدگوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گدگوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۲۳۷۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ حَتَّى آتَيْنَا حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا النِّحْيَ مِنْ مُضَرَ لَا تَدْعُ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ عَبْدًا صَالِحًا إِلَّا لَقِئْتُهُ وَأَهْلَكْتُهُ حَتَّى يُدْرِكَهَا اللَّهُ بِجُنُودٍ مِنْ عِبَادِهِ فَيَذِلُّهَا حَتَّى لَا تَمْنَعَ ذَنْبٌ تَلْعَةً

(۲۳۷۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے، حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا۔

(۲۳۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمُضَرٍّ آيَتُهُ أَكْثَرُ أَوْ قَالَ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهُ

(۲۳۷۰۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، دودھ سے زیادہ سفید، برف

(۲۳۷۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْ حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابِلَةٌ وَمُضَرٌّ فَلَذَكَرَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ يُونُسُ كَمَا قَالَ عَفَّانُ [انظر: ۲۳۷۳۶، ۲۳۸۴۴].

(۲۳۷۰۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۰۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَبَّحَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِيمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ رَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَمْ شَيْئًا عَهْدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَأَفْوَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجَأَ الْجَحْمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ [راجع: ۱۹۰۹۱].

(۲۳۷۰۸) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوالیقظان! یہ بتائیے کہ جس مسئلے میں آپ لوگ پڑ چکے ہیں، وہ آپ کی اپنی رائے ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص وصیت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصیت کے ساتھ ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی جو عام لوگوں کو نہ کی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، ان میں سے آٹھ لوگ وہ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اس کی مہک پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔

(۲۳۷۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَمْ يَصِلْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنَّ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۷۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہ نماز فرض ہو جاتی۔

(۲۳۷۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ مِثْلَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ اللَّهَ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَ قَالَ إِنْ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قَالَ فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْأَشْهَادُ وَعَدْنَا ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَمِعْنَا مَنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ لِلنَّاسِ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ [صححه مسلم (۲۷۷۹)] [انظر: ۲۳۷۸۷، ۲۳۸۰۱].

(۲۳۷۱۰) ابوالطفیل کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ معمولی سی تکرار ہو گئی تھی جیسا کہ لوگوں میں ہو جاتی ہے انہوں نے پوچھا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے لوگ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب یہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو آپ انہیں بتا دیجئے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ چودہ آدمی تھے اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو ان کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں بارہ آدمی دنیا کی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن اللہ اور اس کے رسول کے لئے جنگ ہیں۔

اور تین لوگوں کی طرف سے عذر بیان کیا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے نبی ﷺ کے منادی کا اعلان نہیں سنا تھا اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس کی وضاحت ابوالاحمد کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملا مت کی۔

(۲۳۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا أَحْبَبْتُهُ بَعْدَ أَحَبِّيهِ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ يَدْفَعُ عَنْهَا مِنَ الْمَكْرُوهِ أَكْثَرَ مِنْ أَحَبِّيهِ وَضَعْتُ فِي هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ مَعَشَرَ الْعَرَبِ لَتَأْتُونَ أُمُورًا إِنَّهَا لَفِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاقُ عَلَى وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۶۵۵]۔

(۲۳۷۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی اور فرمایا اے گروہ عرب! آج کل لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ شمار کرتے تھے۔

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَحَشَتْهُمْ النَّارُ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ [انظر: ۲۳۸۱۷ و ۲۳۸۱۸]۔

(۲۳۷۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ نُعَيْمٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ

حَسَنُ ابْتِغَاءٍ وَجِهَ اللّٰهِ حُتِمَ لَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجِهَ اللّٰهِ حُتِمَ لَهَا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجِهَ اللّٰهِ حُتِمَ لَهَا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی ﷺ کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص (رضاء الہی کے لئے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۷۱۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَتَمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَقَامٌ [صححه مسلم (۱۰۵)]. [انظر: ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۵۱، ۲۳۸۴۳].

(۲۳۷۱۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [انظر: ۲۳۷۹۰، ۲۳۸۴۰].

(۲۳۷۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُعَنَّ عَلَيْكُمْ قَوْمًا تَدْعُوهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۹۰].

(۲۳۷۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا السَّفَرِيُّ بْنُ نُسَيْرٍ الْأَزْدِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ قَالَ بَارَسُ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَلَذَهَبَ اللَّهُ بِذَلِكَ الشَّرِّ وَجَاءَ بِالْخَيْرِ عَلَى يَدَيْكَ فَهَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا هُوَ قَالَ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا تَأْتِيكُمْ مُشْتَبِهَةٌ كَوُجُوهُ الْبَقَرِ لَا تَدْرُونَ أَيُّهَا مِنْ أَى (۲۳۷۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شر میں تھے اللہ نے آپ

کے ذریعے اسے دور فرمایا اور آپ کے ہاتھوں خیر کا دور دورہ فرمادیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے رونما ہوں گے جو پے درپے آئیں گے اور تم پر اس طرح اشتباہ ہو جائے گا جیسے گائے کے چہرے ہوتے ہیں اور تم ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ معلوم نہیں کر سکو گے۔

(۲۳۷۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي مِنْذُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مِنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَأْتِي مَنِي وَسَبَّحْتَنِي قَالَ فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَلَى مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَلَّ فَتَبِعْتُهُ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَتَجَاهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ حُذَيْفَةُ قَالَ مَا لَكَ فَحَدَّثْتُهُ بِأَمْرٍ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَأَمَّا كُنْتُ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قَبْلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ الْأَرْضَ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُسَرِّبَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ قَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [صححه ابن خزيمة (۱۱۹۴)، وابن حبان (۶۹۶۰ و ۷۱۲۶)،

والحاكم (۱۵۱/۳)، قال الترمذی: حسن غریب، قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۷۸۱)، [انظر: ۲۳۸۲۹].

(۲۳۷۱۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا، وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ پیچھے ہٹیں، میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں، مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے میں بھی پیچھے ہو لیا، راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے، جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا، نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا، اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انانِ جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتینِ جنت کی سردار ہیں۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ يَدْخُلُ بَعْضُ حُجْرِهِ فَقَامَ وَأَنَا خَلْفُهُ كَأَنَّهُ يَكْلِمُ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ حَدِيثُهُ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ كَانَ مَعِيَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ يُبَشِّرُنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيَدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ فَاسْتَغْفِرْ لِي وَلِلْأُمَّي قَالِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حَدِيثُهُ وَلِلْأُمَّي

(۲۳۷۱۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہمراہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر ان کے پیچھے ہولیا راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے بھی زمین پر نہیں اتر تھا اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں۔

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ قَالُوا هَذَا مُبَلِّغُ الْأُمَرَاءِ قَالَ حَدِيثُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ قَنَاتُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۳۶۳۶] (۲۳۷۲۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيثِهِ بُنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُبَيُّ بِالْبَرَاءِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ فَلَمْ تَزَلْ ظَهْرُهُ أَنَا وَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَفَتَحَتْ لَنَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ حَدِيثُهُ بُنِ الْيَمَانِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ زُرُّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتُ قَالَ حَدِيثُهُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَعْرِفُ اسْمَكَ فَقُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يَذْكُرُكَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّيْتُ قَالَ فَقُلْتُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ قُلْتُ فَبَيْتُ تَجَدُّهُ صَلَّيْتُ لَوْ صَلَّيْتُ لَصَلَّيْتُمْ فِيهِ كَمَا تَصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ زُرُّ وَرَبَّطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ مِنْهُ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴]۔

(۲۳۷۲۱) زُر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سنبھ! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے، میں نے عرض کیا کہ میرا نام زربن حبیش ہے، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے، تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ، اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سنبھ! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا، بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے، پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے، پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دہقان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبَرَّاقِ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَقَالَ عَفَّانُ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ قَالَ لَقِيَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَجَعْتُمُوهُ قَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَجْهَدُ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَدْرَكْنَاهُ مَا تَرَكْنَاهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَلَجَعَلْنَاهُ عَلَى أَعْنَاقِنَا قَالَ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ هَوِيًّا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ يَشْغُرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرْجِعُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَمَا قَامَ رَجُلٌ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ يَشْغُرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّجْعَةَ أَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَعَ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ وَشِدَّةِ الْبُرْدِ فَلَمَّا لَمْ يَهْمُ أَحَدٌ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِي بَدْءٌ مِنَ الْقِيَامِ حِينَ دَعَانِي فَقَالَ يَا حَذِيفَةُ فَأَذْهَبْ فَأَدْخُلْ فِي الْقَوْمِ فَانْظُرْ مَا يَفْعَلُونَ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنَا قَالَ فَلَمَّعَتْ فَدَخَلْتُ فِي الْقَوْمِ وَالرَّيْحُ وَجُودُ اللَّهِ تَفَعَّلَ مَا تَفَعَّلَ لَا تَقْرُ لَهُمْ قَدْرٌ وَلَا نَارٌ وَلَا بِنَاءٌ فَقَامَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لِيَنْظُرْ أَمْرٌ مَن جَلِيسُهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ فَأَخَذْتُ بِيَدِ الرَّجُلِ الَّذِي إِلَى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ مَا أَصْبَحْتُمْ بِدَارٍ مُقَامٍ لَقَدْ هَلَكَ الْكُرَاعُ وَأَخْلَقْتُنَا بَنُو قُرَيْظَةَ بَلْغَاءَ مِنْهُمْ الَّذِي نَكْرَهُ وَلَقِينَا مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ مَا تَرَوْنَ وَاللَّهِ مَا تَطْمَئِنُّ لَنَا قَدْرٌ وَلَا تَقُومُ لَنَا نَارٌ وَلَا يَسْتَمْسِكُ لَنَا بِنَاءٌ فَأَرْتَحِلُوا فَإِنِّي مُرْتَحِلٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى جَمَلِهِ وَهُوَ مَعْقُولٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ صَرَخَ فَوَثَبَ عَلَى ثَلَاثٍ فَمَا أَطْلَقَ عِقَالَهُ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ وَلَوْ لَا عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي وَلَوْ شِئْتُ لَقَتَلْتُهُ بِسَهْمٍ قَالَ حَذِيفَةُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مُرَحَّلٍ فَلَمَّا رَأَيْتِي أَدْخَلْنِي إِلَى رَحْلِهِ وَطَرَحَ عَلَيَّ طَرَفَ الْمِرْطِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ وَإِنَّ لِقِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ وَسَمِعْتُ عَطْفَانُ بِمَا فَعَلْتُ قُرَيْشٌ وَانْشَمَرُوا إِلَى بِلَادِهِمْ

(۲۳۷۲۳) محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم اہل کوفہ میں سے ایک نوجوان نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف صحبت حاصل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں بھتیجے! اسائل نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیتے تھے اسائل نے کہا بخدا! اگر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیتے تو انہیں زمین پر نہ چلنے دیتے بلکہ اپنی گردنوں پر بٹھا لیتے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! بخدا ہم نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں عشاء کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون آدمی جا کر دشمنوں کے حالات کا جائزہ لے کر آئے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وعدہ کیا کہ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا، رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر وہی اعلان کیا اور اس مرتبہ فرمایا کہ وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر بھی شدت خوف، بھوک اور سردی کی شدت سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

جب کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس وقت میرے لئے کھڑے ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کے کیا حالات ہیں اور واپس ہمارے پاس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا، چنانچہ میں چلا گیا اور دشمن کے لشکر میں گھس گیا، جہاں ہوائیں اور اللہ کے لشکر اپنا کام کر رہے تھے اور ان کی کوئی ہنڈیا، آگ اور خیمہ ٹھہر نہیں رہا تھا، یہ دیکھ کر ابوسفیان بن حرب کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے گروہ قریش! ہر آدمی دیکھ لے کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟ (کہیں کوئی جاسوس نہ ہو) اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا

کہ میں فلاں بن فلاں ہوں پھر یوسفیان کہنے لگا اے گروہ قریش! بخدا اس جگہ تمہارے لئے مزید ٹھہرنا ناممکن نہیں رہا، موسیٰ ہلاک ہو رہے ہیں، بنو قریظہ نے بھی ہم سے وعدہ خلافی کی ہے اور ہمیں ان کی طرف سے ناپسندیدہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس ہوا سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ کوئی ہانڈی ٹھہر نہیں پا رہی، آگ جل نہیں رہی اور خیمے اپنے جگہ کھڑے نہیں رہ پارہے اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ تم لوگ واپس روانہ ہو جاؤ اور میں تو واپس جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اپنے گھوڑے کی طرف چل پڑا جو رسی سے باندھا گیا تھا اور اس پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی، وہ تین مرتبہ اچھلا لیکن جب اس نے رسی چھوڑی تو وہ کھڑا ہو گیا، اگر نبی ﷺ نے مجھے نصیحت نہ کی ہوتی کہ کوئی نیا کام نہ کرنا جب تک میرے پاس واپس نہ آ جاؤ اور پھر میں چاہتا تو اپنا تیر مار کر اسے قتل کر سکتا تھا، پھر میں نبی ﷺ کی طرف واپس روانہ ہو گیا، نبی ﷺ اس وقت اپنی کسی زوجہ محترمہ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے اپنے خیمے میں ہی بلایا اور چادر کا ایک کوننا مجھ پر ڈال دیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا جبکہ میں خیمے ہی میں رہا، جب سلام پھیر چکے تو میں نے نبی ﷺ کو ساری بات بتادی اور بنو غطفان کو جب پہچلا کہ قریش نے کیا کیا ہے تو وہ اپنے علاقے میں ہی واپس رک گئے۔

(۲۳۷۲۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ كُنْتُ فِي جَنَازَةِ حَدِيقَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سَمِعْتُ هَذَا يَقُولُ يَقُولُ مَا يَبِي بَأْسٌ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ افْتَلَسْتُمْ لَأَنْظُرَنَّ أَفْصَى بَيْتٍ فِي دَارِي فَلَا دُخْلَنَّهُ فَلَتَيْنِ دُجِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوَ يَا نَبِيَّ وَإِنَّمَا أَوْ ذُنْبِي وَذَنْبِكَ [راجع: ۲۳۶۹۶]۔

(۲۳۷۲۳) ربیع بن حبشہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیٹے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سے سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۷۲۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيقَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ غَابَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً لَفَطْنًا أَنْ نَفْسَهُ لَقَدْ قَبِضَتْ فِيهَا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أَمْرِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَا شِئْتُ أَمْ رَبِّ هُمْ خَلَقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا أُحْزِنُكَ فِي أَمْرِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبَشِّرْنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ ادْعُ تَجِبْ وَاسْلُ تَعْطُ فَقُلْتُ لِرَسُولِهِ أَوْ مُعْطٍ رَبِّي سُبْحَانَكَ مَا أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ إِلَّا لِنُعْطِكَ وَلَقَدْ أَعْطَانِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فَخْرَ وَغَفَرَ لِي مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنَا أُمْسِي حَيًّا صَحِيحًا وَأَعْطَانِي أَنْ لَا تَجُوعَ أُمِّي وَلَا تُغْلَبَ وَأَعْطَانِي الْكُوْثَرَ فَهُوَ نَهْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَسِيلُ فِي حَوْضِي وَأَعْطَانِي الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّعْبَ يَسْعَى بَيْنَ يَدَيَّ أُمِّي شَهْرًا وَأَعْطَانِي أَنِّي أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَطَيَّبَ لِي وَلَأُمِّي الْغَنِيْمَةَ وَأَحْلَلَ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيَّ مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ

(۲۳۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے گھر میں ہی رہے، باہر تشریف نہیں لائے اور ہم یہ سمجھنے لگے کہ اب نبی ﷺ باہر نہیں آئیں گے جب نبی ﷺ باہر آئے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں نبی ﷺ کی روح ہی پرواز نہ کر گئی ہو جب سراسیمہ یا تو فرمانے لگے کہ میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا کہ پروردگار! آپ جو چاہیں وہ آپ کی مخلوق اور آپ کے بندے ہیں پھر دوبارہ مشورہ کیا اور میں نے یہی جواب دیا تو اس نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! میں آپ کو آپ کی امت کے حوالے سے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے بشارت دی کہ میرے ساتھ میری امت میں سے سب سے پہلے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔

پھر میرے پروردگار نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا میں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا میرا پروردگار میری درخواست پر مجھے عطا کرے گا؟ قاصد نے جواب دیا کہ اس نے مجھے آپ کے پاس دینے کے ارادے ہی سے تو بھیجا ہے پھر میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمایا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا اس نے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے جبکہ میں زندہ سلامت چل پھر رہا ہوں اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی کہ میری امت قسط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور ان پر کوئی غالب نہ آئے گا نیز اس نے مجھے حوض کوثر عطا فرمایا جو کہ جنت کی ایک نہر ہے اور میرے حوض میں آ کر گرتی ہے نیز اس نے مجھے عزت و مدد اور رعب عطا فرمایا جو میری امت نے آگے ایک ماہ کی مسافت پر دوڑتا ہے نیز اس نے مجھے یہ سعادت عطا فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا نبی میں ہوں گا میرے اور میری امت کے لئے مالی غنیمت کو حلال کر دیا اور بہت سے وہ سخت احکام جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھے انہیں ہم پر حلال کر دیا اور ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظَرُكُمْ لِيَرْفَعَ لِي رَجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ اخْلَجُوا دُونِي فَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَتْوَا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۷۲۹]

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو حوض کوثر پر جمع کیا ہے تاکہ میں تم سے کہوں کہ تم میری امت کے

کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تَحْجَرُ وَقَالَ حُسَيْنٌ مَرَّةً تَحْجَرُ وَنَهْرٌ مَاءٍ بَارِدٍ فَمَنْ أَذْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلِكَنَّ بِهِ لِيُعْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ وَلْيَقْعَ فِي الْيَمِّ يَرَاهَا نَارًا فَإِنَّهَا نَهْرٌ مَاءٍ بَارِدٍ [راجع: ۲۳۶۶۸].

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ ہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي لَقِيتُ بَعْضَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعَمَ الْقَوْمِ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَكْرَهُهَا مِنْكُمْ فَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۱۱۸)]. قال شعيب: هذا إسناد رجاله ثقات. لكنه منقطع.]

(۲۳۷۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بعض اہل کتاب سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ تم ایک بہترین قوم ہوتے اگر تم یوں نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ جملہ پہلے کہتے تھے جس سے تمہیں روکتے ہوئے مجھے حیا مانع ہو جاتی تھی، اب یہ کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا پھر جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

(۲۳۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمَغِيرَةِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي لَمْ أَعِدْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيِنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حُدَيْفَةُ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۱۷)]. قال شعيب:

دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سورتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۲۰) قَالَ لَدَغَوْتُهُ لَابِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۱۹۹۰۸]۔

(۲۳۷۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سورتبہ توبہ کرتا ہوں۔
(۲۳۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حَذِيفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًّا وَذَلًّا وَسَمَنًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ إِلَيَّ أَنْ يَرْجِعَ لَا أَذْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ [صححه البخاری (۶۰۹۷)]۔

(۲۳۷۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، مگر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک، میں نہیں جانتا کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ حَذِيفَةَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًّا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا أَذْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَبِسِلَّةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۲۳۷۳۲) شقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقہ اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۳۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالرَّاقِ وَهُوَ ذَابَةٌ أَيْضُ طَوِيلٌ يَضَعُ خَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ قَالَ فَلَمْ يَزَالِ ظَهْرُهُ هَوًّا وَجَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفَتَحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَزَالَا الْجَنَّةُ وَالنَّارُ قُلًّا وَقَالَ حَذِيفَةُ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ لَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى فَقُلْتُ قُلْتُ فِيهِ كَمَا نُصَلِّي فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقِيلَ لِحَدِيثَةِ رَبَطَ الذَّابَّةَ بِالْحَلَقَةِ الَّتِي رَبَطَ بِهَا الْأَنْبِيَاءَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴].

(۲۳۷۳۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے گنجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی امری بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے گنجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْدِعِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا بِأَيَّةٍ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ [راجع: ۲۳۶۲۹].

(۲۳۷۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَبِيكَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا حَدِيثُهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَّاطَةَ قَوْمٍ فَقَامَ

(۲۳۷۳۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ

تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ طَرْفِي حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمُضَرٍّ أَيْتُهُ أَكْثَرُ أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۷۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴].

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِي عَنْ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ بَعَثَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ بِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْهِ فَرَدُّوهُ قَالَ فَكُنْتُ فَاعِدًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَحُدَيْفَةَ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ يَرْجِعَ لَمْ يَهْرِقْ فِيهِ دَمًا قَالَ لَقَالَ حُدَيْفَةُ وَلَكِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلَى عَقِبِهَا لَمْ يَهْرِقْ فِيهَا مَحْجَمَةٌ دَمٍ وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا الرَّجُلُ لَيَضِجُ مُؤْمِنًا ثُمَّ يُمْسِي مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ يَفْقِطُ لَيْتَهُ الْيَوْمَ وَيَقْنُلُهُ اللَّهُ غَدًا يَنْكُسُ قَلْبُهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ أَسْفَلُهُ قَالَ اسْتُهُ

(۲۳۷۲۸) ابو ثور کہتے ہیں کہ ایک ہمارے علاقے کی طرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس علاقے کے لوگ باہر نکلے اور انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا خیال نہیں ہے کہ یہ آدمی اس طرح واپس آئے گا کہ اس میں خون ریزی نہ کر لے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں کہ جب آپ واپس پہنچیں گے تو وہاں ایک سیگی کے برابر بھی خون نہیں بہا ہوگا مجھے یہ بات اسی وقت معلوم ہو گئی تھی جب کہ نبی ﷺ ابھی حیات تھے البتہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام تک اس کے پاس کچھ بھی ایمان نہ ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح تک اس کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا آج اس کی جماعت قتال کرے گی اور کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کروادے گا اس کا دل الٹا ہو جائے گا اور اس کے سر میں اوپر ہو جائیں گے راوی نے پوچھا کہ یہ لفظ نچلا حصہ ہے تو انہوں نے فرمایا یہ لفظ ”سرین“ ہی ہے۔

(۲۳۷۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ حَدِيثُهُ وَاللَّهِ لَا تَدْعُ مُضَرَ عَبْدًا لِلَّهِ مُؤْمِنًا إِلَّا لِقَتُوهُ أَوْ قَتَلُوهُ أَوْ يَضْرِبُهُمُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا يَمْنَعُوا ذَنْبَ تَلْعَقَةٍ لَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اتَّقُوا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ لَا أَقُولُ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۷۳۹) حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر زمین پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۷۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُؤَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ وَلَمْ نَسْمَعْ هَذَا مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيْلَةً [راجع: ۲۳۶۹۷]

(۲۳۷۴۰) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے، حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَدِيثِهِ بِهِذَا كَلِمَةٍ [راجع: ۲۳۶۹۷]

(۲۳۷۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُخْمِلُ بْنُ دِمَاسٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً وَطَائِفَةٌ مُوْاجِهَةً الْعُدُوِّ ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ لِقَائِهِمْ مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ مُوْاجِهَةً الْعُدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ لَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

(٢٣٧٤٥) قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا آيَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا إِلَيَّ

فَاذْرُوهَا فِي النَّيْمِ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَفَعَلَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ بَشَاشًا [راجع: ۲۳۶۴۳].

(۲۳۷۳۵) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلادینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۲۳۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الزُّلَيْفِيِّ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيْفِيلِ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بِذُرٍّ إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ حُسَيْلٍ فَأَخَذْنَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا قُلْنَا مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِثْلَهُ تَنْصَرِفْنَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي بَعْدِهِمْ وَتَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۸۷)، والحاكم (۲۰۱/۳)، (۳۹۶/۵)].

(۲۳۷۳۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں شرکت سے مجھے کوئی چیز مانع نہیں تھی بلکہ میں اپنے والد حسیل کے ساتھ نکلا تھا لیکن راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم محمد ﷺ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ منورہ جانے کا ہے انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ، ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ فَرَاصَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَصَلِّي إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتِهِ وَسِرُّهُ فَأَهْلُ أَنْ تُحَمِّدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَأَعْصِمْنِي لِمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ مَلِكٌ أَتَاكَ يَعْلَمُكَ تَحْمِيدَ رَبِّكَ

(۲۳۷۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اچانک میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تمام حکومتیں تیرے لئے ہیں، ہر

تیری تعریف کی جائے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ بھی سرزد ہوئے ہیں سب کو معاف فرمادے اور زندگی کا جتنا حصہ باقی بچا ہے اس میں گناہوں سے بچالے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمادے جس سے تو راضی ہو جائے نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے رب کی حمد کھانے کے لئے آیا تھا۔

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةٍ سَاقِي أَوْ بِعَضَلَةٍ سَاقِيهِ قَالَ فَقَالَ الْإِزَارُ هَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَهَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُفَّيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۶۳۲]۔

(۲۳۷۳۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ بِالْمَدَائِنِ فَجَاءَهُ دِقْقَانُ بَقْدَحٍ مِنْ لُصَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي نَهَانِي عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۷۳۹) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۳۷۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ستائیس کذاب اور دجال آئیں گے جن میں چار عورتیں بھی شامل ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۳۷۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ يَمُّ

الْحَدِيثُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتَمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَاهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ لَهُ مِنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُهَا مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ أَوْ قَالَ مَا صَلَّيْتَ لِلَّهِ صَلَاةً شَكَ مَهْدِيُّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مَثَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۳۸۹)].

(۲۳۷۵۲) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی ﷺ کو عطاء فرمائی گئی تھی۔

(۲۳۷۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَعَّرَتْ نَمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ بِلَفْعَةٍ فَحَلَبْتُ وَبَقْدِيرٍ فَسَخَّخْتُ ثُمَّ قَالَ اذْنُ كُلِّ لَفْعَةٍ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَاسْكُنْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا فَعَلَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْعَدُ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ هُوَ الصُّبْحُ غَيْرُ أَنْ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ قَالَ وَبَيْنَ يَتِّ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ كَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ ثَابِتٍ وَبُسْتَانِ حَوْطٍ وَقَدْ قَالَ حَمَّادُ أَيْضًا وَقَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا صَنَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۶۹۵، النسائی: ۱۴۲/۴). قال شعيب: رجاله ثقات].

[انظر: ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۹۲، ۲۳۸۳۵].

(۲۳۷۵۳) زہر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محرمی کھا کر مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا گھر آیا تو وہاں چلا گیا انہوں نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اور ہانڈی کو جوش دیا گیا پھر وہ فرمانے لگے کہ قریب ہو کر کھانا شروع کرو میں نے کہا کہ میں تو روزے کی نیت کر چکا ہوں انہوں نے فرمایا میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں چنانچہ ہم نے کھایا پیا اور مسجد پہنچے تو نماز کھڑی ہو گئی پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(۲۳۷۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ أَبَا الْمُغِيرَةَ أَوْ الْمُغِيرَةَ أَبَا الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَرَبْتُ اللِّسَانَ وَإِنَّ عَامَةً ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ آيِنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَقَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَوْ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۷۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۵۵) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ لِحُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطَّوِيلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَقَدْ كَادَتْ رِجْلَايَ تَنْكَبِرَانِ [راجع: ۲۳۶۸۹].

(۲۳۷۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سراشا کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(۲۳۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى بَعْضِ هَذَا السَّوَادِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِيَانٍ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ فَرَمَاهُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا اسْكُتُوا اسْكُتُوا وَإِنَّا إِن سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا قَالَ لَسَكُنَّا قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَالَ فَلَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الدَّهَبِ قَالَ مَعَاذُ لَا تَشْرَبُوا فِي الدَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَبِيرَ وَلَا الدَّبِيحَ فَإِنَّهُمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۷۰۳].

(۲۳۷۵۶) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف اٹھا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر ڈے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے

عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سو نے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیامت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [راجع: ۲۳۶۳۹]۔

(۲۳۷۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوَصُ فَأَهْ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قُلْتُ لِلْأَعْمَشِ بِالسَّوَاكِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۵۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُكْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبُقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يَصَلِّي بِهَا فِي رَكَعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يقرأ مُسْتَرِسلاً إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ فَلَانًا يَرْفَعُ إِلَى عُنْمَانَ الْأَحَادِيثِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۳]۔

(۲۳۷۶۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۳۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَبِاسْمِكَ أَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]۔

(۲۳۷۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۳۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۶۱]۔

(۲۳۷۶۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۳۳۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانَ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ فَالْتَمِسْ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ ذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ فَقَالَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۲۳۷۲۹]۔

(۲۳۷۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۳۳۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَخَذُوهُ وَأَبَاهُ فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْبَلُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۷۶۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۳۳۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِطَعَامٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ فَذَهَبَ يَتَنَاوَلُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ فَأَهْوَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا أَعْيَتُمُوهُ جَاءَ بِالْأَعْرَابِيِّ وَالْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ كُلُّوْا [راجع: ۲۳۶۳۸].

(۲۳۷۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس باندی کے ساتھ آیا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس لئے بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو۔

(۲۳۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُدَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَاثَاهُ إِنْسَانٌ يَأْنَاءُ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَتَى أَنْ يَتَهَيَّأَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۶۷) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُبَيْسٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ وَكَانَ يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ

لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ لَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ لَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ حَتَّى
قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ شُعْبَةَ الْاِذَى يَشْكُ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۷۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر
دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ
گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر
لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور
رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ
وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ قَالَ قَعَدَ رَجُلٌ فِي وَسْطِ حَلْقَةٍ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَدَ فِي وَسْطِ
الْحَلْقَةِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي
وَسْطِ الْحَلْقَةِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يُدْرِكْ أَبُو مِجْلَزٍ حَدِيثَهُ [راجع: ۲۳۷۶۸]

(۲۳۷۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔
(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ
رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
[راجع: ۲۳۷۶۹]

(۲۳۷۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی
امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار
ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرائٹا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کے ساتھ حضرات ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَا سَاقِي أَوْ بِعَصَا سَاقِيهِ فَقَالَ حَقُّ الْإِزَارِ هَهُنَا فَإِنْ آيَتْ فَهَهُنَا فَإِنْ آيَتْ فَلَا
حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۷۷۰]

(۲۳۷۷۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند
باندھنے کی جگہ ہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نچے لگا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يُغْنِي الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

(۲۳۷۷۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۷۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَلْبَسُ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُدَّتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۲۳۷، النسائي: ۱۵۶/۸ و ۱۵۷)]. [انظر: ۲۷۵۵۱، ۲۷۵۵۲، ۲۷۵۵۳، ۲۷۶۱۸].

(۲۳۷۷۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے گروہ خواتین! کیا تمہارے لئے چاندی کے زیورات کافی نہیں ہو سکتے؟ یاد رکھو! تم میں سے جو عورت نمائش کے لئے سونا پہنے گی، اسے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۲۳۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴].

(۲۳۷۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الطَّقِظِيِّ أَخِي عَائِشَةَ لَأَمَّا أَنْ يَهُودِيًّا رَأَى فِي مَتَابِعِهِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۰۹۷۰].

(۲۳۷۷۴) حدیث نمبر (۲۰۹۷۰) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۲۹۳۴)]. [راجع: ۲۳۷۴۴].

(۲۳۷۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلادینے والی آگ ہوگی، لہذا تم ہلاک نہ ہو جانا یہ حدیث سن کر حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(۲۳۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَبَيَّنَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِنَّمَا ذَكَرْتُ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ
فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُفْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَفُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۷۴۴].

(۲۳۷۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روس قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں شکست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کر لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فَضْلَ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ يَعْنِي مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الْبَعِيدَةِ كَفَضْلِ الْغَازِي عَلَى الْقَاعِدِ [راجع: ۲۳۶۷۶].

(۲۳۷۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْمُرَادِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي لَيْكُمُ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يُشِيرُوا إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاهْدُوا هَذِي عَمَّارٍ وَعَهْدُ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ رَجُلًا بَيْنَهُ الْحَدِيثُ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جھغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَكَمْ رَجُلٌ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ دَمَاءٌ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قَالَ هَلَّا قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ

لَحْدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثِيهِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاكَ جَلِيسَ سَوْءٍ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَحْلِفُ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَانِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَالِي وَلِلْعَصَبِ قَالَ فَتَرَكْتُ الْعَصَبَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُهُ قَالَ وَإِذَا الرَّجُلُ حَدِيثُكَ [صححه مسلم (٢٨٩٣)].

(۲۳۷۸۰) جندب کہتے ہیں کہ ”یوم الجرمہ“ کے موقع پر ایک آدمی موجود تھا، وہ کہنے لگا کہ بخدا آج خون ریزی ہوگی، دوسرے آدمی نے قسم کھا کر کہا ہرگز نہیں، پہلے نے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا ”ضرور“؟ اس نے کا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایک حدیث ہے جو نبی ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی ہے، پہلے آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے اس سے کہا بخدا میں تمہیں براہم نشین سمجھتا ہوں، تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سن رہے ہو اور پھر بھی مجھے منع نہیں کر رہے حالانکہ تم نے نبی ﷺ کو اس حوالے سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ غصہ کرنے کا کیا فائدہ؟ سو میں نے غصہ ٹھوک دیا اور اس کے پاس آ کر سوالات پوچھنے لگا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(٢٣٧٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَتَمَّا فَقُمْنَا صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ [راجع: ٢٣٦٥٧].

(۲۳۷۸۱) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ اٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آکر کھڑے ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔

(٢٣٧٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ قِيلَ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مَنْ اتَّقَى الشَّرَّ وَقَعَ فِي الْخَيْرِ

(۲۳۷۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں ان سے شر کے متعلق پوچھتا تھا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا جو شخص شر سے بچ جاتا ہے، وہ خیر ہی کے کام کرتا ہے۔

(٢٣٧٨٢) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ لَمْ يَجِدْ لِقَاءَ اللَّهِ فَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَوْ إِذَا قَامَ قَالَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۷۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ بَاثِلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ وَإِنِّي لَأُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبَلِي قُلْتُ أَبْعَدَ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا أَنَّهَُا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے ہوتے تھے، اور میں اس وقت اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا، میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوتا تھا۔

(۲۳۷۸۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِردَنَّا عَلَى الْحَوْضِ أَقْوَامٌ لَإِذَا رَأَيْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۶۷۹].

(۲۳۷۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ مِسْعَرٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ مَرَّةً عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُنْذِرَكَ الرَّجُلَ وَوَلَدَهُ وَوَلَدَةَ وَلَدِهِ [راجع: ۲۳۶۶۶۶].

(۲۳۷۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ قَبْلَهُ أَنْ فِي الْمَاءِ فَلَّةٌ الَّتِي يَرُدُّهَا فَاَمْرٌ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَسْقِيَنِ إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ فَاتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ قَوْمٌ فَلَعَنَهُمْ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۷۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ روانہ ہوئے، انہیں پانی کی قلت کا پتہ چلا تو منادی کو یہ اطلاع کہ نہ کا حکم دیا کہ انہی بہت تھوڑے سے پانی کے مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے، لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو

دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۳۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ يَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَّى وَعَلَيْهِ طَرَفُ اللَّحَافِ وَعَلَى عَائِشَةَ طَرَفُ وَهِيَ حَائِضٌ لَا تُصَلِّي

(۲۳۷۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی ﷺ کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لحاف کا ایک کونا نبی ﷺ پر تھا اور دوسرا کونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا وہ اس وقت ”ایام“ سے تھیں یعنی نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں۔

(۲۳۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ صَلَةَ بْنَ زَكَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَهْلِ نَجْرَانُ لِلْبَعْثِ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَهَا أَكْثَرُ مِنْ مَرَّتَيْنِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱]۔

(۲۳۷۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے دو سے زائد مرتبہ فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمِّهِ أُمِّيَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَالْعَلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ قَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۵، ۲۱۵۲۴]۔

(۲۳۷۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمَّا كَبَّرَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ النَّسَاءَ ثُمَّ آلَ عِمْرَانَ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ يَخُوفُ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا ثُمَّ كَرَعَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنَامُ ثُمَّ قَالَ الْمَلَأْتُ قَلْبِي رَأْسَهُ فَقَالَ

سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ لَمَّا صَلَّى إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ فَادْنَاهُ بِالصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (۶۸۴)، والحاكم (۳۲۱/۱)]. قال الألبانی: قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۸۹۷، النسائی: ۱۷۷/۲). قال شعيب: صحيح [سناده ضعيف].

(۲۳۷۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے یہ سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر انہیں نماز فجر کی اطلاع دی۔

(۲۳۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثَةٍ أُمِّي سَاعَةً تَسْعَرُتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعَ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۷۹۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کس وقت محرمی کھائی ہے؟ انہوں نے فرمایا صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(۲۳۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثُهُ مِنْ دِهْقَانَ أَوْ عَلِجَ فَاتَاهُ يَانَاءُ فَصَبَّ فَعَدَلَهُ بِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ اعْتَذَرَ اعْتِذَارًا وَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا قَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِ عَمْدًا لَأَنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هَذِهِ الْمَرَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الدِّيَاكِ وَالْحَرِيرِ وَآيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَنَا فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۹۵) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، بیشمار دینا مست بہن کر دو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں

Free downloading facility for Videos Audios & Books for IMAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

(۳۳۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا قَالَ فَجَعَلْنَا لَهَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّكْبِ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا هُبَيْرَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱].

(۲۳۷۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاتق اور سید نامی دو آدمی آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرائی اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَذَلًّا وَهَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عُبَيْدٍ [راجع: ۲۳۶۹۷].

(۲۳۸۰۰) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۳۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَلَبَّغَهُ عَنِ الْمَاءِ فَلَا قَالَ لَا يَسْقِيَنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۸۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے۔

(۳۳۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَوَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكُذِبْنِي قَالَ وَكَانَ إِذَا قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكُذِبْنِي رَأَيْنَا أَنَّهُ يُعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ بِأَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ أَمَتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [راجع: ۲۳۲۶۲].

(۲۳۸۰۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا حَدَّادٌ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

(۲۳۸۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَادَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ [راجع: ۲۳۶۵۳]

(۲۳۸۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی وہ کھسک گئے اور غسل کر کے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يَقُولُ لَهُ هَلَالَ عَنْ حَدَّثَنَا قَالَ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ [راجع: ۲۳۶۶۴]

(۲۳۸۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ ننگریوں کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۲۳۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرُبَيْعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رُبَيْعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدَّثَنَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَرْتُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْعُدُوا بِاللَّذْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَلَّوْهُ [راجع: ۲۳۶۳۴]

(۲۳۸۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۸۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۸۱۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَدَّثَنَا قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ أَتَمُّ مِنْكَ ذَرْبٌ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَاتِنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حَذِيفَةَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۸۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۸۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدُّ فِي الْبُولِ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبُولُ يُبْعُهُ بِالْمِقْرَاضِينَ قَالَ حَذِيفَةُ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَا يُشَدُّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَوْ قَالَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَاتِمٌ [راجع: ۲۳۶۳۰].

(۲۳۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۸۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مُنْتَنِينَ قَدْ مَحَسَتْهُمْ النَّارُ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ لِيَدْخُلَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيُونَ قَالَ حَجَّاجُ الْجَهَنَّمِيِّينَ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جَرَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَكْرَهُ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ أَرْسَلُونِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوفَةِ اشْتَرِيَ الدَّوَابَّ فَاتَيْنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ قَالَ لَأَمَّا صَاحِبِي فَانْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَاتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ حَذِيفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْبَعْضَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ أَحْسَبُ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ السَّيْفُ أَحْسَبُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ

تَكُونُ هُدْنَةً عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةَ الصَّلَاةِ قَالَ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَلَا زِمَهُ وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاثِلٌ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ قَالَ قُلْتُ لِمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ قَالَ يَنْهَى أَوْ قَالَ مَاءٍ وَتَأْتِي فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وَزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ لَوْ أَتَيْتُ قَرْسًا لَمْ تَرْكَبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَشِيرٍ فِي إِسْنَادٍ لَهُ عَنْ حَدِيثَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُدْنَةٌ عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلُوبٌ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ [راجع: ۲۳۶۷۱].

(۲۳۸۱۹) سبج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے جانور خریدنے کے لئے بھیج دیا، ہم ایک حلقے میں پہنچے جہاں بہت سے لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے، میرا ساتھی تو جانوروں کی طرف چلا گیا جبکہ میں اس آدمی کی طرف، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی، ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا، اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرد کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي صَحْرُ بْنُ بَذْرِ الْعَجَلِيُّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ

الطَّبِيعِيُّ قَدْ كَرِهَ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَالَكَ [راجع: ۲۳۶۷۱] (۲۳۸۲۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ عَنْ صَخْرِ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ الطَّبِيعِيُّ قَدْ كَرِهَ وَقَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَآكَلَ مَالَكَ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ [راجع: ۲۳۶۷۱] (۲۳۸۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الشُّكْرِيُّ قَالَ خَرَجْتُ زَمَانَ فَبِتَحْتُ تُسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِحَلَقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ حَسَنُ الثَّغْرِ يَعْرِفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا فَقَالُوا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَدْتُ وَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأَخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ جَاءَ الْإِسْلَامُ حِينَ جَاءَ فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ لَهُمَا فَكَانَ رِجَالٌ يَجِئُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْبَعْضَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّيْفُ قَالَ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهَذَنَةٌ عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَالَكَ فَالْزَمَهُ وَإِلَّا قُتِلَ وَأَنْتَ غَاضٌ عَلَى جِدْلِ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَنَارٍ مِنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وَزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِ الْمُهْرُ فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ الصَّرْبُ وَقَوْلُهُ فَمَا الْبَعْضَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَوْلُهُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهَذَنَةٌ يَقُولُ صَلَحَ وَقَوْلُهُ عَلَى دَعْنٍ يَقُولُ عَلَى ضَمَائِنَ قِيلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مِمَّنِ التَّفْسِيرُ قَالَ عَنْ قَتَادَةَ زَعَمَ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۲۲) خالد بن خالد بن شکری کہتے ہیں کہ تسرجس زمانے میں فتح ہوا، میں وہاں سے نکل کر کوفہ پہنچا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی

سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔
میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مردہ کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۶۶۴]

(۲۳۸۲۳) حدیث نمبر (۲۳۶۶۴) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۴) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنٌ فُتِحَتْ تُسْتَرٌ لَمْ تَكُنْ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ حُطَّ وَزُرَّةُ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۴) حدیث نمبر (۲۳۸۲۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ حَدَّثَنِي خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْأَلُونِي فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَبَرِ أَنَّهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَبَرِ لَكُنَّا لَنَسْأَلُهُ عَنْ الْخَبَرِ

الْإِيمَانِ وَمِنْ الصَّلَاةِ إِلَى الْهُدَى فَاسْتَجَابَ مَنْ اسْتَجَابَ فَحَقَّ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَبْنًى وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

(۲۳۸۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا انہوں نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی دعوت دی، گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، جس نے ان کی بات ماننی تھی، سو اس نے یہ دعوت قبول کر لی، اور حق کی برکت سے مردہ چیزیں زندہ ہو گئیں اور باطل کی نحوست سے زندہ چیزیں بھی مردہ ہو گئیں، پھر نبوت کا دور ختم ہوا تو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ يُقَالُ لَهَا غَزْوَةُ الْخَشَبِ وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ فَأَمَرَهُمْ حُذَيْفَةُ فَلَبَسُوا السَّلَاحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَا جَعَلَكُمْ مِيجَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الْقِتَالُ قَالَ فَصَلَّى يَأْخُذُ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاكِفَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۸۲۶) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے لوگوں کو حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اسلحہ پہن لیا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دشمن اچانک تم پر حملہ کر دے تو تمہارے لیے لڑنا جائز ہے، پھر انہوں نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۸۲۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا يَبْلُغُ الْأَمْرَاءَ الْأَحَادِيثَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۸۲۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكَّامِ بْنُ الْعَاسِ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي قَتْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْحَكَّامِ أَرَاهُ عَنْ هُزَيْلٍ

قَالَ قَامَ حَدِيثُهُ خَطِيئًا فِي دَارِ عَامِرِ بْنِ حَنْظَلَةَ فِيهَا التَّمِيمِيُّ وَالْمُضَرِّيُّ فَأَنَالَ لِبَاتَيْنِ عَلَى مُضَرِّ يَوْمَ لَا يَدْعُونَ لِلَّهِ عَبْدًا بَعْدَهُ إِلَّا قَتَلُوهُ أَوْ لِيُضَرَّ بَنَ ضَرْبًا لَا يَمْنَعُونَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ أَوْ اسْتَفْلَ تَلْعَةٍ فَقِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا لِقَوْمِكَ أَوْ لِقَوْمِكَ أَنْتَ يَعْنِي مِنْهُمْ قَالَ لَا أَقُولُ يَعْنِي إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(۲۳۸۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی نیلے دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۸۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَتْ لِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَمَّتْ بِي قُلْتُ يَا أُمَّهُ دَعِينِي حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَيَسْتَغْفِرَ لَكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۳۷۱۸]۔

(۲۳۸۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں میں نے ان سے کہا کہ پیچھے نہیں میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذِّيَّاجَ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۸۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرَطَ لِأَخِيهِ شَرْطًا لَا يُرِيدُ أَنْ يَفِيَّ لَهُ بِهِ فَهُوَ كَالْمُدْلَى جَارَهُ إِلَى غَيْرِ مَنَعَةٍ (۲۳۸۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کرے جسے پورا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ ہو تو یہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو ایک ایسے شخص کے حوالے کر دے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

(۲۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَمِعَهُ بَنَ طَارِقِ الْأَشَجِيِّ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جَرَّاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجَجُ فَإِذَا أَذْرَكَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ فَلْيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأْهُ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غُلِيطَةٌ وَفِيهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ [راجع: ۲۳۶۶۸]۔

(۲۳۸۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر ایک موٹا ناخن ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر کاتب وغیرہ کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ بَلِّكَ أَسْأَلُ بَلِّكَ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ أَلَيْسَ تَمُوجُ مَوْجُ الْبَحْرِ قَالَ فَاسْكُتِ الْقَوْمُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَاكَ قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَتُوكَ قَالَ قُلْتُ تُعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرْضَ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكِثَتْ فِيهِ نَكْثَةٌ بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَتَشَرَّ بِهَا نَكِثَتْ فِيهِ نَكْثَةٌ سَوْدَاءُ حَتَّى تَصِيرَ الْقُلُوبُ عَلَى فَلَائِينَ أَبْيَضُ مِثْلَ الصَّفَا لَا يَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتْ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرَبَّدٌ كَالْكُوزِ مُجَحِّيًا وَأَمَّا كَفَّةٌ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ وَحَدَّثَنِي أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ يَوْشِكُ أَنْ يَنْكَسَرَ كَسْرًا قَالَ عُمَرُ كَسْرًا لَا أَبَا لَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ أَنَّهُ فَتَحَ كَانَ لَعَلَّهُ أَنْ يَبْعَادَ فَيُغْلَقُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ كَسْرًا قَالَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يَقُولُ أَنْ يَمُوتَ حَدَّثَنِي بِالْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۶۸]۔

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں، ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جودل ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جودل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندنی ہوا، اسے کوئی فتنہ ”جب تک آسمان وزمین رہیں گے“ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کورے کو اوندھادے اور ہتھیلی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اسی کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ جِرَاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ وَإِنْ آخِرَ مَا تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَفْعَلْ مَا شِئْتَ [راجع: ۲۳۶۶۱، ۲۳۶۶۳، ۲۳۶۶۴]

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیاء نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ يَعْزِي لِحُذَيْفَةَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَسَحَّرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَانَ الرَّجُلُ يَبْصُرُ مَوَاقِعَ نَبِيلِهِ قَالَ نَعَمْ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ۲۳۷۵۳]

(۲۳۸۳۵) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کے ہمراہ بحری کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس وقت آدمی اپنا حیر کرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس وقت تو دن ہوتا تھا البتہ سورج نہیں نکلا ہوتا تھا۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ يَعْزِي لِحُذَيْفَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سِجَّةٍ مِنْ سِجَاتِ الْمَدِينَةِ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ [صححه ابن حبان (۶۳۱۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۳۸۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ ﷺ

(۲۳۸۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبُلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ [إسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن غريب. وقال العراقي: إسناده جيد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۴۰۱۶، الترمذی: ۲۲۵۴)].

(۲۳۸۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں ہے، کسی نے پوچھا کہ اپنے آپ کو ذلیل سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو ایسی آزمائشوں کے لئے پیش کرے جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۳۸۳۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بَيْنَمَا أَنَا أُمِيشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الْمَلَا حِمٍ [اخرجه الترمذی فی الشمال (۳۶۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده مختلف فيه.

(۲۳۸۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ ﷺ

(۲۳۸۳۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَذَفٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ [اخرجه الطيالسي (۱۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۳۸۴۶].

(۲۳۸۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حِجَابَةِ الْيَمَاءِ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ إِلَى الشَّيْخِ وَالْقَجُوزِ وَالْعُلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الَّذِي لَمْ يقرأ كِتَابًا قَطُّ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۵].

(۲۳۸۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار الراء“ نامی عجمی برہمنی جبریل علیہ السلام سے

ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عِيسَى مَوْلَى لِحَدِيقَةَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلَّى نَعْمَتِي حَدِيقَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ وَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا وَهَمْتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ خَمْسًا (۲۳۸۴۱) یحییٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے شہداء میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزار کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انہوں نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں بھولا ہوں اور نہ ہی مجھے وہم ہے، میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے آقا اور ولی نعمت حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھیں، انہوں نے بھی ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے وہم ہے اور نہ میں بھولا ہوں، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے نبی ﷺ نے کہی تھیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

(۲۳۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الشَّيْخِ كُرَيْبٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ يَا حَدِيقَةُ اقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعْرِضْ عَنِّي فَأَعِذْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعِلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا اتَّبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فَنَسِئَةُ عَمِيَاءَ صَمَاءَ وَدُعَاةُ ضَلَالَةٍ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ فَلَذَوْهُ فَبِهَا [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۴۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا، اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، جو شخص ان کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ اسے جہنم میں گرا دیں گے۔

(۲۳۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الشَّيْخِ كُرَيْبٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ يَا حَدِيقَةُ اقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعْرِضْ عَنِّي فَأَعِذْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعِلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا اتَّبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فَنَسِئَةُ عَمِيَاءَ صَمَاءَ وَدُعَاةُ ضَلَالَةٍ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ فَلَذَوْهُ فَبِهَا [راجع: ۲۳۶۷۱]

فَقَالَ حَدَّثَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَعَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۸۴۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۴۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا عَنْ زُرٍّ عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ إِنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْبَرْدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا

مِنَ الْمِسْكِ وَإِنَّ آيَتَهُ عَذْدُ نَجُومِ السَّمَاءِ [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۸۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ

ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا۔

(۲۳۸۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ جِرَاحٍ عَنْ حَدَّثَنِي أَنَّهُ آتَاهُ بِالْمَدَائِنِ

فَقَالَ لَهُ حَدَّثَنِي مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَثَىٰ بِأَلِيهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَىٰ هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِي

عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنْ

الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لِقَىٰ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۸۴۵) ربیع بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں

مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا

کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ حَذَفٍ عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ

شَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ [راجع: ۲۳۸۳۹].

(۲۳۸۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ

الْعَاصِ بِطَبْرِ سَنَانٍ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكُمْ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

وَاللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ التَّعْوِظِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَا قَائِمُ أَصْحَابِكَ يَقُومُونَ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةً خَلْفَكَ

وَطَائِفَةً يَبْزَأُ الْعُدُوَّ فَتُكَبَّرُونَ وَيَكْبَرُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرْكَعُ فَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ وَالطَّائِفَةُ الَّتِي يَبْزَأُ الْعُدُوَّ قِيَامًا يَبْزَأُ الْعُدُوَّ لِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ

مِنَ السُّجُودِ تَسْجُدُونَ ثُمَّ تَبْتَاعُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ الْآخَرُونَ فَقَامُوا فِي مَصَافِهِمْ فَتَرْكَعُ فَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ إِلَيْكَ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى قَائِمَةٌ يَأْزِإُ الْعُدُوْ فِإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدُوا لَمْ تَسَلِّمْ وَسَلَّمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكَأَمْرُ أَصْحَابِكَ إِنْ هَاجَهُمْ هَيْجٌ مِنَ الْعُدُوْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ

(۲۳۸۳۷) سلیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے، ان کے ساتھ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ بھی تھے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھنے کا طریقہ آپ لوگوں میں سے کس کے یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے، تم اپنے ساتھیوں کو دو گروہوں میں کھڑے ہونے کا حکم دو، جن میں سے ایک تمہارے پیچھے کھڑا ہو اور ایک دشمن کے سامنے، پھر تم تکبیر کو اور وہ سب بھی تکبیر کہیں، پھر تم رکوع کرو اور وہ سب بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ اور وہ سب بھی سر اٹھائیں، پھر تم سجدہ کرو اور تمہارے قریب والی صف بھی سجدہ کرے، اور دشمن کے سامنے والی صف کے لوگ کھڑے رہیں، جب تم سجدے سے سر اٹھاؤ تو وہ بھی سجدہ کر لیں، پھر پہلی صف والے پیچھے اور پیچھے والے آگے آجائیں، اور ان کی جگہ ہڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھ کر سب سلام پھیر دیں، اور اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اگر دشمن نماز کے دوران حملہ کر دے تو ان کے لئے قتال اور بات چیت حلال ہو جاتی ہے۔

(۲۳۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْقُبَيْسِيُّ عَنْ بَلَالٍ الْقُبَيْسِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ اللَّهِ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيْتٌ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ النَّعْيِ [راجع: ۲۳۶۵۹]

(۲۳۸۴۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مرگ ہو جاتی تو وہ کہتے کہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ ”نعی“ میں شمار نہ ہو جس سے میں نے نبی ﷺ کو منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى عُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ فَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوذُوهُ وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوهُ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۶۹۲)]

(۲۳۸۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے سو ایسے لوگوں میں اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو تم اس کی بیمار پرسی نہ کرو کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہو اور یہ دجال کا گروہ ہے اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

(۲۳۸۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَنَافَةَ فَلَا تَنْهَوْنَهَا عَنْ الْقَبْرِ فَقَدْ عَلَتْ شِفْعَةُ فَتَعَالَى بَصَرُهُ فَبِهِ لَمْ

قَالَ يُضْفَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةٌ تَزُولُ مِنْهَا حَمَالِلُهُ وَيُمْلَأُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ الْفَقْتُ الْمُسْتَكْبِرُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضَّعِيفُ الْمُسْتَظْعَفُ ذُو الطَّمَرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَ اللَّهُ قَسَمَهُ

(۲۳۸۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی جنازے میں تھے جب ہم قبر کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ اس کے کنارے بیٹھ کر بار بار اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ مسلمان کو قبر میں ایک مرتبہ بھیجا جاتا ہے جس سے اس کے سارے بوجھ دور ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھردیا جاتا ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ کا بدترین بندہ کون ہے؟ ہر تند خوار تکبر کیا میں تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور آدمی جسے دبایا جاتا ہو پرانی چادروں والا ہو لیکن ہو ایسا کہ اگر اللہ کے نام پر کسی کام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشْوُصُ فَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]

(۲۳۸۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]

(۲۳۸۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مارتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ وَأَنَا خُصِيبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ أَبُو إِفْرِيسَ عَالِدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَوَّلَانِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِكُلِّ فَتْنَةٍ وَهِيَ كَاتِبَةٌ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ وَمَا بِي أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ خَيْنًا لَمْ يُحَدِّثْ غَيْرِي بِهِ وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِمْ عَنِ الْفَقَنِ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مِنْهُمْ ثَلَاثَ لَا يَكُنُّنْ يَكُنُّنْ خَيْنًا وَمِنْهُمْ فِتْنٌ كَرِيحٍ الصَّيْفِ مِنْهَا صِفَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُلْبِفَةُ فَلَذَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [راجع: ۲۳۶۸۰]

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں میں اس میں موجود تھا نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق

سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شمار کر رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ قَاهُ بِالسَّوَاكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَالًا وَاحِدًا وَثَلَاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ قَالَ فَضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَثَلًا وَتَرَكَ سَائِرَهَا قَالَ إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمُسْكِنَةٍ فَاتَّكَلَهُمْ أَهْلٌ تَجَبَّرُ وَعَدَدٌ فَأَظْهَرَ اللَّهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ فَعَمَدُوا إِلَى عَدُوِّهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَطُوهُمْ فَاسْتَخَطُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَوْنَهُ

(۲۳۸۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ایک تین پانچ سات نو اور گیارہ ضرب الامثال بیان فرمائی ہیں جن میں سے کچھ نبی ﷺ نے اس وقت بیان فرمادیں اور باقی چھوڑ دیں اور فرمایا کہ ایک قوم تھی جس کے لوگ کمزور اور مسکین تھے ان سے ایک طاقتور اور کثیر تعداد والی قوم نے قتال کیا تو اللہ نے ان کمزوروں کو غلبہ عطا فرمادیا اور وہ لوگ اپنے دشمن کی طرف بڑھے ان پر اپنے حکمران مقرر کئے اور ان پر تسلط جمایا اور ان پر اللہ کی ناراضگی کا سبب بن گئے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۲۳۸۵۶) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ حَدَّثْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ حَدَّثْتُ أَنْتَ فَحَدَّثْتُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَصَدَّقَهُ الْآخَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ انْظُرُوا لِي عَمَلِيهِ فَيَقُولُ رَبِّ مَا كُنْتُ أَعْمَلُ خَيْرًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لِي مَالٌ وَكُنْتُ أَخَالِطُ النَّاسَ لَمَنْ كَانَ مُوسِرًا يَسُرُّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ مُعْسِرًا أَنْظَرْتُهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا أَحَقُّ مَنْ يَسُرُّ لِفَقْرِهِ لَقَالَ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا ثُمَّ [راجع: ۱۷۱۹۰]۔

(۲۳۸۵۶) ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان

میں سے ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک عظیم اجر رکھا ہے جو ان کے لیے ہے۔

ایک نے یہ حدیث سنائی اور دوسرے نے ان کی تصدیق کی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا، اللہ فرمائے گا اس کے اعمال دیکھو، وہ کہے گا کہ پروردگار! میں کوئی نیک کام نہیں کرتا تھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے پاس مال تھا اور میں لوگوں سے مل کر تجارت کرتا تھا، جس کے پاس کشادگی ہوتی میں اس پر آسانی کر دیتا اور جو تنگ دست ہوتا میں اسے سہولت تک مہلت دے دیتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا سہولت دینے کا میں زیادہ حق دار ہوں، چنانچہ اسکی بخشش ہوگئی، دوسرے صحابی نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۵۷) ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْجُلٌ قَدْ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا آتَا مَثًا فَأَخْرِجُونِي ثُمَّ أَطْحَنُونِي ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا ابْنِي رَيْحًا عَاصِفًا فَأَذْرُونِي لِيَجْمَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَقُولَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ لِيَغْفِرَ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

[راجع: ۲۳۶۴۲]

(۲۳۸۵۷) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، دوسرے صحابی نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى قَالَ كُنْتُ مَعَ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَاثَاهُ دِهْقَانٌ يَأْنَاءُ فَرَمَاهُ بِهِ مَا يَأْلُو أَنْ يُصِيبَ بِهِ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ لَمْ أَفْعَلْ بِهِ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ اللَّحَبِ وَالْفَضْبَةِ وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَوِيرَ وَالذِّيْبَ قَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ هَذَا آخِرُ حَدِيثِ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۸۵۸) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ بھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خودی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، بیشم و ریاست بنا کر دیکھو کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ أَبِي فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُفْرَةِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ يُوصِي الْخَافِرَ وَيَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّأْسِ وَأَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّجُلَيْنِ لِرُبِّ عَذِقٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۸۷۶].

(۲۳۸۵۹) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازے میں نکلے میں اس وقت نعرہ تھا اور اپنے والد کے ساتھ تھا نبی ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو تلقین کرنے لگے کہ سر کی جانب سے اسے کشادہ کرو اور پاؤں کی جانب سے اسے کشادہ کرو اس کے لئے جنت میں بہت سے خوشے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ أَقْرَبُهُمَا أَبَا فَإِنْ أَقْرَبُهُمَا أَبَا فَأَقْرَبُهُمَا جَوَارًا فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الْاِدَى سَبَقَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۷۵۶). قال شعيب: إسناده حسن].

(۲۳۸۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ایک ہی وقت میں دو آدمی تمہیں دعوت دیں تو جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت کو قبول کرلو کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا اس کا پڑوس زیادہ قریب ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک پہلے دعوت دے دے تو پھر پہلے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرلو۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْعَرَجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى

رَأْسِهِ مَاءٌ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ [راجع: ۱۰۹۹۸]۔

(۲۳۸۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشَ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرَ عَلَيَّ فَأَنْسَى قَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ [راجع: ۲۳۵۰۸]۔

(۲۳۸۶۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، زیادہ نہ کیجئے گا تاکہ میں بھول نہ جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَزَالِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَعَ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَعَ فَرْجَهُ [راجع: ۱۰۴۵۰]۔

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَهُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَعَ فَرْجَهُ [راجع: ۱۰۴۵۰]۔

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ لَدَكُرُوا أَنَّهُ لَمْ يَدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۸۶۵) شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا تھا۔

(۲۳۸۶۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَوَهَبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (سنن أبوداود: ۱۶۸، سنن النسائی: ۸۶/۱)]. قال شعيب: ضعيف لاضطراره.

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۷) وَقَالَ غَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۷) حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۸) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدُهُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۸) حضرت سفیان یا حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۹) حَدَّثَنَا

(۲۳۸۶۹) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ جَعْفَرَةَ عَلَى

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاةٌ لِنِسِيِّ عِنْدِ

الْمَطْلَبِ فَقَالَ إِنَّهَا تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنِّي أَنَا أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَمَنْ أَهْتَدَى بِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى بَدْءِ فَقْدٍ ضَلَّ وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّةٍ فَقَدْ أَهْتَدَى

(۲۳۸۷۰) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے سامنے بنو عبدالمطلب کی ایک باندی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ قائم اللیل اور صائم النهار رہتی ہے نبی ﷺ نے فرمایا لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نافرمان بھی کرتا ہوں سو جو شخص میری اقتداء کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے سو جس کی تیزی کا اختتام اور انقطاع بدعت کی طرف ہو وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی تیزی کا اختتام سنت پر ہوا تو وہ ہدایت پا گیا۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَاشُورَاءَ وَقَدْ تَغَلَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ قُلْنَا قَدْ تَغَلَّيْنَا قَالَ فَارْتَمُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ [راجع: ۲۰۰۹۰]۔

(۲۳۸۷۱) عبد الرحمن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کا روزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھانا پیچے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۸۷۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ مِنْ بَنِي صُرَيْمٍ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ وَالْوَلِيدَةُ [راجع: ۲۰۶۰۹]۔

(۲۳۸۷۲) حناء ”جو بنو صریم کی ایک خاتون تھیں“ اپنے چچا سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نومولود بچے جنت میں ہوں گے اور زندہ درگور کیے ہوئے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔

حَدِيثُ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُ الْحُكْمُ الرُّومَ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُوهُمْ غَزْوًا فَتَنْصَرُّوْنَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُونَ بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيلًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَذُقُهُ

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدُرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ وَقَالَ رَوْحُ مَرَّةً وَتَسْلُمُونَ وَتَقْتُمُونَ وَتَقِيمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ

[راجعہ: ۱۶۹۵۰]

(۲۳۸۷۳) حضرت ذوالحجۃؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی کول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۳۳۸۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ الْجَزُورُ وَالْبَقَرَةُ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ قَالَ يَا شُعْبِيُّ وَلَهَا سَبْعَةُ أَنْفُسٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ الْجَزُورَ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِرَجُلٍ أَكْذَابُكَ يَا فَلَانُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا شَعَرْتُ بِهَذَا

(۲۳۸۷۳) امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ کیا ایک اونٹ اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا شعبی! کیا اس کی سات جانیں ہوتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو یہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور ایک اونٹ مقرر فرمایا ہے اس پر حضرت ابن عمرؓ نے ایک آدمی سے پوچھا اے فلاں! کیا بات اسی طرح ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

حَدِيثُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ عَنْ أَبِيهَا

مَسْعُودِ بْنِ عَجْمَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ

(۳۳۸۷۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُمْحَانَ أَنَّ خَالَتهُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَخْزُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ لَطِيفَةً يُفَدِّيَهَا يَعْنِي بَارِزِينَ أَوْ قَيْتَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَطَهَّرَ خَيْرٌ لَهَا فَاثَمَرِ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدَاهَا وَهِيَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَسَدِ.

(۲۳۸۷۵) مسعود بن عجماءؓ کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ ان کے والد نے اس مخزومی عورت کے متعلق ”جس نے چوری کا ارتکاب

کیا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اس کے کندھے میں چالیس اوقہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے

حق میں بہتر یہی ہے کہ یہ پاک ہو جائے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس عورت کا تعلق بنو عبد الاشہل یا بنو اسد سے تھا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَالْمَعْلُوفِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ عَانَتَهُ وَيَقْلَمْ أَظْفَارَهُ وَيَجْزُرَ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا (۲۳۸۷۷) ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے زیر ناف بال نہ کاٹے، ناخن نہ تراشے اور مونچھیں نہ کاٹے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَالَهَا ثَلَاثًا قَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يقرأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۱۸۲۳۸] (۲۳۸۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا شاید تم لوگ امام کی قراءت کے دوران قراءت کرتے ہو؟ دو تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ہم ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اللہ یہ کہ تم میں سے کوئی سورہ فاتحہ پڑھنا چاہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَءُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْآخَرِ حَتَّى يَتْلَوْا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوا فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلِ (۲۳۸۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے دس دس آیات پڑھتے تھے اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ پہلی دس آیات میں علم و عمل سے متعلق چیزیں اچھی طرح سکھ نہ لیتے ہوں ہم نے علم و عمل کو

حاصل کیا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ

ایک تغلبی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلَالٍ التَّقِيفِيِّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشُورٌ إِنَّمَا الْعَشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى [راجع: ۱۵۹۹۲]۔

(۲۳۸۷۹) ابو امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ٹیکس تو یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے، مسلمانوں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ هُمْ مِنْهُمْ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ هُوَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ وَبِمَا كَانُوا عَامِلِينَ [راجع: ۲۰۹۷۳]۔

(۲۳۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک وقت تک میں اس بات کا قائل تھا کہ مسلمانوں کی اولاد مسلمانوں کے ساتھ ہوگی اور مشرکین کی اولاد مشرکین کے ساتھ ہوگی، حتیٰ کہ فلاں آدمی نے مجھ سے فلاں کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، (پھر میں ایک اور آدمی سے ملا اور اس نے بھی مجھے یہی بات بتائی تب میں اپنی رائے سے پیچھے ہٹ گیا)۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْقَمْلَةَ فِي نَوْبِهِ فَلْيَصْرَهَا وَلَا يَلْقِهَا

(۲۳۸۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے کپڑوں میں کوئی جوں دکھائی دے تو اسے چاہیے کہ اسے باہر لے جائے مسجد میں نہ ڈالے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

(۲۳۸۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ سواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ بَعْدِكُمْ أَوْ إِنْ مِنْ وَرَائِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُّكَ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ لَسْتُ رَبَّنَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَبَّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ [راجع: ۲۳۵۴۶]

(۲۳۸۸۳) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ الْآنَ قَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ [راجع: ۱۸۴۸۲]

(۲۳۸۸۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ“ اور ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ“ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں یا ایک ہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ہی ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبْلَغْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ اغْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبْلَغْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(۲۳۸۸۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایام تشریق کے درمیانی دن نبی ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، یاد رکھو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر ”سوائے تقویٰ“ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا دن، فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا مہینہ، فرمایا یہ شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے خون اور مال کو اسی طرح حرمت والا بنا دیا ہے جیسے اس مہینے اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین کو چاہئے کہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَانَ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ بَصَلٌ فَقُلْتُ لَهُ أَبَا

الْخَيْرِ مَا تَرِيدُ إِلَى هَذَا يَتَبَيَّنُ عَلَيْكَ تَوْبِكَ قَالَ يَا ابْنَ آخِي إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا كَانَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ اتَّصَلَقُ بِهِ غَيْرُهُ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظَلُّ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقْتُهُ [راجع: ۱۸۲۰۷]

(۲۳۸۸۶) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مرشد بن عبد اللہ جب بھی مسجد آتے تو اپنے ساتھ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور لاتے تھے، ایک دن وہ مسجد آئے تو اپنے ساتھ پیاز لے کر آئے، میں نے ان سے کہا اے ابو الخیر! یہ کیوں لے آئے؟ اس سے تو آپ کے کپڑوں سے بد بو آنے لگے گی، انہوں نے کہا جتنی آج میرے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا، اور مجھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمان کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عُرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُعَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادَى فِيهِ مُنَادٍ كُلُّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ حَتَّى يَنْقُضِيَ رَمَضَانُ [راجع: ۱۹۰۰۱]

(۲۳۸۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ہر سرکش شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور ہر رات ایک منادی ندا لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رک جا، یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جائے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْعُقَيْلِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ قَالَ جَلَبْتُ جَلُوبَةً إِلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْ بَيْعَتِي قُلْتُ لِلْقَيْنِ هَذَا الرَّجُلُ فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُ قَالَ لَتَلْقَانِي بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ فَيَبْتَغُهُمْ فِي أَفْقَانِهِمْ حَتَّى آتُوا عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ نَاشِرًا التَّوْرَةَ يَقْرُؤُهَا يَعْزِي بِهَا نَفْسَهُ عَلَى ابْنِ لَهٍ فِي الْمَوْتِ كَأَحْسَنِ الْفِتْيَانِ وَأَجْمَلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْشُدْكَ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ هَلْ تَجِدُ فِي كِتَابِكَ ذَا صِفَتِي وَمَخْرَجِي فَقَالَ بَرَأِيهِ هَكَذَا أَيْ لَا فَقَالَ ابْنُهُ إِنِّي وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِنَا صِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ آيَمُوا الْيَهُودَ عَنْ أَحِمُّكُمْ ثُمَّ وَلَّى كَفَنَهُ وَحَنَطَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ

(۲۳۸۸۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں میں ایک اونٹ مدینہ منورہ لے کر آیا جب میں اسے بچ کر فارغ ہو گیا تو میں نے سوچا کہ اس آدمی سے ملتا ہوں اور اس کی باتیں سنتا ہوں چنانچہ نبی ﷺ مجھے

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ملے میں بھی ان کے پیچھے چلنے لگا، حتیٰ کہ وہ تینوں ایک یہودی کے پاس پہنچے جو تورات کھولے اسے پڑھ رہا تھا اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو تسلیم دے رہا تھا کہ اس کا انتہائی حسین و جمیل جوان بیٹا قریب المرگ تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تورات کو نازل کیا ہے کہ کیا تم تورات میں میری یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پڑھتے ہو؟ اس نے اپنے سر سے لٹی میں اشارہ کر دیا، اس کے قریب المرگ بیٹے نے کہا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے تورات کو نازل کیا ہے، ہم اپنی کتاب میں آپ کی یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے ان یہودیوں کو اٹھا دو پھر نبی ﷺ نے خود اس کے کفن و دفن اور نماز جنازہ کا انتظام فرمایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً يَعْقُوبُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفُتْحِ وَقَالَ مَرَّةً يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ لَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ أَلَا إِنَّ كُلَّ مَائِرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٌ وَمَالٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ أَلَا وَإِنَّ لِقَيْلٍ خَطَا الْعَمْدِ قَالَ خَالِدٌ أَوْ قَالَ لِقَيْلٍ الْخَطَا شَبَّهَ الْعَمْدَ قَيْلُ السُّوْطِ وَالْعَصَا مَائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَا دَهَا [راجع: ۱۵۴۶۳]

(۲۳۸۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا، یاد رکھو! زمانہ جاہلیت میں جو چیز بھی قابلِ فخر سمجھتی تھی، اور ہر خون کا یا عام دعویٰ آج میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے، البتہ بیت اللہ کی کنجی اور حجاج کرام کو پانی پلانے کا منصب برقرار رہے گا، یاد رکھو! ہر وہ شخص جو شبہِ عہد کے طور پر (کسی کوڑے، لاشی یا پتھر سے) مارا جائے، اس میں دیت مغفلہ واجب ہوگی یعنی سو ایسے اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَرَكَهُ لِلَّهِ
كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

(۲۳۸۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اللہ کے لئے اسے چھوڑ دے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَاهُ
لِحَدَّثِهِ أَوْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا
وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِنَا وَذَكِّرْنَا وَأَنْتَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۲۳۸۹۱) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَفَارٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبْفَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنُ إِلَى جَارِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ
لَيْسَ كُنْتُ [راجع: ۲۰۰۰۱]

(۲۳۸۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اچھی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموش رہنا چاہئے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلَاثَةِ خُمَرَاءَ مُعْضَرَمَةٍ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا قُلْنَا يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ شَهْرُكُمْ هَذَا قَالُوا قُلْنَا ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمِّ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ بَلَدُكُمْ هَذَا قَالُوا قُلْنَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا لَيْلِي شَهْرِكُمْ هَذَا لَيْلِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَوْ قَالَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا وَشَهْرِكُمْ هَذَا وَبَلَدِكُمْ هَذَا الْآ وَإِنِّي لَفَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوَاصِ أَنْظَرُكُمْ وَإِنِّي مُكَابِرٌ بِكُمْ الْإِثْمَ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي الْآ وَقَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْنِي وَسْتَسْأَلُونَنِي عَنْيَ لَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَوَأْمَقَعْدَهُ مِنَ النَّارِ الْآ وَإِنِّي مُسْتَفِذٌّ رِجَالًا أَوْ إِنَائًا وَمُسْتَفِذٌّ مِنِّي آخَرُونَ قَالُوا يَا رَبِّ أَصْحَابِي قَالُوا إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَلُوا بِكَ [راجع: ۱۰۹۸۱].

(۲۳۸۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا یوم النحر، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ شہرام ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، مشعر حرام، فرمایا تم نے سچ کہا، تمہاری جان اور تمہارے مال تمہارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے آج کے دن کی حرمت ہے، یاد رکھو! حوض کوثر پر میں تمہارا انتظار کروں گا، اور تمہیں دیکھوں گا اور تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، لہذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے گا، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے، یاد رکھو! میں کچھ لوگوں کو چھڑالوں گا اور بہت سے لوگ مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

ثالث عشر الأنصار

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

حضرت ابوایوب انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات

(۳۳۸۹۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُودَعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَدِرُ مِنْهُ عَدًّا وَاجْمَعْ الْيَأْسَ مِمَّا فِي يَدَيْ النَّاسِ [قال البوصيري: هفتہ إسناده ضعيف. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۴۱۷۱). قال شعيب: إسناده ضعيف].

(۳۳۸۹۳) حضرت ابوایوب انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر صیحت فرمادیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح پڑھو جیسے رخصتی کی نماز پڑھ رہے ہو، کوئی ایسی بات منہ سے مت نکالو جس پر کل کو تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں ہیں ان سے آس پاس ہٹ کر ایک طرف رکھ دو۔

(۳۳۸۹۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْلَفِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْبَحْرِ وَعَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ الْخَزَارِيُّ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَمَرَّ بِصَاحِبِ الْمَقَاسِمِ وَقَدْ أَقَامَ السَّبِيَّ لِإِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا فَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ وَلَدِهَا قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهَا حَتَّى وَضَعَهُ فِي يَدِهَا فَانْطَلَقَ صَاحِبُ الْمَقَاسِمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأُحَبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۵۵/۲). قال الترمذي: حسن غريب. قال الألباني حسن (الترمذي: ۱۲۸۳ و ۱۵۶۶). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه و شواهدہ و هذا إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۱۰].

(۳۳۸۹۵) ابو عبد الرحمن حبلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سمندری سفر پر جا رہے تھے ہمارے امیر عبد اللہ بن قیس خزازی تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ بھی تھے، حضرت ابوایوب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ تقسیم کنندہ کے پاس سے گزرے تو اس نے قیدیوں کو ایک جانب کھڑا کر رکھا تھا جن میں ایک عورت رورہی تھی، حضرت ابوایوب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے اس کے بیٹے سے انہوں نے جدا کر دیا ہے، حضرت ابوایوب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اس عورت کے ہاتھ میں دیا، کہہ کر تقسیم کنندہ، حضرت عبد اللہ بن قیس خزازی کے پاس چلا گیا اور انہیں یہ بات بتائی، عبد اللہ

نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَنْصَارَ وَسَيَضْرِبُونَ عَلَيْكُمْ بَعُوثًا يَنْكُرُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الْبُعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ وَيَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ يَقُولُ مَنْ أَكْفَيْهِ بُعْثَ كَذَا وَكَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۲۵۲۵)].

(۲۳۸۹۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "عقرب تمہارے لئے شہر مفتوح ہو جائیں گے اور تمہارے لشکر جمع کئے جائیں گے لیکن تم میں سے بعض لوگ بغیر اجرت کے لشکر کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوں گے چنانچہ ایسا بھی ہوگا کہ ایک آدمی اپنی قوم سے نکل بھاگے گا اور دوسرے قبیلوں کے سامنے جا کر اپنے آپ کو پیش کر کے کہے گا "ہے کوئی شخص کہ میں اتنے پیسوں کے عوض اس کی طرف سے میدان جہاد میں شامل ہو کر کفایت کروں؟" یاد رکھو! ایسا شخص خون کے آخری قطرے تک مردور رہے گا۔

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ بَرْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهُ (۲۳۸۹۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا الْمُقَرَّرِيُّ حَدَّثَنَا حَمُوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رُحْمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكِبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ [صححه ابن حبان (۳۲۴۷)، والحاكم (۲۳/۱)].

قال الألباني: صحيح (النسائي: ۸۸/۷). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه. [انظر: ۲۳۹۰۲].

(۲۳۸۹۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ "کبیرہ گناہوں" سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعِيِّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَةٍ

(۲۳۸۹۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصْعَةٍ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ كُلُّوْا وَابْيَ أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ (۲۳۹۰۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پيالہ لایا گیا جس میں پیاز تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے تم کھا لو اور خود کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ مِنْ بَنِي سَرِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُحْمَةَ قَاصًّا رُحْمَةَ أَهْلِ الشَّامِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَنِي بَيْنَ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيئَةِ عِنْدَهُ لِأَعْيُنِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَشِيتُ ذَلِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يَكْبُرُ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا وَالْخَبِيئَةَ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو رُحْمَةَ يَا أَبَا أَيُّوبَ وَمَا تَنْظُرُ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا كُلُّ النَّاسِ بِأَفْوَاهِهِمْ فَقَالُوا وَمَا أَنْتَ وَخَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ دَعَا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أَخْبَرَكُمْ عَنْ خَبِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَظُنُّ بَلْ كَانُمُسْتَقِينَ إِنَّ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُصَدِّقًا لِسَانَهُ قَلْبُهُ أَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۸۹۸]۔

(۲۳۹۰۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تمہارے رب نے مجھے دو باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے یا تو ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب مکمل معافی کے ساتھ داخل ہو جائیں یا میں اپنی امت کے متعلق اپنا حق محفوظ کر لوں، کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اللہ کے یہاں کسی بات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے باہر آئے اور فرمایا میرے پروردگار نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کے یہاں میرا حق بھی محفوظ ہے۔

راوی حدیث البورہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو ایوب! آپ کے خیال میں نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق کیا ہے؟ یہ سن کر لوگوں نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہنے لگے کہ تمہیں نبی ﷺ کے اس محفوظ حق سے کیا غرض ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو میں تمہیں اپنے اندازے بلکہ یقین کے مطابق بتاتا ہوں کہ نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق یہ ہے کہ پروردگار! جو شخص بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو اسے جنت میں داخلہ عطا فرما۔

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعِيِّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَاجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَسَّالَهُ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ وَالْفِرَارُ يَوْمَ الزَّحْفِ [راجع: ۲۳۸۹۸].

(۲۳۹۰۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ افْتَرَعَتْ الْأَنْصَارُ أَيُّهُمْ يُؤْوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَعَهُمْ أَبُو أَيُّوبَ فَأَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامَ أَهْدَى لِأَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ يَوْمًا فَإِذَا لُقُصَةُ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَرْسَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطْلَعَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ مِنْ هَذِهِ الْقُصْعَةِ قَالَ رَأَيْتُ فِيهَا بَصَلًا قَالَ وَلَا يَجْعَلُ لَنَا الْبَصَلُ قَالَ بَلَى فَكُلُوهُ وَلَكِنْ يَعْشَانِي مَا لَا يَعْشَاكُمْ وَقَالَ حَيَوَةٌ إِنَّهُ يَعْشَانِي مَا لَا يَعْشَاكُمْ [اخرجه النسائي في الكبرى (۶۶۲۹)].

قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف.

(۲۳۹۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے اس بات پر قرعہ اندازی کی کہ ان میں سے کس کے یہاں نبی ﷺ فروکش ہوں گے وہ قرعہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے نام نکل آیا اور وہ نبی ﷺ کو اپنے گھر لے گئے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز مدینہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے تاہم ان کے وہاں جمعیت کے افراد بھی نہ تھے نہ ان کے پاس مال و مالک تھا۔

اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجویا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے علیہ السلام)

(۳۳۹.۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۳۲). قال شعيب: صحيح وهذا سند حسن في المتابعات والشواهد]. [انظر: ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶].

(۲۳۹۰۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لین دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۳۳۹.۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ بَحِيرٍ فَلَمْ تَكْرِ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۹۰۴].

(۲۳۹۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۹.۶) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ أَبِي خَارِجَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ [راجع: ۲۳۹۰۴].

(۲۳۹۰۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لین دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۳۳۹.۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (۳۳۹.۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاضِي حِينَ يَقْضِي وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاسِمِ حِينَ يَقْسِمُ

(۲۳۹۰۷-۲۳۹۰۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے اور قاسم جب کوئی چیز تقسیم کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۳۳۹.۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا وَشَيْدُ بْنُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَمَلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَاهُمْ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا يَوْمًا مَا يَنْتَبِذُ فِيهِ لَتَنَازَعُوا فِي الْقُرْعِ فَمَرَّ بِهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ

إِنْسَانًا فَقَالَ يَا أَبَا أَيُّوبَ الْقُرْعُ يُنْتَبَذُ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مَرْكَبٍ يُنْتَبَذُ فِيهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الْقُرْعُ قَوْلُهُ أَبَا أَيُّوبَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ

(۲۳۹۰۹) ابواسحق کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس بات کا مذاکرہ کرنے لگے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنائی جاسکتی ہے دوران گفتگو کدو کے برتن میں نبیذ سے متعلق اختلاف رائے ہو گیا اتفاقاً وہاں سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو انہوں نے ایک آدمی بھیج کر اس کے متعلق دریافت کیا کہ اے ابویوب! کدو کے برتن میں نبیذ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ہر اس برتن میں نبیذ پینے یا پانے سے منع فرمایا ہے جسے لک لگی ہوئی ہو مسائل نے کدو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا رِشْدِينَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ يَحْصَبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ فِي الْبَيْعِ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۳۸۹۵]

(۲۳۹۱۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص والد اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ النَّصَارِيَّ يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللَّهِ مَا أَذْرَى كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِذِهِ الْكَرَابِيسِ يَعْنِي الْكُنْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَذِيرُهَا [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱/۱)]. [انظر: ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۵۵]

(۲۳۹۱۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا بولنے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَاصٌّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كُنْتُ كَمَنْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوْمًا يَذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ [صححه مسلم (۲۷۴۸)]

(۲۳۹۱۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جو اب میں نے تم سے جھرا رکھی تھی اور وہ یہ کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے اور

اللہ انہیں بخشے گا۔

(۲۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى فَقَالَ لِي يَا أَيُّهَا أَيُّوبُ أَلَا أَعْلَمُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَعَ غَنَّةٍ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَإِلَّا كُنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَذَلٌ عَشْرٌ رِقَابٍ مُحَرَّرِينَ وَإِلَّا كَانَ فِي جَنَّةٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسَ وَلَا قَالَهَا حِينَ يُمِيسُ إِلَّا كَذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ اللَّهُ لَسَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۹۱۳) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے یہاں جلوہ افروز ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے ابوالایوب! کیا میں تمہیں کچھ تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں“ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرمادے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ يَغْنِي أَبَا زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ تَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ تَمِيسُ فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَوَّلَ قَبَوْنَا فِي جَانِبٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْلُ أَرْفَقُ بِي فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَا أَغْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ أَبُو أَيُّوبَ فِي الشُّفْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ فَكَانَ يَصْنَعُ طَعَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ أَثَرِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْكُلُ مِنْ حَيْثُ أَثَرِ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ ذَاتَ يَوْمٍ طَعَامًا فِيهِ نَوْمٌ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَيْهِ فَسَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَثَرِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَمْ يَأْكُلْ فَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا تَكْرَهُهُ أَوْ مَا تَكْرَهُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي

(۲۳۹۱۴) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں

فروش ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل میں رہتے اور حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ اور پرکی منزل میں، ایک مرتبہ رات کے وقت انہیں خیال

آیا کہ ہم تو نبی ﷺ سے اوپر ہو کر چلتے ہیں چنانچہ وہ ساری رات انہوں نے ایک کونے میں گزار دی، صبح ہونے پر نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھے چلی منزل زیادہ موافق ہے، وہ کہنے لگے کہ میں تو اس چھت پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ ہوں، اس طرح حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے آپ پر چلے گئے، نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز بدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رحمہم)

(۲۳۹۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْقُضَلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمُورَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعِيشَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِبٌّ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ مَمْنَنَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيمَثُلُ ذَلِكَ (۲۳۹۱۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں" تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَصْنَعُ بِكَرَابِيسٍ مِصْرَ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ وَنَسْتَدْبِرَهُمَا وَقَالَ هَمَّامُ يَعْنِي الْفَاعِطَ وَالْبَوْلَ [راجع: ۲۳۹۱۱].

(۲۳۹۱۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچاں کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي الْخُرَّاسَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ أَسْأَلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ نَمْرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ

(۲۳۹۱۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک پودا لگا تا ہے تو اس سے جتنا پھل نکلتا ہے اللہ اس شخص کے لئے اتنا ہی اجر لکھ دیتا ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ (۲۳۹۱۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نماز مغرب ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْيَافِعِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَتَهُ مِنْهُ أَوَّلُ مَا أَكَلْنَا وَلَا آخِرُهُ فُلْنَا كَيْفَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ لَعَنَهُ بَعْدُ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ فَاكْتَلَّ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

(۲۳۹۱۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا میں نے آغاز میں اس سے زیادہ بابرکت کھانا کبھی نہیں دیکھا اور اختتام کے اعتبار سے اتنی کم برکت والا کھانا بھی کوئی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نے ہم کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی بعد میں ایک آدمی آ کر کھانے میں شریک ہوا تو اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے لگا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْجَيْشِ الَّذِي غَزَاهُ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ إِذَا مِتَّ فَأَقْرَأُوا عَلَى النَّاسِ مِنْي السَّلَامَ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَلْيُطْلَقُوا بِئِي فَلْيُعَذِّبُوا بِئِي أَرْضِ الرُّومِ مَا اسْتَطَاعُوا فَحَدَّثَتِ النَّاسَ لَمَّا مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ فَاسْتَلَامَ النَّاسُ وَأَنْطَلَقُوا بِجَنَائِزِهِ

(۲۳۹۲۰) اہل مکہ میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یزید بن معاویہ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی جہاد کے لئے شریک تھے یزید مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر

ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ جب حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو یزید نے لوگوں کو یہ باتیں بتائیں لوگوں نے اسلحہ زیب تن کیا اور ان کا جنازہ لے کر چل پڑے۔

(۳۳۹۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَمَلَنِي عَلَى مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ يُسَوِّقُ أَوْ يُعْرِقُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَا حِصَصَ جُعِلَتْ لَنَا الْقِبْلَةُ فَتَسَعَّرُفُ وَنَسْتَهْفِرُ اللَّهُ [صححه البخاری (۱۴۴)، ومسلم (۲۶۴)، وابن خزيمة (۵۷)، وابن حبان (۱۴۱۷)]. [انظر: ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۷]

(۲۳۹۳۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۳۳۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِقِضْبِهِ إِلَى وَإِنَّهُ بَعَثَ يَوْمًا بِقِضْبَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فِيهَا ثُومٌ فَسَأَلَتْهُ أَحْرَامُ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتُ [صححه مسلم (۲۰۵۳)]. [انظر: ۲۳۹۳۴]

(۲۳۹۳۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجاتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا لیکن نبی ﷺ نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۳۳۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الرُّقَاشِيُّ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ نَالَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنَالَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِسَائِرِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ وَفِيهِ أَثَرُ يَدِهِ فَإِنِّي بِطَعَامٍ فِيهِ الثُّومُ فَلَمْ يَطْعَمْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ أَذْنُوهُ مِنِّي فَإِنِّي أَهْتَاجُ إِلَيْهِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَفَّ يَدَهُ مِنْهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَابِي وَأُمِّي هَذَا الطَّعَامُ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهُ أَكُلْ مِنْهُ قَالَ فِيهِ ثَمَرُكَ الثُّومَةُ فَيَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَأَكُلْ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكُلْ

(۲۳۹۳۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس

میں سے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجویا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے علیہ السلام)

(۲۳۹۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَاصِلِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْمُتَخَلِّلُونَ قِيلَ وَمَا الْمُتَخَلِّلُونَ قَالَ فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اور عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلال کرنے والے لوگ کیا خوب ہیں؟ کسی نے پوچھا کہ خلال کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وضو اور کھانے کے دوران خلال کرنے والے۔

(۲۳۹۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَذْكُرُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ كَيْصُذُ هَذَا وَيَصُذُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

[صححه البيهقارى (۶۲۳۷)، ومسلم (۲۵۶۰). قال الترمذى: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۹۸۲، ۲۳۹۷۳]

(۲۳۹۲۵) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلائی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمُسَوِّرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ مَرَّةً امْتَرَى فِي الْمُحَرِّمِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ قَارِئُهَا إِلَى أَبِي أَيُّوبَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَصَفَهُ سُفْيَانُ [انظر: ۲۳۹۴۴]

[۲۳۹۷۵]

(۲۳۹۲۶) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا انہیں اس عزم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَسِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

(۲۳۹۲۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو اپنے اس رشتہ دار پر کیا جائے جو اس سے پہلوچی کرتا ہو۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِيَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [انظر: ۲۳۹۷۲].

(۲۳۹۲۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وجوب غسل خروج منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمٍ بْنِ مُنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقُرَيْعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَدْمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الرَكَعَاتُ الَّتِي أَرَاكَ قَدْ أَدْمَنْتَهَا قَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجَى حَتَّى يُصَلَّى الظُّهْرُ فَأَجِبْ أَنْ يُصْعَدَ لِي فِيهَا خَيْرٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْرَأُ فِيهِنَّ كُلَّهُنَّ قَالَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فِيهَا سَلَامٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۴)]. قال الألباني حسن (أبو داود: ۱۲۷۰).

ابن ماجہ: (۱۱۵۷). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۹۲۹) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان چاروں رکعتوں میں قراءت فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا ان میں دو رکعتوں پر سلام بھی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَلَيْكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [صححه مسلم

(۱۱۶۴)، وابن خزيمة (۲۱۶۴)، وابن حبان (۳۶۳۴)]. [انظر: ۲۳۹۵۲، ۲۳۹۵۷].

(۲۳۹۳۰) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَارِبًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شِعْلَانُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لَمْ يُؤْخَرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ يَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۳۱) مرشد بن عبد اللہ یزنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۳۹۳۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسْمَعِيلَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلْيَشْرِقْ وَلْيَغْرُبْ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَقَاعِدَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَجَعَلْنَا نَنْحَرِفُ وَنَسْتَعْفِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۳۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَأَتَانِي يَوْمًا بِقِصْعَةٍ فِيهَا تَمْرٌ فَبَعَثَ بِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُ رِيحَهُ قَالَ فَأَلْتِي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ [راجع: ۲۳۹۲۲].

(۲۳۹۳۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؟ تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَغْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَأَخَذَ بِخَطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِرِوَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدَ أَخْبَنِي بِمَا يَقْرَأُ مِنَ الْحَبَّةِ وَيُسَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ يَقْرَأُ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ ذُنُوبَنَا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ

وَلَوْلَى الزَّكَاةُ وَتَصِلُ الرَّحِمَ [صححه البخاری (۱۳۹۶)، ومسلم (۱۳)، وابن حبان (۲۳۷)]. [انظر: ۲۳۹۴۶]

(۲۳۹۳۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْْنُ بْنُ أَبِي جُمَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْهَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَجَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ لَسَمِيعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَعْدُبُ لِي قُبُورُهَا [صححه البخاری (۱۳۷۵)، ومسلم (۲۸۶۹)]. [انظر: ۲۳۹۵۱]

(۲۳۹۳۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ مِنَ اللَّيْلِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ [إخرجه عبد بن حميد (۲۱۹). إسناده ضعيف جداً].

(۲۳۹۳۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو دو تین مرتبہ مسواک فرماتے تھے جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو چار رکعتیں پڑھتے تھے کسی سے بات کرتے اور نہ کسی چیز کا حکم دیتے اور ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔

(۲۳۹۳۷) وَبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ تَمَضُّضًا وَتَمَسَّحَ لِيَحْيَتْهُ مِنْ تَعْيِهَا بِالْمَاءِ [إسناده ضعيف جداً. قال الألباني: صحيح بما تقدم (ابن ماجة: ۴۳۳)].

(۲۳۹۳۷) اور نبی ﷺ جب وضو فرماتے تو کھلی کرتے اور اپنی ڈاڑھی مبارک کو نیچے سے پانی کے ساتھ دھوتے تھے۔

(۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ أَبِي وَاصِلٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ لَصَاحِبِي فَرَأَى لِي أَظْفَارِي طَوْلًا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَهُوَ يَدْعُ أَظْفَارَهُ كَمَا ظَفِيرُ الطَّيْرِ يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ وَالنَّفَثُ وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ مَرَّةً الْأَنْصَارِيَّ قَالَ غَيْرُهُ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي سَبَقَهُ لِسَانُهُ يَعْني وَكِيعٌ فَقَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ [إخرجه الطيالسي (۵۹۶). إسناده ضعيف].

(۲۳۹۳۸) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا تو میرے ناخن بڑھے ہوئے نظر آئے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص آسانی

اور میل وکیل جمع ہوتا رہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ ابوالیوب عسکری رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۳۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشَجَعِيَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَسْلَمَ وَغَفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَجُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوْلَى دُونَ النَّاسِ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ [صححه مسلم (۲۵۱۹)، والحاكم: (۸۲/۴)]. [راجع: ۲۱۹۴۵].

(۳۳۹۳۹) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنی کعب کے لوگ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف میرے موالی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ان کے مولیٰ ہیں۔

(۳۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَوْ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ [۲۱۹۴۵].

(۳۳۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی ہے۔

(۳۳۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْثَرُ بِخُمْسٍ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِيءُ إِيْمَاءً [صححه الحاكم (۳۰۳/۱)، وابن حبان (۲۴۰۷)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۲، ابن ماجه: ۱۱۹۰، النسائي: ۲۳۸/۳)].

(۳۳۹۴۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعتوں پر وتر بنایا کرو اگر یہ نہ کر سکو تو تین رکعتوں پر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ایک رکعت پر وتر بنالیا کرو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اشارہ ہی کر لیا کرو۔

(۳۳۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ غَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعْدِلٍ عِشْرِينَ رِقَابٍ أَوْ رَقَبَةٍ [صححه البخاری (۶۴۰۴)]. [انظر: ۲۳۹۸۱].

(۳۳۹۴۲) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ ایک یا دس غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۳۳۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ رُبَيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَهُْمُونَ عَنْ أُمِّ أَوْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ

(۲۳۹۳۳) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرَمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ وَقَالَ الْمُسَوِّرُ لَا يَغْسِلُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَسَأَلْتُهُ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ يَبْدِيهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [راجع: ۲۳۹۲۶]۔

(۲۳۹۳۴) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا، انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے، پھر انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵) وابن حبان (۳۹۴۸)]۔ [انظر: ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۹]۔

(۲۳۹۳۵) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۴۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَ مَا لَهُ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرَهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ [راجع: ۲۳۹۳۵]۔

(۲۳۹۳۶) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے، ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُدِيمُ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَرْتَفَعَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ [اخرجه ابن عزيمة (۱۲۱۵)]۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [سناد ضعيف]۔

(۲۳۹۳۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ چار رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں سے دو رکعتیں

لِیَا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسان پر چڑھے۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمْدَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَرُّ أَنتَ فَلْيَكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۳۹۴۸) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج نبی ﷺ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ محمد ﷺ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کو تلقین کیجئے کہ وہ کثرت سے جنت کے پودے لگائیں کیونکہ جنت کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے نبی ﷺ نے پوچھا کہ جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ قَائِبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۴۵]

(۲۳۹۴۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ حردلف میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔
(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُمِّ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ اللَّهُ الصَّمَدُ فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ قَرَأَ لَيْلَتِي تِلْكَ الْقُرْآنِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۹۶،

النسائی: ۱۷۱/۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [راجع: ۲۳۹۴۳]

(۲۳۹۵۰) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکے، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس لئے جو شخص رات کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لے، گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ

تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا [راجع: ۲۳۹۳۶].

(۲۳۹۵۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۲) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِمْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَلِلّٰهُ يَرُدُّ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلِكَ قَالَ حَجَّاجٌ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلِكُمْ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۴۱). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۵].

(۲۳۹۵۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جواب دینے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یهدیک اللہ ویصلح بألک کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بِعْنِ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ فِي تَوْبِهِ قَمَلَةً فَأَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ ارْدُدْهَا فِي تَوْبِكَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

(۲۳۹۵۴) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے کپڑے میں ایک جوں دیکھی اس نے اسے پڑ کر مسجد میں ہی پھینکا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا مت کرو اسے اپنے کپڑوں میں ہی رہنے دوتا آنکھ مسجد سے نکل جاؤ۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بِعْنِ ابْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِكُمْ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا [راجع: ۲۳۹۱۱].

(۲۳۹۵۵) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچانے

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

انصاری رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْشٌ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمُوا عَلَى عَلِيٍّ عَلَى الرَّحْبَةِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا مَوَالِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۹۶۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُصَلِّي صَلَاةَ تَدِيمِهَا فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا تُرْتَجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَأُجِبَ أَنْ يَصْعَدَ لِي إِلَى السَّمَاءِ خَيْرٌ

(۲۳۹۶۱) حضرت ابویوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے۔

(۲۳۹۶۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْعُطَيْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ [راجع: ۲۳۹۴۵]۔

(۲۳۹۶۲) حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی ہے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَبِيحَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ التَّجِيبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَفَقْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَتَدَرَّتْ مِنَّا بَادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ وَكَذَا قَالَ أَبِي قَالَ مَعُمُورٌ فَتَدَرَّتْ مِنَّا بَادِرَةٌ وَقَالَ صَفَقْنَا يَوْمَ بَدْرٍ [انظر: ۲۳۹۶۵]۔

(۲۳۹۶۳) حضرت ابویوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگِ بدر کے دن صفِ بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي رُحْمٍ السَّمْعِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَضِيحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ

اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ فَالَهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ وَكَانَ لَهُ مُسْلِحَةٌ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ فَإِنْ قَالَ جِبْنٌ يُمَسِّي لِمِثْلِ ذَلِكَ

(۲۳۹۶۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہہ لے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس گناہ معاف فرما دے گا، دس درجات بلند کر دے گا اور یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور وہ دن کے آغاز سے اختتام تک اس کا ہتھیار ہو جائیں گے اور اس دن کوئی شخص ایسا عمل نہیں کر سکے جو اس پر غالب آ جائے، اور اگر شام کے وقت کہہ لے تب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۹۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ صَفَقْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَبَدَرَتْ مِنَّا بِأَدْرَةِ أَمَامِ الصَّفِّ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ [راجع: ۲۳۹۶۳]۔

(۲۳۹۶۵) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَمِيرِ عَنْ أَبِي رُحْمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي بَيْتِنَا الْأَسْفَلِ وَكُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ فَأَهْرَبْتُ مَاءً فِي الْغُرْفَةِ فَقُمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوبَ بِقَطِيفَةٍ لَنَا تَتَّبِعُ الْمَاءَ شَفَقَةً يَخْلُصُ الْمَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُشْفِقٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ نَكُونَ فَوْقَكَ فَتَنْقِلُ إِلَى الْغُرْفَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَتَاعِهِ فَنُقِلَ وَمَتَاعُهُ قَلِيلٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ تُرْسِلُ إِلَيَّ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ فَإِذَا رَأَيْتُ أَرَأَصَابِعَكَ وَضَعْتُ يَدِي فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ هَذَا الطَّعَامُ الَّذِي أُرْسَلْتُ بِهِ إِلَيَّ فَتَنَظَرْتُ فِيهِ فَلَمْ أَرِ فِيهِ أَرَأَصَابِعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ إِنَّ فِيهِ بَصَلًا فَكِرِهْتُ أَنْ أَكَلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلِكِ الَّذِي يَأْتِيَنِي وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ

(۲۳۹۶۶) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر کی چلی منزل میں فروکش ہوئے اور میں بالا خانے میں رہتا تھا ایک دن میرے کمرے میں پانی گر گیا، تو میں اور ام ایوب ایک چادر لے کر پانی خشک کرنے لگے تاکہ وہ چھت سے ٹپک کر نبی ﷺ پر نہ گرنے لگے، پھر میں ڈرتا ڈرتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں آپ اوپر منتقل ہو جائے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر آپ کا سامان ”جو یوں بھی بہت تھوڑا تھا“ اوپر

نقل کر دیا گیا۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے پہلے جو کھانا بھجواتے تھے میں اسے دیکھتا تھا اور جہاں آپ کی انگلیوں کے نشانات محسوس ہوتے میں اپنا ہاتھ دیکھتا تھا لیکن آج جو کھانا آپ نے مجھے بھجوا دیا ہے اس میں دیکھنے کے بعد بھی مجھے آپ کی انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آئے نبی ﷺ نے فرمایا یہ بات صحیح ہے دراصل اس میں پیاز تھا جسے کھانا مجھے پسند نہیں ہے جس کی وجہ وہ فرشتہ ہے جو میرے پاس آتا ہے البتہ تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۳۹۶۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ يَا أَبِیْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُعْزِرْهُ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِدْيِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْيُتُوبِ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا نَقَلَ [سیانی: ۲۴۰۲۸]۔

(۳۹۶۷) ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۳۹۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَمَسَّ مِنْ طِبِّهِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَيسَ مِنْ أَحْسَنِ نِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يَزِدْ أَحَدًا ثُمَّ انْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَصَلِّيَ كَأَنَّكَ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ السُّلَمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ [صححه ابن حزمہ] (۱۷۷۵)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد حسن]۔

(۳۹۶۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، مسجد پہنچ کر وقت ہو تو نماز پڑھے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے، جب امام نکل آئے تو خاموش رہے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۳۹۶۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ [راجم: ۲۳۹۶۰]۔

(۲۳۹۶۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔
(۲۳۹۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْقَامَةِ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۳۸۷). قَالَ شُعَيْبٌ: إسناده صحيح].

(۲۳۹۷۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ایک اقامت سے ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ فَنَزَعَ حُقَيْبَهُ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَيْهِمَا وَلَكِنْ حُبَّبَ إِلَيَّ الْوُضُوءُ

(۲۳۹۷۱) علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران ہوزے اتارتے ہوئے دیکھا، لوگ بھی انہیں تعجب سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، البتہ مجھے پاؤں دھونا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

(۲۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ وَكَانَ مَرَضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنْ الْمَاءِ [رَاجِعَ: ۲۳۹۲۸].

(۲۳۹۷۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غسل خروجِ منی پر ہوتا ہے۔
(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَرْوِيهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَنْتَقِيَانِ فَبَصْدُ هَذَا وَيَصْدُ هَذَا وَغَيْرُهُمَا الَّتِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [رَاجِعَ: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۷۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطعِ کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَكِنْ يُشْرِقُ أَوْ يُغْرِبُ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَا حِضْ جُعِلَتْ نَحْوُ الْقِبْلَةِ فَتُسَحَّرُ

وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۴) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَكُنَّا حَاجًّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ عِيَّاشٍ وَقَالَ رَوْحٌ مَوْلَى عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورِ بِالْأَبْوَاءِ فَتَحَدَّثْنَا حَتَّى ذَكَرْنَا غَسْلَ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَقَالَ الْمِسُورُ لَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ مُحْرِمًا قَالَ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ بَنِي قَدْ سَتَرَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَلَمَّا اسْتَبَسَّ لَهُ ضَمَّ الثَّوْبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي وَجْهَهُ وَرَأَيْتُهُ وَإِنْسَانًا قَائِمًا يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَأَشَارَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمِسُورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَمَارِيكَ أَبَدًا قَالَ الْحَاجُّ وَرَوْحٌ فَلَمَّا انْتَبَسَّ لَهُ وَسَأَلْتُهُ ضَمَّ الثَّوْبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَإِنْسَانًا قَائِمًا [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵)]،

وابن خزيمة (۲۶۵۰). [راجع: ۲۳۹۲۶].

(۲۳۹۷۵) عبد اللہ بن حنین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام ابواء میں حضرت ابن عباس اور مسور رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ محرم کے سردھونے کا ذکر آ گیا، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت کی نفی کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا بھتیجا عبد اللہ بن عباس آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے پوچھ رہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟

عبد اللہ بن حنین وہاں پہنچے تو حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کو ایک کنوئیں کے دو کناروں کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ لٹا کر غسل کرتے ہوئے پایا، جب میں نے ان سے اس کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے اپنے سینے پر کپڑا لپیٹا اور اپنا چہرہ باہر نکالا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کے سر پر پانی بہا رہا ہے، حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پورے سر کی طرف اشارہ کیا اور آگے پیچھے ہاتھوں کو پھیرا یہ معلوم ہونے پر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آئندہ میں کبھی آپ سے اختلاف نہیں کروں گا۔

(۲۳۹۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِهَاطِطٍ وَلَا بَوَّلٍ وَلَكِنْ شَرُّقُوا أَوْ غَرُّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَقِينَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا

مَرَّاحِيضٌ جُعِلَتْ نَحْوُ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَرَفُ وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۷۱].

(۲۳۹۷۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفَطْرِ الصَّائِمِ وَبَادِرُوا طُلُوعَ النُّجُومِ

(۲۳۹۷۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب افطاری کے وقت اور ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ مَكْحُولٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ التَّعْطُرُ وَالنَّكَاحُ وَالسَّوَاكُ وَالْحَيَاءُ

(۲۳۹۷۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، مسواک کرنا اور مہندی لگانا۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ شِعْلُنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۷۹) مرثد بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرنے گی؟

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ النُّعْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَغْفَقَ أَرْبَعَ

رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

(۲۳۹۸۰) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس مرتبہ یہ کلمات کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ لِعُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۶۴۰۴)، ومسلم (۲۹۹۳)]. [راجع: ۲۳۹۴۲].

(۲۳۹۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَصَالِحٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۸۲) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَقْبَلَ مُؤَدَّبٌ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اتَّقِ مَا تَصْنَعُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ نَعَمْ جَنَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْكُوا عَلَى الَّذِينَ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ

(۲۳۹۸۳) داؤد بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ایک دن مروان چلا آ رہا تھا اس نے ایک قبر پر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر) ایک آدمی کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا ہاں! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت آنسو نہ بہانا جب اس کے اہل اس کے ذمے دار ہوں البتہ جب اس پر نا اہل لوگ ذمہ دار ہوں تو اس پر آنسو بہانا۔

(۲۳۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكَ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ [صححه مسلم (۱۸۸۳)].

(۲۳۹۸۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلتا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يُشْمِتُهُ بِرَحْمَتِهِ اللَّهُ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بِأَلْسِنَتِكُمْ [راجع: ۲۳۹۵۳].

(۲۳۹۸۵) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جواب دینے والے کو بِرَحْمَتِهِ اللَّهُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بِأَلْسِنَتِكُمْ کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَخَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْ قَالَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بِأَلْسِنَتِكُمْ [راجع: ۲۳۹۵۳].

(۲۳۹۸۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الذَّائِبَةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ لِي دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا [صححه ابن حبان (۵۶۰۹)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۶۸۷). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف. [انظر: ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹].

(۲۳۹۸۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اس لئے اگر میرے پاس مرغی بھی ہو تو میں اسے باندھ کر نشانہ نہیں بناؤں گا۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَتَيْتُ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَتَلُوا صَبْرًا بِالتَّبَلِ فَلَبِغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ [راجع: ۲۳۹۸۷].

(۲۳۹۸۸) ابنِ قطلی کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبدالرحمن بن خالد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تو دشمن کے چار جنگلی گدھے پکڑ کر لائے گئے انہوں نے حکم دیا اور ان چاروں کو باندھ کر تیروں سے قتل کر دیا گیا، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو باندھ کر جانور قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا عَتَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ الْأَشَّجِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ يَعْلَى حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّائِبَةِ [راجع: (۲۳۹۸۷)].

(۲۳۹۸۹) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتْ الْغُولُ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ فَتَشْكَاهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَتْ فَقَالَ لَهَا فَآخِذْهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنِّي لَا أَعُودُ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ أَخَذْتُهَا فَقَالَتْ لِي إِنِّي لَا أَعُودُ فَأَرْسَلْتُهَا فَقَالَ إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَآخِذْتُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا أَعُودُ وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ فَيَقُولُ أَخَذْتُهَا فَيَقُولُ لَا أَعُودُ فَيَقُولُ إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَآخِذْهَا فَقَالَتْ أَرْسَلْتُهَا وَأَعْلَمْتُكَ شَيْئًا تَقُولُ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْءٌ آيَةُ الْكُرْسِيِّ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ صَدَقْتَ وَهِيَ كَذُوبٌ [إسناده ضعيف. صححه الحاكم (۴۵۹/۳). قال الترمذی: حسن غريب، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: (۲۸۸۰)).]

یُتَكَرَّرُ مَا بَعْدَهُ.]

(۲۳۹۹۰) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے خیمے میں ہوتے تھے ایک جن عورت آتی اور انہیں پکڑ لیتی، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا اب جب تم اسے دیکھو تو یوں کہنا ”بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ“ چنانچہ اگلی مرتبہ جب وہ آئی تو انہوں نے اسے یہی کہا اور اسے پکڑ لیا، اس نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ آپ کے پاس نہیں آؤں گی، انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اسے پکڑ لیا تھا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گی اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا، نبی ﷺ نے فرمایا وہ پھر آئے گی چنانچہ میں نے اسے دو تین مرتبہ پکڑا اور وہ ہر مرتبہ یہی کہتی تھی کہ آئندہ نہیں آؤں گی، بالآخر ایک مرتبہ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایک چیز سکھاتی ہوں، تم اسے کہہ لیا کرو، کوئی چیز تمہارے قریب نہیں آسکے گی، اور وہ آیت الکرسی ہے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بتائی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ يَعْنِي حَدِيثَ الْغُولِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ [راجع ما قبله].

(۲۳۹۹۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

قَالَ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَدْخِلُونِي أَرْضَ الْعَدُوِّ فَأَدْفِنُونِي تَحْتَ أَلْقَامِكُمْ حَيْثُ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۹۰۶].

(۲۳۹۹۲) ابوظلمیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَجَّيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ لِقَاتِهِمُ الْغَزْوُ قَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ قَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ حَجَّيْنِ الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ ابْنُ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَابُ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ [صححه ابن حبان (۱۰۴۲)]. قال الألبانی حسن (ابن ماجة: ۱۳۹۶، النسائی: ۹۰/۱). قال

شعیب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا إسناد حسن في المتابعات، والشواهد].

(۲۳۹۹۳) عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں وہ بھی شریک تھے اس موقع پر جنگ تو نہیں ہو سکی البتہ مورچہ بندی ضروری ہوئی، پھر جب وہ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عاصم نے کہا اے ابوالیوب! اس سال ہم سے جہاد رہ گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے فرمایا جتنی! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان چیز نہ بتاؤں؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور حکم کے مطابق نماز پڑھے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۲۳۹۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَكْتُمُ الْخِطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسِنَ وَضُوءَكَ وَصَلَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَحْمَدُ رَبَّكَ وَمَجْدُهُ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي ثَلَاثَةِ تَسْمِيئِهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَأَنْصُرْ لِي بِهَا لَوْ قَالَ فَالْقُدْرَةُ قَالَ [صححه ابن حبان (۱۰۴۲)]. قال شعب: صحيح إسناد

[ضعیف]۔ [انظر بعده]۔

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی ضرورت کو اپنے ذہن میں رکھ کر خوب اچھی طرح وضو کرو اور جتنا مقدر ہو نماز پڑھو پھر اپنے رب کی تعریف و بزرگی بیان کرو پھر یہ دعا کرو کہ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے میں قدرت نہیں رکھتا، تو علم رکھتا ہے میں علم نہیں رکھتا، اور تو علام الغیوب ہے اگر تو سمجھتا ہے کہ اس کام میں میرے لئے دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو وہی فیصلہ میرے حق میں فرما دے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کام میں میرے حق میں دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔

(۳۳۹۹۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ [راجع ما قبله]۔

(۲۳۹۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۳۹۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ أَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّثْبَةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَبَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَعْتُهُ فَيَجِيءُ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ يَبْعِرُ لَهُ رُغَاءً أَوْ بَقْرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةً تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَةَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَمِعَ أُذُنِي وَأَبْصَرَ عَيْنِي وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ [صححه البخارى (۹۲۵)، ومسلم (۱۸۳۲)، وابن خزيمة (۲۳۳۹) و ۲۳۴۰ و ۲۳۸۲)، وابن حبان (۴۵۱۵)]۔

(۲۳۹۹۶) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ صدقات وصول کرنے کے لئے قبیلہ ازد کے ایک آدمی ”جس کا نام ابن لثبہ تھا“ کو مقرر کیا وہ صدقات وصول کر کے لایا تو کہنے لگا کہ یہ تو آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے نبی ﷺ یہ سن کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان اعمال کا کیا معاملہ ہے؟ ہم انہیں بھیجتے ہیں تو وہ آ کر کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے اب اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے کر آتا ہے تو قیامت کے دن وہ

اس حال میں آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی اگر اونٹ ہو تو اس کی آواز نکل رہی ہوگی، گائے ہوئی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بکری ہوئی تو وہ منٹار رہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ ہم نے نبی ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ مَا كُنْتَ أَفْذَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَاعَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُبْ رَأْسَهُ وَنَمْ يَقْنَعُهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَفَأَ وَفَتَحَ عَصْدِيهِ عَنْ بَطْنِهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الرُّكْعَةُ الْآخِرَى فِيهَا الصَّلَاةُ آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ [صححه البخاری (۸۲۸)، وابن حزمہ (۵۸۷ و ۶۵۱ و ۶۸۵ و ۷۰۰)، وابن حبان (۱۸۶۵ و ۱۸۶۷)]

(۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۶)۔

(۲۳۹۹۷) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ”جن میں حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ شامل تھے“ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ میں نبی ﷺ کی نماز آپ سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے زیادہ قدیم صحبت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم سے زیادہ ان کے ساتھ رہے انہوں نے کہا کیوں نہیں بات تو ایسی ہی ہے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس طریقے کو آپ ہمارے سامنے پیش کریں انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے، جب رکوع کرنا چاہتے تو کندھوں تک ہاتھ بلند کر کے رفع الیدین کرتے تھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے، اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے، نہ سر زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اونچا رکھتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر سبح اللہ لمن حمدہ کہتے، اور سر اٹھا کر اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جاتے، اپنے بازوؤں کو جدا اور کھلا رکھتے تھے، پیٹ سے لگنے نہیں دیتے تھے، اپنے

پاؤں کی انگلیاں کشادہ رکھتے، پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرتے، پھر بایاں پاؤں موڑ کر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ جب آخری رکعت آتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے رکھ کر اپنے ایک پہلو پر سرین کے بل بیٹھ جاتے اور پھر اختتام پر سلام پھیر دیتے۔

(۲۳۹۹۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [صححه البخاری (۳۳۶۹)، ومسلم (۴۰۷)].

(۲۳۹۹۸) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا يَا عُمَّالِ غُلُولٌ (۲۳۹۹۹) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عمال کے ہدایا اور تحائف خیانت ہیں۔

(۲۴۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ حُمَيْدَةَ الشَّكُّ مِنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۰) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي حُمَيْدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي حُمَيْدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام

نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى لِإِذَا امْرَأَةً فِي حِدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَبِيتَ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ مِنْكُمْ فِيهَا رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوقِ عِقَالَهُ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ لَمَقَلْنَاَهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلٍ طَيِّءٍ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكٌ أَيْلَةً فَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِهِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ حَدِيقَتُكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْقَى عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هِيَ هَذِهِ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا أَحَدُ يَحِجْنَا وَنَحْبُهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورٍ الْأَنْصَارِ قَالَ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ بَنُو التَّجَارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخاری (۱۴۸۱)، ومسلم (۱۳۹۲)، وابن خزيمة (۲۳۱۴)، وابن حبان

(۶۵۰۱ و ۴۵۰۳)].

(۲۸۰۰۲) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب ہم وادی قری میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس باغ کا پھل کاٹو لوگ پھل کاٹنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پھل کاٹے جو دس دن بنے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا اس سے نکلنے والے پھل کو شمار کر دے تاکہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تیز آندھی آئے گی لہذا تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کی رسی کو باندھ دے چنانچہ ہم نے اپنے اونٹوں کو رسی باندھ لی رات ہوئی تو واقعی تیز آندھی آئی اور ایک آدمی اس میں کھڑا رہا تو اسے ہوانے اٹھا کر جبل طلی میں لے جا پھینکا۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بادشاہ آیا اور ایک سفیر مخبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ کے طور پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

ایک قیمتی چادر پہنائی اور نبی ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل لکھا؟ اس نے بتایا کہ دس وسق جو نبی ﷺ نے کائے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اب میں جلد روانہ ہو رہا ہوں تم میں سے جو شخص جلدی جانا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے یہ کہہ کر نبی ﷺ روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے جب نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یہ طاہر ہے جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندانوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین خاندان بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل کا خاندان ہے پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے پھر انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔

(۲۴۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَذَلِكَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ [صححه ابن خبان (۵۹۷۸) وقد حسنه البزار. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۴۰۰۳) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۴) وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طَبِيعِ نَفْسِهِ وَذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

(۲۴۰۰۴) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کی لاشی بھی اس کی دلی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي تَعْرِفُهُ قُلُوبُكُمْ وَلَكِنْ لَهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيبٌ فَأَنَا أَوْ لَاكُمْ بِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي تَنْكِرُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ وَشَكَّ فِيهِمَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ وَقَالَ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ مِنْ قَرِيبٍ وَشَكَّ أَبُو سَعِيدٍ فِي أَحَدِهِمَا فِي إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي [راجع: ۱۶۱۵۵].

(۲۴۰۰۵) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث سناؤ جس سے تمہارے دل ششاسا ہوں، تمہارے دل اور تمہاری زبانیں یکساں ہوں، اور تمہاری آنکھیں محسوس کرو، تو میں

اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں، اور اگر کوئی ایسی بات سنو جس سے تمہارے دل نامانوس ہوں، تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم نہ ہو اور تم اس سے بعد محسوس کرو تو میں تمہاری نسبت اس سے بہت زیادہ دور ہوں۔

(۲۴۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [راجع: ۱۶۱۵۴]

(۲۴۰۰۶) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اور جب نکلے تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“

(۲۴۰۰۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ بِمُخَمَّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا خَمْرُهُ وَلَوْ بَعُودُ تَعَرُّضُهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسْفِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ [صححه مسلم (۲۰۱۰)، وابن عزيمة (۱۲۹)، وابن حبان (۱۲۷۰)]

(۲۴۰۰۷) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مقام نقیع سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جو ڈھکا ہوا نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہ لیا، اگرچہ لکڑی سے ہی ڈھانپتے، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشکیزوں کا منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حَدِيثُ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴]

(۲۴۰۰۸) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں نکلنے کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُعْقِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴]

(۲۳۰۰۹) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۱۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۰۵۹۰]۔

(۲۳۰۱۰) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(۲۴۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعْقِبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتُ قَاعِلًا قَوَّاحِدَةً [راجع: ۱۰۵۹۴]۔

(۲۳۰۱۱) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

حَدِيثُ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت

(۲۴۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالُوا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَشَقَّ ثَوْبَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاعَدْتُ هَذَا يَشْعُرُ الْيَوْمَ

(۲۳۰۱۲) بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے سارے ہونے پڑے اتار دیئے اور فرمایا کہ میں نے ہری کا جانور بھیجا تھا جسے آج شعاع کیا جائے گا۔

حَدِيثُ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

أَبِي طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ ضَافَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ قَالَ فَبِتْنَا عَنْدهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَطْلُعُ قَرَاهُ مُنْبَطِحًا عَلَى وَجْهِهِ قَرَّ كَضَهُ بِرَجْلِهِ فَلَا يَقْظُهُ وَقَالَ هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ [راجع: ۱۰۶۳۰]۔

(۲۳۰۱۳) حضرت طخفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ

ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۷۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ تَصَبَّهَ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ يَتَعَاهَدُ ضَيْفَهُ فَرَأَى مُنْبَطِحًا عَلَى بَطْنِي فَرَكَّضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ لَا تَضْطَجِعْ هَذِهِ الضُّجْعَةُ فَإِنَّهَا ضِجْعَةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۰۱۳) حضرت طحہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۷۰۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَيْنَا آتَا جَالِسٍ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ابْنُ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ طَخْفَةَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ خَيْرِ أَيْبِكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَثُرَ الضَّيْفُ عِنْدَهُ قَالَ لِيَنْقَلِبُ كُلُّ رَجُلٍ بِضَيْفِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ضَيْفَانُ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْقَلِبُ كُلُّ رَجُلٍ مَعَ جَلِيسِهِ قَالَ فَكُنْتُ مِمَّنْ انْقَلَبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ حُوَيْسَةُ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لِإِفْطَارِكَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهَا فِي قُعْبَةٍ لَهَا فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَلِيلًا فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَرَابٍ قَالَتْ نَعَمْ لُبَيْنَةُ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لَكَ قَالَ هَلُمَّيْهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَتَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهَا إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ اشْرَبُوا بِسْمِ اللَّهِ فَشَرَبْنَا حَتَّى وَاللَّهِ مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ خَرَجْنَا فَاتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى وَجْهِی فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُرْقِطُ النَّاسَ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ يُرْقِطُ النَّاسَ لِلصَّلَاةِ فَمَرَّ بِي وَأَنَا عَلَى وَجْهِی فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۰۱۵) یعیش بن طحہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دو دو کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا

طوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں حری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۶۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعْشَرَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ فَجَعَلَ يَنْقَلِبُ الرَّجُلُ بِالرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ حَتَّى بَقِيََتْ خَامِسَ خُمُسَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا لَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَبَجَّاتُ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِحَمِيسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَبَعَسَ فُشْرَبْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرَبْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ بَشْرَبْنَا وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ كَيْفَا آتَا فِي الْمَسْجِدِ مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي يَرْجُلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجَّةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ فَظَنَرْتُ لِإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۰۶۲۸]

(۲۴۰۱۶) یعیش بن طخفہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودھ کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا طوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں حری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۶۰۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْشَى شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْشَى بْنُ قَيْسٍ بْنِ طَخْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ انْطَلِقْ بِهَذَا مَعَكَ وَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۶۰۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو الْحَيْسَرِ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ فُتَيْةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فِيهِمْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْيَحْلَفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزَرَجِ سَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَاهُمْ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالُوا وَمَا ذَلِكَ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي إِلَى الْعِبَادِ أَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْزَلَ عَلَى كِتَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَّثَنَا أَيْ قَوْمٌ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالَ فَأَخَذَ أَبُو جُلَيْسٍ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ حَفَنَةً مِنَ الْبُطْحَاءِ فَضَرَبَ بِهَا لِي وَجْهَ إِيَّاسِ بْنِ مُعَاذٍ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ وَانْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ لَكَانَتْ وَلَقَعَةُ بُعَاثٍ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزَرَجِ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ أَنْ هَلَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يَهْلُلُ اللَّهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتَّى مَاتَ فَمَا كَانُوا يَشْكُونُ أَنْ لَدُنَّ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْفَعَ الْإِسْلَامَ لِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

(۲۳۰۱۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابو العیسر انس بن رافع مکہ مکرمہ آیا تو اس کے ساتھ بنو عبد الاشہل کے کچھ نوجوان بھی تھے جن میں ایاس بن معاذ بھی شامل تھے ان کی آمد کا مقصد اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے قسم اور حلف لینا تھا نبی ﷺ نے ان کی آمد کی خبر سنی تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس بیٹھ کر فرمایا کہ کیا جس مقصد کے لئے تم آئے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اس نے مجھے اپنے بندوں کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اس بات کی دعوت دوں کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس نے مجھ پر اپنی کتاب بھی نازل کی ہے پھر نبی ﷺ نے ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جسے سن کر ایاس بن معاذ ”جو نوجوان کے تھے“ کہنے لگے کہ اے قوم! بخدا یہ اس چیز سے بہت بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو، تو ابو العیسر انس بن رافع نے منہ می بھر کر نکلیاں اٹھائیں اور ایاس کے منہ پر دے ماریں نبی ﷺ ان کے پاس سے اٹھ گئے اور وہ لوگ بھی واپس مدینہ چلے گئے اور اوس و خزرج کے درمیان جنگ بعاث ہو کر رہی۔

کچھ عرصے بعد ہی ایسا بن معاذ فوت ہو گئے، حضرت محمود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری قوم کے جو لوگ ان کی موت کے وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے انہیں مستقل طور پر تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تہمید کہتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور لوگوں کو اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ وہ مسلمان ہو کر فوت ہوئے ہیں اور اسلام تو ان کے دل میں اسی وقت گھر کر گیا تھا جب انہوں نے نبی ﷺ کی بات سنی تھی۔

(۲۶۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ وَقَدْ كَانَ عَقْلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بَنِي لَهْمٍ [صححه البخاری (۷۷) وابن حزم (۱۷۰۹)]
(۲۳۰۱۹) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کلی یاد ہے جو نبی ﷺ نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۶۰۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَذْغُو هَكَذَا وَأَشَارَ بِبَاطِنِ كَفِّهِ نَحْوَ وَجْهِهِ [راجع: (۱۶۵۲۷)]
(۲۳۰۲۰) محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زیارت کرنے والے ایک صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو احجار الزیت ”جودینہ منورہ کا ایک دیہات ہے“ میں ہاتھ پھیلا کر دعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۶۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرُو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يَحْمِيهِ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ تَخَافُونَهُ عَلَيْهِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۰۳۶)]. [انظر: (۲۶۰۲۷)].

(۲۳۰۲۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۶۰۲۲) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [انظر: (۲۶۰۲۳)، (۲۶۰۲۴)، (۲۶۰۲۵)].

(۲۳۰۲۲) نیز نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

(۲۶۰۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرُو بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَخْبَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا

فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ لِلسُّبْحَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن خزيمة

(۱۲۰۰). قال شعيب: اسنده حسن]. [انظر: ۲۴۰۲۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(۲۴۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ [انظر ما بعده].

(۲۳۰۲۴) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ① موت، حالانکہ وہ ایک مومن کے لئے فتنوں سے بہتر ہے۔ ② اور مال کی قلت کو اچھا نہیں سمجھتا، حالانکہ مال کا کم ہونا حساب کتاب میں کمی کی دلیل ہوتا ہے۔

(۲۴۰۲۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَذَكْرٌ مِثْلُهُ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۲۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۲۶) حَدَّثَنَا

(۲۳۰۲۶) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”ذکرا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۴۰۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يَحْبُهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ [راجع: ۲۴۰۲۱].

(۲۳۰۲۷) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لَأَبِي إِنْ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ تَجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ

قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ مَا أَحْسَنَ مَا انْتَزَعَ [راجع: ۲۳۹۶۷-۲۴۰۲۳].

(۲۳۰۲۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۴۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذَلِكَ فَانْزِعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيمَا نَرَى بَعْضَ الرِّكَاتِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى

(۲۳۰۲۹) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گہن لگ گیا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گہن لگ گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شمس و قمر اللہ کی نشانیں ہیں سے دونشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گہن لگتے ہوئے دیکھا کرو تو مساجد کی طرف دوڑا کرو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے اندازے کے مطابق سورۃ ابراہیم جتنی تلاوت کی، رکوع کیا، سیدھے کھڑے رہے، دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔

(۲۴۰۳۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ عَنْ عُمَرُو عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالُوا وَمَا الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرِّيَاءُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ أَذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرَاوُونَ فِي الدُّنْيَا فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عَنْدهُمْ جَزَاءً

(۲۳۰۳۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شرک اصفر“ کا خوف ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک اصفر سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریا کاری، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاروں سے فرمائے گا ”جنگ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے

پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

(۲۴:۲۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الظَّفَرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ فَلَدَكْرُ مَعْنَاهُ [النظر: ۲۴۰:۳۶].

(۲۴:۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴:۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُحْيِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحْيِيهِ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَعْوُفًا لَهُ عَلَيْهِ

(۲۴:۳۲) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴:۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [راجع: ۲۴۰:۲۲].

(۲۴:۳۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

(۲۴:۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَقُولُ حَدَّثُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يَصِلْ قَطُّ فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ سَأَلُوهُ مَنْ هُوَ فَيَقُولُ أَصِيرُ بْنُ عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ بْنُ وَفْسٍ قَالَ الْحُصَيْنُ فَقُلْتُ لِمَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأَصِيرِ قَالَ كَانَ يَأْتِي الْإِسْلَامَ عَلَى قَوْمِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ بَدَأَ لَهُ الْإِسْلَامَ فَاسْلَمَ فَأَخَذَ سَيْفَهُ فَقَدَا حَتَّى أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ فَقَاتَلَ حَتَّى أَثْبَتَهُ الْجِرَاحَةُ قَالَ فَبَيْنَمَا رَجُلَانِ ابْنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قَتْلَهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمُ بِهِ فَقَالُوا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لِلْأَصِيرِ وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكَنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكَرٌ هَذَا الْحَدِيثُ فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَ بِهِ قَالُوا مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرُو أَحْرَبًا عَلَى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ ثُمَّ أَحَدْتُ سَفْهُ فَقَدُوتُ مَعَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي أَيَدِيهِمْ فَذَكَّرُوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لِمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی لوگ جب اسے شناخت نہ کر سکے تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اصیرم جس کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا، اور اس کا نام عمرو بن ثابت بن وقش تھا، حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اصیرم کا کیا واقعہ ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام لانے سے انکار کرتا تھا، غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ جب جبل احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا۔

وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صفوں میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر زخمی ہو کر گر پڑا، بنو عبد الاشہل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کر رہے تھے تو انہیں میدان جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا، وہ کہنے لگے کہ بخدا یہ تو اصیرم ہے لیکن یہ یہاں کیسے آ گیا؟ جب ہم اسے چھوڑ کر آئے تھے تو اس وقت تک یہ اس دین کا منکر تھا، پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ عمرو! تم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لئے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہو گیا، پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا اور نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کی اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے، تھوڑی ہی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا، لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۲۴۰۲۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْفَرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْظَمُ لِلْأَجْرِ

(۲۴۰۳۵) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز فجر روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۲۴۰۳۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالَ الرِّبَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ تَجَازَى الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرَاوُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَانظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً [راجع: ۲۴۰۳۱]

(۲۴۰۳۶) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شرک اصفر“ کا خوف

ہے لوگوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ! شرک کا معنی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رہا کاروں

سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴.۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْتَقِصُ أَحَدُكُمْ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا أَتَمَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُبْحَتِهِ

(۲۳۰۳۷) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جس شخص کی فرض نمازوں میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ نوافل سے اس کی تکمیل فرمادے گا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت محمد بن لبید اور محمد بن ربیع رضی اللہ عنہما کی حدیثیں

(۲۴.۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ [اخرجه عبد الرزاق: ۱۹۶۰۰]

(۲۳۰۳۸) حضرت محمد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کلی یاد ہے جو نبی ﷺ نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۴.۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ اخْتَلَفَتْ سَيُوفُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْيَمَانِ أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَا يَعْرِفُونَهُ فَقَتَلُوهُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدِيَهُ فَتَصَدَّقَ حُدَيْفَةُ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(۲۳۰۳۹) حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اُحُد کے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ پر مسلمانوں کی تلواریں پڑنے لگیں، مسلمان انہیں پہچان نہ سکے اور انہیں قتل کر دیا، نبی ﷺ نے ان کی دیت ادا کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دیت مسلمانوں پر ہی صدقہ کر دی۔

(۲۴.۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

أَلَهَاكُمْ التَّكَاتُرُ فَقَرَّأَهَا حَتَّى بَلَغَ لُتْسَالُنَ يَوْمِنِدَ عَنْ النَّعِيمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا
الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالْعَمْرُ وَسُئِلْنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعَدُوَّ حَاضِرٌ فَقَنَّ أَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ
(۲۴۰۴۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ نکاث نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھ کر سنایا تو جب تم
لُتْسَالُنَ یَوْمِنِدَ عَنْ النَّعِيمِ پر پہنچے تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو
صرف پانی اور کھجوریں ہیں ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن سامنے موجود ہے تو کون سی نعمتوں کے متعلق ہم سے
پوچھا جائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہو کر رہے گا۔

(۲۴۰۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ
[راجع: ۲۴۰۲۲]

(۲۴۰۴۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں
آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ
أَهْلَهُ وَمَالَهُ [انظر: ۲۴۲۶۴]

(۲۴۰۴۲) حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز رہ جائے، گویا اس کے اہل خانہ اور
مال و دولت تباہ و برباد ہو گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ

بنو ضمرہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحَبُّ الْعُقُوقِ وَلَكِنْ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبُّ أَنْ
يُنْسَكَ عَلَيْهِ أَوْ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۴:۴۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقْرَةِ لَيْسَلٍ عَنْ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَآحَبَ أَنْ يُنْسَكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۴:۴۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴:۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضَّةٍ فَقَالَ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ مَعَادُنُ يَحْضُرُهَا شِرَارُ النَّاسِ

(۲۴:۴۵) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرتبہ چاندی لے کر آئے اور کہا کہ یہ ہماری کان سے نکلی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت سی کانیں ظاہر ہوں گی جہاں بدترین لوگ موجود ہوں گے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴:۴۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ

(۲۴:۴۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پیشاب پانچا نہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴:۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَجُلًا

وَجَاءَ نَافِلَةٌ فِي لَيْلِهَا بِوَيْدٍ وَخِشْيٍ أَنْ تَفُوتَهُ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَوْ أَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا (۲۳۰۴۷) بنو حارثہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں اس کی اونٹنی مرنے جائے تو اس نے ایک کیل لے کر اس کے سینے میں گھونپ دی پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا إِلَّا سَأَلَ الْخَافَا [راجع: ۱۶۰۲۵] (۲۳۰۴۸) بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کچھ موجود ہو اور وہ پھر بھی کسی سے سوال کرے تو اس نے الخاف کے ساتھ (لگ پٹ کر) سوال کیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِالْعَرَجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۰۹۹۸] (۲۳۰۴۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ لَدِعَ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكَ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَبِي إِنْ لَدِعَ أَحَدٌ مِنَّا يَقُولُ قَالَهَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۱۰۸۰۰] (۲۳۰۵۰) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے لہجہ میں کہا کہ میں اللہ کے نام سے پناہ مانگوں تو اس نے کہا کہ اگر وہ کہے تو اس سے ضرر نہ ہوگا۔

نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

راوی حدیث سہیل کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کو کوئی جانور ڈس لیتا تو میرے والد صاحب پوچھتے کہ یہ کلمات کہہ لئے؟ اگر وہ جواب میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ان کی رائے یہی ہوتی تھی کہ اب اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۲۶۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ وَأَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيْمَتَيْنِ لَمْ يَرْفَعُهُ

(۲۳۰۵۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب دنیا پر کمینہ بن کمینہ غالب آ جائے گا اور سب سے افضل انسان وہ مسلمان ہے جو دو معزز چیزوں کے درمیان ہو۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۰۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِيلَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَلَاةٍ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ يَسُورِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [انظر: ۲۴۰۵۴]

(۲۳۰۵۲) حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۶۰۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُعْنَى عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُمْ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شَيْخٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَمْرَاتَيْنِ صَامَتَا وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَاهُنَا أَمْرَاتَيْنِ قَدْ صَامَتَا وَإِنَهُمَا قَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَوْ سَكَتَ ثُمَّ عَادَ وَارَاهُ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَهُمَا وَاللَّهِ قَدْ مَاتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا قَالَ ادْعُهُمَا قَالَ فَبَجَّاتَا قَالَ فَبَجَّيَ بَقْدَحٍ أَوْ عُسٍ فَقَالَ لِأَحَدَاهُمَا قِيْنِي لِقَاءَتْ قِيْنًا أَوْ دَمًا وَصَدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى قَانَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْأُخْرَى قِيْنِي لِقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ وَلَحْمٍ غَبِيْطٍ وَغَيْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَنْفَرَتَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَبَجَّعَتَا بِأَكْلَانِ لُحُومِ النَّاسِ [انظر: ۲۴۰۵۵، ۲۴۰۶۲]

(۲۳۰۵۳) حضرت عبید اللہؓ سے مروی ہے کہ دو رבות میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا وہ دوبارہ دوپہر کے وقت آیا اور کہنے لگا اے اللہ کی نبی! بخدا وہ مرجائیں گی نبی ﷺ نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ وہ دونوں آئیں تو ایک پیالہ منگوا دیا گیا نبی ﷺ نے ان میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قہقہہ کر دے اس نے قہقہہ کی تو اس میں سے خون پھوٹا اور گوشت لگا جی کہ آدھا پیالہ بھر گیا پھر دوسری سے بھی یہی فرمایا اس نے بھی یہی چیزیں قہقہہ کیں حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا نبی ﷺ نے فرمایا انہوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے رک کر روزہ تو رکھ لیا لیکن اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اختیار کر کے روزہ توڑ دیا یہ دونوں ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھا رہی تھیں (غیبت کر رہی تھیں)

(۲۴۰۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ طَرَأَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيُّ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۴۰۵۲]

(۲۳۰۵۴) حضرت عبید اللہؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَانَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ غِيَاثٍ الَّذِي يَشْكُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أُمِرُوا بِصِيَامٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا وَفُلَانَةً قَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ وَابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ [راجع: ۲۴۰۵۳]

(۲۴۰۵۵) حدیث نمبر (۲۳۰۵۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أَحَدٍ رَمَلُوهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ قَالَ وَجَعَلَ يَدْفِنُ فِي الْقَبْرِ الرَّهْطَ قَالَ وَقَالَ قَدْ مَوَّأَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا [أخرجه النسائي: ۷۸/۴. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن] [انظر: ۲۴۰۵۷، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۶۱]

(۲۴۰۵۶) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہؓ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کو ان ہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو پھر نبی ﷺ ایک ایک قبر میں کئی کئی لوگوں کو دفن کرنے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ ان میں سے جس شخص کو قرآن

سب سے زیادہ یاد رہا ہوا سے پہلے قبر میں اتار دو۔

(۲۴۰۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ قَالَ لَمَّا أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَا مِنْ مَجْرُوحٍ جَرَحَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ انْظُرُوا أَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدَّمُوهُ أَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۳۰۵۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص راہ خدا میں زخمی ہوا تو قیامت کے دن اللہ اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن مہک اس کی مشک جیسی ہوگی دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا اسے پہلے قبر میں رکھو۔

(۲۴۰۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ وَتَبْنِيهِ مَعْمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ فَقَالَ إِنِّي أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ زَمَلَوْهُمْ بِكُلِّوْمِهِمْ وَدِمَائِهِمْ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۳۰۵۸) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں انہیں ان کے زخموں اور خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو۔

(۲۴۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّهْدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ زَمَلَوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ وَيُسَالُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيَقْدَّمُونَهُ قَالَ جَابِرٌ قَدْفَنُ أَبِي وَعَمِّي يَوْمَئِذٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۳۰۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو، میں ان کے متعلق گواہی دوں گا، پھر ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو دفنایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا اسے ان سے پہلے قبر میں رکھو، چنانچہ میرے والد اور چچا ایک ہی قبر میں دفنائے گئے تھے۔

(۲۴۰۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ حِينَ التَّقَى الْقَوْمُ اللَّهُمَّ أَقْطَعْنَا الرَّحِمَ وَأَنَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُهُ فَأَحْبِبِ الْعِدَّةَ فَكَانَ الْمُسْتَفْتِيعَ [صححه

الحاكم (۳۲۸/۲)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]۔

(۲۳۰۶۰) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے جنگ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس نے قطع رحمی کی

اور ہمارے پاس وہ چیز لایا جسے ہم نہیں پہچانتے تو کل ہم پر مہربانی فرما، گویا وہ فتح حاصل کرنے کی دعا کر رہا تھا۔

(۲۴۰۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ الْعُدْرِيُّ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَى يَحْيَى الْعُدْرِيُّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ قَالَ أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِ أُحُدٍ لَدَ كَرَّ مَعْنَى حَدِيثٍ يَزِيدُ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۴۰۶۱) حدیث نمبر (۲۴۰۵۷) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَانَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ فِي حَلْفَةِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامِ يَوْمٍ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضُ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانَةَ وَفُلَانَةَ لَذَبَلَهُمَا الْجَهْدُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ لَدَ كَرَّ الْحَدِيثِ [راجع: ۲۴۰۵۳]۔

(۲۴۰۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو نبوت میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ الْعُدْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

(۲۴۰۶۳) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے۔

(۲۴۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ سَأَلْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَحَدَّثَنِي عَنْ نَعْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَشَكَّ حَمَّادُ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيَرْزُقْهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرْزُقْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْطَى

(۲۴۰۶۴) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے مالداروں کا مال پاکیزہ کر دے گا اور تنگ دست کو اس سے زیادہ عطا فرما دے گا۔

(۲۴۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأَهُ عَلَيَّ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [صححه البخارى (۶۳۵۶) والحاكم (۲۸۰/۳)] [انظر: ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷، ۲۴۰۶۸].

(۲۴۰۶۵) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفُتْحِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۴۰۶۶) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۲۴۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفُتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ كَانَ سَعْدٌ قَدْ

شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۴۰۶۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ

نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْقَسَمَةِ فِي الدِّمِّ قَالَ كَانَتْ الْقَسَمَةُ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

وَقَضَى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ إِدْعُوهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵].

(۲۴۰۶۸) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے ”قسامت“ کا رواج تھا، نبی ﷺ

نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں ”جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا“ نبی ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ

صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَأَدْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوا يَنْهَوْنِي عَنِ الْقِبْلَةِ تَخَوُّفًا أَنْ أَتَقَرَّبَ لِأَكْثَرِ مِنْهَا ثُمَّ الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ

عَنْهَا وَيَقُولُ قَاتِلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللَّهِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ

(۲۳۰۶۹) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ ”جن کے چہرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا“ سے مروی ہے ہے کہ لوگ مجھے اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روکتے تھے کہ کہیں میں اس سے زیادہ آگے نہ بڑھ جاؤں پھر آج دیگر مسلمانوں کو بھی اس سے روکا جا رہا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے وہ خصوصی حفاظت میسر تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِجَارِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر ما بعده]

(۲۳۰۷۰) عبید اللہ بن عدی ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرگوشی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منافق آدمی کو قتل کرنے کی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز سے پوچھا کیا وہ ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی نہیں دیتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے نماز نہیں پڑھتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِجَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يَعْنِي يَسْتَأْذِنُهُ أَىْ يَسَارُهُ فَلَمْ تَكِرْ مَعْنَاهُ [صححه ابن حبان (۵۹۷۱)]. قال شعيب: اسنادہ صحيح.

(۲۳۰۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

(۲۴۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ فِتْنَةُ الدَّجَالِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَفْرُؤُهُ مِنْ كَرِهَةٍ عَمَلَهُ [صححه مسلم ۸/۱۹۲، وعبد الرزاق (۲۰۸۲۰) والترمذی (۲۲۳۵)].

(۲۳۰۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو فتنہ دجال سے باخبر کر رہے تھے تو اسی دوران فرمایا کہ اس بات کا یقین رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا، ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہو اسے پڑھ لے گا۔

حَدِيثُ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجِدَهُ جَدُّ سَعِيدٍ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ فَقَالَ لَا أَخِيرُ اسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا رَأَيْتُ فِينَا حُزُونَ بَعْدُ [صحہ (۶۱۹۰)، وابن حبان (۵۸۲۲)].

(۲۳۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے دادا سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا ”حزن“ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تمہارا نام سہل ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے میں اسے بدلنا نہیں چاہتا، سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں ہمیشہ غمگینی رہی۔

(۲۴۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيُّ عَمٍّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ اتْرَعَبْ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْ لَمْ يَزَلْ بِكَلِمَاتِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَلَمْ أَنْتَ عَنْكَ فَتَرَكْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ قَالَ

فَنَزَلَتْ فِيهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ [صححه البخاری (۱۳۶۰)، ومسلم (۲۴) والنسائی ۹۰/۴].

(۲۳۰۷۴) حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس اس وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیجئے یہ ایک ایسا کلمہ ہوگا جس کے ذریعے میں اللہ کے یہاں آپ کے لئے جنت پکڑ سکوں گا ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ دونوں مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابوطالب کے منہ سے آخری کلمہ جو نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبد المطلب کے دین پر قائم ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مجھے منع نہیں کیا جاتا میں آپ کے حق میں بخشش کی دعا کرتا رہوں گا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مشرکین کے حق میں بخشش کی دعا کرنا مناسب نہیں ہے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں“ نیز یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جسے آپ چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“

(۲۴۰۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مَعْنً بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَقَالَ انْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ لَعَمْرِي عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ بَيْتٌ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ [صححه البخاری (۴۱۶۴)، ومسلم (۱۸۵۹)]. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۷۵) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی اگر وہ ظاہر رہتی تو تم بہتر جانتے ہو (کہ کیا ہوتا؟)

(۲۴۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ الْعَامَ مَعَهُمْ فَنَسَوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۷۶) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔

حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ قُلْتُ

نَعَمْ قَالَ لِإِنَّهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [اخرجه عبد بن حميد (۴۴۶). قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۲۳۰۷۷) حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے جو اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں سلام کیا اور آگے بڑھ گیا جب میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس جا رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

(۲۶.۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ السَّائِمَةَ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَتَعْدُرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ وَلَا يَشْهَدُ إِلَّا الْجُمُعَةَ فَتَعْدُرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَيُطْبَعُ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۳۰۷۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی جانور حاصل کرتا ہے اور کچھ عرصے تک جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا رہتا ہے پھر اس کے جانور بڑھنے کی وجہ سے اسے مشکلات پیش آتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جانوروں کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو اس سے زیادہ گھاس والی ہو چنانچہ وہ وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے اور صرف جمعہ میں شریک ہونے لگتا ہے کچھ عرصے بعد پھر مشکل پیش آتی ہے اور وہ سابقہ سوچ کے مطابق وہاں سے بھی منتقل ہو جاتا ہے اور جماعت میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جمعہ میں یوں اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶.۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ السَّقِيفَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَمِيرٍ أَصِيَامٌ فِي أَمِّ سَفَرٍ [صححه ابن خزيمة (۲۰۱۶) قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۶۶۴، النسائی: ۱۷۴/۴)]

(۲۳۰۷۹) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جو کہ اصحاب سقیفہ میں سے تھے“ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۶.۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ابْنُ بَكْرِ ابْنِ عَاصِمٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۰) حضرت کعب بن عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ

الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۱) حضرت کعب بن عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً أَنَّهُ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَامْرَأَتُهُ

فَسَالَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

فَأَخْبَرْتُهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ لَوْ جَعَلْتُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَقَالَ أَنَا

أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِمَعْدُودِ اللَّهِ

(۲۳۰۸۲) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عہد نبوت میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو

بوسہ دیا، پھر خیال آنے پر اپنی بیوی سے کہا چنانچہ اس نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی بھی

ایسا کر لیتے ہیں اس عورت نے اپنے شوہر کو بتایا، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے، تم واپس

جا کر ان سے یہ بات کہو چنانچہ اس نے واپس جا کر عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل

ہے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ يَسْتَ

يَسِينُ فَنُحِطُّ بِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْنَا لَهُ حَدَّثْنَا

بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا قَالَ لَسَدَدُوا

عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْدِرُكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَنْدِرُكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَنْدِرُكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ وَهُوَ رَجُلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَظُنُّهُ قَالَ الْيُسْرَى يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا مَعَهُ جَبَالُ خُبْرٍ وَأَنْهَارُ مَاءٍ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ لَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَالْمَدِينَةَ غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّ فِي حَدِيثِهِ يَسْلُطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهِ

[راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسج دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۶۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ غَيْرِكَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْدِرُكُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ فَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ أَوْ أُمَّتَهُ وَإِنَّهُ آدَمُ جَعْدُ أَعْوَرَ غَيْرِهِ الْيُسْرَى وَإِنَّهُ يُمِيطُ وَلَا يَنْبِتُ الشَّجَرَةَ وَإِنَّهُ يَسْلُطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَجَبَلٌ خُبْرٌ وَإِنْ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ وَإِنَّهُ يَلْبَسُ فِكْمَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَرُوهَا فِيهَا كُلُّ مَنْهَلٍ إِلَّا أَرْبَعَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَالطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَإِنْ شَكَلَ عَلَيْكُمْ أَوْ شَبَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْازْدِيِّ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الدَّجَالِ وَلَا تُحَدِّثُنَا عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ مُصَدِّقًا قَالَ حَطَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الدَّجَالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتُهُ وَإِنَّهُ لِيَكُفُّكُمْ أَلَمَتُهُ وَإِنَّهُ جَعَدَ آدَمَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ الْيُسْرَى مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ وَإِنَّهُ يُمْطِرُ الْمَطَرُ وَلَا يَنْبُتُ الشَّجَرُ وَإِنَّهُ يَسْلُطُ عَلَى نَفْسٍ لِيَقْتُلَهَا وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ يَمُكُّكُمْ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ فِيهَا كُلُّ مَنَهْلٍ وَلَا يَقْرُبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدَ الطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَمَا يُشَبِّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۴۰۸۵) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے، ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ

بنو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ شَيْخٌ جَمِيلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ وَفِي أَذُنِهِ صَمَمٌ أَوْ قَالَ وَقُرَّ أَرْسَلُ إِلَيْهِ حُمَيْدٌ فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَوْسِعْ لَهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّيْخُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ فَيَنْطِقُ أَحْسَنَ الْمَنْطِقِ وَيُضْحِكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ

(۲۴۰۸۶) ابراہیم بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں حمید بن عبد الرحمن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ بنو غفار کے ایک خوبصورت بزرگ گزرے ان کے کان کچھ ادھنچا سنتے تھے حمید نے ایک آدمی کو ان کے پاس بھیج کر انہیں بلایا جب وہ آئے تو حمید نے مجھ سے کہا کہ جیتے! ذرا تھوڑی سی جگہ دے دو کیونکہ یہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں چنانچہ وہ آ کر میرے اور حمید کے درمیان بیٹھ گئے حمید نے ان سے عرض کیا کہ وہ حدیث سنائے جو آپ نے نبی ﷺ کے حوالے سے مجھ سے بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے بہترین طریقے سے بولتا ہے اور بہترین طریقے سے تبسم فرماتا ہے۔

(۲۴۰۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْغُلُوطَاتِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْغُلُوطَاتُ شِدَادُ الْمَسَائِلِ وَصَعَابُهَا

(۲۴۰۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے امام اوزاعی رضی اللہ عنہ اس کا معنی وہ مسائل بتاتے ہیں جن میں سختی اور مشکل ہو۔

(۲۴۰۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْغُلُوطَاتِ

(۲۴۰۸۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے۔

رابع عشر الأنصار

حَدِيثُ مُحَيَّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۸۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَفْفَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُحَيَّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَرَجِهِ فَقَالَ لَا تَقْرَبُهُ فَرَدَّدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْلُفْ بِهِ النَّاصِخَ وَاجْعَلْهُ فِي كِرْشِهِ

(۲۴۸۹) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محمول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيَّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَسْأَلْهُ لَهَا حَتَّى قَالَ لَهُ اغْلُفْهُ نَاصِحَكَ وَأَطِيعْمُهُ رَقِيقَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۴۲۲، ابن ماجه: ۲۱۶۶، الترمذی: ۲۴۷۷)]. [انظر: ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۶].

(۲۴۹۰) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محمول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُرَّامِ بْنِ مُحَيَّصَةَ أَنَّ نَافِعَ الْبُرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا

(۲۴۹۱) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی تو نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس کے وقت باغ کو حفاظت سے لے کر اس کے مالک کے پاس لے جائے تو اس کے مالک کو حاکم اور رات کو حاکم کو کوئی

نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو طَيْبَةَ يَكْسِبُ كَسْبًا كَثِيرًا فَلَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اسْتَرْخَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَكْلُمُهُ فِيهِ وَيَذْكُرُ لَهُ الْحَاجَةَ حَتَّى قَالَ لَهُ لَتَلْقَى كَسْبَهُ فَيُبْطِنَ نَاصِحَكَ [انظر: ۲۴۰۹۵]۔

(۲۴۰۹۲) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیٹی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحِصَةَ أَنَّ مُحِصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَّامٍ لَهُ فَتَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوهُ حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاصِحَكَ وَأَطِعْمْهُ رَقِيقَكَ (۲۴۰۹۳) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیٹی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَسَمِعَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحِصَةَ أَنَّ نَافَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ لِقَضَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ بِاللَّيْلِ

(۲۴۰۹۳) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچادی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کو نبی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَلَمْ يَكْرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۴۰۹۲]۔

(۲۴۰۹۵) حدیث نمبر (۲۴۰۸۹) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَنَهَاهُ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَالَ اُعْلِفْ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمُهُ رَقِيقَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۳۰۹۶) حضرت محبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِیْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَافَةَ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَلْسَدَتْهُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

(۲۳۱۹۷) حرام بن محبہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچادی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِیْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَّةَ فَقَالَ اُعْلِفْهُ نَاضِحَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۳۱۹۸) حضرت محبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ يَقُولُ لَهُ مُحِیْصَةُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَزَجَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِهِ فَقَالَ أَفَلَا أُطْعِمُهُ بِتَامِي لِي قَالَ لَا قَالَ أَفَلَا أَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ لَا فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَعْلِفَهُ نَاضِحَهُ

(۲۳۱۹۹) حضرت محبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا کہ میں اس کی کمائی اپنے یتیم بھتیجوں کو نہ کھلا دیا کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ فَتَطَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فِي الشَّهْرِ قَالَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبُثْ أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ حَرِّزْ رَقَبَةَ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمِ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ فَقُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا مِنَ الصَّيَامِ قَالَ فَأَطَعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا [راجع: ۱۶۵۳۵].

(۲۴۱۰۰) حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت کرتا ہو، جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، اخیر رمضان تک تاکہ رات کے وقت اس کے قریب نہ چلا جاؤں، دن ہونے تک میں اسی طرح کرتا تھا، اور اپنے اندر اتنی طاقت نہ پاتا تھا کہ اس سے مکمل جدا ہو جاؤں، ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی ران سے کپڑا اوپر ہو گیا۔ میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر، میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا، میں تو بس اپنے ہی نفس کا مالک ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا! دو ماہ لگا تا روزے رکھ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے ہی سے تو آئی، آپ ﷺ نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساتھ مساکین کو کھانا کھلا۔

حَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۰۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ لِي كَذَابَتُهُ هَمَمْتُ أَيْمُ اللَّهِ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى تَذَكَّرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرٍو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۲۹۲].

(۲۴۱۰۱) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں

نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن لُحَمّٰیؓ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۴۱۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارِءُ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنِي السَّيْدِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقُتَيْبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ قَالَ فَالْقَى لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَخِي جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَنْقَهُ فَلَذَكَّرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِي بِهِ أَخِي عَمْرُو بْنُ الْحَاقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُؤْمِنُ أَمِنْ مُؤْمِنًا عَلَى دِمِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِينَ بَرِيءٌ [راجع: ۲۲۲۹۲]۔

(۲۳۱۰۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن لُحَمّٰیؓ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

حَدِيثُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسیؓ کی مرویات

(۲۴۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِؤُونَ بِهِ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى الْيَوْمِ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَجِئَ بِإِيمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ [صححه مسلم (۲۶۶۲)، وابن خزيمة (۷۴ و ۸۱)]۔ [انظر: ۲۴۱۰۹]۔

(۲۳۱۰۳) حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں! دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں! اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں! جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكَتَبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ [انظر ما بعده]۔

(۲۳۱۰۴) حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں ہدیہ قبول کرتا ہوں لیکن صدقہ نہیں قبول کرتا۔

(۲۴۱۰۵) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۲۴۱۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ الْغَايِطُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَجَلٌ وَلَوْ سَخِرْتُ إِنَّهُ لَيُعَلِّمُنَا كَيْفَ يَأْتِي أَحَدُنَا الْغَايِطُ وَإِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَحَدُنَا الْقَبِيلَةَ وَأَنْ يَسْتَدْبِرَهَا وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِبِمِسْمِهِ وَأَنْ يَتَمَسَّحَ أَحَدُنَا بِرَجْلَيْهِ وَلَا عَظْمٌ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۴۱۰۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لیدر ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَدِيثُهُ إِلَى سَلْمَانَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ يَا حَدِيثُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضِبُ فَيَقُولُ وَيَرْضَى وَيَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَّهْتُ سَبًّا فِي غَضَبِي أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا صَلَاةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [انظر: ۲۴۱۲۲].

(۲۴۱۰۷) عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن شہر میں رہتے تھے اور کچھ باتیں ذکر کرتے تھے جو نبی ﷺ نے فرمائی تھیں، ایک دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ حذیفہ! نبی ﷺ بعض اوقات غصے میں کچھ باتیں کہتے تھے اور کچھ باتیں خوشی کی حالت میں کہتے تھے، میں جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے جس امتی کو غصے کی حالت میں سخت کہا ہو یا اسے لعنت ملا مت کی ہو تو میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں اور جس طرح عام لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی آتا ہے اور اللہ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اے اللہ! میرے ان کلمات کو قیامت کے دن اس شخص کے لئے باعثِ رحمت بنا دیجئے گا۔

(۲۴۱۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى رَفَقَتْ وَرَفَقَهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُمَرَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ افْعَلُ هَذَا قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ فَقَالَ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا

يَابَسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَفَّهُ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا فَقُلْتُ وَلَمْ تَفْعَلْهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ تَحَاثَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاثُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّاكِرِينَ [اخرجه الطيالسي (٦٥٢) والدارمي (٧٢٥). قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ٣٤١١٧].

(۲۳۱۰۸) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّاكِرِينَ“

(۲۴۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى يَعْلَمَكُمْ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلُ إِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِبِمِينِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنْ الرُّوثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۰۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لہید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَكُمْ هَذَا كُلَّ شَيْءٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۱۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَعِيرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَلْبَسُ مِنْ دُھْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَرْوِحُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ النَّبِيِّ ثُمَّ

يُصَلِّي مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [صححه البخارى

(۸۸۳)، وابن حبان (۲۷۷۶)]. [انظر: ۲۴۱۲۶].

(۲۳۱۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دواؤ دیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرنے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا اخْتَصِرَ سَلْمَانُ بَنِي وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا عَهْدًا فَرَكْنَا مَا عَهْدَ إِلَيْنَا أَنْ يَكُونَ بُلْعَةً أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّابِيبِ قَالَ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا تَرَكَ فَإِذَا قِيمَةٌ مَا تَرَكَ بِضْعَةٌ وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا أَوْ بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ دِرْهَمًا [صححه ابن حبان (۷۰۶)]. قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ.

(۲۳۱۱۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا جب وقت آخر قریب آیا تو وہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ نبی ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا اور اسی عہد پر ہمیں چھوڑا تھا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہمارے پاس ایک مسافر کے تو شے جتنا ہونا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب ہم نے ان کے ترکے کا جائزہ لیا تو اس تمام ترکے کی قیمت میں یا تیس سے کچھ اوپر درہم تھے۔

(۲۴۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَتْنَاءِ أَسَاوِرَةِ فَارِسَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ تَرْفَعُنِي أَرْضَ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَبَدُّونِي فَبَاعُونِي حَتَّى اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ فَاسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيزًا فَقُلْتُ لَهَا هَبِي لِي يَوْمًا فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ صَدَقَةٌ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ قُلْتُ هَذِهِ مِنْ عَلَامَاتِهِ ثُمَّ مَكَّنْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكْتُ فَقُلْتُ لِمَوْلَاتِي هَبِي لِي يَوْمًا قَالَتْ نَعَمْ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَحْتَطَبْتُ حَطَبًا بَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَاتَيْتُ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هَذِيَّةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ وَقُلْتُ خَلْفَهُ فَوَضَعَ رِذَائَهُ فَإِذَا خَاتَمَ النُّبُوَّةَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَحَدَّثْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ وَقُلْتُ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ فَقَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ [صححه ابن حبان (۷۱۲۴)]. قَالَ شُعَيْبٌ:

اسنادہ محتمل للتحسین]. [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں فارس کے سرداروں کی اولاد میں سے تھا..... پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرتے ہوئے (جو عنقریب ۲۳۱۳۸ پر آیا چاہتی ہے) فرمایا کہ میں زمین کے ثقیب و فراز طے کرتا ہوا چلتا رہا یہاں تک کہ دیہاتیوں کی ایک قوم پر میرا گذر ہوا تو انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ ڈالا اور مجھے ایک عورت نے خرید لیا میں نے ان لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا لیکن اس وقت تک زندگی تلخ ہو چکی تھی میں نے اپنی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی چھٹی دے دے اس نے مجھے چھٹی دے دی۔

میں وہاں سے روانہ ہوا کچھ لکڑیاں کاٹیں اور انہیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اسے تم لوگ ہی کھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول نہ فرمایا میں نے سوچا کہ یہ ایک علامت ہے (جو پوری ہو گئی)، پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ میں نے اپنی مالکہ سے ایک دن کی چھٹی مانگی جو اس نے مجھے دے دی میں نے حسب سابق لکڑیاں کاٹ کر بیچ کر کھانا تیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں نے وہ کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے جا کر رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی فرمایا کہ کھاؤ بسم اللہ۔

پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہٹا دی تو وہاں مہربوت نظر آ گئی میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور پوچھایا رسول اللہ! کیا وہ آدمی جنت میں جائے گا کیونکہ اس نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں صرف وہی آدمی جائے گا جو مسلمان ہوگا میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔

(۲۴۱۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمَشْرِكُونَ إِنَّ هَذَا لَيَعْلَمُكُمْ حَتَّى إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ الْخِرَاءَةُ قَالَ قُلْتُ لَئِنْ قُلْتُمْ ذَلِكَ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا أَوْ نَسْتَجِبَ بِإِيمَانِنَا أَوْ يَكْتَفِي أَحَدُنَا بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ يَسْتَجِبَ أَحَدُنَا بِوَجْعٍ أَوْ عَظْمٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قصائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں

(۲۴۱۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يَسْطِ الْعَبْدُ إِلَيْهِ يَدِيهِ يَسْأَلُهُ خَيْرًا فَيُرَدُّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

(۲۴۱۱۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کوئی سوال کرے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

(۲۴۱۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ سُلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَزِيدُ سَمِعَهُ لِي قَالُوا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي يَعْنِي جَعْفَرُ صَاحِبُ الْأَنْصَاطِ [صححه ابن حبان (۸۷۶ و ۸۸۰)، والحاكم (۴۹۷/۱)]. قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۸۸، ابن ماجه: ۳۸۶۵، الترمذی: ۳۵۵۶). قال شعيب: صحيح، وهذا اسناد حسن فی المتابعات والشواهد.

(۲۴۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سُلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَنَسَاطَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبِرْنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَنَسَاطَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ [راجع: ۲۴۱۰۸].

(۲۴۱۱۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے، پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا، اور یہی سوال جواب ہوئے تھے، جس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۴۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سُلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يَزِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّهُ فَأَمَرَهُ سُلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفِّهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سُلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفِّهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ [صححه ابن حبان (۱۳۴۴ و ۱۳۴۵)]. قال

(۲۴۱۲۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں، جن میں سے ایک رحمت وہ ہے کہ جس کے ذریعہ مخلوق ایک دوسرے کو رحمت کہہ سکتے ہیں۔ **رحمت اللہ علیہ** کی طرف سے یہ دعا کرتے ہیں اور

ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے مؤخر کر دی ہیں۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي مَسْعُودٌ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أَخْتَهُ فَأَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بَقِيرَةٌ قَالَ فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَحَدِيثَةِ شَيْءٌ فَأَنَّهُ يَطْلُبُهُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَ زَيْبٍ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ أَذْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّيْبِلِ وَهُوَ عَلَى عَائِقِهِ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حَدِيثَةَ قَالَ يَقُولُ سَلْمَانُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَيَا دَارَ سَلْمَانَ فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَذِنَ فَإِذَا نَمَطٌ مَوْضُوعٌ عَلَى بَابٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ لَبَنَاتٌ وَإِذَا قُرْطَانٌ فَقَالَ اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَايَكَ الَّذِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُهُ قَالَ إِنَّ حَدِيثَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَضَبٍ لِأَقْوَامٍ فَأَسْأَلَ عَنْهَا فَأَقُولُ حَدِيثَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ وَأَكْثَرُهُ أَنْ يَكُونَ صَغَائِرُنَ بَيْنَ أَقْوَامٍ فَأَتَيْتُ حَدِيثَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ بِمَا تَقُولُ فَجِئْتَنِي حَدِيثَةَ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ ابْنُ أُمِّ سَلْمَانَ قُلْتُ يَا حَدِيثَةُ ابْنُ أُمِّ حَدِيثَةَ لَسْتَهُنَّ أَوْ لَأَكُنَّ إِلَى عَمْرٍ فَلَمَّا خَوَّفْتَهُ بِعَمْرٍ تَرَكْنِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لَعْنَتُهُ لَعْنَةُ أَوْ سَبِيَّتُهُ سَبَّةٌ لِي غَيْرِ كُنْهٍ لِمَا جَعَلَهَا عَلَيْهِ صَلَاةُ [قال الألباني: صحيح (ابو داود):

[۴۶۵۹] . [راجع: ۲۴۱۰۷]

(۲۳۱۳۲) عمرو بن ابی قرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بہن سے نکاح کی پیشکش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ان کی آزاد کردہ باندی ”جس کا نام بقیرہ تھا“ سے نکاح کر لیا، پھر ابو قرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہے تو وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے آئے، معلوم ہوا کہ وہ اپنی سبزیوں کے پاس ہیں، ابو قرہ ادھر روانہ ہو گئے راستے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جن کے ساتھ ایک ٹوکری بھی سبزی سے بھری ہوئی تھی، انہوں نے اپنی لالچی اس ٹوکری کی رسی میں داخل کر کے اسے اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ کے اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی رنجش ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”انسان بڑا جلد باز ہے“ اور وہ دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چلے گئے اور سلام کیا، پھر ابو قرہ کو اندر آنے کی اجازت دی، وہاں دروازے کے پاس ایک چادر پڑی ہوئی تھی، سر ہانے کچھ اینٹیں رکھی ہوئی تھیں اور دو بالیاں پڑی ہوئی تھیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی باندی کے بستر پر بیٹھ جاؤ جس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا، پھر انہوں نے بات کا آغاز کیا اور فرمایا کہ حدیفہ بہت ساری ایسی چیزیں بیان کرتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں کچھ لوگوں سے کہہ دیتے تھے، لوگ مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے تو میں ان سے کہہ دیتا کہ حدیفہ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں، میں لوگوں کے درمیان نفرت بڑھانے کو اچھا نہیں سمجھتا، لوگ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے کہتے کہ سلمان آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب، تو ایک مرتبہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ام سلمان کے بیٹے سلمان! میں نے بھی کہہ دیا کہ اے ام حذیفہ کے بیٹے حذیفہ! تم باز آ جاؤ ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں گا، جب میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف دلایا تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں، سو جس بندہ مومن پر میں نے لعنت ملامت کی ہو یا ناحق اسے سخت ست کہا ہو تو اے اللہ! اسے اس کے حق میں باعثِ رحمت بنادے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ كَبِيرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ هَذِهِ صَدَقَةٌ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَآكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ هَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُهَا لَكَ أَكْرِمَكَ بِهَا فَإِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَآكَلُوا وَأَكَلَ مَعَهُمْ [النظر: ۲۴۱۳۸]

(۲۳۱۲۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے دور غلامی میں ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اسے کھالیا، نبی ﷺ نے خود نہ کھایا، دوبارہ میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے جو میں آپ کے احترام میں آپ کے لئے لایا ہوں، کیونکہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے بھی اسے کھایا اور ان کے ساتھ نبی ﷺ نے بھی اسے کھایا۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ آلِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ مُوَلَّائِي فِي ذَلِكَ فَطَعِيتُ لِي فَاحْتَطَبْتُ حَطْبًا فَبَعْتُهُ فَاشْتَرَيْتُ ذَلِكَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۱۱۳]

(۲۳۱۲۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سلسلے میں میں اپنی مالکن سے اجازت لیتا تھا، وہ دلی خوشی کے ساتھ مجھے اجازت دے دیتی، میں کڑیاں کاٹتا، انہیں بیچتا اور وہ کھانا خرید کر لاتا تھا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَخَذَتْ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ حَقِيْقَهُ لِلزُّوْءِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى حَقِيْقِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى حَقِيْقِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ [راجع: ۲۴۱۱۸]

(۲۳۱۲۵) ابو مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی

پیشانی کے بغیر مسح کرے، اس وقت تک کہ اس کی پیشانی پر موزے کا رنگ نہ رہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کا موزہ اس کی پیشانی پر لگا رہے، یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ يَكْمَلُ مِنْ ذَهَبِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْتَهُ ثُمَّ يَرُوحُ فَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ النَّسَنِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصُتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [راجع: ۲۴۱۱۱].

(۲۳۱۲۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دواؤں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَهَذَا بَنِي اللَّهِ لِلْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَبَيْتُمْ فَأَدُوا الْجَزِيَّةَ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابِلْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ غَدَا النَّاسُ إِلَيْهَا فَفَتَحُوهَا [حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۱۰۵۴۸)]. [انظر: ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۴۰].

(۲۳۱۲۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخَزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمْطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلَى السَّاحِلِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابِطٌ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً كَانَ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرِ لِلْقَاعِدِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى اللَّهُ لَهُ أَجْرُهُ وَالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ أَجْرَ صَلَاحِهِ وَصِيَامِهِ وَنَفَقَتِهِ وَوَقَى مِنْ قَتَانِ

الْقَبْرِ وَأَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ [انظر: ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۶].

(۲۴۱۲۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ”شرعیل بن سبط جو کہ ساحل سمندر پر محافظ مقرر تھے کے سامنے بیان کرتے ہوئے“ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ أَبِي مُمُونَةَ عَنْ أَبِي ذَكْرِيَّا الْخَزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُرَاطِ حَتَّى يَبْعَثَ وَيُؤْمَنَ الْفَتَانُ [راجع: ۲۳۱۲۸]

(۲۴۱۲۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ مِغِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعَشَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْعِ الصَّبِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا أَذْهَبُ زَعَمَ سَأَلَهُ الرَّابِعَةَ أَمْ لَا قَالَ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جُمِعَ فِيهِ آبَاؤُهُ أَوْ أَبُوكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَنْظَهُرُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَنْصُتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي بَعْدَهَا مَا اجْتَبَيْتِ الْمَقْتَلَةَ [راجع: ۲۴۱۱۹].

(۲۴۱۳۰) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(۲۴۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّهْدِيَّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى أَنْ أَغْرِسَ لَهُمْ خَمْسَ مِائَةِ فِسِيلَةٍ فَإِذَا عِلِقْتُ فَأَنَا حُرٌّ قَالَ فَكَاتِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذِكْرَتِكَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ أَغْرِسْ وَاشْتَطِطْ لَهُمْ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَغْرِسَ قَاذِنِي قَالَ قَاذِنْتُهُ قَالَ فَحَاءَ فَجَعَلَ يَغْرِسُ

بِيَدِهِ إِلَّا وَاحِدَةً غَوَسْتُهَا بِيَدَيَّ فَعَلِقْنِ إِلَّا الْوَاحِدَةَ

(۲۳۱۳۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے اس شرط پر مکتبیت منظور کر لی کہ میں ان کے لئے کھجور کے پانچ سو پودے لگاؤں گا جب ان پر کھجور آ جائے گی تو میں آزاد ہو جاؤں گا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شرط ذکر کی نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ شرط قبول کر لو اور جب پودے لگانے کا ارادہ ہو تو مجھے مطلع کرنا چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو بتا دیا نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے پودے لگانے لگے سوائے ایک پودے کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور اس ایک پودے کے علاوہ سب پودے پھل لے آئے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَهُ قَابُوسُ بْنُ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغِضْنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ قَالَ تَبْغِضُ الْعَرَبَ تَبْغِضْنِي

(۲۳۱۳۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ تم اپنے دین سے جدا ہو جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بغض کیسے رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم عرب سے نفرت کرو گے تو مجھ سے نفرت کرنے والے ہو گے۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءِ بَعْدَهُ قَالَ قَدْ كَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

(۲۳۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا ہے میں نے نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی اور تورات میں پڑھی ہوئی بات کا حوالہ دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا بھی ہے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا بھی ہے۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ شَاهُورَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ نَحْوِهِ شَكَ قَيْسٌ أَنَّ سَلْمَانَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ قَدْ عَا لَه بِمَا كَانَ عِنْدَهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ لَوْلَا أَنَا نُهَمَا أَنْ يَتَكَلَّفَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَتَكَلَّفْنَا لَكَ

(۲۳۱۳۳) شقیق کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھا وہی اس کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ اگر نبی ﷺ نے ہمیں تکلف برتنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ سَلْمَانَ حَاصَرَ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي حَتَّى أَفْعَلَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنْتَى

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَمْرُؤُ مِنْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ وَقَدْ تَرَوْنَ طَاعَةَ الْعَرَبِ فَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَهَاجَرْتُمْ إِلَيْنَا فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَتِنَا يَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَأَقَمْتُمْ فِي دِيَارِكُمْ فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَعْرَابِ يَجْرِي لَكُمْ مَا يَجْرِي لَهُمْ وَيَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَبَيْتُمْ وَأَقَرَرْتُمْ بِالْجِزْيَةِ فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْجِزْيَةِ وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ عَرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ۲۳۱۲۷].

(۲۳۱۳۵) حضرت سلمان ؓ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیرہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“ تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثُوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَكْرِيَّا عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ صَائِمًا لَا يَفْطُرُ وَقَانِمًا لَا يَفْتَرُ وَإِنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى عَلَيْهِ كَصَالِحٍ عَلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَ وَوَقَى عَذَابَ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۱۳۸]

(۲۴۱۳۶) حضرت سلمان ؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایک مہینے کے مسلسل صیام و قیام سے افضل ہے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ جی اٹھے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثُوْبَانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمِطِ عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۴۱۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَدِيثَهُ مِنْ فِيهِ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا فَارِسِيًّا مِنْ أَهْلِ أَصْبَهَانَ مِنْ أَهْلِ قُرْبَةٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهَا حَيٌّ وَكَانَ أَبِي دَهْقَانَ قُرْبَتَهُ وَكُنْتُ أَحَبَّ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ

حُبَّ إِيَّايَ حَتَّى حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ أَى مَلَارِمَ النَّارِ كَمَا تُحْبَسُ الْجَارِيَةُ وَأَجْهَدْتُ فِي الْمَجُوسِيَّةِ حَتَّى كُنْتُ
فَطَنَ النَّارِ الَّذِي يوقِدُهَا لَا يَتْرُكُهَا تَحْبُو سَاعَةً قَالَ وَكَانَتْ لِأَبِي ضَيْعَةٌ عَظِيمَةٌ قَالَ فَشُغِلَ فِي بُيَانٍ لَهُ يَوْمًا
فَقَالَ لِي يَا بَنَى إِنِّي قَدْ شُغِلْتُ فِي بُيَانِ هَذَا الْيَوْمِ عَنْ ضَيْعَتِي فَأَذْهَبْ فَأَطْلِعْهَا وَأَمَرَنِي فِيهَا بِبَعْضِ مَا يُرِيدُ
فَخَرَجْتُ أُرِيدُ ضَيْعَتَهُ فَمَرَرْتُ بِكَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ النَّصَارَى فَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ فِيهَا وَهُمْ يُصَلُّونَ
وَكُنْتُ لَا أَدْرِي مَا أَمْرُ النَّاسِ لِحَبْسِ أَبِي إِيَّايَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا مَرَرْتُ بِهِمْ وَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ
أَنْظَرُوا مَا يَصْنَعُونَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبَنِي صِلَاتُهُمْ وَرَغِبْتُ فِي أَمْرِهِمْ وَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الَّذِينَ
الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا تَرَكْتُهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَرَكْتُ ضَيْعَةَ أَبِي وَلَمْ أَتِهَا فَقُلْتُ لَهُمْ أَيْنَ أَصْلُ
هَذَا الَّذِينَ قَالُوا بِالشَّامِ قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي وَقَدْ بَعَثَ فِي طَلَبِي وَشَغَلْتُهُ عَنْ عَمَلِهِ كُلِّهِ قَالَ فَلَمَّا جِئْتُ
قَالَ أَى بَنَى أَيْنَ كُنْتَ أَلَمْ أَكُنْ عَاهِدْتُ إِلَيْكَ مَا عَاهِدْتُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِ مَرَرْتُ بِنَاسٍ يُصَلُّونَ فِي كَنِيسَةٍ
لَهُمْ فَأَعْجَبَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ دِينِهِمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا زِلْتُ عَنْدَهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَى بَنَى لَيْسَ فِي ذَلِكَ
الَّذِينَ خَيْرٌ دِينِكَ وَدِينُ آبَائِكَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ دِينِنَا قَالَ فَخَافَنِي فَجَعَلَ فِي
رِجْلِي قِيدًا ثُمَّ حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ قَالَ وَبَعَثَ إِلَيَّ النَّصَارَى فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْكُمْ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ
مِنَ النَّصَارَى فَأَخْبِرُونِي بِهِمْ قَالَ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ مِنَ النَّصَارَى قَالَ فَأَخْبَرُونِي بِهِمْ قَالَ
فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَارْأَدُوا الرَّجْعَةَ إِلَى بِلَادِهِمْ فَأَذِنُونِي بِهِمْ قَالَ فَلَمَّا ارْأَدُوا الرَّجْعَةَ إِلَى
بِلَادِهِمْ أَخْبَرُونِي بِهِمْ فَأَلْقَيْتُ الْحَدِيدَ مِنْ رِجْلِي ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَمَّا قَدِمْتُهَا قُلْتُ
مَنْ أَفْضَلُ أَهْلِ هَذَا الَّذِينَ قَالُوا الْأَسْفَفُ فِي الْكَنِيسَةِ قَالَ فِجْنَتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ رَغِبْتُ فِي هَذَا الَّذِينَ
وَاحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ أَخْدُمُكَ فِي كَنِيسَتِكَ وَأَتَعَلَّمَ مِنْكَ وَأُصَلِّيَ مَعَكَ قَالَ فَاذْخُلْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ قَالَ
فَكَانَ رَجُلٌ سَوِيٌّ بِأَمْرِهِمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعِيهِمْ فِيهَا فَإِذَا جَمَعُوا إِلَيْهِ مِنْهَا أَشْيَاءَ اكْتَنَزَهُ لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ
الْمَسَاكِينَ حَتَّى جَمَعَ سَبْعَ قِلَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَوَرِقٍ قَالَ وَابْغَضْتُهُ بَغْضًا شَدِيدًا لِمَا رَأَيْتُهُ يَصْنَعُ ثُمَّ مَاتَ
فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ النَّصَارَى لِيَذْفُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّ هَذَا كَانَ رَجُلٌ سَوِيٌّ بِأَمْرِهِمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعِيهِمْ فِيهَا فَإِذَا
جِئْتُمُوهُ بِهَا اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْمَسَاكِينَ مِنْهَا شَيْئًا قَالُوا وَمَا عَلِمُكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَدُلُّكُمْ عَلَى
كَتْنِهِ قَالُوا فَدَلَّنَا عَلَيْهِ قَالَ فَأَرَبْتُهُمْ مَوْضِعَهُ قَالَ فَاسْتَخَرَجُوا مِنْهُ سَبْعَ قِلَالٍ مَمْلُوءَةٍ ذَهَبًا وَوَرِقًا قَالَ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَذْفِيهِ أَبَدًا فَصَلُّوهُ ثُمَّ رَجَمُوهُ بِالْحِجَارَةِ ثُمَّ جَاوُوا بِرَجُلٍ آخَرَ فَجَعَلُوهُ بِمَكَائِهِ قَالَ
يَقُولُ سَلَمَانٌ قَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا لَا يُصَلِّي الْخُمْسَ أَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْهُ أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَلَا أَرْغَبُ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا أَذَابَ لَيْلًا وَنَهَارًا مِنْهُ قَالَ فَأَحْبَبْتُهُ حُبًّا لَمْ أُحِبَّ مِنْ قَبْلِهِ وَأَلْقَيْتُ مَعَهُ زَمَانًا ثُمَّ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَقُلْتُ لَهُ يَا

فَلَا تُؤْمِرُنِي قَالِ أَيُّ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا الْيَوْمَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ لَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَبَدَّلُوا وَتَرَكُوا أَكْثَرَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلًا بِالمُوصِلِ وَهُوَ فَلَانُ فَهُوَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقْتُ بِصَاحِبِ المُوصِلِ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ الْحَقُّ بِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ عَلَى أَمْرِهِ قَالَ فَقَالَ لِي اإِمِّ عِنْدِي فَأَقُمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ خَيْرَ رَجُلٍ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَلَمَّ يَلْبِثُ أَنْ مَاتَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الوُفَاةُ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَى بِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي بِاللُّحُوقِ بِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَى فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي وَمَا تُأْمُرُنِي قَالِ أَيُّ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا عَلَى مِثْلِي مَا كُنَّا عَلَيْهِ إِلَّا بَنَصِيصِينَ وَهُوَ فَلَانُ فَالْحَقُّ بِهِ وَقَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقْتُ بِصَاحِبِ نَصِيصِينَ فَحِجْنَتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِي وَمَا أَمَرَنِي بِهِ صَاحِبِي قَالَ فَأَقُمْتُ عِنْدِي فَوَجَدْتُهُ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَأَقُمْتُ مَعَ خَيْرِ رَجُلٍ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْتُ أَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا كَانَ أَوْصَى بِي إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي وَمَا تُأْمُرُنِي قَالِ أَيُّ بَنَى وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا بَقِيَ عَلَى أَمْرِنَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ إِلَّا رَجُلًا بِعُمُورِيَّةٍ فَإِنَّهُ يَمِثْلِي مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَإِنْ أَحْبَبْتَ فَاتِيهِ قَالَ فَإِنَّهُ عَلَى أَمْرِنَا قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقْتُ بِصَاحِبِ عُمُورِيَّةٍ وَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ اإِمِّ عِنْدِي فَأَقُمْتُ مَعَ رَجُلٍ عَلَى هَدْيِ أَصْحَابِهِ وَأَمْرِهِمْ قَالَ وَانْتَحَسَبْتُ حَتَّى كَانُوا لِي بِقَرَاتٍ وَغَنِيمَةً قَالَ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ أَمْرُ اللَّهِ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنِّي كُنْتُ مَعَ فَلَانٍ فَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانٍ وَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي وَمَا تُأْمُرُنِي قَالِ أَيُّ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ أَصْبَحَ عَلَى مَا كُنَّا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَكِنَّهُ قَدْ أَظْلَمَكَ زَمَانُ نَبِيٍّ هُوَ مَبْعُوثٌ بِيَدَيْنِ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ مَهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ بَيْنَ حَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا نَخْلٌ بِهِ عَلَامَاتٌ لَا تَخْفَى يَأْكُلُ الْهَدْيَةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ كَيْفِيَّتِهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلْحَقَ بِبَيْتِكَ الْبِلَادِ فَافْعَلْ قَالَ ثُمَّ مَاتَ وَغَيَّبَ فَمَكَّثْتُ بِعُمُورِيَّةٍ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكْتُ ثُمَّ مَرَّ بِي نَفَرٌ مِنْ كُلِّ تَجَارٍ فَقُلْتُ لَهُمْ تَحْمِلُونِي إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَعْطِيكُمْ بِقَرَاتِي هَذِهِ وَغَنِيمَتِي هَذِهِ فَلَاوَا نَعَمْ فَأَعْطَيْتُهُمْوَمَا وَحَمَلُونِي حَتَّى إِذَا قَدِمُوا بِي وَإِذَا الْقُرَى ظَلَمُونِي فَبَاعُونِي مِنْ رَجُلٍ مِنْ يَهُودَ عَبْدًا فَكُنْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ النَّخْلَ وَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ الْبَلَدُ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي وَلَمْ يَحِقْ لِي فِي نَفْسِي فَبَيْتَنَا أَنَا عِنْدَهُ قَدِمَ عَلَيْهِ ابْنُ عَمٍّ لَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَابْتَاغَنِي مِنْهُ فَاحْتَمَلَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا فَعَرَفْتُهَا بِصِفَةِ صَاحِبِي فَأَقُمْتُ بِهَا وَبَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ مَا أَقَامَ لَا أَسْمَعُ لَهُ يَذْكُرُ مَعَ مَا أَنَا فِيهِ مِنْ شُغْلِ الرِّقِّ ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَفِي رَأْسِ عَذْقٍ لِسَيِّدِي أَعْمَلُ فِيهِ

بَعْضُ الْعَمَلِ وَسَيِّدِي جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَلَانُ قَاتَلَ اللَّهَ بَنِي قَيْلَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُمْ
الآنَ لَمُجْتَمِعُونَ بِقَبَاءٍ عَلَى رَجُلٍ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْ مَكَّةَ الْيَوْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُهَا أَخَذْتَنِي
الْعُرْوَاءُ حَتَّى ظَنَنْتُ سَأَسْقُطُ عَلَى سَيِّدِي قَالَ وَنَزَلْتُ عَنْ النَّخْلَةِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِابْنِ عَمٍّ ذَلِكَ مَاذَا
تَقُولُ مَاذَا تَقُولُ قَالَ لَفُضِيبَ سَيِّدِي فَلَكُمْنِي لَكُمَا شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَقْبَلُ عَلَى عَمَلِكَ قَالَ
قُلْتُ لَا شَيْءَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُسْتَبَيَّ عَمَّا قَالَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ قَدْ جَمَعْتُهُ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقَبَاءٍ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ
صَالِحٌ وَمَعَكَ أَصْحَابٌ لَكَ غُرَبَاءُ ذُووُ حَاجَةٍ وَهَذَا شَيْءٌ كَانَ عِنْدِي لِلصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُكُمْ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِكُمْ
قَالَ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَأَمْسِكْ يَدَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ قَالَ فَقُلْتُ
فِي نَفْسِي هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْهُ فَجَمَعْتُ شَيْئًا وَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمَدِينَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَكْرَمْتُكَ بِهَا قَالَ فَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَآكَلُوا مَعَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَاتَانِ الثَّانِي ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِبَيْعِ الْعُرْقِدِ قَالَ وَقَدْ تَبِعَ جَنَازَةً مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ شِمْلَتَانِ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ أَنْظُرَ إِلَى ظَهْرِهِ هَلْ أَرَى النِّخَامَ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْرْتُهُ عَرَفْتُ أَنِّي اسْتَبَيْتُ فِي شَيْءٍ وَصِفَ لِي قَالَ فَالْقَى رِدَائَهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَظَهَرَتْ إِلَيَّ النِّخَامُ فَانْكَبْتُ عَلَيْهِ أَقْبَلُهُ وَابْكِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحَوَّلْ فَتَحَوَّلْتُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ حَدِيثِي كَمَا حَدَّثْتُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَأَعْجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْمَعَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ شَغَلَ سَلْمَانَ الرَّقِيُّ حَتَّى لَاتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بَدْرًا وَأَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبُ يَا سَلْمَانُ فَكَاتَبْتُ صَاحِبِي عَلَى
ثَلَاثِ مِائَةِ نَخْلَةٍ أَحْيَاهَا لَهُ بِالْفَقِيرِ وَبِارْبَعِينَ أَوْقِيَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَعِينُوا
أَحَاكُمُ فَاغْنُونِي بِالنَّخْلِ الرَّجُلُ بِثَلَاثِينَ وَدِيَّةً وَالرَّجُلُ بِعِشْرِينَ وَالرَّجُلُ بِخَمْسِ عَشْرَةَ وَالرَّجُلُ بِعَشْرِ
يَعْنِي الرَّجُلُ بِقَدْرِ مَا عِنْدَهُ حَتَّى اجْتَمَعَتْ لِي ثَلَاثُ مِائَةِ وَدِيَّةٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اذْهَبْ يَا سَلْمَانُ فَفَقَّرْ لَهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَلْيَبِي أَكُونُ أَنَا أَضْعَافُ يَدَيَّ فَفَقَّرْتُ لَهَا وَأَعَانَنِي أَصْحَابِي حَتَّى إِذَا
فَرَعْتُ مِنْهَا جَنَّتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ إِلَيْهَا فَجَعَلْنَا نَقْرُبُ لَهُ الْوَدْيَ
وَيَضَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ سَلْمَانَ بِيَدِهِ مَا مَاتَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ وَاحِدَةٌ
فَأَذَيْتُ النَّخْلَ وَبَقِيَ عَلَى الْمَالِ فَلْيَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ بَيْضَةِ الدَّجَاجَةِ مِنْ ذَهَبٍ مِنْ

بَعْضُ الْمَغَازِی فَقَالَ مَا فَعَلَ الْفَارِسِيُّ الْمَكَاتِبُ قَالَ لَدُعِیْتُ لَهُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَادَّ بِهَا مَا عَلَیْكَ يَا سَلْمَانُ
فَقُلْتُ وَآئِنَ تَقَعُ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا عَلَیَّ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَوْدَى بِهَا عَنْكَ قَالَ فَأَخَذْتُهَا
فَوَزَنْتُ لَهُمْ مِنْهَا وَالَّذِي نَفْسُ سَلْمَانَ بِيَدِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ فَأَوْفَيْتُهُمْ حَقَّهُمْ وَعَيْتُ فَشَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُذْنَقُ ثُمَّ لَمْ يَفْتِنَنِي مَعَهُ مَشْهَدٌ [راجع: ۲۴۱۲۳]

(۲۳۱۳۸) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فارس صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کار بنے والا ہوں جس کا نام ہے تھا
میرا باپ اس جگہ کا چوہدری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اسے محبت تھی اور میرے حوالے سے ان کی یہ محبت اتنی بڑھی
کہ انہوں نے مجھے بچیوں کی طرح گھر میں بٹھا دیا، میں نے اپنے قدیم مذہب مجوسیت میں اتنی زیادہ محنت کی کہ میں آتشکدہ کا
محافظ بن گیا، جس کی آگ کبھی بجھنے نہیں دی جاتی تھی، میرے والد کی ایک بہت بڑی جائیداد تھی، ایک دن وہ اپنے کسی کام میں
مصرف ہو گئے تو مجھ سے کہنے لگے بیٹا! آج میں اس تعمیراتی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے زمینوں پر نہیں جا سکا اس لئے تم
وہاں جا کر ان کی دیکھ بھال کرو، اور مجھے چند ضروری باتیں بتا دیں، میں زمینوں پر جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا، راستہ
میں میرا گزر انصاری کے گرجے پر ہوا، میں نے اس گرجے میں سے ان کی آوازیں سنیں، وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، چونکہ والد
صاحب نے مجھے گھر میں بٹھائے رکھا تھا اس لئے مجھے لوگوں کے معاملات کا کچھ علم نہ تھا، لہذا جب میں ان کے پاس سے گذرا
اور ان کی آوازیں سنیں تو میں سیر کے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آ گئی اور میں اس دین کو
پسند کرنے لگا اور میں نے سوچا کہ بخدا یہ دین ہمارے دین سے زیادہ بہتر ہے، شام تک میں وہیں رہا اور والد صاحب کی
زمینوں پر نہیں گیا، ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ملک شام میں ہے، رات کو میں گھر
واپس آیا، گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام دن کہاں رہا؟ میں نے تمام قصہ سنایا باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور
تیرے بڑوں کا جو دین ہی وہی بہتر ہے۔

میں نے کہا ہرگز نہیں وہی دین بہتر ہے۔ باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلا نہ جائے اس لئے میرے
پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا، میں نے ان عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر لوگ جو
اکثر آتے رہتے تھے آئیں تو مجھے اطلاع کرادیں چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرادی جب وہ
سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے
تحقیق کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے لوگوں نے بتایا کہ گر جامس فلاں پادری ہے، میں اس کے پاس گیا اور اس
سے کہا کہ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں
اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا
غریبوں کو کچھ نہ دیتا، یہاں تک کہ اس نے سونے چاندی کے سات ملکہ جمع کر لئے تھے، مجھے اس کی ان حرکتوں پر اس سے

شدید نفرت ہوگئی، جب وہ مر گیا اور عیسائی اسے دفن کرنے کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ بہت برا آدمی تھا، تمہیں صدقہ کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب دیتا تھا، اور جب تم اس کے پاس صدقات لے کر آتے تو وہ انہیں اپنے پاس ذخیرہ کر لیتا تھا، اور مسکینوں کو اس میں سے کچھ نہیں دیتا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں اس کے خزانے کا پتہ بتائے دیتا ہوں، انہوں نے کہا ضرور بتاؤ، چنانچہ میں نے انہیں وہ جگہ دکھادی، اور لوگوں نے وہاں سے سونے چاندی سے بھرے ہوئے سات منکے برآمد کر لئے، اور یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ بخدا! ہم اسے کبھی دفن نہیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے اس پادری کو سولی پر لٹکا دیا، اور پھر اسے پتھروں سے سنگسار کرنے لگے، اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا، میں نے کسی بچکانہ نماز پڑھنے والے کو اس سے زیادہ افضل، اس کی نسبت دنیا سے زیادہ بے رغبت، اور رات دن عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے ایسی محبت ہوگئی کہ اس سے پہلے کسی سے نہ ہوئی تھی، بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کر دو اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک ہی شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصول میں رہتا ہے، تم اس کے پاس چلے جانا، میں اس کے مرنے کے بعد موصول چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی بھی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہاں فلاں شخص کے پاس نصیبین میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا غمور یا میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندا بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہو گئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا ”جس پر ہم لوگ ہیں“ عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں کھجوروں کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکر بلی زمین ہے وہ ہدیہ نوش فرمائیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، پس اگر تم سے ہو سکے تو اس سر زمین پر پہنچ جانا۔

اس کے انتقال کے کچھ عرصے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گذر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی القرئی (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کر کے آگے بچ دیا بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے ساتھ اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامات سے جو مجھے عوریا کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھیں، پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے میں وہاں رہتا

رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ایک دن میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا کہ میرے آقا کے بیٹھے بیٹھے اس کا چچا زاد بھائی آگیا اور کہنے لگا بوقیلہ پر خدا کی مار ہو، اب وہ قباء میں ایک ایسے آدمی کے پاس جمع ہو رہے ہیں جو ان کے پاس آج ہی مکہ سے آیا ہے اور اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، یہ سنتے ہی مجھ پر ایسی بے خودی طاری ہوئی کہ مجھے لگتا تھا میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا، پھر میں درخت سے نیچے اترا، اور اس کے چچا زاد بھائی سے کہنے لگا کہ آپ کیا کہہ رہے تھے، آپ کیا کہہ رہے تھے؟ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور اس نے مجھے زور سے مکارا کر کہا کہ تمہیں اس سے کیا مقصد؟ جاؤ جا کر اپنا کام کرو، میں نے سوچا کوئی بات نہیں، اور میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے رہوں گا، میرے پاس کچھ پونجی جمع تھی، شام ہوئی تو وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، حضور ﷺ اس وقت تک قبا ہی میں تشریف فرما تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں، اور آپ کے ساتھ غریب اور حاجت مند لوگ ہیں، یہ صدقہ کا مال ہے میں دوسرے سے زیادہ آپ لوگوں کو اس کا حق دار سمجھتا ہوں، حضور ﷺ نے خود تبادل نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے فرمایا کہ تم کھالو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نکلی پھر میں مدینہ واپس آگیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے حضور ﷺ نے اس میں سے تبادل فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہوگئی اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور اقدس ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) بلقع میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ ﷺ مجھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹا دی میں نے مہربانیت کو دیکھا میں جوش میں اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا اور ایسا بناؤ پر بدر و احد میں بھی شریک نہ ہوسکا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کرلو۔ میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ۳-۴ ماشہ کا) اور دوسری یہ کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کو پرورش کر دوں یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، چنانچہ انہوں نے درختوں کے حوالے سے میری اس طرح مدد کی کہ کسی نے مجھے تیس پودے دیئے، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے دس، ہر آدمی اپنی گنجائش کے مطابق میری مدد کر رہا تھا، یہاں تک کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا سلمان! جا کر ان کے لئے کھدائی کرو اور فارغ ہو کر مجھے بتاؤ، میں خود اپنے ہاتھ سے یہ پودے لگاؤں گا، چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زمین کی کھدائی اور فارغ ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں مطلع کر دیا نبی ﷺ نے ہاتھ بٹائیے، ہاتھ بٹائیے، ہم ایک ایک

پودا نبی ﷺ کو دیتے جاتے تھے اور نبی ﷺ اسے اپنے دست مبارک سے لگاتے جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک پودا بھی نہیں مرجھایا، اور یوں میں نے باغ کی شرط پوری کر دی۔
اب مجھ پر مال باقی رہ گیا تھا، اتفاق سے کسی غزوے سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا حضور اقدس ﷺ کے پاس آ گیا حضور نے حضرت سلمان کو مرحمت فرمادیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا کافی ہوگا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ اسی سے عجب نہیں پورا فرمادیں چنانچہ میں لے گیا اور اس میں سے وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا اور میں آزاد ہو گیا، پھر میں غزوہ خندق میں شریک ہوا اور اس کے بعد کسی غزوے کو نہیں چھوڑا۔

(۲۴۱۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ قَالَ لَمَّا قُلْتُ وَآيِنَ تَقَعُ هَذِهِ مِنَ الْإِدَى عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَبَهَا عَلَى لِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ خُذْهَا فَأَوْفِيهِمْ مِنْهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَوْفَيْتُهُمْ مِنْهَا حَقَّهُمْ كُلَّهُ أَرْبَعِينَ أَوْقِيَةً (۲۴۱۳۹)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے اوپر واجب الاداء مقدار تک کہاں پہنچ سکے گا؟ تو نبی ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنی زبان مبارک پر پھیرا اور فرمایا اسے لے جاؤ اور اس میں سے ان کا حق ادا کر دو چنانچہ میں نے اسے لے لیا اور ان کو پورا حق یعنی چالیس اوقیہ ادا کر دیا۔

(۲۴۱۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ حَاصَرَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قُصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْآلَ تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا حَتَّى أَدْعُوهُمْ كَمَا كَانَ يَدْعُوهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَاهُمْ فَكَلَّمَهُمْ قَالَ أَنَا رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَنَا مِنْكُمْ وَالْعَرَبُ يَطِيعُونِي فَأَخْتَارُوا أَحَدِي ثَلَاثَ إِمَامَاتٍ أَنْ تُسَلِّمُوا وَإِمَامًا أَنْ تُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ غَيْرَ مُحْمُودِينَ وَإِمَامًا أَنْ نُنَابِذَكُمْ فَقَاتِلَكُمْ قَالُوا لَا نُسَلِّمُ وَلَا نَعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُنَابِذُكُمْ فَرَجَعَ سَلْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالُوا الْآلَ تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَقْبَلُوا فَقَاتَلَهُمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ۲۴۱۲۷]

(۲۴۱۴۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“
تین دن تک وہ اسی طرح کہتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

حَدِيثُ سُؤْدِ بْنِ مَقْرُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سؤید بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ كَهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤْدِ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَقَالَ لَهُ أَبِي اقْتَصِرْ ثُمَّ قَالَ كُنَّا مَعَشَرَ بَنِي مَقْرُونٍ سَبْعَةَ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَقُوهَا فَقِيلَ لَهُ لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ لِيَتَّخِذُوا مِنْهُمْ فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُعْتِقُوهَا [راجع: ۱۵۷۹۶]۔

(۲۴۱۴۱) حضرت سؤید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سؤید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سؤید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُؤْدِ بْنِ مَقْرُونٍ قَالَ قَالَ سُؤْدِ بْنُ مَقْرُونٍ قَالَ فَخَرَجَتْ بَجَارِيَةُ لِسُؤْدِ فَكَلَّمْتُ رَجُلًا مِنَّا فَسَبَّهْتُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَقَالَ سُؤْدِ لَطَمْتُهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ إِخْوَتِي مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ لَعَمْرُكَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهَا فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا [صححه مسلم (۱۶۵۸)]۔

(۲۴۱۴۲) حضرت سؤید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سؤید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سؤید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَازِلًا فِي دَارِ سُؤْدِ بْنِ مَقْرُونٍ قَالَ فَلَطَمَ خَادِمًا قَالَ فَغَضِبَ سُؤْدِ فَقَالَ أَمَا وَجَدْتُ إِلَّا حُرًّا وَجْهَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ سَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مَقْرُونٍ وَمَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدٌ عَمَدَ إِلَيْهِ وَاحِدٌ فَلَطَمَهُ فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعْنَا أَنْ نَعْتِقَهُ فَأَعْتَقْنَاهُ

(۲۴۱۴۳) حضرت سؤید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سؤید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سؤید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۶۱۶۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ فِي جَرَّةٍ فَسَأَلْتُهُ فَتَهَانِي عَنْهَا فَكَسَرْتُهَا [راجع: ۱۰۷۹۰]

(۲۳۱۳۳) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس ایک مکے میں نبیز لے کر آیا اور اس کے متعلق حکم دریافت کیا، نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمادیا، چنانچہ میں نے وہ مکا پکڑا اور توڑ ڈالا۔

حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ النُّعْمَانَ بْنَ مِقْرَنٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ يَعْنِي النُّعْمَانَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ إِذَا لَمْ يَقْبَلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخَرَ الْفِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

(۲۳۱۳۵) حضرت محفل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے، نبی ﷺ اگر دن کے اول حصے میں قتال نہ کرتے تو اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ زوال آفتاب ہو جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت الہیہ نازل ہو جاتی۔

(۲۶۱۶۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِیِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَهُ قَالَ فَبَجَلَ الرَّجُلُ الْمَسْبُوبُ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ مَلَكَمَا يَتَكَمَا يَدُبُّ عَنْكَ كُلَّمَا بَشْتُمَكَ هَذَا قَالَ لَهُ بَلْ أَنْتَ وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ وَإِذَا قَالَ لَهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ لَا بَلْ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ

(۲۳۱۳۶) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی کی، وہ دوسرا آدمی ”علیک السلام“ ہی کہتا رہا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ موجود ہے، یہ شخص جب بھی

تھیں برا بھلا کہتا ہے تو وہ تمہارا دفاع کرتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے کہ تم ہی ایسے ہو اور تم ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔

(۲۶۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ مَزِينَةٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا طَعَامٌ تَزَوَّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ زَوَّدَهُمْ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا فَاِصْلَةٌ مِنْ تَمْرٍ وَمَا أَرَاهَا تُغْنِي عَنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ انْطَلِقُوا فَرَزَّوْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَنَّا إِلَى عُلْبَةَ لَهْ فَإِذَا فِيهَا تَمْرٌ مِثْلُ الْبُكَرِ الْأَوْرَقِ فَقَالَ خُذُوا فَأَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ قَالَ وَكُنْتُ أَنَا فِي آخِرِ الْقَوْمِ قَالَ فَأَلْتَفْتُ وَمَا أَفْقَدُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدْ احْتَمَلْتُ مِنْهُ أَرْبَعِ مِائَةٍ رَجُلٍ

(۲۳۱۳۷) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کے ہم چار سو افراد حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ہمیں جو احکام دینے تھے سودے دیئے، پھر کچھ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے جو ہم زادراہ کے طور پر استعمال کر سکیں، نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں زادراہ دے دو، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو پچی کچی تھوڑی سی کھجوریں ہیں اور میرا خیال نہیں ہے کہ وہ انہیں کچھ بھی کفایت کر سکیں گی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں وہی دے دو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں لے کر اپنے ایک بالا خانے کی طرف چل پڑے، جہاں خاکستری اونٹ کی طرح کچھ کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اٹھا لو، چنانچہ سب لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں اٹھانے لگے، میں سب سے آخر میں تھا، میں نے دیکھا کہ اس میں سے ایک کھجور کی جگہ بھی خالی نہیں ہوئی تھی حالانکہ وہاں سے چار سو آدمیوں نے کھجوریں اٹھالی تھیں۔

حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي رِيَّةٍ وَأَمَّا الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيَّةِ وَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَأَنْ يَتَخَيَّلَ بِالصَّدَقَةِ

(۲۳۱۳۸) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں، اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض

ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مغبوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے (اور مغبوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو)

(۲۴۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بْنُ عَتِيكٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْرَةِ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْبَغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفَخْرِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲)]. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۶۵۹، النسائی: ۷۸/۵). قال

شعیب: حسن لغيره]. [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳].

(۲۴۱۴۹) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مغبوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مغبوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مغبوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مغبوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَتِيكٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْرَةِ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْبَغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفَخْرِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲)]. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۶۵۹، النسائی: ۷۸/۵). قال شعیب: حسن لغيره]. [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳].

(۲۴۱۵۰) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس بنو معاویہ میں ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے جو انصار کی ایک بستی ہے اور مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے تمہاری اس مسجد میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں! اور مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا پھر انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے جن تین چیزوں کی دعا یہاں مانگی تھی وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تاء وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نبی ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں

(٢٤١٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي جَابِرٍ
بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفُجْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ
وَأَنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَأَمَّا الْفُجْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْفُجْرَةُ الَّتِي فِي الرِّيَّةِ وَأَمَّا
الْفُجْرَةُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْفُجْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيَّةِ وَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْخِيَلَاءُ الرَّجُلُ يَنْفُسِهِ عِنْدَ
الْقَتَالِ وَاخْتِيارَهُ عِنْدَ الصَّلَاةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْخِيَلَاءُ الرَّجُلُ يَخْافُ فِي الْقِتَالِ وَالْفُجْرَةُ وَالْفُجْرَةُ

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا عبادت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ فَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا أَمَا إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَارَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نَيْتِهِ وَمَا تَعْلَمُونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا قُلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ سَوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْفَرْقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرْقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدَةٌ [صححه ابن حبان (۳۱۸۹)، و (۳۱۹۰)، والحاكم (۳۵۱/۱)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۱، النسائی: ۱۳/۴).

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بیٹی کہنے لگی بخدا! مجھے امید ہے کہ آپ شہداء میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ان کی نیت کے مطابق ان کا اجر طے کر دیا ہے تم لوگ ”شہادت“ کس چیز کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ راہ خدا میں مارے جانے کو نبی ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں چنانچہ طاعون میں مرنے والا شہید ہے سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

(۲۴۱۵۵) حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَرْوَةَ الْحَنَفِيُّ أَبُو مَرْوَةَ حَدَّثَنَا يَفِيسُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ وَلَكُنْتُ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا كُنْتُ مَعَ أَبِي قَالَ فَتَهَاؤُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ الَّتِي سَمِعْتُمُ الدُّبَاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ وَالْمَرْقَاتِ (۲۳۱۵۵) حضرت عبد اللہ بن جابر عبدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد عبد القیس میں بھی شامل تھا میرا تعلق اس قبیلے سے نہیں تھا بلکہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ آیا تھا نبی ﷺ نے انہیں ان برتنوں میں کچھ بھی پینے سے منع فرمایا تھا جن کے متعلق تم سن چکے ہو یعنی دباء، حنتم، نقیر اور مرقف۔

حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۱۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَاهُ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحَدَهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ كَافِرٌ فَخَيَّرَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ مِنْهُمَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۳۵۲، النسائي: ۱۸۵/۶)]. [انظر: ۲۴۱۶۰].

(۲۳۱۵۶) حضرت ابوسلمہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ان کے والدین ان کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والدین میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر نبی ﷺ نے کافر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما اور مسلمان کی طرف متوجہ ہو کر میرے متعلق فیصلہ اس کے حق میں کر دیا۔

(۲۴۱۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ أَبُو عَمْرٍو النَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُسْلِمِ جَدَّتُهُ وَلَهُ مِنْهَا ابْنٌ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا خَيْرٌ لَكُمَا الْعَلَامَ قَالَ وَاجْلَسِ الْكَافِرَ فِي نَاحِيَةِ وَالْأَمِّ نَاحِيَةٍ فَخَيَّرَهُ فَاَنْطَلَقَ نَحْوَ أُمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِيهِ (۲۳۱۵۷) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا وہ بچہ ماں کی طرف چلے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

(۲۴۱۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بُحَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَابْنُ امْرَأَتِهِ أَنْ تُسْلِمَ فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ لَطِيمٌ أَوْ شَبْهٌ وَقَالَ رَافِعُ ابْنَتِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا افْعُدِي نَاحِيَةً فَافْعَدَ الصَّيِّئَةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اذْعُوَاهَا فَمَالَتْ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَاخْتَصَمَا [صححه الحاكم (۲/۲۰۶)].

(۲۳۱۵۸) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا وہ بچہ ماں کی طرف چلے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

کیا تھا دادا کی دادی سے ایک بیٹی تھی وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنی بیٹی کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچی کو اختیار دے دیا وہ بچی ماں کی طرف چلے گئی تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچی کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آئی۔

(۲۶۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أُنْبَاؤُا عُمَانَ الْبُتِّي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَفَرَةِ الْغُرَابِ وَعَنْ فَرَشَةِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ مَقَامَهُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُوطِنُ الْبَيْعِيرُ (۲۳۱۵۹) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے ورنہ دونوں کی طرح اپنے بازو سجدے میں بچھانے سے اور نماز کے لئے ایک ہی جگہ متعین کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

(۲۶۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَاؤُا سُفْيَانَ عَنْ عُمَانَ الْبُتِّي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أُمَّرَأَتَهُ أَنْ تُسَلِّمَ لَجَاءَ بَاهُنِ لَهْ صَغِيرٍ لَمْ يَلُغْ قَالَ فَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَاهُنَا وَالْأُمَّ هَاهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَلَدَّهَبَ إِلَى أَبِيهِ [راجع: ۲۶۱۵۶]۔

(۲۳۱۶۰) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا وہ بچہ ماں کی طرف چلے گیا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۱۱۶)، وابن حبان (۱۵۶۳)، والحاكم (۲۷۵/۱)۔

قال الترمذی: واسناد هذا الحديث ليس بمتصل. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۶۷)، ابن ماجه: ۱۱۵۴،

الترمذی: (۴۲۲). قال شعيب: اسنادہ حسن لو لا انقطاعه.]

(۲۴۱۶۱) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(۲۴۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخَا يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ فَأَخْبَرَهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا .
(۲۴۱۶۳) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي الْحَبَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَافْعَلُوا أُمَيَّاهُ مَا شَأْنَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَبَعَثُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْعَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمِتُونِي لِكُنِّي سَكْتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَ هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَا ضَرَبَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۴۱۷۰، ۲۴۱۷۱، ۲۴۱۷۲، ۲۴۱۷۱]

(۲۴۱۶۵) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے

دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پیٹا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۶۴) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَتَكَبَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي مُدَوَّرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَلَيْكَ [صححه مسلم (۵۳۷)، وابن خزيمة (۸۵۹)، وابن

حبان (۲۲۴۷)]. [انظر: ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۷۳].

(۲۳۱۶۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے ٹھکون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۶۵) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْغَى غَنَمًا لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةُ فَاطَلَعَتْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاوٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكُنْى صَاحِبُهَا صَكَّةٌ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمْتُ ذَلِكَ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْطِفَهَا قَالَ أَيْنِى بِهَا فَاتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْطِفَهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ وَقَالَ مَرَّةً هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَأَعْطِفَهَا [انظر: ۲۴۱۷۴، ۲۴۱۶۹].

(۲۳۱۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جواہیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑ یا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءُ كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتُوا

الْكُهَّانَ قَالَ وَكُنَّا نَنْتَقِرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدُقْكُمْ [راجع: ۱۰۷۴۸].

(۲۳۱۶۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ وَكَانَ صَحَابِيًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَنْتَقِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدُقْكُمْ فَقُلْتُ وَكُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ وَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ [راجع: ۲۴۱۶۷].

(۲۳۱۶۷) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ سَمِعْتُ بَحْسَى بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ بِثَلَاثَةِ أَحَادِيثَ حَفِظَهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَاءَ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَخْطُونَ قَالَ قَدْ كَانَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَنْتَقِرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُلُوبِهِمْ فَلَا يَصْدُقْكُمْ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتَوْهُمْ قَالَ لَهَذَا حَدِيثٌ [راجع: ۲۴۱۶۸].

(۲۳۱۶۸) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی اس طرح لکیریں کھینچتے تھے، سو جس کا خط اس کے موافق آجائے وہ صحیح ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۹) قَالَ وَكَانَتْ لِي غَنَمٌ لَهَا حَارِبَةٌ لِي تَرَعَاهَا فِي قَلْبِ أَحَدٍ وَالْحَوَارِثَةُ فَاطَلَعْتُ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَوَجَدْتُ

الذَّنْبُ لَقَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بَشَاءٌ فَاسِفْتُ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ مِثْلُ مَا يَأْسِفُونَ وَإِنِّي صَكَّحْتُهَا صَكَّةً قَالَ لَقَعِظَمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْطِفُهَا قَالَ اذْعُفْهَا فَذَعَرْتُهَا فَقَالَ لَهَا آيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاعْطِفُهَا قَالَ

هَذَا حَدِيثَانِ حَدِيثَانِ [راجع: ۲۴۱۶۵]

(۲۳۱۶۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرا یا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۰) قَالَ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَطَّسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ لَوْ مَاتَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَابْنُ كَلٍّ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاحِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمَعُونِي سَكْتُ حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا بِي قَالَ قِيَابِي وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَمَا ضَرَبْتَنِي وَلَا كَتَبْتَنِي وَلَا سَتَنِي وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحَادِيثَ حَدَّثَنِيهَا [راجع: ۲۴۱۶۳]

(۲۳۱۷۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پیٹا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ زَيْدٍ الْعُتْقَارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ

بُنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ بِخَوْرِهِ فَرَادَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۴۱۷۱) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے..... البتہ اس میں یوں ہے کہ نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَطَّسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَايَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكِلْ أُمَيَّاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى الْأَفْخَادِهِمْ فَقَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُضْمِتُونِي لِكُنِّي سَكَّتْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا شَتَمَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۴۱۷۲) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شہتا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پٹا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۳) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتَوْهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَكَبَّرُونَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْدَرُ عَنْهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَلَدَّكَ [راجع: ۲۳۱۶۴].

(۲۴۱۷۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے ٹھون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۷۴) قَالَ وَبَيْنَمَا جَارِيَةٌ لِي تَرْعَى غَنِيَمَاتٍ لِي فِي قَبْلِ أُحُدٍ وَالْجَوَارِيَّةُ فَاطَلَعَتْ عَلَيْهَا اَطْلَاعَةً فَاِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَافٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكُنِّي صَكَّكُهَا صَكَّةً قَالَ فَعَطَمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَلَا اُعْطِيَهَا قَالَ اُبْعَثْ اِلَيْهَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَبَجَاءَ بِهَا فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ اُعْطِيَهَا لِاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ [راجع: ۲۴۱۶۵]

(۲۳۱۷۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احواد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسد کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَنْظُرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُوهُ فِي نَفْسِكَ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِ [الْكُفَّانَ] [راجع: ۱۰۷۴۸]

(۲۳۱۷۵) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَّا رَجُلٌ يَنْظُرُ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالُوا وَمِنَّا رَجُلٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا كَاهِنًا

(۲۳۱۷۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

حَدِيثُ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْبَانًا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَالسُّيُوفُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِي فَلَرَدَدْتُ أُنْكَرُ جَنَّتْ فَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَخَذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَمَرَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَبَعَهُ فَاذْطَلَقَ مَعَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ عَلَى فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ أَيْنَ تُرِيدُ أَنْ أَصَلِّيَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ حَيْثُ أَرِيدُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خُزَيْرٍ صَنَعَاهُ لَهُ قَالَ فَسَمِعَ أَهْلَ الْوَادِي يُعْنِي أَهْلَ الدَّارِ فَتَابُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ النَّبِيُّ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الْأَخْشَنِ وَرَبُّمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الْأَخْشَنِ فَقَالَ رَجُلٌ ذَلِكَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا نَحْنُ قَتَرَى وَجْهَهُ وَحَدِيثُهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَ لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَنْ يُوَافِيَ عَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ فَالَيْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ مَعْمَرٌ فَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَزَلْتُ فَرَأَيْتُ وَأُمُورٌ تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَقْتَرُ فَلَا يَقْتَرُ [راجع: ۱۶۵۹۶] . [راجع: ۱۶۵۹۶] .

(۲۴۱۷۷) حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دغثم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اے نہ کہو، وہ اللہ کی

رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے، محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث جب میں نے ایک جماعت کے سامنے بیان کی جن میں ابوب بھی تھے، تو وہ کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہوگا، میں نے کہا کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں ان سے یہ سوال ضرور کروں گا، چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہ ناپینا ہو چکے تھے، اور اپنی قوم کی ابا مت فرماتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اس طرح سادی جیسے پہلے سائی تھی، اور یہ بدری صحابی تھے۔

(۲۴۱۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَالِكٍ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ مَا حَدِيثُكَ بَلَّغْنِي عَنْكَ قَالَ فَحَدَّثَنِي قَالَ كَانَ فِي بَصْرَى بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ إِلَى مَنْزِلِي تُصَلِّيَ فِيهِ فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًى قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ وَيَذْكُرُونَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا يُلْقُونَ مِنْهُمْ وَيُسَيِّدُونَ عِظَمَ ذَلِكَ إِلَى مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْنِ وَوَدُّوا أَنْ لَوْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَ شَرًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَسَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ فَتَطَعَمَهُ النَّارُ أَوْ تَمَسَّهُ النَّارُ [راجع: ۱۶۵۹۶]۔

(۲۴۱۷۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دشتم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے

لا اله الا الله کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

(۲۴۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ لَنَا صَنَعَتْهُ لَهُ فَسَمِعَ بِهِ أَهْلُ الْوَادِي يَبْعِي أَهْلَ الدَّارِ فَهَابُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَسَنِ قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ الدُّخَسِنِيُّ

(۲۳۱۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۸۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ مَبْحَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ

(۲۳۱۸۰) حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیچھے کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہو گئے۔

حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ بِأَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا [انظر: ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴]

(۲۳۱۸۱) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مٹی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے ری کر لیں)

(۲۴۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبُحْتَوَةِ عَنْ مَنَى يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ الْيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ [صححه ابن خزيمة (۲۹۶)، و ۲۹۷۸، و ۲۹۷۹]

والحاكم (۲۷۳/۵). قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶، ابن ماجه: ۳۰۳۶ و ۳۰۳۷، الترمذی: ۹۵۴ و ۹۵۵). [راجع: ۲۴۱۸۱]

(۲۳۱۸۲) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مٹی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے ری کر لیں)

(۲۴۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبُحْتَوَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ فِي الْآخِرِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ [راجع: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

(۲۴۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَيَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَذْعُوا يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَ [راجع: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۱۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْمَازِنِيُّ (۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَازِنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا قَالَ قَالَ إِنِّي لَأَتَّبِعُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِأَضْرِبَهُ إِذْ وَقَعَ رَأْسُهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ سِنْفِي فَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ غَيْرِي

(۲۳۱۸۵-۲۳۱۸۶) حضرت ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ ”جو غزوہ بدر کے شرکاء میں سے ہیں“ کہتے ہیں کہ میں قریش کے ایک آدمی کے پیچھے چلا تا کہ اس پر حملہ کروں، لیکن قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچتی اس کا سر خود ہی گر گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے کسی اور نے مجھ سے پہلے قتل کر دیا ہے۔

خامس عشر الانصار

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسَرِيحُ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ

جَنَّتْ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلَتْهُ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِهِ فَلَدَخَلَتْ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَسَأَلَتْ عَنْهَا فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَبَضَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ فِيهِ آخِرُ سَاعَةٍ وَقَالَ سُرِيعٌ فِيهِ آخِرُ سَاعَتِهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةٍ وَلَيْسَتْ بِسَاعَةٍ صَلَاةٍ قَالَ أَوَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُتَنَظِّرُ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى هِيَ وَاللَّهِ هِيَ [راجع: ۱۱۶۴۷].

(۲۳۱۸۷) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَا بَيْنَ كَذَا وَوَأَحَدٍ حَرَامٌ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ لَأَقْطَعَ بِهِ شَجَرَةً وَلَا أَقْتُلَ بِهِ طَائِرًا

(۲۳۱۸۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس جگہ یعنی کداء سے لے کر احد تک کی جگہ ”حرم“ ہے جسے نبی ﷺ نے حرم قرار دیا ہے لہذا میں یہاں کوئی درخت کاٹ سکتا ہوں اور نہ کسی پرندے کو مار سکتا ہوں۔

(۲۴۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِنَّا نَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا سَأَلَهُ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْضُ سَاعَةٍ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُهٖ آيَةً سَاعَةٍ هِيَ قَالَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ فَقُلْتُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسَاعَةٍ صَلَاةٍ فَقَالَ بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى ثُمَّ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ لَا يَحْسِبُهُ إِلَّا الْإِنْتَظَارُ الصَّلَاةِ

(۲۳۱۸۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی موجودگی میں میں نے کہا کہ ہم کتاب اللہ میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اگر وہ کسی بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جو سوال

بھی کرے گا اللہ اسے وہ ضرور عطا فرمائے گا' نبی ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دن کی آخری ساعت میں نے عرض کیا کہ کیا وہ نماز کی ساعت نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں؟ بندہ مسلم جب نماز پڑھ کر اسی جگہ پر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو مُحَيَّيَّةَ التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [قال الألبانی: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۳۷۳۴). (ترمذی: ۳۲۰۶)].

(۲۴۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا میرا نام عبداللہ بن سلام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے۔

(۲۴۱۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرَاءٌ مِنَ الشُّرْكِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۴۱۹۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا راہ خدا میں جہاد کرنا اور حج مبرور پھر نبی ﷺ نے وادی میں سے کسی کو یہ نداء کرتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اس کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔

(۲۴۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ زُرَّارَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيمَنْ انْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ

بِوَجْهِ كَذَابٍ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا النَّاسُ
يَوْمَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ [صححه الحاكم (۱۵۹/۴)]. وقد صححه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه):

۱۳۳۴ و ۳۲۵۱، الترمذی: (۲۴۸۵)۔

(۲۳۱۹۳-۲۳۱۹۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے میں بھی ان میں شامل ہو گیا میں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور وہ سب سے پہلا کلام جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ یہ تھا کہ سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھو اس طرح سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۴۱۹۴) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي وَلَا تُصْنِ عَلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيُ وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّيُ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مُجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ [راجع: ۱۰۳۰۸]۔

(۲۳۱۹۳) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي حَدِيثِي وَحَدِيثُ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ كَذَبَ كَعْبٌ هُوَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا يُوَافِقُ مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ انتَظَرَ صَلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذَلِكَ [راجع: ۱۰۳۰۸].

(۲۳۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا،..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں عبداللہ بن سلام کی جان ہے، میں وہ گھڑی جانتا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ! مجھے بھی اس کے متعلق بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہوتی ہے، میں نے کہا کہ دورانِ نماز تو وہ کسی شخص کو نہیں مل سکتی (کیونکہ اس وقت نوافلِ ممنوع ہوتے ہیں) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز پڑھنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر وہ یہی ہے۔

(۲۴۱۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ آثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَدَخَلَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا خَرَجَ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمَّا دَخَلْتُ قَبْلُ الْمَسْجِدِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ إِنِّي رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ لَدَكَ مِنْ خَضِرَتِهَا وَسَعَتِهَا وَسَطُهَا عَمُودٌ حَدِيدٌ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ قَبِيلَ لِي أَصْعَدَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَجَانِبِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ هُوَ الرِّصْفُ فَرَفَعَ لِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَقَالَ أَصْعَدَ عَلَيْهِ فَصَعِدْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ بِالْعُرْوَةِ فَاسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الرُّوضَةُ فَرَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَعَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى أَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه البخاری (۳۸۱۲)، ومسلم (۲۴۸۴)].

(۲۳۱۹۶) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ داخل ہو گیا، میں نے اس کے ہاتھوں کے گم ہو جانے اور اس کے ساتھ میں کھینچ کر رہا جب وہ

مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَّاهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَّاهَا عَلَيْنَا عَطَاءُ بْنُ یَسَّارٍ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ یَحْیٰی فَتَلَّاهَا عَلَيْنَا هَلَالٌ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ فَتَلَّاهَا عَلَيْنَا یَحْیٰی مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا

(۲۳۱۹۸-۲۳۱۹۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صف مکمل تلاوت فرمائی، تلاوت کا یہ سلسلہ تمام راویوں نے اپنے شاگردوں تک جاری رکھا۔

(۲۴۲۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَوْرَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ الْجَنَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ انْطَلِقْ فَلَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَكْتُ بِي مِنْهَا عَظِيمًا فَعَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي فَسَلَكْتُهَا حَتَّى اتَّهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَا أَتَمَاسِكُ فَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ خَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَضَضْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَمِينِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الَّذِي لَقِيتُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ قَالَ فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه

مسلم (۲۴۸۸۴)، وابن حبان (۷۱۶۶)، والحاكم (۴۱۴/۳)۔

(۲۳۲۰۰) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا جب وہ مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس طرح

کہا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سرا زمین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۴۴۲:۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَكَانَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوَرَةِ وَأَحَدُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَغْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ كَعْبٌ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ سَاعَةً فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَعْبٌ أَتَدْرِي أَيُّ يَوْمٍ هُوَ قُلْتُ وَآئِي يَوْمٌ هُوَ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ تَقْوَمُ السَّاعَةُ وَالْخَلْقُ فِيهِ مُصِيبَةٌ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنَّةَ وَالْإِنْسَ خَشِيَةَ الْقِيَامَةِ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِقَوْلِ كَعْبٍ فَقَالَ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ إِلَيَّ قَوْلِي فَقَالَ أَتَدْرِي أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قُلْتُ لَا وَتَهَاكُثُ عَلَيْهِ أَخْبِرْنِي أَخْبِرْنِي فَقَالَ هِيَ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ قُلْتُ كَيْفَ وَلَا صَلَاةَ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۰۳۰۸]۔

(۲۳۲۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا راستے میں میری ملاقات کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ہو گئی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، انہوں نے مجھے تورات کی باتیں اور میں نے انہیں نبی ﷺ کی باتیں سنانا شروع کر دیں، اسی دوران میں نے ان سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم رضی اللہ عنہ کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن وہ جنت میں داخل ہوئے اور ان کا روزِ جزا ہو گا۔

خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کہیں آج ہی قیامت قائم نہ ہو جائے، سوائے جن دانس کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جو اگر کسی نماز پڑھتے ہوئے بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ سے کچھ بھی مانگ لے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ہر سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے، میں نے کہا کہ نہیں، ہر جمعہ میں ہوتا ہے، اس پر کعب نے تورات کو کھول کر پڑھا پھر کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، میں نے کہا کہ پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا کہ نہیں، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ گھڑی کون سی ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں تو ہلاک ہو گیا، آپ مجھے بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ عصر اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے، میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس وقت کوئی نماز نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ انسان اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الطفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲،۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْعَقَبَةَ فَلَا يَأْخُذُهَا أَحَدٌ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُودُهُ حَذِيقَةُ وَيَسُوقُ بِهِ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَفِّمُونَ عَلَى الرَّوَاحِلِ غَشَوْا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وَجْهَهُ الرَّوَاحِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَذِيقَةَ قَدْ قَدْ حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ فَقَالَ يَا عَمَّارُ هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ غَاثَةَ الرَّوَاحِلِ وَالْقَوْمَ مُتَلَفِّمُونَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَطَرَحُوهُ قَالَ فَسَأَلَ عَمَّارٌ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانِ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَقَالَ إِنَّ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا وَاللَّهِ مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَشْهَدُ أَنَّ الْإِنْسِي عَشَرَ الْبَاقِينَ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ الْوَلِيدُ وَذَكَرَ أَبُو الطُّفَيْلِ فِي بَلَدِكَ

الْفُرْقَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ وَذِكْرُهُ أَنَّهُ فِي الْمَاءِ قَلَّةٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَقَادَى أَنْ لَا يَرِدَ الْمَاءَ أَحَدٌ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رَهْطًا قَدْ وَرَدُوهُ قَبْلَهُ فَلَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

(۲۳۷۰۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں منادی کو حکم دیا اس نے یہ اعلان کر دیا کہ نبی ﷺ نے کھائی کا راستہ اختیار کیا ہے اس راستے پر کوئی نہ جائے نبی ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے کہ اچانک کچھ سوار یوں پر ڈھاٹا باندھے ہوئے لوگوں کا ایک گروہ سامنے آ گیا جنہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے تھے وہ ان سوار یوں کے چہروں پر مارنے لگے نبی ﷺ نے خطرے کا احساس ہوتے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سواری روکنے کے لئے کہا اور پیچھے اتر آئے پھر نبی ﷺ اس گھائی سے اترنے لگے اسی دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا عمار! کیا تم ان لوگوں کو پہچان سکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اکثر سوار یوں کو تو میں نے پہچان لیا ہے لیکن لوگوں نے اپنے چہروں پر ڈھاٹا باندھا ہوا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں ان کا ارادہ معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی ﷺ کو لے جائیں اور اوپر سے نیچے دھکیل دیں۔

پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ایک صحابی کو سخت ست کہا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس گھائی میں کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا جودہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو وہ پندرہ ہوتے ہیں جن میں سے تین کو نبی ﷺ نے معذور قرار دیا تھا جن کا کہنا یہ تھا کہ بخدا! ہم نے نبی ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی اور ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کا کیا ارادہ تھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ بارہ آدمی جو باقی بچے وہ دنیوی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن دونوں موقعوں پر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں۔

دلید کہتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے اسی غزوے کے متعلق بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے ”جب پانی کی قلت کا علم ہوا تو“ لوگوں سے فرما دیا تھا اور منادی نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ نبی ﷺ سے پہلے کوئی شخص پانی پر نہ جائے لیکن نبی ﷺ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں کو وہاں موجود پایا جو ان سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے اس دن نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۴۲۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رِبَاعُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ فَوَجَدْتُهُ طَيَّبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ لَأَغْتَنِمَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ الْفَقْرُ الْدِّينَ لَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِهِمْ مَنْ هُمْ فَهَمْ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مَذْيَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَمَا بَلَّفَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ

[illegible]

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا مَرَّتَيْنِ

(۲۳۲۰۶) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! سائل نے پوچھا کہ کیا بات بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ میں نے فلاں جگہ جاتے ہوئے دیکھا تھا اس وقت ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے نبی ﷺ ایک کشادہ مکان پر پہنچے اور دروازہ کھلوا یا جب دروازہ کھلا تو نبی ﷺ اندر داخل ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ ہی اندر چلا گیا وہاں گھر کے درمیان میں ایک چادر تھی نبی ﷺ نے فرمایا یہ چادر اٹھاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے چادر اٹھائی تو اس کے نیچے سے ایک کانٹا نکلا نبی ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! کھڑا ہو جا وہ لڑکا کھڑا ہو گیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا اے لڑکے! کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس لڑکے نے کہا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دو مرتبہ یہی سوال جواب ہوئے پھر نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۴۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي الطُّفَيْلِ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي قَالَ قُلْتُ وَرَأَيْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ صِفَتُهُ قَالَ كَانَ أُنَيْصَ مَلِيحًا مُقَصِّدًا [صححه مسلم (۲۳۴۰)].

(۲۳۲۰۷) جریری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ وہ کہنے لگے اب نبی ﷺ کی زیارت کرنے والا میرے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں بچا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا حلیہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا رنگ گورا خوبصورت اور جسم معتدل تھا۔

(۲۴۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رِجْلَيْهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْجَانِهِ [صححه مسلم (۱۲۷۵)].

وابن خزيمة (۲۷۸۳)].

(۲۳۲۰۸) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے اس وقت میں بالکل نوجوان تھا نبی ﷺ اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اپنی چھری سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

(۲۴۲۰۹) حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ أَدْرَكْتُ ثَمَانِ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ أَحَدٍ

(۲۳۲۰۹) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں اور میں غزوہ احد

(۲۴۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ حُنَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ وَذَكَرَ بَنَاءَ الْكُعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَهَدَمْتُهَا قُرَيْشٌ وَجَعَلُوا يَبْنُونَهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عِشْرِينَ ذِرَاعًا فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةً مِنْ أَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ فَضَاقَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ فَبَرَى عَوْرَتَهُ مِنْ صِغَرِ النَّمِرَةِ فَنَوْدَى يَا مُحَمَّدُ خَمَّرْ عَوْرَتَكَ فَلَمْ يَرَى عُرْيَانًا بَعْدَ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۲۰۴].

(۲۴۲۱۰) حضرت ابوالطفیلؓ سے (زمانہ جاہلیت میں بناء کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی (تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی) لوگ وہ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے جن میں نبی ﷺ بھی شامل تھے (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی ﷺ نے ایک اونچی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے چنانچہ نبی ﷺ نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (ملاحظہ ہو)

(۲۴۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا وَرَدَّتْ عَلَيَّ وَغَنِمَ سُودٌ وَغَنِمَ عُفْرٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَتَزَعَّ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَأَرَوَى الْوَادِيَةَ فَلَمْ أَرْ عُقْرًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبُ وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ

(۲۴۲۱۱) حضرت ابوالطفیلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک علاقے میں ہوں اور میرے پاس کچھ سیاح اور کچھ سفید بکریاں آئی ہیں تھوڑی دیر بعد ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے جن میں کچھ کمزوری تھی اللہ انہیں معاف کر دے پھر عمرؓ آئے اور وہ ان کے ہاتھ میں ڈول بن گیا اور انہوں نے حوض بھر دیا اور آنے والوں کو سیراب کر دیا میں نے عمرؓ سے زیادہ اچھا ڈول کھینچنے والا کوئی عبقری آدمی نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ سیاح بکریوں سے مراد عرب ہیں اور سفید بکریوں سے مراد اہل عجم ہیں۔

(۲۴۲۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [انظر: ۲۴۲۱۶].

(۲۴۲۱۲) حضرت ابوالطفیلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

(۲۴۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مَطْفَرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَرُّوا عَلَيْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزَهُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبْغِضُ هَذَا فِي اللَّهِ لَقَالَ أَهْلُ الْمَجْلِسِ بِنَسٍّ وَاللَّهِ مَا قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنُنَبِّئَنَّ قَوْمَ يَأْتِيهِمْ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَخْبِرُهُ

قَالَ قَادَرَكُمُ رَسُولُهُمْ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ فُلَانٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزْتَهُمْ أَذْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فُلَانًا قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبَيِّضُ هَذَا الرَّجُلَ فِي اللَّهِ فَأَدْعُهُ فَسَلُّهُ عَلَيَّ مَا يَبْغِيصُنِي لَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَأَعْتَرَفَ بِذَلِكَ وَقَالَ قَدْ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ تَبْغِيصُهُ قَالَ أَنَا جَارُهُ وَأَنَا بِهِ خَابِرٌ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُصَلِّي صَلَاةً قَطُّ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ الَّتِي يُصَلِّيهَا الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ الرَّجُلُ سَلُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ أَخْرُجْتُهَا عَنْ وَفَيْهَا أَوْ آسَأْتُ الْوُضُوءَ لَهَا أَوْ آسَأْتُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فِيهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا نُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يَصُومُ قَطُّ إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ الَّذِي يَصُومُهُ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ أَفْطَرْتُ فِيهِ أَوْ انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُعْطَى سَائِلًا قَطُّ وَلَا رَأَيْتُهُ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا فِي شَيْءٍ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ إِلَّا هَذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يُؤَدِّيها الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ فَسَلُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَتَمْتُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئًا قَطُّ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهَا طَالِبًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۳۲۱۳) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا اس نے انہیں سلام کیا لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا جب وہ آدمی آگے بڑھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ بخدا! میں اللہ کی راہ میں اس سے بغض رکھتا ہوں اہل مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتادے چنانچہ قاصد نے اسے جالیا اور یہ بات بتادی وہ آدمی وہاں سے پلٹ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گذر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے بغض فی اللہ رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بغض رکھتا ہے؟

نبی ﷺ نے اسے بلایا اور اس بات کے متعلق دریافت فرمایا اس نے اپنی بات کا اعتراف کر لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے بغض کیوں رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس کا بڑوسی ہوں اور اس کے حالات سے باخبر ہوں بخدا! میں نے اسے اس فرض نماز ”جو نیک اور بد سب ہی پڑھتے ہیں“ کے علاوہ کبھی کوئی نماز نہیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا اس نے مجھے کبھی بھی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے

ہوئے دیکھا ہے؟ وضو غلط کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا رکوع و سجود میں کبھی غلطی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں، پھر کہنے لگا میں نے اسے کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس مہینے کے جس کا روزہ ٹیکہ اور بد سب ہی رکھتے ہیں اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا کبھی اس نے مجھے اس مہینے میں کسی دن روزے کا ناغہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے اس کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔

پھر اس نے کہا کہ بخدا میں نے اسے کبھی کسی سائل کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے اسے اپنے مال میں سے راہ خدا میں کچھ خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس زکوٰۃ کے جو نیک اور بد سب ہی ادا کرتے ہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے زکوٰۃ کا مال چھپایا ہے؟ یا اسے طلب کرنے والے کو کم دیا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے اس معترض سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا فِي حَتَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلَّغْنِي أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ حِفْظِهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَ بِهِ ابْنُهُ يَعْقُوبُ عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ فَأَحْسِبُهُ وَهُمْ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ يَعْقُوبُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

(۲۳۲۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی ہے۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُلًا وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بَبَشْرَةٍ وَجْهِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَنَبَتْ شَعْرَةٌ فِي جَبْهِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحْبَبَهُمْ فَسَقَطَتْ الشَّعْرَةُ عَنْ جَبْهِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُلْحَقَ بِهِمْ قَالَ فَلَدَخْنَا عَلَيْهِ فَوَعظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهِكَ لَمَّا زَلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدَ فِي جَبْهِهِ وَتَابَ

(۲۳۲۱۵) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوت میں ایک آدمی کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا وہ شخص اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی چنانچہ اس بچے کی پیشانی پر کمان کی طرح ایک بال آگیا وہ لڑکا جوان ہو گیا جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج سے محبت رکھنے لگا جس کی نحوست یہ ہوئی کہ اس کی پیشانی کا وہ بال جھڑ گیا اس کے باپ نے اسے پکڑ کر اسے پاؤں میں بیڑی ڈال کر بند کر دیا تاکہ وہ خوارج کے ساتھ ہی جانے ملے ایک دن ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے سمجھایا اور بہت ساری باتوں کے علاوہ اس سے یہ بھی کہا کہ تم یہ نہیں دیکھ رہے کہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جھڑ گئی ہے ہم اسے مسلسل سمجھاتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کی

رائے سے باز آگیا اور کچھ عرصے بعد اللہ نے اس کی پیشانی پر دوبارہ وہ بال اگادیا اور اس نے توبہ کر لی۔

(۲۴۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَبَارِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [راجع: ۲۴۲۱۲]۔

(۲۳۲۱۶) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود سے تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً أُمَّ سَلَمَةَ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ ظَنَرِي قَالَ فَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ الْجَارِيَةَ أَوْ الْجَوْبِرِيَّةَ قَالَ قُلْتُ عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِيءُ مَا جِئْتُ قَالَ قُلْتُ تَعْلَمُنِي مَا أَقُولُ عِنْدَ مَنْأَمِي فَقَالَ أَفْرَأَ عِنْدَ مَنْأَمِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [انظر: ۲۴۲۶۶، ۲۴۲۶۷]۔

(۲۳۲۱۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۱۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاهُنَا وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى حَيْثُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ قَالَ مَا يُغْرِجُكَ إِلَيْهِ أَتِجَارَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أُرَدْتُ الصَّلَاةَ فِيهِ قَالَ فَالصَّلَاةَ هَاهُنَا وَأَوْ مَا إِلَى مَكَّةَ بِيَدِهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ [سقط من الميمية

(۲۳۲۱۸) حضرت ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی ﷺ کو سلام کیا، نبی ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ادھر کا ارادہ ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کس مقصد کے لئے جا رہے ہو تجارت کے لئے؟ میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ وہاں نماز پڑھنے کے ارادے سے، نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں ایک نماز پڑھنا وہاں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۶۲۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّه جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمنية].
(۲۳۲۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ بُذَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنُ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنِي مَوْلَى لَالِ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ عَنْ جَدِّهِ حَبِيبَةَ بِنْتِ شُرَيْقٍ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ أَبِيهَا إِذَا بُدِّلَ بَنُ وَرْقَاءَ عَلَى الْعَصْبَاءِ رَاحِلَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَحِّلُهَا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُفِطِرْ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۲۰) حبیبہ بنت شریق کہتی ہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ اچانک حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی عشاء نامی اونٹنی پر سوار آتے نظر آئے، وہ منادی کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے آج (دس ذی الحجہ کو) روزہ رکھا ہوا ہے اسے اپنا روزہ فطر کر لینا چاہیے کیونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

حَدِيثُ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جبلہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَبَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُوا أُعْطِيَ سِلَاحَهُ عَلَيْهِ أَوْ أَسَامَةً [سقط من الميمنية والحديث أخرجه الطبرانی (۲۱۹۴)].

(۲۳۲۲۱) حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی جہاد میں شرکت نہ فرماتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَزْدِ أَنَا لَائِمُهُمْ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمُّوا إِلَيَّ الْغَدَاءِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا صِيَامٌ قَالَ أَصُمْتُمْ أَمْسِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ لَتَصُومُونَ غَدًا قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَافْطِرُوا قَالَ فَاتَّكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ يُرِيدُهُمْ أَنَّهُ لَا يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۳۲) حضرت جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ازد کے سات آدمیوں کے ساتھ ”جن میں آٹھواں میں تھا“ جمعہ کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی ﷺ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آؤ ناشتہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم روزے سے ہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم اپنا روزہ ختم کرو چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے پھر جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے پانی کا برتن مگنوا لیا اور برسر منبر لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ أَوْ جَبَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن جبلہ یا جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [سقط من الميمية والحديث أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۰)].

(۲۴۳۳۳) حضرت حارث بن جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۳۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ جَبَلَةُ وَلَمْ يَشْكُ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۲۵) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمَدِينِ جَبَلَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْكَلْبِيُّ قَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ أَبِي الْوَزِيرِ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَنْ عَلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يُمْتَحَنَ بِالْقُرْآنِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۲۳-۲۳۲۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ میرے والد صاحب نے علی بن مدنی کے حوالے سے یہ حدیث مسئلہ غلط قرآن میں آزمائش سے پہلے بیان کی تھی۔

مُسْنَدُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوِتْرُ لِمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [صححه الحاكم ۱ (۳۰۶/۳)]. قال الترمذی: غریب.

قال الألبانی: صحیح دون (ہی خیر..... النعم (ابو داود: ۱۴۱۸، الترمذی: ۴۵۲). قال شعب: صحیح لغيره وهذا اسناد ضعیف]. [انظر: ۲۴۲۲۷، ۲۴۲۲۸]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۲۶) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۲۳۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهَا اللَّهُ لَكُمْ لِمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۲۷) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۲۳۸) حَدَّثَنَا يَنْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْقُرَشِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ اللَّيْلَةَ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوُتْرُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۸) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ بَكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ أَخْبَرَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَاءَهُ مِنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ إِشْرَافٍ وَلَا مَسْأَلَةٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَافَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۴۰۴ و ۵۱۰۸)، والحاكم (۶۲/۲)]، قال شعيب: صحيح. [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۹) حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو بن مائے اور بن متوجہ ہوئے اپنے بھائی سے کوئی اچھائی پہنچے تو اسے قبول کر لینا چاہئے، اسے رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِي ثَلَاثَ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ يَقْرُؤُهُ حَتَّى تَوَلَّى [سقط من الميمية والحديث أخرجه الطبرانی (۵۴۸۱)].

(۲۳۲۳۰) حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں تین دن میں قرآن پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! چنانچہ وفات تک ان کا یہی معمول رہا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۳۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَجَدْتُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي رَجُلًا أَضْرِبُهُ بِسَيْفِي قَالَ أَيْ بَيْنَهُ أَتَيْنُ مِنَ السَّيْفِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشَّهَادَةُ قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ بَيْنَهُ أَتَيْنُ مِنَ السَّيْفِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشَّهَادَةُ أَيَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذَا سَيِّدُكُمْ اسْتَغْفَرْتُمُ الْغَيْرَةَ حَتَّى خَالَفَ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا غَيُورٌ وَمَا طَلَّقَ امْرَأَةً قَطُّ قَدِيرًا أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِغَيْرَتِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ غَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي قَالَ رَجُلٌ وَعَلَى أَيْ شَيْءٍ يَغَارُ اللَّهُ قَالَ عَلَى رَجُلٍ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُخَالِفُ إِلَى أَهْلِهِ [سقط من الميمينية].

(۲۴۳۲۲) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پیٹ پر کسی اجنبی کو سوار دیکھوں تو کیا اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے پہلے تو فرمایا کہ تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے لیکن پھر اپنی اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ اور گواہ اے گروہ انصار! تمہارے سردار پر غیرت کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے خلاف کرتے ہیں۔

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد بہت غیور آدمی ہیں حتیٰ کہ اگر انہوں نے کسی عورت کو طلاق دی ہو تو ان کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص اس عورت سے نکاح نہیں کرتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا سعد تو غیور ہیں لیکن میں ان سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ کس چیز پر غیرت کھاتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی پر جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور پیٹھ پھیر کر اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آ جائے۔

(۲۴۳۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْفِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا وَبَيْنَ جُلُ ضَعِيفٍ سَقِيمٍ مُخَدَّجٍ فَلَمْ يَرَعْ الْحَيُّ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أُمَةٍ مِنَ الْإِمَالِهِمْ يُحِبُّ بِهَا قَالَ فَلَمْ تَكِرْ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ يُجَلُّ مُسْلِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوهُ حَدَّهْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أضعفُ

مِنْ ذَاكَ وَلَوْ ضَرَبْنَاهُ مِثْلَ قَتْلَانَا فَقَالَ خُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِثْلُ شِمْرَاخٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ
فَفَعَلُوا [سقط من الميمينية والحديث أخرجه ابن ماجه (٢٥٧٤) والنسائي في الكبرى (٧٣٠٩) والطبراني (٥٥٢١)]
(٢٣٢٣٢) حضرت سعيد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق تھا اور انتہائی کمزور
تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان،
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر سوٹھنیوں کا ایک
کچھالو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(٢٤٣٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَتِرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ١٦٣٩٨]، [سقط من الميمينية].
(٢٣٢٣٣) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔
(٢٤٣٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَمْنَعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً حَاجَّتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ١٦٣٩٧]، [سقط من الميمينية].
(٢٣٢٣٣) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو
وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(٢٤٣٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ فَطَارِقَ بَيْنَهُمَا فَتَوَشَّحَ
بِهِ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ١٦٣٩٤]، [سقط من الميمينية].

(٢٣٢٣٥) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے
اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو
دو کپڑے میسر ہیں؟

(٢٤٣٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا وَتِرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ١٦٤٠٥]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا وَلَوْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(۲۴۳۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَتْرَانٍ لِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۴۰۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا خَضِرَ الْعَصْرُ حَلَّ إِزَارَهُ فَطَارِقَ بَيْنَ مِلْحَفَتَيْهِ وَإِزَارِهِ ثُمَّ تَوَشَّحَ بِهِمَا عَلَى مِنبَكِبِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَانْصَرَفَ قَالَ آيْنُ يَعْْنِي آيْنُ هَذَا السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ أَوْ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيْتَوْضَأُ أَحَدُنَا إِذَا مَسَّ ذِكْرُهُ قَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ مِنْ جَسَدِكَ [راجع: ۱۶۳۹۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۴۰) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وضو کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا شرمگاہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْفَجْرُ بِالْأَبْيَضِ وَالْمُعْتَرِضُ وَلَكِنَّهُ الْأَحْمَرُ [راجع: ۱۶۴۰۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۴۱) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صبح صادق وہ نہیں ہوتی جو افق میں لمبائی کی صورت پھیلتی ہے، بلکہ وہ سرخی ہوتی ہے جو چوڑائی کی صورت میں پھیلتی ہے۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنِي هُوْدَةُ بْنُ قَيْسٍ ابْنُ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَبَاضَ خَدَّهُ الْأَيْسَرَ [انظر: ۲۴۲۴۵].

(۲۳۲۳۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ وَسِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ أَنَّ عَمَّةَ قَيْسِ بْنِ طَلْحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ طَلْحُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّوَّهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ بَارِئَهُمْ بَيْعَةٌ وَاسْتَوْهَبُوهُ مِنْ طَهْوَرِهِ فَضَلَّهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّ فِي إِذَاوَةٍ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهَذَا الْمَاءِ فَإِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَامْكُسِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا نَخْرُجُ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ السَّعُومِ وَالْحَرِّ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ فَمُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ رَطْبٌ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى بَلَّغْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِبَيْعَتِنَا وَنَضَحْنَا مَكَانَهَا بِذَلِكَ الْمَاءِ وَاتَّخِذْنَا هَا مَسْجِدًا [راجع: ۱۶۴۰۲]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وفد کی صورت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہاں ہی کے وقت نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لے کر آیا، نبی ﷺ نے اس میں سے پانی لیا اور تین مرتبہ اسی پانی میں کلی کر دی، پھر اس برتن کا منہ باندھ دیا، اور فرمایا اس برتن کو لے جاؤ اور اس کا پانی اپنی قوم کی مسجد میں چھڑک دینا، اور انہیں حکم دینا کہ اپنا سر بلند رکھیں کہ اللہ نے انہیں رفعت عطاء فرمائی ہے، میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے، اس برتن کا پانی ہمارے علاقے تک پہنچنے پہنچے خشک ہو جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا جب خشک ہونے لگے تو اس میں حزیہ پانی ملا لینا پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور اپنے شہر پہنچ کر اپنا گرجا توڑا، اس جگہ پر وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی۔

(۲۴۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ طَلْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَاهُ طَلْحُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ بَنَيْتُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ قَرَّبُوا لِمَا مَيَّ مِنَ الطَّيِّبِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُكُمْ لَهُ مَسًّا وَأَشَدُّكُمْ مِنْكِبًا [سقط من الميمية والحديث أخرجه الطبرانی (۸۲۴۲)].

(۲۳۲۳۴) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ گارا اس یامی کے قریب کرو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے

زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُتَّحَنَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنِي هُوَذَةُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَيْسٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [راجع: ۲۴۲۴۲]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطُ يَدِهِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ حَدَّثَنِي مُلَازِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا [راجع: ۱۶۴۰۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے مجھے ایک بچھونے ڈس لیا، نبی ﷺ نے مجھ پر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔

(۲۴۲۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِمْسَى بْنُ حُثَيْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحَةَ الْحَنْفِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْصَلِي أَحَدًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَسَكَّتْ عَنْهُ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ قَالَ طَارِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْنِ فَصَلَّى فِيهِمَا [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر کھل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ جَنَّتْ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَتَنَوَّنُ الْمَسْجِدَ قَالَ لَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْجِبْهُ عَمَلُهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْمِسْحَةَ فَخَلَطْتُ بِهَا الطِّينَ فَكَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ أَخَذَ الْمِسْحَةَ وَعَمَلِي فَقَالَ دَعُوا الْحَنْفِيَّ وَالطِّينَ فَإِنَّهُ أَضْيَطُّكُمْ لِلطِّينِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ گار اس یرامی کے قریب کرو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرِو السَّحْمِيُّ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ عَنْ عَمِيهِ خَلْدَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ

قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْحٌ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ صَحَابُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ بَارِضًا مِنْ لِمَارِنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ لَا تَشْرَبُهُ وَلَا تَسْقِهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ قَوْلَ الَّذِي يُخْلَفُ بِهِ لَا يَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءً لِدَّةٍ سُكْرِهِ فَيَسْقِيهِ اللَّهُ الْخُمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلقؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قبیلہ عبد القیس کے ”صحار“ نامی آدمی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے علاقے میں پھلوں سے جو شراب بناتے ہیں اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا حتیٰ کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ نشہ آور چیزوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ تم خود بھی اسے نہ پینا اور اپنے کسی مسلمان بھائی کو بھی نہ پلانا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ جو آدمی بھی اس کے نشے سے لذت حاصل کرنے کے لئے اسے پیتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن اپنی پاکیزہ شراب نہ پلائے گا۔

حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ الْيَمَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن طلحہ یمامیؓ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حَظَّانٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا فَمَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَسْتَاهِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [صححه ابن حبان (۲۲۳۷)]. وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۲۰۵ و ۱۰۰۵، الترمذی: ۱۱۶۴ و ۱۱۶۶). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد

ضعيف. [انظر: ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳، [راجع مسند علی بن ابی طالب: ۶۵۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۰) حضرت علی بن طلحہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِيسَى بْنِ حَظَّانٍ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ أَتَى إِعْرَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بَارِضِي الْفَلَاةِ وَنَكُونُ مِنْ أَحَدِنَا الرُّوْحَةُ

وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةً قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۳۲۵۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۱) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ حِطَّانَ يَحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ لَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوتَى النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۴۲۵۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۳) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

مُسْنَدُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ كَتَابَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ حَزْمٍ شَهِدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۴) شریحیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ شہادت دیتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زَيْدُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِمَامًا عَمَرُو وَإِمَامًا عُمَارَةُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَتَكِّي عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا

تُوذِي صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيكَ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۵) حضرت عمارہ بن حزم رحمہ اللہ (یا عمرو بن حزم رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

مُسْنَدُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ رحمہ اللہ

حضرت عمرو بن حزم انصاری رحمہ اللہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجَدَامِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ الْخَضَرِيِّ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ [انظر: ۲۴۲۵۷]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۶) حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ الْوَلَّى لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زَيْدُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِذَا عَمَّرَ وَإِنَّمَا عَمَّرَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ [راجع: ۲۴۲۵۶]، [سقط من الميمنية]، [راجع: ۲۴۲۵۶].

(۲۳۲۵۷) حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ أَوْ قَالَ عَرَضْتُ رُقِيَّةَ النَّهْشَةِ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۳۵۱۹)]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۸) حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور شخص نے سانپ کے ڈسے کا منتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی۔

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قَتَلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۷۹۳۱]

(۲۳۲۵۹) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ النَّظَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله (الترمذی: ۹۵/۴) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۶۰) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھا کرو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ تَعْلُقُ لِي سَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَهَا اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۵۸۶۸]

(۲۳۲۶۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے، تا آنکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں گے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرَةَ وَيَقَالُ عُمَيْرُ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن عمیرہ (عمیر) اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرٍ الْأَسَدِيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ عُمَيْرَةَ يَقُولُ قَدِمْتُ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَرَى مِنِّي رَجُلٌ سَرَاوِيلَ فَأَرْجِعَ لِي [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۹۳۰۹]

(۲۳۲۶۲) حضرت ابو صفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ہجرت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت جھکتی ہوئی تول کر دی۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل بن معاویہ دلیلی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۶۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْفَقَارِيِّ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيَّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةُ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَانَتْ مَوْتًا وَأَهْلُهُ وَمَا لَهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْرُ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۳۷/۱، ۲۳۸). قال شعيب: صحيح مرفوعاً]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۳) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۶۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَهَاشِمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَانَتْ مَوْتًا وَأَهْلُهُ وَمَا لَهُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ لَأَبِي بَكْرٍ مَا هَذِهِ قَالَ الْعَصْرُ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ لَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَمَّا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَتْ مَوْتًا وَأَهْلُهُ وَمَا لَهُ [راجع: ۲۴۰۴۲]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۴) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۶۲۵) حَدَّثَنَا قَزَازَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مَنْ فَاتَتْهُ فَكَانَتْ مَوْتًا وَأَهْلُهُ وَمَا لَهُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ هَلْ لَكَ لِي رَبِيبَةٌ لَنَا فَتُكْفَلُهَا قَالَ أَرَاهَا زَيْنَبُ ثُمَّ جَاءَ لَسَاكُلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا فَعَلْتَ الْجَارِيَةَ قَالَ تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِئِي مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لَتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْ أَمِي فَقَالَ أَفَرَأَى قُلُوبَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [صححه ابن حبان (۷۹۰، ۵۵۲۶). قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۵۰۵۵، الترمذی: ۳۴۰۳). قال شعيب: حسن على

اختلاف في اسناده]. [راجع: ۲۴۲۱۷]. [سقط من الميمينية].

(۲۴۳۶۶) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ ظَنَرًا لَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجِئِي مَا جِئْتُ لَتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْ أَمِي قَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عِنْدَ مَنْ أَمِيكَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [راجع: ۲۴۲۱۷]. [سقط من الميمينية].

(۲۴۳۶۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جُلِ أَفْرَأُ عِنْدَ مَنْ أَمِيكَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر ما بعده]. [سقط من الميمينية].

(۲۴۳۶۸) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کر دکھ کر یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرَّةِ الْأَشْجَمِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَفْرَأُ عِنْدَ مَنْامِكَ قُلُوبَ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِأَنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [راجع ما قبله] [سقط من الميمينية].

(۲۴۷۰) حضرت نوفل اشجی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کر دکھ کر یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

مُسْنَدُ الْوَزَاعِ وَقِيلَ الزَّارِعِ بْنِ عَامِرٍ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت وازع یا زارع بن عامر عبدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ هِنْدَ بِنْتَ الْوَزَاعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ الْوَزَاعَ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَشْجُ الْمُنْدِرُ بْنُ عَائِدٍ أَوْ عَائِدِ بْنِ الْمُنْدِرِ وَمَعَهُمْ رَجُلٌ مُصَابٌ فَأَتَتْهُوَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَرُوا مِنْ رَوَاجِلِهِمْ فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَلُوا يَدَهُ ثُمَّ نَزَلَ الْأَشْجُ فَقَعَلَ رَاحِلَتَهُ وَأَخْرَجَ عَيْتَهُ فَفَتَحَهَا فَأَخْرَجَ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ أَتَى رَوَاجِلَهُمْ فَقَعَلَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَشْجُ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا تَخَلَّفْتُهِمَا أَوْ جَبَلْنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ الْوَزَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَعِيَ خَالًا لِي مُصَابًا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ أَهْنُ هُوَ أَتَيْنِي بِهِ قَالَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْأَشْجُ أَلْبَسْتُهُ ثَوْبَيْنِ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَهُ مِنْ وَرَائِهِ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بَظْهُرِهِ فَقَالَ أَخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ قَوْلِي وَجْهَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ بِنَظَرِ رَجُلٍ صَحِيحٍ [استاده ضعیف]

قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۲۲۵)۔ [سقط من الميمينية].

(۲۴۷۰) حضرت وازع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور اشج (منذر بن عائد یا عائد بن منذر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں میں ایک بیمار آدمی بھی تھا وہ لوگ جب نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو انہیں دیکھتے ہی اپنی سوار یوں سے چھلانگیں لگائیں اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگے جبکہ اشج نے اتر کر پہلے اپنی سوار کو رسی سے باندھا اپنا سامان نکال کر اسے کھولا اس میں سے دو سفید کپڑے نکال کر انہیں زیب بدن کیا اور لوگوں کی سوار یوں کو بھی رسی سے باندھا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے اشج! تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں بردباری اور دقار انہوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میری یہ دونوں عادتیں مصنوعی ہیں یا اللہ نے فطری طور پر مجھ میں رکھ دی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے فطری طور پر تمہارے اندر انہیں رکھ دیا ہے انہوں نے یہ سن کر کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے فطری طور پر ایسی خوبیاں عطا فرمائیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

پھر وازع نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے ماموں بھی آئے ہیں لیکن وہ بیمار رہتے ہیں آپ ان کے لئے اللہ سے دعاء کر دیجئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ کہاں ہیں؟ انہیں میرے پاس لاؤ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا جیسے انج نے کیا تھا کہ انہیں صاف ستھرے کپڑے پہنائے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے انہیں پیچھے سے پکڑ کر ان کے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ ہم ان کی بغل کی سفیدی دیکھنے لگے پھر نبی ﷺ نے ان کی پشت پر ایک ضرب لگا کر فرمایا اے دشمن خدا! نکل جا، اس نے جب چہرہ پھیر کر دیکھا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست آدمی کی طرح دیکھ رہا تھا۔

مُسْنَدُ أَبِي أُمَامَةَ الْخَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ خارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ ابْنَيْ حَارِثَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْتَطَعُ رَجُلٌ حَقَّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِمِمْنِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ لَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ كَانَ سِوَاكَ مِنْ أَرَاكِ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک سواک ہی ہو۔

(۲۴۲۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِمْنِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۷۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۷۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِمِمْنِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

الْجَنَّةُ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوا وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ يَقُولُهَا فَلَا تَأْتِ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۴۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۴۱۱۸، ابو داود: ۴۱۶۱)]، قال شعيب: اسنادہ حسن۔

(۲۳۲۷۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا فطری سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَى أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ لَمْ أَذْرِ عَامًا أَوْ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا خَيْرًا لَهُ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۵) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَى أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَأَنْ يَقُومَ فِي مَقَامِهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَلَا أَذْرِ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۶) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۶۲۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَنِي جَمَلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَحْصَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ [راجع: ۱۷۶۸۲]، [سقط من المصنبة].

(۲۳۲۷۷) عمیرؓ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں کہ میں اور عبد اللہ بن یسارؓ جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، حضرت ابو جہیم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ، ہجر جمل کی طرف سے آرہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہوگئی، اس نے سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے جواب نہیں دیا، بلکہ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے اور ہاتھوں پر اس سے تیمم کیا اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۲۷۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ أَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَلَمَّا آخَرَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَرَاهُ رَأَى خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا [راجع: ۲۱۰۳۳]، [سقط من المصنبة].

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو رفاعہ عدویؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آپ کے پاس اپنے دین کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہے جو اپنے دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا، نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہو گئے، ایک کرسی لائی گئی اور نبی ﷺ اس پر بیٹھ گئے، اور مجھے وہ باتیں سکھانے

لگے جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، پھر اپنے خطبے کی طرف آئے اور اسے مکمل کیا۔

(۲۴۲۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطُبُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۰۳۳] [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زہیر ثقفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاةِ أَوْ بِالْبَنَاءَةِ مِنَ الطَّائِفِ يَوْشِكُ أَنْ

تَعْلَمُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَوْ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ

قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالنَّاءِ الْحَسَنِ وَالنَّاءِ الشَّرَّيَّ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ

[سقط من الميمية].

(۲۳۲۸۰) ابوبکر بن ابی زہیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو زمانہ نبوت میں طائف میں یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے لوگو! عنقریب تم اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھوں اور بروں میں امتیاز کر سکو گے، ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ!

وہ کیسے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی اچھی اور بری تعریف کے ذریعے کیونکہ تم لوگ ایک دوسرے کے متعلق زمین میں اللہ کے

گواہ ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک کی اپنے چچا سے روایت

(۲۴۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ كَعْبَ بْنَ

الْأَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ

إِلَى خَمْسَةِ نَفَرٍ فَأَتَوْهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمِهِ فِي الْعَوَالِي فَلَمَّا رَأَوْهُمْ دُعِيَ مِنْهُمْ قَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا

إِلَيْكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ فَلْيَنْدِنْ إِلَيَّ بَعْضُكُمْ فَلْيَحْدِثْنِي بِحَاجَتِهِ فَدَنَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا جِئْنَاكَ لِتَبْعَثَ أَدْرَعَانَا

قَالَ وَاللَّهِ إِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ جَهِدْتُمْ مِنْذُ نَزَلَ هَذَا الرَّجُلُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَوْ قَالَ بِكُمْ فَوَاعِدُوهُ أَنْ يَأْتُوهُ بَعْدَ

هَذَا مِنْ اللَّيْلِ قَالَ فَعَاوُوهُ فَنَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا جَاءَكَ هَؤُلَاءِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لِشَيْءٍ مِمَّا تُحِبُّ

قَالَ إِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُونِي بِحَاجَتِهِمْ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمْ اعْتَنَقَهُ أَبُو عَنَسٍ وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ بِالسَّيْفِ وَطَعَنَهُ

فِي خَاصِرِهِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا أَصْبَحَتِ الْيَهُودُ عَدُّوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُتِلَ سَيِّدُنَا غِيلَةً
فَذَكَّرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَهْجُوهُ فِي أَشْعَارِهِ وَمَا كَانَ يُؤْذِيهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۱) عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت ہے کہ کعب بن اشرفؓ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہا کرتا تھا
نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم دیا کہ اس کی طرف پانچ آدمیوں کی ایک جماعت بھیجیں وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے
وہ مقام ”عوالی“ میں اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا انہیں دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور ان سے کہنے لگا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے
بتایا کہ ہم تمہارے پاس ایک ضرورت سے آئے ہیں کعب نے کہا کہ پھر تم میں سے ایک آدمی میرے قریب آ جائے اور اپنی
ضرورت بیان کرے چنانچہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی زرہیں بیچنے کے لئے آئے ہیں اس نے کہا
واقعی تم یہ تک کرنے پر مجبور ہو گئے جب سے یہ آدمی تمہارے پاس آیا ہے تم اس وقت سے مشقت میں پڑ گئے ہو بہر کیف
انہوں نے اس سے یہ طے کر لیا کہ وہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اس کے پاس آئیں گے۔

چنانچہ رات ہونے پر جب وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے تو کعب ان سے ملنے کے لئے نکلا اس کی بیوی نے اس سے کہا
کہ یہ لوگ اس وقت کوئی اچھا ارادہ لے کر نہیں آئے کعب نے کہا کہ انہوں نے میرے سامنے اپنی ضرورت بیان کر دی تھی
جب وہ ان کے قریب پہنچا تو ابوعبسؓ نے اس کو گردن سے پکڑا اور محمد بن مسلمہؓ اس پر تلوار لے کر چڑھ گئے اور اس کی
کوکھ میں نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا صبح ہوئی تو یہودی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو
دھوکے سے کسی نے قتل کر دیا ہے نبی ﷺ نے انہیں وہ تمام اشعار یاد دلوائے جن سے وہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور
نبی ﷺ کو ایذا دیتا تھا پھر نبی ﷺ نے انہیں دعوت دی کہ اپنے اور ان کے درمیان ایک معاہدہ لکھ لیں راوی کہتے ہیں کہ وہ
دستاویز حضرت علیؓ کے پاس تھی۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ بِخَيْبَرَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۲) ابن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب خیبر کی طرف ابن ابی الحقیق کے پاس ایک دستہ روانہ فرمایا
تو اسے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

(۲۴۲۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

سادس عشر الأنصار

مُسْنَدُ الثَّلَبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثلب بن ثعلبہ انبروی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ ابْنِ الثَّلَبِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يَضْمَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي كَذَّابٌ قَالَ غُنْدَرُ ابْنُ الثَّلَبِ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ الثَّلَبِ وَكَانَ شُعْبَةُ فِي لِسَانِهِ شَيْءٌ يَعْنِي لَفْعَةً وَلَعَلَّ غُنْدَرًا لَمْ يَفْهَمْ عَنْهُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۳) حضرت ثلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام میں اپنی ملکیت کا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اسے دوسرا حصہ آزاد کرانے کا ضامن نہیں بنایا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۶۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِيحَتْ وَاللَّهِ أَعْلَمُ [راجع: ۱۸۰۹۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۵) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گاوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

مُسْنَدُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ الْمُطَّلِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ أَمْرًا لَهُ الْبَيْتَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ هُوَ مَا أَرَدْتُ [صححه الحاكم ((المستدرک)) (۱۹۹/۲) قال الترمذی: لا

نعرفه إلا من هذا الوجه وقال البخاري: فيه اضطراب قال الألباني: ضعيف (ابن داود: ۲۲۰۸، الترمذی: ۱۱۷۷، ابن

ماحة: ۲۰۵۱]۔ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۶) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ”طلاق البتہ“ دے دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے عرض کیا ایک طلاق دینے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھا کر کہو انہوں نے قسم کھا کر کہا (کہ میرا یہی ارادہ تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نیت کے مطابق طلاق ہوئی۔

(۲۴۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ جَرِيرٍ بِهِ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت جارود عبیدی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدْمِيِّ عَنْ الْجَارُودِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّفْظَةُ نَجِدُهَا قَالَ أَنْشُدْهَا وَلَا تَكْتُمُ وَلَا تُغَيِّبُ فَإِنْ وَجَدْتَ رَبَّتَهَا فَأَذْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ [راجع: ۲۱۰۳۴، ۲۱۰۳۵، ۲۱۰۳۷، ۲۱۰۳۸، ۲۱۰۳۹، ۲۱۰۴۰، ۲۱۰] سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۸) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور آدمی نے بارگاہ نبوت میں اور گمشدہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اس کا اعلان کرو، اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر کوئی اس کی شناخت کر لے تو اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۹) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی لپٹ ہوتی ہے اس کے قریب بھی نہ جانا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ كَتَبَ إِلَى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حِينَ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ بَدَى السَّاعَةِ فِتْنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَفِتْنًا كَقِطْعِ الدُّخَانِ يَمُوتُ فِيهَا قَلْبُ

الرَّجُلُ كَمَا يَمُوتُ بَدَنُهُ يَصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا وَيُؤْمِسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيمَا أَفْوَامُ خَلَقَهُمْ وَدِينُهُمْ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ وَإِنْ يَزِيدَ بَنُ مُعَاوِيَةَ قَدْ مَاتَ وَأَنْتُمْ إِخْوَتُنَا وَأَشِقَاؤُنَا فَلَا تَسْبِقُونَا بِشَيْءٍ حَتَّى نَخْتَارَ لَأَنْفُسِنَا [راجع: ۱۵۸۴۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۰) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب یزید کا انتقال ہوا تو حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نے قیس بن یثیم کے نام خط میں لکھا سلام علیک، اما بعد! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے فتنے اس طرح آئیں گے جیسے اندھیری رات کے کلڑے ہوتے ہیں، کچھ فتنے ایسے ہوں گے جو دھوکے کے کلڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں میں انسان کے جسم کی طرح اس کا دل بھی مر جائے گا، انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اسی طرح شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، لوگ اپنے اخلاق اور دین کو دنیا کے تھوڑے سے ساز و سامان کے بدلے بیچ دیا کریں گے۔

اور یزید بن معاویہ فوت ہو گیا ہے، تم لوگ ہمارے بھائی اور ہمارے سگے ہو، اس لئے تم ہم پر سبقت لے جا کر کسی حکمران کو منتخب نہ کر لینا، یہاں تک کہ ہم خود اپنے لیے کسی کو منتخب کر لیں۔

مُسْنَدُ عَلْقَمَةَ بْنِ رِمَّةَ الْبَلَوِيِّ رحمہ اللہ

حضرت علقمہ بن ریمہ بلوی رحمہ اللہ کی حدیث

(۲۴۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ رِمَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْيَةٍ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ فَتَدَا كَرْنَا كُلٌّ مَنِ اسْمُهُ عُمَرُو قَالَ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ ثُمَّ نَعَسَ الثَّالِثَةُ فَاسْتَقِظَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ عُمَرُو هَذَا قَالَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْنَا وَمَا شَأْنُهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ إِلَى الصَّدَقَةِ جَاءَ فَأَجْزَلَ مِنْهَا فَأَقُولُ يَا عُمَرُو أَنْتَ لَكَ هَذَا قَالَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَدَقَ عُمَرُو إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْسٍ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا لَزَمَنَ هَذَا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا حَتَّى أَمُوتَ [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۹۱) حضرت علقمہ بن ریمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رحمہ اللہ کو بحرین کی طرف بھیجا، پھر خود ایک دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، دوران سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی، پھر ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہوئے ہیں کہ ہم لوگ عمرو نام کے تمام افراد کو ذہن میں لانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اونگھ آئی۔ پھر

ہو شیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ عمرو کون ہے؟ فرمایا عمرو بن عاص، ہم نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بھی لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا تھا وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ عمرو! یہ کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتے کہ اللہ کی طرف سے، اور عمرو نے سچ کہا، کیونکہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

زہیر بن قیس کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ مرتے دم تک اس شخص کے ساتھ رہوں گا جس کے حوالے سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن شیبان حنفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ شَيْبَانَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۹۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

(۲۶۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ لِرَأْيِ رَجُلًا يُصَلِّي فَرَدًّا خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَّفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ الرَّجُلُ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ لَهُ اسْتَغْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ [راجع: ۱۶۴۰۶]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۹۳) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے، تو نبی ﷺ ٹھہر گئے، جب وہ آدمی بھی نماز سے فارغ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی نماز از سر نو پڑھو، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوئے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۶۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّقْرِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۹۴) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے

در میان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ تَغْلِبَ النَّصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن تغلب نمری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ نَاسًا فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ نَاسًا وَتَرَكْتُ نَاسًا فَعَتَبُوا عَلَيَّ وَإِنِّي لَأُعْطِي الْعَطَاءَ الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا أُعْطِيهِمْ لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْهَلَجِ وَالْجَزَعِ وَأَمْنَعُ قَوْمًا لِمَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرٍو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ عَمْرٍو فَمَا يَسُرُّنِي بِكَلِمَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُرُ النَّعَمِ [راجع: ۲۰۹۴۸]، [سقط من اليمينية].

(۲۴۲۹۵) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کوئی چیز آئی، نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وہ دے دی اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا، بعد میں نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو نبی ﷺ نے چھوڑ دیا ہے، وہ کچھ خفا ہیں اور باتیں کر رہے ہیں، تو نبی مہر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ جسے چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، میں کچھ لوگوں کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دل بے صبری اور بخل سے لبریز ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہوتی ہے، ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے، میں اس وقت نبی ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا، مجھے پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

(۲۴۲۹۶) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقْضَى الْمَالُ وَيَكْثُرَ الْقَلَمُ وَيَفْشُو التَّجَارَةُ قَالَ قَالَ عَمْرٍو فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسَّعُ الْبَيْعَ لَيَقُولُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ وَيُلْتَمَسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ وَلَا يَوْجَدُ [سقط من اليمينية]، [صححه الحاكم (۷/۲۷۷)، قال الألباني: صحيح (النسائي: ۷/۲۴۴)].

(۲۴۲۹۶) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا علامات قیامت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مال و دولت خوب پھیل اور بڑھ جائے گا، قلم کا ظہور ہوگا، اور تجارت خوب وسیع ہو جائے گی، عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خرید و فروخت کرے گا تو کہے گا کہ پہلے میں بنو فلاں کے تاجروں سے مشورہ کر لوں، اور ایک بڑے محلے میں کاتب کو تلاش کیا جائے گا لیکن وہ نہیں ملے گا۔

بَقِیَّةُ حَدِیثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِّیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِّیِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ الْقَعْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ الْقَعْدُ فَقَالَ النَّالِئَةُ فَقُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ حِمَيْرٍ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۷) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سمیٹے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمر سے۔

(۲۴۲۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مُرَّةَ الْجُهَنِّیِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ فَقُمْتُ فَقَالَ الْقَعْدُ فَصَنَعَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ أَقُومُ لِيَقُولُ الْقَعْدُ فَلَمَّا كَانَتِ النَّالِئَةُ قُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ مَعَشَرُ قُضَاعَةَ مِنْ حِمَيْرٍ قَالَ عَمْرُو لَكُنْتُ هَذَا الْحَدِيثُ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۸) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سمیٹے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمر سے۔

(۲۴۲۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِّیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَذَيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَصَبَ إِصْبَعِيهِ مَا لَمْ يَبْقَ وَالِدَايَهُ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات

کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان اعمال پر ثابت قدم رہتے ہوئے فوت ہوگا وہ قیامت کے دن انبیاء کرام ﷺ، صدیقین رضی اللہ عنہم اور شہداء رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس طرح ہوگا یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اشارہ کیا تا وقتیکہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

(۲۴۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ عَنْ ذِي الْخَلَّةِ وَالْحَاجَةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ وَمُسْكِنَتِهِ [راجع: ۱۸۱۹۶] [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاویہ! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو حکمران یا والی ضرورت مندوں، فقیروں اور مسکینوں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات، اور فقر و مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، (چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا)۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں

(۲۴۳۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَافِعًا بَطْنَ كَفِّهِ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۱) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے تھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۴۳۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى بِذَاتِ الْجَنَشِ فَأَصَابَتْنِي خَصَاصَةٌ فَلَمْ كَثُرْ ذَلِكَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَلُّنِي عَلَى حَائِطِ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَطَعْتُ مِنْهُ أَقْنَاءً فَأَخَذُونِي فَلَذَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ بِحَاجَّتِي فَأَعْطَانِي قِنْرًا وَاحِدًا وَرَدَّ سَائِرَهُ إِلَيَّ أَهْلِيهِ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۲) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے

قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے ایک خوشہ دے کر باقی اس کے مالک کو لوٹا دیا۔

(۲۶۲۰۲) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَهُ لَحْمًا قَالَ فَجَاءَ مَسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ قَالَ فَقَلِمَ بِي فَضَرَبَنِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ أَطْعَمَ طَعَامِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۰۳) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے میرے آقا نے گوشت کے کڑے بنانے کا حکم دیا، اسی دوران ایک مسکین آیا، تو میں نے اس میں سے کچھ کھانے کے لئے اسے بھی دے دیا، آقا کو معلوم ہوا تو اس نے مجھے مارا، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانے کسی کو اٹھا کر دے دیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا اجر تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَيَقِيَّةُ حَدِيثِ فُرُوءَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ فُرُوءَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِهْتُ يَوْمِيكُمْ وَيَوْمِي هُمَذَانِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَاءَ الْأَهْلِ وَالْعَشِيرَةِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ خَيْرٌ لِمَنْ اتَّقَى مِنْكُمْ [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۰۴) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اپنے دونوں دن اور ہمدان کے دن ناپسند سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ! گھر اور خاندان والے ہی برباد ہوتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے متقی ہو۔

(۲۶۲۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ فُرُوءَ بْنِ مُسَيْكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ سَبَا أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بَأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَهُ عَشِيرَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَشَاءُ مِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَكَيْفَ سَبَا فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مِ

فَعَلَّكَ وَلَحْنُكُمْ وَعَسَّانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَبَيَّنُوا فَلَا زُدَّ وَكِنْدَةٌ وَمَذْجُجٌ وَحَمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعُومٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من المبعثية].

(۲۳۳۰۵) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو ایک آدمی کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ! سب کی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ مذجج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۲۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَرُوقَةَ بْنِ مُسَيْكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَقِيلُ بِمُقْبِلٍ قَوْمِي مُدْبِرُهُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَالِ بِمُقْبِلٍ قَوْمِكَ مُدْبِرُهُمْ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لَا تَقَاتِلُهُمْ حَتَّى تَذْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ سَبَأٌ أَوْادٍ هُوَ أَجْبَلُ هُوَ قَالَ لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَدَ لَهُ عَشْرَةٌ فَتِيَامَنُ سِتَّةً وَتَشَاءُ مِثْلُ أَرْبَعَةٍ تِيَامَنُ الْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحَمِيرٌ وَكِنْدَةٌ وَمَذْجُجٌ وَأَنْمَارٌ الَّذِينَ يَقَالُ مِنْهُمْ بَجِيلَةٌ وَخَشَعُومٌ وَتَشَاءُ لَحْنُكُمْ وَجَذَامٌ وَعَامِلَةٌ وَعَسَّانُ [سقط من المبعثية].

(۲۳۳۰۶) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں جب میں پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتا نہ دینا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب کی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ مذجج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرُوقَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْعُطَيْفِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَفَقِيلُ مَنْ أَذْبَرُ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلُ مِنْهُمْ قَالَ بَلَى ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي سَبَائِمَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُطَفِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْزِلِي فَوَجَدَنِي قَدْ سِرْتُ فَرُدَدْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ قَاعِدًا وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ قَالَ فَقَالَ بَلْ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَجَابَ فَأَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِ حَتَّى تُحَدِّثَ إِلَيَّ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَيِّئِ أَرْضٍ هِيَ أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ لَيْسَتْ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَأْمَنُ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاتَمُ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مُوَالَفَتَهُمْ وَجُدَامُ وَعَسَانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ يَأْمَنُوا فَلَا أَرُودُ وَكِنْدَةُ وَجَحْمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ وَمَذْحَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارُ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعٌ وَبَحِيلَةٌ [سقط من الميمنية].

(۲۳۳۰۷) حضرت فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں پھر میرے ذہن میں ایک اور بات آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل سبا ان سے زیادہ طاقتور اور سخت لوگ ہیں نبی ﷺ نے مجھے ان سے قتال کرنے کی اجازت دے دی جب میں نبی ﷺ کے پاس سے نکلوا تو اللہ تعالیٰ نے اہل سبا کے متعلق جو نازل فرمانا تھا وہ نازل فرمایا نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس غطفی کا کیا بنا؟ اور میرے گھر ایک قاصد کو بھیج دیا اسے پتہ چلا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں تو وہ مجھے راستے سے واپس بلا کر لے آیا۔

جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتانہ دینا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لخم، عسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ، مذحج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بحیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَفِيُّ ثُمَّ الْمَرَادِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَرَ مَعْنَاهُ [سقط من الميمنية]

(۲۳۳۰۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ الْمُقَدَّارِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَلَاغِبُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ فَلَوْلَا أَنَّ ابْنَتَهُ تَحْبِي لَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَلَاغِبُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ قَالَ يَفْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [انظر، ۱۶۸۴۵].

(۲۴۳۰۹) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ إِلَى عَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُصِفْنَا أَحَدٌ فَأَنْطَلَقَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ لِي يَا مُقَدَّادُ جَزَىءُ الْبَانِيَا بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَكُنْتُ أَجْزَأَهُ بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَأَحْبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى بَعْضَ الْأَنْصَارِ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ وَشَرِبَ حَتَّى رَوَى فَلَوْ شَرِبْتُ نَصِيهَهُ فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُمْتُ إِلَى نَصِيهِهِ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ غَطَيْتُ الْقَدَحَ فَلَمَّا فَرَعْتُ أَخَذَنِي مَا قَدَمُ وَمَا حَدَثُ فَقُلْتُ يَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِعًا وَلَا يَجِدُ شَيْئًا فَتَسَجَّيْتُ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُ الْيَقْطَانَ وَلَا يُوقِظُ النَّائِمَ ثُمَّ أَتَى الْقَدَحَ فَكَشَفَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْنِي مِنْ أَوْسَقِ مَنْ سَقَانِي وَاعْتَمَمْتُ الدَّعْوَةَ فَقُمْتُ إِلَى الشَّفْرَةِ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ الْأَعْنُرَ فَجَعَلْتُ أَحْنَسُهَا أَيُّهَا أَسْمَنُ فَلَا تَمُرُّ يَدَيَّ عَلَى ضَرْعٍ وَاحِدَةٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا حَافِلًا فَحَلَبْتُ حَتَّى مَلَأْتُ الْقَدَحَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ بَعْضُ سَوَائِكَ يَا مُقَدَّادُ مَا الْخَبَرُ قُلْتُ اشْرَبْتُ ثُمَّ الْخَبَرُ فَشَرِبَ حَتَّى رَوَى ثُمَّ نَازَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَذِهِ بَرَكَتٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ لَهَذَا أَغْلَمْتَنِي حَتَّى نَسِيتُ صَاحِبِي فَقُلْتُ إِذَا أَصَابْتَنِي وَإِيَّاكَ الْبَرَكَتُ فَمَا أَهْبَأِي مِنْ أَخْطَاطٍ [صححه مسلم]

(۲۳۳۱۰) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دو ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ ﷺ کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا مقداد! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی ﷺ کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھاپی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی ﷺ بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگئے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعا کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پییں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ میرے ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کہوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۶۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَّ رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتَعْصَبَ فَبَعَلْتُ أَنْعَجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مَحْضَرًا غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ فِيهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامٌ أَكْبَهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا عَرِّفَهُمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يَصَلُّوْهُ أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ

مُصَدِّقِينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيِّكُمْ قَدْ كُفِّعْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِ حُمٍّ وَاللَّهِ لَقَدْ بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بَعَثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي فِتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرُونَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ لِهَجَاءِ بَرَقَانِ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ وَوَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَاثِرًا وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ وَأَنَّهَا لِلنَّبِيِّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

(۲۳۳۱۱) جبر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی وہاں سے گذر رہا اور کہنے لگا یہ آنکھیں کیسی خوش نصیب ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے بخدا ہماری تو یہ تمنا ہی رہی کہ جو آپ نے دیکھا ہم نے بھی وہی دیکھا ہوتا اور جن چیزوں کا مشاہدہ آپ نے کیا ہم نے بھی ان کا مشاہدہ کیا ہوتا اس پر وہ غضبناک ہو گئے مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اس نے تو ایک اچھی بات کہی ہے پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انسان کو اس خواہش پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے کہ وہ ان مواقع پر حاضر ہونے کی تمنا کرتا ہے جن سے اللہ نے اسے غائب رکھا اسے معلوم نہیں کہ اگر وہ اس موقع پر موجود ہوتا تو اس کا رویہ کیا ہوتا بخدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں اللہ ان کے سینوں کے بل جہنم میں اوندھا دھکیل دے گا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور نہ ہی ان کی تصدیق کی۔ کیا تم اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہیں اس وقت پیدا کیا جبکہ تم صرف اپنے رب ہی کو پہچانتے ہو اور اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتے ہو دوسروں کے ذریعے آزمائشوں سے تمہیں بچالیا گیا ہے بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ فترت وحی اور جاہلیت میں بھیجا جو کسی بھی نبی کی بعثت کے زمانے سے سب سے زیادہ سخت زمانہ تھا لوگ اس زمانے میں بتوں کی پوجا سے زیادہ افضل دین کوئی دین نہیں سمجھتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقان لے کر تشریف لائے جس کے ذریعے انہوں نے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا اور والد اور اس کی اولاد کے درمیان فرق نمایاں کر دیا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے باپ بیٹے یا بھائی کو کافر سمجھتا تھا اور اللہ نے اس کے دل کا تالا ایمان کے لئے کھول دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کفر کی حالت میں ہی مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اس لئے جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کا محبوب جہنم میں رہے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتیں اور یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

(۲۶۳۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِجَارِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا ضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَ يَدِي ثُمَّ لَدَّ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفْقَلُهُ قَالَ لَا فَعُدْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ وَيَكُونَ مِثْلَكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلَ مَا فَعَلْتَ [صححه البخاری (۶۸۶۵)، ومسلم (۹۵)، وابن

حبان (۱۶۴)۔ [انظر: ۲۴۳۱۸، ۲۴۳۲۲، ۲۴۳۳۳]۔

(۲۳۳۱۳) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت "لا الہ الا اللہ" پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْمُقَدَّادِ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَابْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا قَالَ فَاذْهَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثُ أَغْنُرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَطِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَطِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبُهُ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ قَالَ فَاتَّبَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتَحَفَوْنَ وَيُصِيبُ عَنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَاشْرَبَهَا قَالَ مَا زَالَ يُزَيِّنُ لِي حَتَّى شَرِبْتُهَا فَلَمَّا وَغَلْتُ فِي بَطْنِي وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَذَمْنِي فَقَالَ وَيُحَكِّ مَا صَنَعْتَ شَرِبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ وَلَا يَرَاهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ قَالَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ مِنْ صُوفٍ كُلَّمَا رَفَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجْتُ قَدَمَائِي وَإِذَا أُرْسِلْتُ عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَجَعَلَ لَا يَجِيءُ لِي نَوْمٌ قَالَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي فَاتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ قُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَى قَاهِلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا لِي فَاخْذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَغْنُرِ أَجْسُهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسَمَنُ فَأَذْبَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مِنْ حَقْلٍ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لَالٍ مُحَمَّدٌ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ الرِّغْوَةُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا شَرِبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ يَا مُقَدَّادُ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَاخْذْتُ مَا بَقِيَ فَشَرِبْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى قَاصِبَاتِي دَعَوْتُهُ ضَحِكْتُ حَتَّى الْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوَاتِرِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا صَنَعْتُ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ أَلَا كُنْتُ أَذْنَتِي نُوقِظُ صَاحِبِيكَ هَذَيْنِ قُبُصِيَانِ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَاللَّيْلِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَهْلَى إِذَا أَصْبَحَتْهَا وَأَصْبَحْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ

[راجع: ۲۴۳۱۰]

(۲۴۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ لکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد ﷺ انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس درغلانے کے نتیجہ میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد ﷺ کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بد دعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ میرے لئے بد دعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ اتوا سے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا ہوا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا

دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں۔ آپ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)

(۲۴۳۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْيَقْدَادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذِنَتْ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامُ [صححه مسلم (۲۸۶۴)، وابن حبان (۷۳۳۰)].

(۲۴۳۱۴) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا گرمی کی شدت سے وہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوں گے کسی کا پسینہ اس کی ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کی پسلیوں تک ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کے منہ میں لگام کی طرح ہوگا۔

(۲۴۳۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْيَقْدَادَ بْنَ الْأَسودِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْقُى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَعْرَ عَزِيْزٍ أَوْ ذُلَّ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعْزُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلَّهُمْ فَيَكُونُونَ لَهَا

(۲۴۳۱۵) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روئے زمین پر کوئی کچا کچا گھرا یا نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ لوگ اسے عزت کے ساتھ قبول کر کے معزز ہو جائیں یا ذلت اختیار کر لیں، جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا انہیں تو کلمہ والوں میں شامل کر دے گا اور جنہیں ذلت دے گا وہ اس کے سامنے جھک جائیں گے (اور اس کے تابع فرمان ہوں گے، ٹیکس ادا کریں گے)

(۲۴۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَعَمْرٍو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْيَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ [قال الألباني: صحيح بما قبله سنن أبو داود: ۴۸۸۹]. قال شعيب: حسن.]

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب حکمران، لوگوں میں شک تلاش کرے گا تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا۔

(۲۴۳۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْقُرْجُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ الْيَقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَا أَقُولُ فِي رَجُلٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُخْتَمُ لَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَمَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقَلْبِ إِذَا اجْتَمَعَتْ غَلِيًّا

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے میں کسی آدمی کے متعلق اچھائی یا برائی کا فیصلہ نہیں کرتا کسی نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن آدم کا دل اس ہڈیا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بدلتا ہے جو خوب کھول رہی ہو۔

(۲۴۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ ابْنَ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيَقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِابْنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مَعْنُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتُلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذْ مِنْ بَشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلِمْتُ لِلَّهِ أَكْفَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۷].

(۲۴۳۱۸) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ الْإِمْقَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَمَّا نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ عَشَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَعْنِي فِي كُلِّ بَيْتٍ قَالَ فَكُنْتُ فِي الْعَشْرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا شَاةٌ تَتَحَرَّى لَبَنَهَا قَالَ فَكُنَّا إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبْنَا وَبَقَيْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبْطَأَ عَلَيْنَا قَالَ وَنَمْنَا فَقَالَ الْإِمْقَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَقَدْ أَطَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهُ يَجِيءُ اللَّيْلَةَ لَعَلَّ إِنْسَانًا دَعَاهُ قَالَ فَشَرِبْتُهُ فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ جَاءَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا شَرِبْتُهُ لَمْ أُنَمَّ أَنَا قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَلَمْ يَشُدَّ ثُمَّ مَالَ إِلَى الْقَدَحِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا أَسْكَتَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ وَتَبْتُ وَأَخَذْتُ السَّكِينِ وَقُمْتُ إِلَى الشَّاةِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ أَذْبَحُ قَالَ لَا أَتَيْتَنِي بِالشَّاةِ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَخَرَجَ شَيْئًا لَمْ يَشْرِبْ وَنَامَ

(۲۴۳۱۹) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے تو نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایک گھر میں دس دس آدمیوں میں تقسیم کر دیا میں ان دس لوگوں میں شامل تھا جن میں نبی ﷺ بھی تھے ہمارے پاس صرف ایک ہی بکری تھی جس سے ہم دودھ حاصل کرتے تھے اگر کسی دن نبی ﷺ کو واپس پر تاخیر ہو جاتی تو ہم اس کا دودھ پی لیتے اور نبی ﷺ کے لئے بچا کر رکھ لیتے۔

ایک مرتبہ رات کو نبی ﷺ تاخیر سے واپس تشریف لائے ہم اس وقت تک سوچے تھے چونکہ نبی ﷺ کو تاخیر زیادہ ہو گئی تھی اور میرا خیال نہیں تھا کہ نبی ﷺ واپس آئیں گے ہو سکتا ہے کسی نے نبی ﷺ کو دعوت پر بلا لیا ہو یہ سوچ کر میں نے نبی ﷺ کے لئے رکھا ہوا دودھ بھی پی لیا لیکن رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی ﷺ تشریف لے آئے ادھر مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی نبی ﷺ نے اندر آ کر آہستہ سے سلام کیا اور پیالے کی طرف بڑھے لیکن جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو خاموش ہو گئے پھر فرمایا اے اللہ! جو شخص آج رات ہمیں کھلائے تو اسے کھلائے یہ سن کر میں اٹھا چھری پکڑی اور بکری کی طرف بڑھا نبی ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے ذبح کرنے جا رہا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح نہ کرو بلکہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تھوڑا سا دودھ کھلا جسے نبی ﷺ نوش فرما کر لیٹ گئے اور سو گئے۔

(۲۴۳۲۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَبَانَا مَالِكٌ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْإِمْقَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنْ أَمْرَاتِهِ فِيمَدَى قَالَ إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدًا فَلْيَنْصَحْ لِرَجْهِ قَالَ يَعْنِي يَتَغَسَّلُهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (۲۲)، وابن حبان (۱۱۰۱)].

قال ابن عبد البر: هذا اسناد ليس بم متصل. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۰۷، ابن ماجه: ۵۰۵). قال شعيب:

(۲۳۳۲۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصِ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ بْنُ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيُّ عَنْ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عُمُودٍ وَلَا عُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ وَلَا يَصُدُّ لَهُ صَدْدًا (۲۴۳۲۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بِقِیَّةُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْحُجْرِ أَوْ عَنْ أَبِي الْحُجْرِ بْنِ الْمُهَلَّبِ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ضَبِيعَةُ بِنْتُ الْمُقْدَامِ بْنِ مُعَدِجَرَبَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى إِلَى عُمُودٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ ذَلِكَ لَا يَجْعَلُهُ نُصَبَ عَيْنَيْهِ وَلَكِنَّهُ يَجْعَلُهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْسَرِ (۲۴۳۲۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ فَلَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ كَرْنَا لَهُ فَلَدَّهَبَ بِنَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ احْتَلِبْنِي بَا مُقْدَادُ وَجَزْنُهُنَّ أَرْبَعَةُ أَجْزَالٍ وَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ جُزْأَهُ لَكُنْتُ أَلْفَعْلُ ذَلِكَ فَوَقَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزْأَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاحْتَبَسَ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ أَتَى أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَوْ قُضِيَ لَشَرِبْتُ مَعَهُ الشَّرْبَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِي حَتَّى قُضِيَ لَشَرِبْتُ جُزْأَهُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَطْنِي وَتَقَارَّ أَحَدَيْ مَا لَكُمْ وَمَا حَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِعًا ظِمَانًا وَلَا يَرَى فِي الْقَدَحِ شَيْئًا فَتَسَجَّعْتُ قَوْلًا عَلَى وَجْهِهِ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمًا يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ وَلَا يُوقِظُ النَّائِمَ لَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَزِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنِي مِنْ سَقَائِي وَأَطْعِمْنِي فَأَغْتَمَمْتُ دَعْوَتَهُ وَقُلْتُ فَأَخَذْتُ الشُّفْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنَ الْأَعْنُرِ فَجَعَلْتُ أَجْسَهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسْمَنَ لِأَذْبَحَها فَوَقَعْتُ بَدِي عَلَى ضَرْعِ إِحْدَاهُنَّ فَإِذَا مَيَّ حَافِلٌ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى الْأُخْرَى فَإِذَا مَيَّ حَافِلٌ فَتَنَظَّرْتُ كُلَّهُنَّ فَإِذَا مَيَّ حُفْلٌ فَحَلَبْتُ فِي الْإِنَاءِ فَاتَيْنَهُ بِهِ فَقُلْتُ اشْرَبْ فَقَالَ الْخَبَرُ يَا مُقْدَادُ فَقُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبَرُ فَقَالَ بَعْضُ سَوَاتِكَ يَا مُقْدَادُ

فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَشَرِبْتُ حَتَّى تَصَلَّعْتُ ثُمَّ أَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَقُلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ أَفَلَا أَخْبَرْتَنِي حَتَّى أَسْقِيَ صَاحِبِيكَ فَقُلْتُ إِذَا شَرِبْتُ الْبَرَكَةَ أَنَا وَأَنْتَ فَلَا أَبَالِي مِنْ أَعْطَاكَ [راجع: ۲۴۳۱۰].

(۲۳۳۲۳) حضرت مقدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دوست سہمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ ﷺ کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا مقدار! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی ﷺ کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھا پی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی ﷺ بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعا کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ نہیں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پروا نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۴۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي حَسِبٍ قَالَ جَعَلَ يَمْدَحُ عَامِلًا لِعُثْمَانَ لَقَعَمَدِ الْمَقْدَادِ فَجَعَلَ يَحْفُو التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا هَذَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَذَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۳) میمون بن ابی ہبیب کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ بَعَثَ وَفْدًا مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى عُثْمَانَ فَجَاؤُوا يُشْنُونَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْمُقْدَادُ يَحْشُو فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمْرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْشُو فِي وُجُوهِ الْمَذَاحِينَ تُّرَابَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَامَ الْمُقْدَادُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ احْشُوا فِي وُجُوهِ الْمَذَاحِينَ التُّرَابَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَمَّا الْمُقْدَادُ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ (۲۳۳۲۵) میمون بن ابی ہبیب کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ الْبُكْرِيُّ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيُّ وَعَمَارُ وَالْمِقْدَادُ الْمَذِيُّ فَقَالَ عَلِيُّ إِنِّي رَجُلٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْيَى فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا لِعَمَارٍ أَوْ لِلْمِقْدَادِ قَالَ عَطَاءٌ سَمَّاهُ لِي عَائِشٌ فَتَسَبَّهْتُ سَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذِيُّ لِيَغْسِلَ ذَاكَ مِنْهُ قُلْتُ مَا ذَاكَ مِنْهُ قَالَ ذِكْرُهُ وَتَوَضُّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ وَيَنْضَحُ فِي قُرْجِهِ أَوْ قُرْجِهِ

(۲۳۳۲۶) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی علیہ السلام سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود ان سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَائِلِ بْنِ ذَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ الْبُهَيْ أَن رَكِبًا وَقَفُوا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَمَدَحُوهُ وَآثَنُوا عَلَيْهِ وَكَمَ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْأَرْضِ فَخَفَا فِي وَجُوهِ الرُّكَّابِ فَقَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَذَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۷) میمون بن ابی ہبیب کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے

بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَأَتَى عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَبَعَلَ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ يَقُولُ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِينَا الْمَدَّاحِينَ أَنْ نَحْثُو فِي وَجُوهِهِمُ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)]. [انظر: ۲۴۳۳۱]

(۲۳۳۲۸) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَبَعَلَ الْمُقْدَادُ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُو فِي وَجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)].

(۲۳۳۲۹) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۰) قُرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَعَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمُقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ لِرَجْهِ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۲۰].

(۲۳۳۳۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے، اور اس کی شرمگاہ سے لمبی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ مجھے خود سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجُ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَلَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ [راجع: ۲۴۳۲۸].

(۲۴۳۳۱) حدیث نمبر (۲۴۳۲۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخَيْبِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْمِقْدَادَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَاسْتَلَفَنِي فَضَرَبَ أَحَدِي بِدَيْءِ السَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقْبَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي بِدَيْءِ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْبَلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّ قَتْلَهُ فَإِنَّهُ يَمْنُزِلُكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ يَمْنُزِلُكَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۲) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخَيْبِ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلُهُ أَمْ أَدَعُهُ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مِقْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ غَيْرَ مَرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِي قُبَاءَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَتَانِي عَلَيْكُمْ فِي الظُّهُورِ خَيْرًا أَقَلَّا تُخَيِّرُونِي قَالَ يَعْنِي قَوْلَهُ فِيهِ رَجُلٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ لَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَةِ الْإِسْتِغْنَاءُ بِالْمَاءِ

(۲۳۳۳۳) محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہارت کے معاملے میں تم لوگوں کی تعریف کی ہے کیا تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا ”فہ رجال یحبون ان یتطہروا“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے تورات میں اپنے آپ کو پر پانی سے استنجاء کرنے کا حکم لکھا ہوا پایا ہے۔ (ہم اس پر عمل کرتے ہیں)

(۲۴۳۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَامِ بْنِ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ضَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْجَارِ
(۲۳۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَحْنُ بِخَيْرٍ أَمْ مَنْ بَعْدَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّنَا أَحَدُهُمْ أَحَدًا ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِكُمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(۲۳۳۳۶) حضرت یوسف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم لوگ زیادہ بہتر ہیں یا جو ہمارے بعد آئیں گے وہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بعد والوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو تمہارے ایک مد یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسَ وَأَجْلَسَنِي فِي حَجْرِهِ [راجع: ۱۶۵۱۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي [راجع: ۱۶۵۱۸]

(۲۳۳۳۸) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ [راجع: ۱۶۵۱۹].

(۲۳۳۳۹) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ

حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ وَحْشَةً قَالِ فَإِذَا أَحَدْتُ مَضْجَعَكَ فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَخَشَرِ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ لِإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ وَبِالْحَقِّ أَنْ لَا يَهْرُبَكَ [راجع: ۱۶۶۸۹].

(۲۳۳۴۰) حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات مجھے انجانی وحشت محسوس ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَخَشَرِ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ“ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی بلکہ تمہارے قریب بھی نہیں آئے گی۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْجَمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ ثُمَّ نَزَلَتِ الزَّكَاةُ فَلَمْ نَنْهَ عَنْهَا وَلَمْ نُوْمَرْ بِهَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ رَمَضَانَ ثُمَّ نَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ نُوْمَرْ بِهِ وَلَمْ نَنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ [راجع: ۱۵۵۵۶].

(۲۳۳۴۱) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور نہ حکم دیا گیا البتہ ہم اسے ادا کرتے رہے اور ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، جب ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی رکھتے رہے۔

(۲۶۲۶۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ عَبَّادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَدَّدَ سُلْطَانَهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ أَوْهَنَ اللَّهُ كَيْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۳۴۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی نافرمانی پر اپنے حکمران کو درست قرار دیتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی تدبیر کو کرور کر دے گا۔

(۲۶۲۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ حَنْفٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا بِجِنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ الْيَسْتُ نَفْسًا [صححه البعاری (۱۳۱۲)، ومسلم (۹۶۱)].

(۲۲۳۴۳) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ قادیسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے یہ دونوں کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ اسی علاقے کے رہنے والوں میں سے تھا انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی تھا نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا؟

(۲۶۲۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيْمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهَا [راجع: ۱۰۰۰۶].

(۲۲۳۴۴) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی ادا کرتے رہے۔

(۲۶۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ غَسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرُسِيَّةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى آثَرِ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِحِمَارٍ لِرَبِّ فَقَالَ صَاحِبُ الْحِمَارِ أَحَقُّ بِصَدْرِ حِمَارِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحِمَارُ لَكَ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۳۶۰۴)].

(۲۲۳۴۵) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا، نبی ﷺ نے غسل کیا، پھر ہم اس سے رنگا ہوا ایک لحاف لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے جسے نبی ﷺ نے اپنے اوپر لپیٹ لیا اس کے نشانات جو نبی ﷺ کے پیٹ کی سلوٹوں پر پڑے تو اس کا منظر اب تک میری نگاہوں کے سامنے ہے پھر ہم

سواری کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک گدھالے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ سواری آپ ہی کی ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۲۶۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ أَفَاتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ سَفَى الْمَاءُ قَالَ لِحَلِّكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ شُعْبَةُ لَقَتَادَةَ مَنْ يَقُولُ بِلَكَ سِقَايَةَ آلِ سَعْدٍ قَالَ الْحَسَنُ [راجع: ۲۲۸۲۶].

(۲۳۳۴۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۶۲۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفِيَجْزِي عَنْهَا أَنْ أُعْطِيَ عَنْهَا قَالَ أُعْطِيَ عَنْ أُمِّكَ [صححه الحاكم (۲/۲۵۴) قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۶/۲۵۳ و ۲۵۴)].

(۲۳۳۴۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں انہوں نے ایک منت مان رکھی تھی کیا ان کی طرف سے میرا کسی غلام کو آزاد کرنا کفایت کر جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتے ہو۔

(۲۶۲۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ الصَّرَافِ أَوْ هُوَ سَعِيدُ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِثْنَةُ حُبِّهِمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ قَالَ عَفَّانٌ وَلَقَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مَرَّةً وَلَيْسَ فِيهِ شَكٌّ أَمَلَهُ عَلِيٌّ أَوَّلًا عَلَى الصَّخَةِ [راجع: ۲۲۸۲۹].

(۲۳۳۴۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

حَدِيثُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۲۶۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ أَبَا بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطَّوْرِ فَقَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَشْكُ

(۲۳۳۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی روائی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔

(۲۶۲۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْكَندَرِيَّةِ أُنْتَبِطِعَ فِيهِ قَلِيلٌ لَهُ لَمْ يَعْثُ عَنَّْا مَنَّا لَنَا بَعْدَ فَقَالَ أَتُرْعَوْنَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا زِلْنَا مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَّغُوا مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

(۲۳۳۵۰) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اسکندریہ سے روانہ ہوئے تو راستے میں انہیں کھانا پیش کیا گیا، کسی نے ان سے کہا کہ اب تو یہاں سے شہر زیادہ دور نہیں رہا، انہوں نے فرمایا کیا تم نبی ﷺ کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب تک ہم فلاں فلاں جگہ پہنچے نہیں گئے روزے کا ناغہ کرتے رہے۔

(۲۶۲۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ لَقِيتُ أَبَا بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءَ مِنَ الطَّوْرِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ مِنَ الطَّوْرِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرَحَّلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشُدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(۲۳۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی روائی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَمَّا نَمَّ سَارَ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ قَالَ مَا أَرَدْتُ أَنْ تَذْكُرَ أُمِّي قَالَ لَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَهَا كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ
نَمْ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكُمْ
اللَّهُ أَوْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ شَكَ يَخْشَى وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ [إسناده ضعيف صححه الحاكم (٤/٢٦٧)].

(۲۳۳۵۴) ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی سفر میں حضرت سالم بن عبید اللہؓ کے ساتھ تھا ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے 'السلام علیکم' کہہ دیا، حضرت سالمؓ نے فرمایا تجھ پر اور تیری ماں پر بھی ہو کچھ دور چلنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھا کہ شاید تمہیں مجھ پر غصہ آیا ہو؟ اس نے کہا کہ آپ نے میری والدہ کا تذکرہ کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی اور جملہ کہنے کی طاقت ہی نہیں تھی، کیونکہ ایک مرتبہ میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا اور ایک آدمی کو چھینک آئی تھی، اس نے بھی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تھا اور نبی ﷺ نے بھی اسے یہی جواب دیا تھا پھر فرمایا تھا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لینا چاہیے اور سننے والے کو یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ اللہ میرے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔

بَقِیَّةُ حَدِیْثِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت مقداد بن اسودؓ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا طَلِبَةَ الْكَلَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَا تَقُولُونَ فِي الزَّانَا قَالُوا حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بَعْشَرَةً نِسْوَةً آيَسُرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةٍ جَارِهِ قَالَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوا حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ آيَاتٍ آيَسُرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ

(۲۳۳۵۵) حضرت مقداد بن اسودؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم لوگ بدکاری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، لہذا وہ قیامت تک حرام رہے گی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لئے دس عورتوں سے بدکاری کرنا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے پھر پوچھا کہ چوری کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، لہذا وہ حرام رہے گی، نبی ﷺ نے فرمایا انسان کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے پڑوسی کے یہاں چوری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنهحضرت ابو رافع رضي الله عنه کی حدیثیں

(۲۴۳۵۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنبَأَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ ذَبَحْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَأَمَرَنَا فَعَالَجَنَا لَهُ

شَيْئًا مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلْتُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [صححه مسلم (۳۵۷) والحاكم (۱۱۲/۴)] [انظر: ۲۴۳۷۰]

(۲۴۳۵۶) حضرت ابو رافع رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا

تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَرِّزَاقِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ [انظر: ۲۷۷۲۶]

(۲۴۳۵۷) حضرت ابو رافع رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲۴۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بَكِيرَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ إِنِّي لَا أَحْسِبُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْسِبُ الْبِرَّ وَأَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الْإِذَى فِيهِ

الآن فَارْجِعْ قَالَ بَكِيرٌ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قَبِيْطًا

(۲۴۳۵۸) حضرت ابو رافع رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھتے ہی اسلام میرے دل میں گھر کر گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خلاف عہد نہیں کر سکتا اور ایچیوں کو اپنے پاس نہیں روک سکتا اس لئے اب تو تم واپس چلے جاؤ اگر

تمہارے دل میں وہی ارادہ باقی رہے جواب ہے تو پھر میرے پاس آ جانا (چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا پھر واپس آ کر

بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا)

(۲۴۳۵۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ

أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِرَأْيِهِ فَلَمَّا دَنَا

مِنْ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ فَضْرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ فَتَنَاولَ عَلِيُّ بِأَبَا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يَقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَعَ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي نَفْسِ مَعِي سَبْعَةَ أَنَا تَامِنُهُمْ نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ

(۲۳۳۵۹) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا تو ہم بھی ان کے ساتھ نکلے تھے جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ کے لوگ باہر آئے اور لڑائی شروع ہو گئی ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ان کے ہاتھ سے گر گئی تھی، انہوں نے قلعہ کا دروازہ اکھیر کر اس سے ڈھال کا کام لیا، اور دورانِ قتال وہ مستقل ان کے ہاتھ میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور جنگ سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، میں نے دیکھا کہ سات آدمیوں کی ایک جماعت نے ”جن کے ساتھ آٹھواں میں بھی تھا“ اس دروازے کو ہلانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہم اسے ہلا نہیں سکے۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَمَّتَيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صُنِعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ مَضْلِيَّةٌ فَأَنبَى بِهَا فَقَالَ لِي يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاولْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاولْتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَوْ سَكَّتَ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا دَعَرْتُ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدَّرَاعُ

(۲۳۳۶۰) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ایک ہنڈیا میں گوشت پکایا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی دسی نکال کر دو، چنانچہ میں نے نکال دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے دوسری دسی طلب فرمائی، میں نے وہ بھی دے دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے پھر دسی طلب فرمائی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم خاموش رہتے تو اس ہنڈیا سے اس وقت تک دستیاں نکلتی رہتیں جب تک میں تم سے مانگتا رہتا۔

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوَجَّعَيْنِ خَصِيصَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَمَّنْ شَهِدَ بِالْتَّوْحِيدِ وَكَهْ بِالْبَلَاغِ وَالْآخِرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَفَانَا [انظر:]

[۲۷۷۳۳، ۲۷۷۳۲]

(۲۳۳۶۱) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو خوبصورت اور خاصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور فرمایا ان میں سے ایک تو ہر اس شخص کی جانب سے تھا جو اللہ کی وحدانیت اور نبی ﷺ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا اپنی اور اپنے

(٢٤٣٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْرِفَنَّ مَا يَبْلُغُ أَحَدَكُمْ مِنْ حَدِيثِي شَيْءٌ وَهُوَ مُتَكَيِّئٌ عَلَى أَرِيكِيهِ فَيَقُولُ مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۳۳۶۲) حضرت ابورافعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفی پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(٢٤٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتَيْهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يُغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ [قال الألباني: حسن (ابو داود: ٢١٩)، ابن ماجه: ٥٩٠]. قال شعيب: اسناده ضعيف على نكارة في متنه. [انظر: ٢٤٣٧٢، ٢٧٧٢٩].

(۶۳-۲۳۳) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرمالیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(٢٤٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ١٦٥٠، الترمذی: ٦٥٧). انظر: ٢٤٣٧٤، ٢٧٧٢٤].

(۲۴۳۶۴) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارقم رضی اللہ عنہ یا ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گذرے، انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابورافع! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(٢٤٣٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ فَقَدَرْتَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَمَّا عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ دَخَلَ فَاَسَلَّمْتُ وَأَسَلَمَتْ أُمُّ الْفَضْلِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ قَدْ أَتَمَّهُ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُ قَوْمَهُ كَمَا يَهَابُ النَّبِيُّ كَأَنَّ لَيْلَةَ عَدُوِّهِ قَدْ طَفِقَتْ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

Digitized by www.salamuniversity.com

الْمُعِيرَةِ وَكَذَلِكَ كَانُوا صَنَعُوا لَمْ يَتَخَلَّفَ رَجُلٌ إِلَّا بَعَثَ مَكَانَهُ رَجُلًا فَلَمَّا جَاءَنَا الْخَيْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ وَأَخْزَاهُ وَوَجَدْنَا أَنْفُسَنَا قُوَّةً فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۴۳۶۵) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اسلام ہمارے گھر میں داخل ہو چکا تھا اور میں اور ام الفضل اسلام قبول کر چکے تھے اسلام تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی قبول کر لیا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے اسے چھپا کر رکھتے تھے ابولہب دشمن خدا غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا تھا اور اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیج دیا تھا کیونکہ لوگوں میں یہی رواج تھا کہ اگر کوئی آدمی جنگ میں شریک نہ ہوتا تو اپنے بدلے کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیتا تھا پھر جب ہمارے پاس فتح بدر کی خوشخبری پہنچی تو اللہ نے ابولہب کو ذلیل و رسوا کر دیا اور ہمیں اپنے اندر طاقت کا احساس ہوا پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۴۳۶۶) وَمِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِ يَعْقُوبَ مُرْسَلٌ لَيْسَ فِيهِ إِسْنَادٌ وَقَالَ فِيهِ أَخُو بَنِي سَالِمٍ بْنُ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ فِي الْأَسَارَى أَبُو وَدَاعَةَ بْنُ صَبْرَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ بِمَكَّةَ ابْنًا كَيْسًا تَاجِرًا ذَا مَالٍ لَكُمْ كُمْ بِهِ قَدْ جَانَيْتَنِي فِي فِدَاءِ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ لَا تَعْبَلُوا بِفِدَاءِ أَسَارِكُمْ لَا يَتَّارَبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ صَدَقْتُمْ فَأَفْعَلُوا وَأَنْسَلُ مِنَ اللَّيْلِ لَقَدِيمَ الْقَدِيمَةِ وَأَخَذَ أَبَاهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَأَنْطَلَقَ بِهِ وَقَدِيمٌ مَكْرُزٌ بْنُ حَفْصٍ بْنُ الْأَخِيفِ فِي فِدَاءِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو وَكَانَ الْإِدَى أَسْرَهُ مَالِكُ بْنُ الدَّخْسَنِ أَخُو بَنِي مَالِكِ بْنِ عَوْفٍ

(۲۴۳۶۷) گذشتہ حدیث کا تسلسل یعقوب کی کتاب میں مرسل اس طرح مذکور ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں میں ابو وداعہ بن صبرہ سہمی نام کا ایک آدمی بھی تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس کا ایک بیٹا ہے جو بڑا ہوشیار اور تاجر اور مال والا ہے عنقریب تم اسے دیکھو گے کہ وہ میرے پاس اپنے باپ کا فدیہ دینے کے لئے آئے گا حالانکہ اس وقت قریش نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اپنے قیدیوں کا فدیہ دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، محمد ﷺ اور ان کے ساتھی انہیں تم سے جدا نہ رکھ سکیں گے ابو وداعہ کے بیٹے مطلب نے بھی کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں ایسا ہی کریں لیکن رات ہوئی تو وہ چپکے سے مکہ مکرمہ سے کھسکا اور مدینہ منورہ پہنچ کر چار ہزار درہم کے بدلے اپنے باپ کو چھڑایا اور اسے لے کر روانہ ہو گیا اسی طرح مرکز بن حفص بھی سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا تھا یہ وہی تھا جسے حضرت مالک بن دشن رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو مالک بن عوف سے تھا“ نے گرفتار کیا تھا۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي خِدَاشٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُمَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَقْبِلْ كُلَّ كَلْبٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِالصُّورَيْنِ مِنَ الْبَيْعِ لَهُنَّ كَلْبٌ فَقُلْنَا يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغْنَى عَنْكَ الْكَلْبُ وَالْغَنَاءُ وَاللَّهُ مَا نَسَبَ إِلَيْنَا مِنْ قَبْلِ الْغَنَاءِ وَاللَّهُ مَا نَسَبَ إِلَيْنَا مِنْ قَبْلِ الْغَنَاءِ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَأَذْكُرُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذْكُرَهُ أَبُو رَافِعٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَقْتُلْهُ فَإِنَّمَا يَمْنَعُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۳۶۷) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو رافع! مدینہ میں جتنے کتے پائے جاتے ہیں ان سب کو مار ڈالو وہ کہتے ہیں کہ میں نے انصار کی کچھ خواتین کے جنت البقیع میں کچھ درخت دیکھے ان خواتین کے پاس بھی کتے تھے وہ کہنے لگیں اے ابو رافع! نبی ﷺ نے ہمارے مردوں کو جہاد کے لئے بھیج دیا اللہ کے بعد اب ہماری حفاظت یہ کتے ہی کرتے ہیں اور بخدا کسی کو ہمارے پاس آنے کی ہمت نہیں ہوتی حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی عورت اٹھتی ہے تو یہ کتے اس کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں اس لئے آپ یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دو چنانچہ انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دی نبی ﷺ نے فرمایا ابو رافع! تم انہیں قتل کر دو خواتین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۴۱) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۶۸) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو وہی جملہ دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا لیکن جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچتا تو نبی ﷺ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہتے تھے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُمَرَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ شَاةً فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ فُطْرَةً مَاءٍ [راجع: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۶۹) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَادِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي غُظَفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَأَمَرَنِي فَقَلَبْتُ لَهُ مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۷۰) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أَذُنِي الْحَسَنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ [صححه الحاكم (۱۷۹/۳)۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۱۰۵، الترمذی: ۱۵۱۴)۔ قال شعيب: اسنادہ ضعیف]۔ [انظر: ۲۷۷۲۸، ۲۷۷۳۶]۔

(۲۳۳۷۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے خود ان کے کان میں اذان دی۔

(۲۴۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ جَمَعَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ [راجع: ۲۴۳۶۳]۔

(۲۳۳۷۲) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرما لیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۷۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ أَبَا رَافِعٍ أَوْ أَبَا رَافِعٍ سَأَلَ سَعْدًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقِيهِ مَا أُعْطِيكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ وَالسَّقْبُ الْقُرْبُ [انظر: ۲۷۷۲۲]۔

(۲۳۳۷۳) عمرو بن شریذ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ایک معاملہ پر ایک دوسرے سے بھاؤ تاؤ کر رہے تھے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ”پڑوسی قرب کا زیادہ حق رکھتا ہے“ تو میں آپ کو یہ زمین کبھی نہ دیتا۔

(۲۴۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا قَالَ لَا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ فَاَنْطَلِقَ إِلَى النَّبِيِّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [راجع: ۲۴۳۶۴]۔

(۲۳۳۷۴) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارقم رضی اللہ عنہ ماں کے صاحبزادے میرے پاس سے گزرے انہیں

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابورافع! محمد وآل محمد ﷺ پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ جَاءَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأُطْلِقَهُ أَوْ نَهَاةً عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ رَأْسَهُ فَنَهَاةً أَوْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصُ شَعْرِهِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۱/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُخَوَّلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُوْذَنِيِّ قَدْ كَرَّ مَعَنَا قَالَ مُخَوَّلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُدْغَمِيِّ قَدْ كَرَّ مَعَنَا قَالَ يَقُولُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَنْتَ رَأَيْتَهُ [سقط من الميمينية].

(۲/۲۴۳۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَتَزَلَّهُ وَلَكِنْ ضَرَبَتْ فَبَتُّهُ فَتَزَلَّ قَالَ أَبِي سَأَلْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ هَذَا [صححه مسلم (۱۳۱۳)، وابن خزيمة (۲۹۸۶)].

(۳/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم نہیں دیا کہ میں انہیں اتاروں لیکن جب خیمہ لگا دیا گیا تو نبی ﷺ خود ہی نیچے اتر گئے۔

(۴/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مَتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ وَنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ أَتَبْنَاهُ [راجع: ۲۴۳۶۲] [سقط من الميمينية].

(۴/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۵/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ حِينَ وَلَدَ أَرَادَتْ أُمُّهُ فَاطِمَةُ أَنْ تَعْقِي بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْقِي عَنْهُ وَلَكِنْ احْلِقِي شَعْرَ رَأْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقِي بِوِزْنِ رَأْسِهِ مِنَ الْوَرَقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ وَلَدَ حُسَيْنٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ ذَلِكَ [سقط من الميمينية].

(۵/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دو مہینہ ہوں سے ان کا عقیقہ کرنا چاہا، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی اس کا عقیقہ نہ کرو بلکہ اس کے سر کے بال منڈوا کر اس کے وزن کے برابر چاندی اللہ کے راستے میں صدقہ کر دو پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا (اور عقیقہ نبی علیہ السلام نے خود کیا)

(۶/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ صَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَاتَّقَتْ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ صَفْرَتِهِ [سقط من الميمية].

(۶/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنی گدی پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اسے کھول دیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے غصے سے ان کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو غصہ نہ کرو میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

حَدِيثُ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ضمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدِ السَّلَمِيِّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ ضَمْرَةَ وَعَنْ جَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا حُتَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَجَلَسَ فِيهِ وَهُوَ بِحُتَيْنٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعَیْنَةُ بْنُ حِصْنٍ بِنِ حَدِيقَةَ بْنِ بَدْرِ يَخْتَصِمَانِ فِي عَامِرِ بْنِ الْأَصْبَطِ الْأَشْجَعِيِّ وَعَیْنَةُ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرٍ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ رَئِيسُ غَطَفَانَ وَالْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ يَدْفَعُ عَنْ مُحَلِّمِ بْنِ جَفَّامَةَ بِمَكَائِهِ مِنْ خِنْدِفٍ فَتَدَاوَلَا الْخُصُومَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَسَمِعْنَا عَیْنَةَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَدْعُهُ حَتَّى أَدِيقَ نِسَائِهِ مِنَ الْخَمْرِ مَا ذَاقَ نِسَائِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ وَهُوَ يَأْتِي عَلَيْهِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مَكْحِلٌ قَصِيرٌ مَجْمُوعٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتُحِبُّكَ أَكْثَرَ النَّاسِ فَكَلَّمَكَ اللَّهُ فَأَمَّا الْخَمْرُ فَتُحِبُّهَا أَكْثَرُ النَّاسِ

الْيَوْمَ وَغَيْرَ عَدَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ فَقِيلُوا الدِّيَةُ ثُمَّ قَالُوا آيَنَ صَاحِبُكُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ آدَمُ ضَرْبٌ طَوِيلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ قَدْ كَانَ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا مُحَلِّمُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَامَةَ فَقَامَ وَهُوَ يَتَلَقَّى دَمْعُهُ بِفَضْلِ رِذَائِهِ قَالَ فَأَمَّا نَحْنُ بَيْنَنَا فَتَقُولُ إِنَّا نَرَجُو أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَغْفَرَ لَهُ وَأَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا [راجع: ۲۱۳۹۶].

(۲۳۷۷۶) زیاد بن ضمرہ نے عردہ بن زبیر کو اپنے والد اور دادا سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنایا ”جو کہ غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے“ کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور ایک درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین انھ کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عیینہ اس وقت عامر بن اضبط اشجعی کے خون کا مطالبہ کر رہا تھا جو کہ قبیلہ قیس کا سردار تھا، اور اقرع بن حابس حدف کی وجہ سے حکم بن جثامہ کا دفاع کر رہا تھا، وہ دونوں نبی ﷺ کے سامنے جھگڑنے لگے، ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سفر میں دیت کے پچاس اونٹ ہم سے لو اور پچاس واپس پہنچ کر لے لینا، عیینہ نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے، پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور و غل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو مکمل جھگڑا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تکوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی حکم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی بکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری بکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ آج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو ختم کر دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اونٹ اب ادا کرے اور پچاس اونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دوران سفر پیش آیا تھا حکم ایک طویل قد گندمی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بچتے بچاتے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرما دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ! حکم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے بہت بات آواز بلند فرمائی (راوی) ابوسلمہ نے اسناد فرمائی کہ حکم یہ بات

سن کر کھڑا ہو گیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا (راوی) ابن اسحق نے بیان کیا کہ محکم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا فرمائی لیکن ظاہر وہی کیا جو پہلے فرمایا تھا تاکہ لوگ ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں۔

حَدِيثُ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ ظفري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیث

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَبٍ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَدْرُسُ الْقُرْآنَ دِرَاسَةً لَا يَدْرُسُهَا أَحَدٌ يَكُونُ بَعْدَهُ

(۲۴۳۷۷) حضرت ابو بردہ ظفري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کاهنین“ سے ایک آدمی نکلے گا جو اس طرح قرآن کا درس دے گا کہ اس کے بعد کوئی اس طرح درس نہ دے سکے گا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ابی حذر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۳۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِصْمَ فَخَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثِيُّ بْنُ رَبِيعٍ وَمُحَلَّمُ بْنُ جَتَامَةَ بْنِ قَيْسٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِصْمَ مَرَّ بِنَا غَايِرُ الْأَشْجَعِيِّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ مُتَبِعٌ وَوُطْبٌ مِنْ لَبَنٍ فَلَمَّا مَرَّ بِنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلَّمُ بْنُ جَتَامَةَ فَقَتَلَهُ بِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمَتَّبَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ نَزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

(۲۴۳۷۸) حضرت عبد اللہ بن ابی حذر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ”اصم“ نامی جگہ کی طرف بھیجا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا جس میں حضرت ابو قتادہ بن حارث ربیع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور محکم بن جتامہ بھی شامل تھے جب ہم ”بطن اصم“ میں پہنچے تو عامر اشجعی اپنے کچھ اونٹ لے کر ہمارے پاس سے گذرا، اس کے ساتھ کچھ سامان اور دودھ کا

مشکیزہ بھی تھا، اس نے گذرتے ہوئے ہمیں سلام کیا جس پر ہم نے اپنے ہاتھ روک لیے لیکن حکم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، دراصل ان دونوں کے درمیان پرانی رنجش چلی آ رہی تھی، حکم نے اسے قتل کر کے اس کے اوٹ اور سامان پر قبضہ کر لیا، ہم لوگوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو اس واقعے سے آگاہ کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اے اہل ایمان! جب تم زمین پر سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ مت کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں ہے“.....

(۲۴۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُهُ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَ قَالَ قُلْتُ مَائَتِي دِرْهَمٍ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ مِنْ وَادِيكُمْ هَذَا مَا زِدْتُمْ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيَكُمْ قَالَ فَمَكْنْتُ ثُمَّ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي سَرِيَّةٍ بَعَثَهَا نَحْوُ نَجْدٍ فَقَالَ اخْرُجْ فِي هَذِهِ السَّرِيَّةِ لَعَلَّكَ أَنْ تُصِيبَ شَيْئًا فَأَنْفَلَكَهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا الْحَاضِرَ مُمَسِّينَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَتْ فَحَمَةُ الْعِشَاءِ بَعَثْنَا امِيرَنَا رَجُلَيْنِ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاحْطَنَّا بِالْعُسْكَرِ وَقَالَ إِذَا كَبُرْتُ وَحَمَلْتُ فَكَبِّرُوا وَاحْمِلُوا وَقَالَ حِينَ بَعَثْنَا رَجُلَيْنِ لَا تَفْتَرِقَا وَلَا سَالَتْ وَاحِدًا مِنْكُمَا عَنْ خَيْرٍ صَاحِبِهِ فَلَا أَجْدُهُ عِنْدَهُ وَلَا تُمَعِنُوا فِي الطَّلَبِ قَالَ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَحْمِلَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاضِرِ صَرَخَ يَا خَضْرَاءُ فَقَائِلْتُ يَا بَأَا نَسْصِيبُ مِنْهُمْ خَضْرَاءُ قَالَ فَلَمَّا أَعْتَمْنَا كَبُرَ امِيرُنَا وَحَمَلَ وَكَبُرْنَا وَحَمَلْنَا قَالَ فَمَرَّ بِي رَجُلٌ فِي يَدِهِ السَّيْفُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ لِي صَاحِبِي إِنْ امِيرُنَا قَدْ عَهِدَ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَمُوتَ فِي الطَّلَبِ فَارْجِعْ فَلَمَّا رَأَيْتُ إِلَّا أَنْ اتَّبَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَتَرْجِعَنَّ أَوْ لَتَرْجِعَنَّ إِلَيَّ وَلَا تُخْبِرَنَّهُ أَنْكَ أَبَيْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَتَتَّبِعَنَّهُ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا ذَنُوتُ مِنْهُ رَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ عَلَى جُرَيْدَاءٍ مَتْنِيهِ فَوَقَعَ فَقَالَ اذْنُ يَا مُسْلِمُ إِلَى الْحِجَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ لَا أَذْنُو إِلَيْهِ وَرَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَاتَّخَذْتُهُ رَمَانِي بِالسَّيْفِ فَأَخْطَأَنِي وَأَخَذْتُ السَّيْفَ فَقَتَلْتُهُ وَاحْتَزَزْتُ بِهِ رَأْسَهُ وَشَدَدْنَا نَعْمًا كَثِيرَةً وَغَنَمًا قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا قَالَ فَأَصْبَحْتُ فَإِذَا بَعِيرِي مَقْطُورٌ بِهِ بَعِيرٌ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ شَابَةٌ قَالَ فَجَعَلْتُ تَلْتَفْتُ خَلْفَهَا فَتَكَبَّرُ فَقُلْتُ لَهَا إِلَى أَيْنَ تَلْتَفِّينَ قَالَتْ إِلَى رَجُلٍ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ حَيًّا خَالَطَكُمُ قَالَ قُلْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ صَاحِبِي الَّذِي قَتَلْتُ قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْتُهُ وَهَذَا سَيْفُهُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ الْبَعِيرِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ قَالَ وَغِمْدُ السَّيْفِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ بَعِيرٍ مَا فَلَمَّا قُلْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ قَدْ نَوَيْتُ هَذَا الْغِمْدَ فَنَشِمُهُ فِيهِ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا قَالَ فَأَخَذْتُهُ فَنَشِمْتُهُ فِيهِ فَطَبَقَهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ بَكَتُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي مِنْ ذَلِكَ النَّعَمِ الَّذِي قَدِمْنَا بِهِ

(۲۴۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر کی ادائیگی میں ان سے مدد کی درخواست کی نبی ﷺ نے پوچھا تم نے اس کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ میں نے عرض کیا دو سو

درہم نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس وادی سے درہم نکلریں کی طرح اٹھا رہے ہوتے تب بھی تمہیں اتنا زیادہ مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے تھا میرے پاس تو اس وقت تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور نجد کی طرف جانے والے ایک دستے میں شامل کر کے مجھے بھی وہاں بھیج دیا اور فرمایا کہ اس دستے کے ساتھ جاؤ شاید تمہیں کچھ مل جائے اور وہ میں تم ہی کو انعام میں دے دوں چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور شام کے وقت شہر کے قریب پہنچ گئے جب رات کی سیاہی دور ہو گئی (اور چاندنا ہو گیا) تو ہمارے امیر نے ہمیں دودو آدمی کر کے بھیجنا شروع کر دیا ہم نے لشکر کو گھیر لیا ہمارے امیر نے کہا تھا کہ جب میں تکبیر کہہ کر حملہ کروں تو تم بھی تکبیر کہہ کر حملہ کر دینا ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا اور میں تم میں سے ہر ایک سے اس کے ساتھی کے متعلق پوچھوں گا یہ نہ ہو کہ وہ مجھے اپنے ساتھی کے پاس نہ ملے اور دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے بہت زیادہ آگے نہ بڑھ جانا۔

جب ہم نے حملے کا ارادہ کیا تو میں نے شہر سے ایک آدمی کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا اے شادابی! میں نے اس سے یہ قال لی کہ ہمیں ان کی جانب سے شادابی نصیب ہوگی رات گہری ہوئی تو ہمارے امیر نے تکبیر کہہ کر حملہ کر دیا اس کے پیچھے ہم نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کر دیا اچانک میرے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی میں اس کے پیچھے لپکا تو میرا ساتھی کہنے لگا کہ ہمارے امیر نے ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ ہم دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے زیادہ آگے نہ بڑھیں اس لئے واپس آ جاؤ جب میں اس کا پیچھا کرنے سے باز نہ آیا تو اس نے کہا کہ بخدا یا تو تم واپس آ جاؤ ورنہ میں انہیں جا کر بتا دوں گا کہ تم نے ان کی بات نہیں مانی میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس کا پیچھا ضرور کروں گا اور میں اس کا پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے قریب پہنچ کر میں نے اس کی کمر پر ایک تیر مارا وہ گر پڑا اور کہنے لگا اے مسلمان! جنت کے قریب آ جا لیکن میں اس کے قریب نہیں گیا اور اسے دوسرا تیر بھی دے مارا اور اسے ڈھیلا کر دیا یہ دیکھ کر اس نے گھا کر اپنی تلوار مجھے دے ماری۔

لیکن اس کا نشانہ خطا گیا اور میں نے وہ تلوار پکڑ کر اسی سے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر قلم کر دیا چونکہ ہمارا حملہ بڑا شدید تھا (اس لئے دشمن بھاگ گیا) اور ہمیں بہت سے جانور اور بکریاں مال غنیمت میں ملیں اور ہم واپس روانہ ہو گئے۔

صبح ہوئی تو میرے اونٹ کے قریب ایک دوسرا اونٹ کھڑا تھا جس پر ایک خوبصورت جوان عورت سوار تھی وہ بار بار بڑی کثرت کے ساتھ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تم کسے دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی کو تلاش کر رہی ہوں بخدا اگر وہ زندہ ہوتا تو وہ تمہیں آ پکڑتا میں سمجھ گیا کہ یہ اسی شخص کی بات کر رہی ہے جسے میں نے قتل کیا تھا چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ اسے تو میں قتل کر چکا ہوں اور اس کی تلوار یہ ہے وہ تلوار میرے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی جبکہ تلوار کے نیام میں جو اس کے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا کچھ نہیں تھا جب میں نے اسے یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی کہ یہ نیام پکڑو اور اگر سچے ہو تو اس سے اندازہ کرو میں نے اس کے ہاتھ سے نیام پکڑا اور دونوں کا موازنہ کیا تو وہ ایک دوسرے کے برابر نکلے یہ دیکھ کر وہ عورت رونے لگی اور ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس واپس آ گئے تو نبی ﷺ نے ان جانوروں

میں سے مجھے بھی حصہ دیا جو ہم لے کر آئے تھے۔

حَدِيثُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ

[صححه ابن خزيمة: (۵۷۳). قال ابن حجر: رجاله ثقات. ورجح الدارقطني المرسل. قال الألباني: ضعيف (ابو

داود: ۹۳۷)]. [انظر: ۲۴۴۱۷].

(۲۳۳۸۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ

بِلَالٍ قَالَ مَسَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [صححه مسلم (۲۷۵)، وابن

خزيمة (۱۸۰، ۱۸۳)]. [انظر: ۲۴۴۰۱].

(۲۳۳۸۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ حَجَّ فَأَرْسَلَ إِلَى شَيْبَةَ

بْنِ عُمَرَ أَنْ أَتِ بِبَابِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ عَلَى بَعْدِ اللَّهِ بِنِ عُمَرَ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ هَلْ بَلَغَكَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْكُعْبَةَ فَتَأَخَّرَ خُرُوجُهُ فَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رِبَاحٍ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَةً

رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۱۷/۵)]. [راجع: ۵۴۴۹].

(۲۳۳۸۲) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے

گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا

کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے

واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟

انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ [قال الترمذی: حسن

صحیح۔ قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۹۲۷، الترمذی: ۳۶۸)۔ قال شعيب: صحیح وهذا اسناد حسن فی المتابعات والشواهد۔

(۲۳۳۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر لوگ نبی ﷺ کو نماز کی حالت میں ہی سلام کر دیتے تو نبی ﷺ انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کرتے تھے۔
(۲۴۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ الصَّلَاةِ إِلَّا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لِإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ [اخرجه الطيالسي (۱۱۱۲)]۔ قال شعيب:

اسنادہ صحیح۔

(۲۳۳۸۴) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نوافل کی ممانعت صرف طلوع آفتاب کے وقت ہوا کرتی تھی کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۴۳۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۵۶)]۔ قال شعيب: صحیح لغیرہ وهذا اسناد ضعيف۔

(۲۳۳۸۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبیلگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۴۳۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوذِنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَسَقَانِي ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ فَقَامَ يُصَلِّيُ بِغَيْرِ وَضْوءٍ يُرِيدُ الصَّوْمَ [انظر: ۲۴۳۹۲]
(۲۳۳۸۶) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا (نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کے بغیر نماز پڑھا دی۔

(۲۴۳۸۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ

(۲۳۳۸۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کی ۲۴ ویں شب ہوتی ہے۔

(۲۴۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا كَيْفَ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ تَبَرَّرَ ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ أَوْ إِذَاوَةٍ فَمَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ

وَعَلَى خِمَارِ الْعِمَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثُمَّ دَعَا بِمُطَهَّرَةٍ بِالْإِدَاوَةِ [انظر: ۲۴۴۰۰]. [اخرجه عبدالرزاق (۷۳۴)].
قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف.

(۲۳۳۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعماہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۳۸۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [اخرجه عبدالرزاق (۷۳۷)].
قال شعيب: من فعله وهذا اسناد قوی. [انظر: ۲۴۳۹۰، ۲۴۳۹۳، ۲۴۴۰۵].

(۲۳۳۸۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔
(۲۴۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].

(۲۳۳۹۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔
(۲۴۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ قَدْ غَلَقَهَا فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالًا مَاذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكَ عُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستون اپنی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور تین اپنے پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار قبلہ کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوذِنُهُ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَنِي وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۸۶].

(۲۳۳۹۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا

(نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا، خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کے بغیر نماز پڑھادی۔

(۲۴۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ نَعِيمَ بْنَ حِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹]۔

(۲۴۳۹۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَصَّوْا طَوَافَهُمْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَفَعَلَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أُنْبِيَءَ بِدُخُولِهِ أَقْبَلَ يَرْكَبُ أَغْنَاقَ الرِّجَالِ فَدَخَلَ يَقْتَدِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَلِّقَاهُ عِنْدَ الْبَابِ خَارِجًا فَسَالَ بِلَالُ الْمُؤَدَّنَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ حَيَّالَ وَجْهِهِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب لوگ طواف اور سعی کر چکے تو نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کا علم نہ ہو سکا، جب انہیں اس کی خبر ملی تو وہ لوگوں کی گردنوں پر سوار ہوتے ہوئے نبی ﷺ کی اقتداء میں اندر داخل ہونے لگے تو نبی ﷺ سے ان کا آنا سا مناس وقت ہوا جب نبی ﷺ باہر آ چکے تھے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نبی ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سامنے کا رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں، پھر کچھ دیر دعا کر کے باہر نکل آئے۔

(۲۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۷۶/۱)]۔

(۷۶/۱) قال شعيب: صحيح رجاله ثقات فيه انقطاع [انظر: ۲۴۴۰۸، ۲۴۴۱۳، ۲۴۴۱۵]۔

(۲۴۳۹۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَنْبَأَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رِبَاحٍ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ سَجَدَتَيْنِ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ أَبِي رَاسٍ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۴۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادِ مَوْلَى عِيَّاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَوَجَدَهُ يَتَسَحَّرُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ

(۲۴۳۹۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو گھر کی مسجد میں سحری کرتے ہوئے پایا۔

(۲۴۳۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَجْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ أَتَيْتُ لِقَاءَ رَجُلٍ غَلِيظٍ الشَّفَتَيْنِ أَوْ قَالَ ضَخْمُ الشَّفَتَيْنِ وَالْأَنْفِ إِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ سِلَاحٌ فَسَأَلُوهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ هَذَا السِّلَاحِ وَاسْتَصْلِحُوهُ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا بِلَالٌ

(۲۴۳۹۹) عمرو بن مرثد اس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا تو وہاں ایک آدمی نظر آیا جس کے ہونٹ بہت موٹے تھے اور اس کے سامنے اسلحہ تھا لوگ اس سے پوچھ رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! یہ اسلحہ پکڑو اور اس سے اصلاح کا کام لو اور اس کے ذریعے راہ خدا میں جہاد کرو یہ بات نبی ﷺ نے فرمائی ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۴۴۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَسَأَلَهُ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ قَاتِيَهُ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَيْنِ [صححه

الحاکم (۱/۱۷۰). قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۱۵۳) قال شعيب: صحيح اسنادہ ضعیف]. [راجع: ۲۴۳۸۸]

(۲۴۴۰۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کور عمامہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۴۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَنَّنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۲۴۳۸۱].

(۲۳۳۰۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر سح فرمایا۔

(۲۴۴۰۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ بِلَالَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ جَعَلَ الْأَسْطُوَانَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَتَقَدَّمَ قَلِيلًا وَجَعَلَ الْمَقَامَ خَلْفَ ظَهْرِهِ [انظر: ۲۴۴۰۲].

(۲۳۳۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں، ستون کو اپنی دائیں جانب رکھ کر تھوڑا سا آگے بڑھ کر اور مقام ابراہیم کو اپنی پشت پر رکھ کر۔

(۲۴۴۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَبْنُ يَكْرِزٍ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ [قال شعيب: استاده صحيح].

(۲۳۳۰۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

(۲۴۴۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ أَتَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ قَالَ فَأَجَدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاجِدٌ بِلَالًا فَلَا فَايَمَّا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَى السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِكَ إِذَا دَخَلْتَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكُعْبَةِ رَكَعَتَيْنِ [صححه البخاری (۳۹۷)، وابن خزيمة: (۳۰۱۶)]. [راجع: ۲۴۴۰۲].

(۲۳۳۰۴) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں اور ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴۰۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ خِمْارٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].

(۲۳۳۰۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں اور عمامے پر سح کر لیا کرو۔

(۲۴۴۰۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْعَاصِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَاهُ قَالَ اعْتَمَرَ مُعَاوِيَةُ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَجَلَسَ يَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ جَعَلَ الْأَسْطُوَانَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَتَقَدَّمَ قَلِيلًا وَجَعَلَ الْمَقَامَ خَلْفَ ظَهْرِهِ [انظر: ۲۴۴۰۲].

بَلَالًا فَسَأَلَتْهُ أَيْنَ صَلَّى فَأَجَبَنِي أَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ فَقَامَ مُعَاوِيَةَ فَصَلَّى بَيْنَهُمَا

(۲۳۳۰۶) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بَلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهُ بِصَلَاةِ الْعُدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةَ بَلَالًا بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى لَفَضَحَهُ الصُّبْحُ وَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بَلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ بَيْنَ أَذَانِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا ثُمَّ إِنَّهُ أَهْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ فَرَكْعَتُهُمَا وَأَحْسَنَتْهُمَا وَأَجْمَلَتْهُمَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۵۷)]. قال شعيب: رجاله ثقات الا انه منقطع.]

(۲۳۳۰۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی اطاع دینے کے لئے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کچھ پوچھنے میں الجھا دیا، حتیٰ کہ روشنی ہونے لگی اور خوب روشنی پھیل گئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دینے گئے، اور مسلسل مطلع کرتے رہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے، تھوڑی دیر بعد خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے کچھ پوچھنے لگی تھیں جس کی وجہ سے صبح ہونے لگی تھی، پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فجر کی نیس پڑھ رہا تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت تو صبح خوب روشن ہو گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ روشنی پھیل جاتی تب بھی میں انہیں خوب سنوار کر اور خوبصورت کر کے ضرور پڑھتا۔

(۲۴۴۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۰۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ إِلَّا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَنْتَ فَلَا تُتُوبَ [هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۷۱۵، الترمذی: ۱۹۸)]. قال شعيب: حسن بمجموع طرقه وشواهدہ. [انظر ما بعده].

(۲۳۳۰۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ إِلَّا فِي الْفَجْرِ [راجع ما قبلہ].

(۲۳۳۱۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لَشُعْبَةَ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي عَنْ الْبُشَاءِ فَقَالَ شُعْبَةُ وَاللَّهِ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَلَا ذَكَرَ إِلَّا إِسْنَادًا ضَعِيفًا قَالَ أَطْنُ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ

(۲۳۳۱۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(۲۳۳۱۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَوْقِئِ وَالْخِمَارِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۹)]. قال

شعيب: صحيح.

(۲۴۴۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْأَنْبَازِيُّ الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ لِي نَوَاحِيهِ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۸). قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۸۷۴)].

(۲۳۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر کی ہے۔

(۲۴۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ [راجع: ۲۴۳۸۰].

(۲۳۳۱۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۴۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ قَالَ وَكُنْتُ شَابًّا فَصَعِدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَيُّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَأَتَاخَ يَغْنَى بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ فَلَذَبَ بِأَيْدِيهِ بِهِ فَابْتِ أُمُّهُ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ يَخْرُجَ بِالسَّيْفِ مِنْ صُلْبِي فَلَذَعْتُهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ وَأَسَامَةُ فَاجْأُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ مَلِيًّا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ آتِنِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَتَسَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۴۴۱۹م) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ هُوَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاتَمَرُ بِلَالًا فَأَجَافَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَّثُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ فَلَمَّا فَتَحَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيتُ أَسْأَلُهُ كَمْ صَلَّى [سقط من الميمينية].

(۴۴۱۹م) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان البتہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

حَدِيثُ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۴۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ [راجع: ۱۹۱۴۲]

(۲۴۴۲۰م) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَوْا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ فَقَالُوا وَمَا هُوَ أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُزَخِّرْ حَنَّا عَنِ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَيَنْظُرُونَ إِلَهُ فَيَقُولُ مَا آتَاهُمْ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوا لَدَيْنَا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ وَقَالَ مَرَّةً

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۹۱۴۳].

(۲۳۳۲۱) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! اللہ کا تم سے ایک وعدہ باقی ہے جو ابھی تک تم نے نہیں دیکھا، جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ اس کے جواب میں حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی اپنے پروردگار کی زیارت کر سکیں گے، بخدا! اللہ نے انہیں جنتی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں گی، انہیں اس نعمت سے زیادہ محبوب کوئی نعمت نہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نیکیاں کیں، عمدہ بدلہ اور“ مزید اضافہ ہے۔“

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ صُهَيْبًا كَانَ يَكْنَىٰ أَبَا يَحْيَىٰ وَيَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْعَرَبِ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ مَا لَكَ تَكْنَىٰ أَبَا يَحْيَىٰ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ وَقُولُ إِنَّكَ مِنَ الْعَرَبِ وَتُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ وَذَلِكَ سَرَفٌ فِي الْمَالِ فَقَالَ صُهَيْبُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَنِي أَبَا يَحْيَىٰ وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي النَّسَبِ فَإِنَّا رَجُلٌ مِنَ النَّبَرِ بْنِ قَاسِطٍ مِنَ أَهْلِ الْمُوَصِّلِ وَلَكِنِّي سُبَيْتُ غُلَامًا صَغِيرًا قَدْ غَفَلْتُ أَهْلِي وَقَوْمِي وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ فَذَلِكَ الَّذِي يَحْمِلُنِي عَلَىٰ أَنْ أُطْعِمَ الطَّعَامَ [اسناده ضعيف. قال البوصيري: هذا اسناد حسن. قال الألباني: حسن (ابن ماجه): (۳۷۳۸)]. [انظر: ۲۴۴۲۵].

(۲۳۳۲۲) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو تم میں کوئی عیب نہ ہوتا، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ کیونکہ ہم نے تو کبھی آپ کو کسی چیز میں عیب نکالتے ہوئے دیکھا ہی نہیں، انہوں نے فرمایا ایک تو یہ کہ تم اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھتے ہو حالانکہ تمہارے یہاں کوئی اولاد ہی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ تم اپنی نسبت نمر بن قاسط کی طرف کرتے ہو جبکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے، اور تم مال نہیں رکھتے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی نمر بن قاسط کی طرف میری نسبت تو یہ صحیح ہے کیونکہ میں ان ہی کا ایک فرد ہوں لیکن چونکہ میری رضاءت ”ایلہ“ میں ہوئی تھی، اس وجہ سے یہ لکنت پیدا ہو گئی اور باقی رہا مال تو کیا کبھی آپ نے مجھے ایسی جگہ خرچ کرتے ہوئے دیکھا ہے جو ناحق ہو۔

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لَا أَفْهَمُهُ وَلَا يُخْبِرُنَا بِهِ قَالَ

أَلْقَيْتُمْ لِي قُلْنَا نَعَمْ قَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيءُ هَؤُلَاءِ أَوْ مَنْ يَقُومُ لَهُؤُلَاءِ أَوْ غَيْرَهَا مِنَ الْكَلَامِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ نُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ الْجُوعَ أَوْ الْمَوْتَ فَاسْتَشَارَ قَوْمَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ فَكُلْ ذَلِكَ إِلَيْكَ خِرْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانُوا إِذَا فَرَعُوا قَرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ رَبِّ أَمَّا عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلَا أَوْ الْجُوعَ فَلَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ فَسَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فَهَمْسِي الَّذِي تَرَوْنَ أَنِّي أَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أَقْبِلْ وَبِكَ أَصُولُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۳۲۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی ﷺ کے ہونٹ ہلے رہتے تھے، اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا تھا، بعد میں فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک پیغمبر تھے، انہیں اپنی امت کی تعداد پر اطمینان اور خوشی ہوئی اور ان کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا کہ یہ لوگ کبھی شکست نہیں کھا سکتے، اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی طرف وحی بھیجی اور انہیں تین دن میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ یا تو ان پر کسی دشمن کو مسلط کر دوں جو ان کا خون بہائے، یا بھوک کو مسلط کر دوں یا موت کو؟ وہ کہنے لگے کہ قتل اور بھوک کی تو ہم میں طاقت نہیں ہے، البتہ موت ہم پر مسلط کر دی جائے، نبی ﷺ نے فرمایا صرف تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قاتل کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ اللَّهُمَّ بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَقْبِلُ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۳۲۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دشمن سے آمنا سامنا ہونے پر نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قاتل کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَقَالَ لِعُمَرَ أَمَّا قَوْلُكَ اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَانِي أَبَا يَحْيَى فَأَمَّا قَوْلُكَ لَيْسَ لَكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ أَوْ الَّذِي يَطْعَمُونَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۴۲۲].

(۲۳۳۲۵) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جالوں، رہی کھانے میں اسراف کی بات تو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ مَعَ أَصْحَابِهِ إِذْ صَحِيحَكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَصْحَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِمَّ تَصْحَكَ قَالَ عَجِبْتُ لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللَّهَ وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرَهُ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنُ [راجع: ۱۹۱۴۲].

(۲۳۳۲۶) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مسکرائے گئے، پھر فرمایا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۷) وَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَيْضًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ هَذَا اللَّفْظُ بِعَيْنِهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ هَذَا لَفْظُ حَمَادٍ وَقَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ نَحْوًا مِنْ لَفْظِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَذَلِكَ مِنْ كِتَابِهِ قَرَأَهُ عَلَيْنَا (۲۳۳۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ سِنًى وَخَضِرَ أَجْلِي فَأَذْفَعُ إِلَيْ غُلَامًا فَلَمَّا عَلَّمَهُ السَّحْرَ فَذَفَعَ إِلَيْهِ غُلَامًا فَكَانَ يُعَلِّمُهُ السَّحْرَ وَكَانَ بَيْنَ السَّاحِرِ وَبَيْنَ الْمَلِكِ رَاهِبٌ فَآتَى الْغُلَامُ عَلَى الرَّاهِبِ فَسَمِعَ مِنْ كَلَامِهِ فَأَعْجَبَهُ نَحْوُهُ وَكَلَامُهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ وَقَالَ مَا حَبَسَكَ وَإِذَا أَتَى أَهْلَهُ ضَرَبُوهُ وَقَالُوا مَا حَبَسَكَ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا أَرَادَ السَّاحِرُ أَنْ يَضْرِبَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا أَرَادَ أَهْلَكَ أَنْ يَضْرِبُوكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ وَقَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى دَابَّةٍ فُطِيعَةٍ عَظِيمَةٍ وَقَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَجُوزُوا فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ أَمْرَ الرَّاهِبِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ أَمْ أَمْرُ السَّاحِرِ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ وَأَرْضِي لَكَ مِنَ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَجُوزَ النَّاسُ وَرَمَاهَا فَفَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَخْبَرَ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ أَيُّ بَنَى أَنْتَ الْفَضْلُ مِنِّي وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ فَكَانَ الْغُلَامُ يَبْرَأُ الْهَكْمَةَ وَسَائِرَ الْأَذْوَاءِ وَيَشْفِيهِمْ وَكَانَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ فَسَمِعَ بِهِ فَأَتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ أَشْفِينِي وَلَكَ مَا هَاهُنَا أَجْمَعُ فَقَالَ مَا أَشْفِي أَنَا أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِهِ فَدَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمِنَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ ثُمَّ أَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ مِنْهُ نَحْوًا مَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ لَوْ أَنَّكَ كُنْتَ كَمَا كُنْتَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ كُنْتَ كَمَا كُنْتَ

غَيْرِي قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّهَ عَلَى الْغُلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ أَنْ تُبْرِءَ
الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَهَذِهِ الْأَذْوَاءُ قَالَ مَا أَشْفَى أَنَا أَحَدًا مَا يَشْفِي غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَا قَالَ لَا قَالَ أَوْلَيْكَ
رَبِّ غَيْرِي قَالَ نَعَمْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ أَيْضًا بِالْعَذَابِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَأَتَى
بِالرَّاهِبِ فَقَالَ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ وَقَالَ لِلْأَعْمَى ارْجِعْ
عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ لِلْغُلَامِ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ
فَأَبَى فَبَعَثَ بِهِ مَعَ نَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَدَهْدِهْوُهُ مِنْ فَوْقِهِ
فَدَهَبُوا بِهِ فَلَمَّا عَلَوْا بِهِ الْجَبَلَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَدَهْدَهُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ
الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَعَثَهُ مَعَ نَفَرٍ
فِي قَرْقَرٍ فَقَالَ إِذَا لَحَجْتُمْ بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَعَرِّقُوهُ فَلَحَجُّوا بِهِ الْبَحْرَ فَقَالَ الْغُلَامُ اللَّهُمَّ
اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَعَرِّقُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ فَإِنْ أَنْتَ فَعَلْتَ مَا
أَمْرُكَ بِهِ قَتَلْتَنِي وَإِلَّا فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ قَتْلِي قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ ثُمَّ تَصْلُبْنِي عَلَى
جَذْعٍ فَتَأْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَفَعَلَ وَوَضَعَ
السَّهْمَ فِي كَيْدِ قَوْمِهِ ثُمَّ رَمَى فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى
مَوْضِعِ السَّهْمِ وَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ أَمِنًا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ فَقَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ
قَدْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَأَمَرَ بِأَقْوَاهِ السُّكَّكِ فَخُذَّتْ فِيهَا الْأَخْدُودُ وَأُضْرِمَتْ فِيهَا النَّيِّرَانُ وَقَالَ مَنْ رَجَعَ
عَنْ دِينِهِ فَدَعُوهُ وَإِلَّا فَالْحِمُوهُ فِيهَا قَالَ فَكَانُوا يَتَعَادَوْنَ فِيهَا وَيَتَدَاَفَعُونَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا تَرْضِعُهُ
فَكَانَتْهَا تَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِي النَّارِ فَقَالَ الصَّبِيُّ يَا أُمَّهُ اضْبِرِّي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ [صحيحه مسلم (۳۰۰۵)]

وابن حبان (۸۷۲)۔

(۲۴۴۲۸) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا آخری وقت قریب آ رہا ہے تو آپ میرے پاس ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا، اور وہ اسے جادو سکھانے لگا، اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ بھی جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گذرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اس لڑکے کو مارتا، اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب

نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لئے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر کا کام اللہ کو زیادہ پسند ہے یا راہب کا؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملے سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے، پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا، پھر اگر تو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو میرے متعلق کسی کو نہ بتانا، وہ لڑکا پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کی ہر بیماری کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا، اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اس نے کہا میرے رب نے، اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا، یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آ رہے منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آ رہے رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے، اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک جھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا، اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرے جس طرح میں تجھے حکم دوں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکا دو پھر میرے ترکش سے ایک تیر پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو، چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا یہ دیکھتے ہی سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا چنانچہ خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلادی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اماں جان! صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں

(۲۴۴۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُتْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَقَالَ انْتَبِذْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَحْدَهُ [اخرجه الحميدى (۳۵۶)]. قال شعيب:

صحیح لغیرہ و هذا اسناد حسن۔

(۲۳۳۲۹) معبد بن کعب اپنی والدہ سے ”جنہوں نے دو قلوب کی طرف رخ کر کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رکھی تھی“ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور اور کشمش ملا کر نبیذہانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنایا کرو۔

(۲۴۴۲۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ أُمَّ مَبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قَبَضَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا أَبَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلْتُ مَعَكَ بِخَيْرٍ وَكَانَ ابْنُهَا مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ غَيْرَهُ هَذَا أَوَّانُ قَطَعَ أَبْهَرِي [قال الألبانی: صحيح الاسناد (ابو داود: ۴۵۱۴). قال شعيب، رجاله ثقات].

(۲۳۳۳۰) عبد اللہ بن کعب اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض الوفا میں ام مبشر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ اپنے حوالے سے کسے معتم قرار دیتے ہیں؟ میں تو اسی کھانے کو معتم قرار دیتی ہوں جو خیر میں آپ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے تناول فرمایا تھا، دراصل ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز کو معتم قرار نہیں دیتا، اس وقت ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میری رگیں کٹ رہی ہوں۔

مُسْنَدُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَكَانَ عَامِلًا لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ فَأَصِيبَ ابْنُ عَمِّ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى رَأَاهُ فَلَمَّا سَوَيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ قَالَ أَحْفُوا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [صححه مسلم (۹۶۸)]. [انظر: ۲۴۴۳۳، ۲۴۴۵۹].

(۲۳۳۳۱) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے وہ حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی طرف سے مقام ”درب“ کے عامل تھے ہمارا ایک چچا زاد بھائی اس دوران شہید ہو گیا، حضرت فضالہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے جب اس کا جسم مٹی سے چھپ گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کی قبر برابر کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ فَصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ قَسْتُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۱۶۷۵)]. قال شعب: صحيح ولكن هذا الاسناد منقطع.]

(۲۴۴۳۴) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۳۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ ثُفَّيٍّ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَعَلَى ذَلِكَ الْجَبِشِ فَصَّالَةُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فَصَّالَةُ خَفَّفُوا لِإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۴۴۳۳) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَصَّالَةَ بْنَ عَبْدِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلَعَلَّهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالنَّسَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ [صححه ابن خزيمة: (۷۱۰)، والحاكم (۲۳۰/۱)، وابن حبان (۱۹۶۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال

الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۴۸۱، الترمذی: ۳۴۷۷، النسائی: ۴۴/۳)].

(۲۴۴۳۴) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کا ذکر کیا اور نبی ﷺ پر درود پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیا، پھر اسے بلایا اور اسے اور دوسروں سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو پہلے اپنے رب کی تعریف و ثناء کرے، پھر نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعاء مانگے۔

(۲۴۴۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَصَّالَةَ بْنَ عَبْدِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ قَامَتِهِمْ

فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ إِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِينَ فَإِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَأَحْبَبْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزِدَادُونَ حَاجَةً وَقَالَ قَالَ لَفَضَّلْتُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

[صححه ابن حبان (۷۲۴)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۳۶۸)].

(۲۳۳۳۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو کچھ لوگ جو ”اصحاب صفہ“ میں سے ہوتے تھے ”بھوک کی وجہ سے کھڑے کھڑے گر جاتے تھے اور دیہاتی لوگ کہتے تھے کہ یہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے ”اس حال میں کہ ان کی طرف متوجہ ہوتے“ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ اللہ کے یہاں تمہارے لئے کیا نعمتیں ہیں تو تمہاری خواہش ہوتی کہ تمہارے اس فقر و فاقہ میں مزید اضافہ کر دیا جائے ان دنوں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُو هَانِئٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَزَرٌ بُعَا وَهِيَ مِنَ الْغَنَائِمِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهَبِ الَّذِي فِي الْفَلَادَةِ فَنَزَعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهَبُ بِاللَّهَبِ وَزْنَا بِوَزْنٍ [صححه مسلم (۱۵۹۱)]

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جواہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٌ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاحِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ [صححه

ابن حبان (۴۹۷) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۰۵)] [انظر: ۲۴۴۳۹، ۲۴۴۴۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۳۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيُّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٌ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرُوَ بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالََةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْكَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَبِ بَعَثَ عَلَيْهَا قَالَ حَيُّوَةُ يَقُولُ رِبَاطٌ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [انظر: ۲۴۴۴۰، ۲۴۴۴۹، ۲۴۴۴۳]

(۲۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔

(۲۴۴۳۹) وَ حَدَّثَنَا هَذَا الطَّلَقَانِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَائِلُ عَلَى الْكَبِيرِ [راجع: ۲۴۴۳۷].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مَعْلُهُ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ حَدَّثَهُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى إِمَامَهُ وَمَاتَ عَاصِيًا وَأَمَةً أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ وَأَمْرًا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ كَفَّاهَا مَوْنَةُ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَائِهِ فَإِنَّ رِذَائَهُ الْكِبَرِيَاءُ وَإِزَارَةُ الْعِزَّةِ وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ [صححه ابن حبان (۴۵۵۹)، والحاكم (۱۱۹/۱)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۳۳۴۱) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں کے متعلق کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے اپنے امام کی نافرمانی کرے اور اسی حال میں فوت ہو جائے دوسرے وہ باندی یا غلام جو اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے اور اسی بھگوڑے پن کے زمانے میں مر جائے اور تیسرے وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو وہ اس کی تمام دنیوی ضروریات میں اس کی کفایت کرنا ہو اور وہ اس کے پیچھے دور جاہلیت کی طرح اپنی جسمانی فحاشی کرنے لگے ان کے متعلق کچھ نہ پوچھو اور تین آدمی اور ہیں ان کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو اللہ سے اس کی چادر لینے میں جھگڑا کرے کہ اللہ کی اوپر کی چادر ”کبریائی ہے اور نیچے کی چادر عزت“ ہے دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے کاموں میں شک کرے اور تیسرا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا۔

(۲۴۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَفَّعَ [صححه ابن حبان (۷۰۵) والحاكم (۳۴/۱) قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۳۴۹)].

(۲۳۳۴۲) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے لئے خوشخبری ہے

(۲۴۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ وَأَبْنُ لَهَيْعَةَ قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُو هَانِيءٌ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ لُصَّالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۳) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَذْكُرُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ قُلْتُ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ يَدِ السَّارِقِ فِي الْعُنُقِ أَمِنْ السُّنَةِ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَكَانَ لُصَّالَةَ مَعْنً بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [قال الترمذی: حسن غریب. وقال ابن العریبی: لو ثبت لكان حسناً صحيحاً، لكنه لم يثبت وقد اعله النسائي، والزيلعي. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۴۴۱۱، ابن ماجه: ۲۵۸۷، الترمذی: ۱۴۴۷، النسائی: ۹۲/۸)].

(۲۳۳۳۳) عبدالرحمن بن محرز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر حکم دیا تو اسے اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا، حضرت فضالہ رحمہ اللہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے۔
(۲۴۴۴۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعْتَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ شَيْئًا قَالِ أَمَّا شَيْءٌ كَانَ عَنْهُ قُلْتُ حَدِيثُ لُصَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي تَعْلِيقِ الْيَدِ فَقَالَ لَا حَدَّثَنِي بِهِ عَفَّانٌ عَنْهُ
(۲۳۳۳۵) امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا آپ نے عمر بن علی مقدمی سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ اس کے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کی حدیث جو چور کا ہاتھ گلے میں لٹکانے سے متعلق ہے، انہوں نے فرمایا نہیں یہ حدیث ہم سے عفان نے بیان کی ہے۔

(۲۴۴۴۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ لُصَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَحَدٌ أَذْنَا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ [صححه الحاكم (۱/۵۷۰). قال البوصیری: هذا اسناد حسن. قال الألبانی: ضعيف (۱۳۴۰)]. [انظر: ۲۴۴۵۶].

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔
(۲۴۴۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ ۱۰۳۵ مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ

فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَدَعَا بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ قُتِلْتُ [انظر: ٢٤٤٦٣، ٢٤٤٦٦].

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا! ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے قی آگئی تھی۔

(۲۴۴۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانٍ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَبِيرِ [راجع: ٢٤٤٣٧].

(۱۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ وَالْمَحْوَلَانِيُّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُعَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْبِئَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بَعَثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حَيَّوَةُ يَقُولُ رِبَاطٌ أَوْ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [راجع: ٢٤٤٣٨].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔ (۲۴۴۵۰) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُّ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَاطِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَتَمُّو عَمَلَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْتِيَنَّ رِثَّةَ الْقَبْرِ [صححه ابن حبان (۴۶۲۴)، والحاكم (۱۴۴/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۵۰۰، الترمذی: (۱۶۲۱)]. [انظر: ٢٤٤۵۴].

(۲۳۳۵۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بھر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۱) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ لِلَّهِ أَوْ قَالَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: (۱۶۲۱)]. [انظر: ٢٤٤۶۵].

(۲۳۳۵۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مجاہد جو اپنے نفس کو اللہ کے لیے جہاد کرتا ہے یا اللہ کے لیے جہاد کرتا ہے

اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۵۲) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ نُورًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ لِمَنْ رِجَالًا يَنْتَفُونَ الشَّيْبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَفِ نُورَهُ

(۲۳۳۵۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے باعث نور ہوگی ایک شخص نے عرض کیا کہ کچھ لوگ اپنے سفید بالوں کو نوچ لیتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو اپنا نور لوچنا چاہتا ہے وہ ایسا ہی کرے۔

(۲۴۴۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ (۲۳۳۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان جب تک اللہ سے استغفار کرتا ہے اس وقت تک اللہ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۴۴۵۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَ قُضَالَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُهُ حَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوفَى فِتْنَةُ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۴۵۰]

(۲۳۳۵۴) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بھر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۵) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ قُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَجَهَدَ بِالظُّهْرِ جَهْدًا شَدِيدًا فَشَكُّوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَظْهَرُهُمْ مِنَ الْجَهْدِ فَتَحَيْنَ بِهِمْ مَضِيقًا فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَقَالَ مَرُّوا بِسَمِ اللَّهِ فَمَرَّ النَّاسُ عَلَيْهِ بِظَهْرِهِمْ فَجَعَلَ يَنْفُخُ بِظَهْرِهِمْ اللَّهُمَّ احْمِلْ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ إِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ وَعَلَى الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَالَ لَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى جَعَلْتُ نَارًا عَنَّا أَرْمَتْنَا قَالَ لِقُضَالَةَ هَذِهِ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ لَمَّا بَالُ اللَّيْلِ وَالْيَابِسِ لَمَّا قَلْبُنَا الشَّامَ غَزَوْنَا غَزْوَةَ قُرَيْشٍ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَأَيْتُ السُّفْنَ فِي الْبَحْرِ وَمَا

(۲۳۳۵) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک جھاڑ پھونک کا عمل سکھایا اور مجھے اجازت دے دی کہ اس کے ذریعے جسے مناسب سمجھوں جھاڑ سکتا ہوں، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا یوں کہا کرو ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم زمین و آسمان میں چلتا ہے اے اللہ! جس طرح تیرا حکم آسمان میں چلتا ہے اسی طرح زمین میں ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے پاکیزہ لوگوں کے رب اللہ! ہماری لغزشات گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما اپنی رحمت نازل فرما، اور فلاں آدمی جس تکلف کا کمال ہے اس کے لئے خدا عطا کرے اور تیرے ساتھ جو صالحین ہیں ان کی بھی رحمت ہو۔

(۲۴۴۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنبَأَنَا لَيْثٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُجَاهِدِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۹۳۴)]. [انظر: ۲۴۴۶۷].

(۲۳۳۵۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۵۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَمَرَ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوَّيْتُ بَارِضِ الرُّومِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَوُّوا قُبُورَكُمْ بِالْأَرْضِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۳۳۵۹) ابوعلی ہمدانی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف لکے انہوں نے حکم دیا کہ مسلمانوں کی قبروں کو برابر رکھا جائے اور فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْدِ قَالَ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَيُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو شُجَاعٍ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ أَبِي شُجَاعٍ الْيَمِيمِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ يُونُسُ الْمَعَارِفِيُّ عَنْ حَنْشِ الصَّنُفَّارِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ قَلَادَةً يَوْمَ فَتَحَ حَنْشٌ بَائِسٌ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ

وَحَرَّزُوا فَفَضَّلَتْهَا لَوَجَدَتْ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ عَشَرَ دِينَارًا لَدَكْرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ [صححه مسلم (۱۰۹۱)].

(۲۳۲۶۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح خیبر کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوئے تھے میں نے انہیں ہار سے الگ کیا تو اس میں سے بارہ دینار سے زیادہ مالیت کا سونا نکل آیا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک اسے جدا نہ کر لیا جائے آگے فروخت نہ کیا جائے۔

(۲۴۴۶۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نَجِيبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ كُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَافِلَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ كَانَ بِصُومَةٍ قَالَ قَدْ عَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ هَذَا الْيَوْمُ كُنْتُ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي قَفْتُ [راجع: ۲۴۴۴۷].

(۲۳۲۶۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوا دیا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے پی آگئی تھی۔

(۲۴۴۶۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ كُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَلَرَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَقْبِي رَجُلَانِ فَيُؤَمَّرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ اسْمُهُ رُدُّوهُ كَبْرُؤُهُ فَيَقَالُ لَهُ لِمَ الظُّفُّ يَغْنِي فَيَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أُعْطِيتُ رِثَةً عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ آتَى أُطْعِمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ لِي وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۱۷۹].

(۲۳۲۶۳) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانا دے دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی ﷺ جب بھی بات ذکر فرماتے تھے تو پھر مبالغہ پر

بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۴۴۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۱]۔

(۲۴۴۶۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ صَابِغًا لِقَاءَ قَانَطَرٍ [راجع: ۲۴۴۴۷]۔

(۲۴۴۶۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ روزے سے تھے، نبی ﷺ کوئی آئی تو انہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

(۲۴۴۶۷) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي هَانٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا أُخْبِرُكُمْ مِنْ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَأَمْرُهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۸]۔

(۲۴۴۶۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۶۸) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْشُ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْمَرِ بُكَايَعِ الْيَهُودِ الْأَوَّلَةِ الذَّهَبَ بِالذِّبَارِزِينَ وَالثَّلَاحِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزَنًا بِوَزْنٍ

(۲۴۴۶۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خیبر میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جواہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا، نبی ﷺ نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا، پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحُمْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَضَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمْدُ نَافَلَةً لَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا إِنَّمَا أَتَيْتُكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ فَرَأَاهُ فَعَلَّامًا مَالِي أَرَاكَ حَيًّا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْبَلَدِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَيْسِيرٍ مِنَ الْإِرْقَاهِ وَرَأَاهُ حَالِيًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكَ حَالِيًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الباقی: لا یثبت. وقال المنذری: غیر ان الحديث فی اسنادہ اضطراب. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۱۶۰)].

(۲۳۴۶۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہ کے پاس نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سفر کر کے پہنچے کیونکہ وہ مصر میں رہتے تھے وہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ اپنی ادنیٰ کھینچ رہے تھے آنے والے نے کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے ارادے سے نہیں آیا میں تو صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا آنے والے نے دیکھا کہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ شہر کے گورنر ہونے کے باوجود پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بہت زیادہ ناز و نعمت سے رہنے سے منع فرمایا ہے پھر آنے والے نے انہیں برہنہ پا دیکھا تو کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ برہنہ پا بھی نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کبھی کبھار جوتی پہن لیا کریں۔

حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قُلَيْبٍ أَبُو الْخَطَّابِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالَ لَقَالُوا أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَمَّرَ الْمُسْلِمُ كَانَ خَيْرًا لَهُ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ بَيِّنًا إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَكَثْرَةَ الشَّرْطِ وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَنَشْنَأَ يَنْتَحِلُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَسَفَكَ الدِّمَ [انظر: ۲۴۴۷۳].

(۲۳۴۷۰) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن مجھے چھ چیزوں کا خوف ہے: بیوقوفوں کی حکومت، انصاف کا فروخت ہونا، کثرت سے شرطیں لگانا، قطع رحمی ایسی نسل کی افزائش جو قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالے گی اور خوریزی۔

(۲۴۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أُنَاثَا سُفْهَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَذْخُلُ كُلِّي أَوْ بَعْضِي قَالَ أَذْخُلُ كُلَّكَ لَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا مَكِينًا فَقَالَ لِي يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ أَعِيدُ سِتًّا قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ خُذْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ ثُمَّ مَوْتُ يَأْخُذُكُمْ تَقْعَصُونَ فِيهِ كَمَا تَقْعَصُ الْغَنَمُ ثُمَّ تَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ثُمَّ يَأْتِيَكُمْ بَنُو الْأَصْفَرِ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ ثِنَا عَشَرَ أَلْفًا

(۲۳۴۷۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی ﷺ اس وقت عردگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا، پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا، پھر بکریوں میں موت کی دوا جس طرح پھیلتی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی، پھر فتنوں کا ظہور ہوگا، اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینار بھی دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا، پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَفَافُ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُفْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ وَذُو الْكَلَّاحِ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ فَقَالَ لَهُ عَوْفُ عِنْدَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَقَالَ ذُو الْكَلَّاحِ أَمَا إِنَّهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ أَصْلَحِ النَّاسِ فَقَالَ عَوْفُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُتَكَلِّفٌ

(۲۳۴۷۲) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ يَا طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ فَالْوَالِمِ تَقُولُ هَذَا أَلَيْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَزِيدُهُ طَوْلُ الْعُمُرِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ بَلَى لَفَدْكَ مِثْلَ حَدِيثٍ وَكَيْفَ [راجع: ۲۴۴۷۰]

(۲۳۴۷۳) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں؟ پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۴۷۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ ذِي الْكَلَّاعِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْقَصَاصُ ثَلَاثَةٌ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُحْتَاطٌ [انظر: ۲۴۵۰۲]

(۲۳۳۷۴) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَهَمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِّ وَالْبُرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الْقُوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ [صححه مسلم (۵۶۳)، وابن حبان (۳۰۷۵)]. [انظر: ۲۴۵۰۱]

(۲۳۳۷۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما“ اس پر رحم نازل فرما“ اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما“ اس کا ٹھکانہ باعزت جگہ بنا“ اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما“ اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے“ اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو میل پیکل سے صاف کر دیتا ہے“ اس کے گھر سے بہترین گھر“ اس کے اہل خانہ سے بہترین اہل خانہ اور اس کی بیوی سے بہترین بیوی عطا فرما“ اسے جنت میں داخل فرما“ جہنم سے محفوظ فرما اور عذاب قبر سے نجات عطا فرما۔

(۲۴۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْقَصَا وَلَهُ الْمَسْجِدُ أَقْنَاءُ مُعَلَّقَةٌ فِيهَا قِنُوفٌ فِيهِ حَشَفٌ فَعَمَزَ الْقِنُوفَ بِالْقَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدْعُنَهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسَّبَاعَ قَالَ وَكُنَّا نَقُولُ إِنَّ هَذَا لِلَّذِي تُسَمِّيهِ الْعَجَمُ هِيَ الْكُرَاكِي [صححه ابن حبان (۶۷۷۴)، والحاكم (۲۸۵/۲)]. قال

الألباني حسن (ابو داود: ۱۶۰۸، ابن ماجه: ۱۸۲۱، النسائي: ۴۳/۵). [انظر: ۲۴۴۹۹]

(۲۳۳۷۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا، مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لگے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا، اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا قامت کے درگدگ کھجوریں کھا کر اپنے گھر میں لے گیا۔

پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑے رکھو گے۔

(۲۴۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَلِیحِ الْهَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعٌ لَا يَحُلُّ لَهُمْ عُقْدَةٌ وَلَيْلَتُهُ جَمْعَاءَ لَا يَحُلُّ عُقْدَةً إِلَّا لِصَلَاةٍ حَتَّى تَزُولُوا أَوْسَطَ اللَّيْلِ قَالَ فَرَكِبَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَ رَحْلَهُ قَالَ فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِ فَتَطَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا إِلَّا نَائِمًا وَلَا بَعِيرًا إِلَّا وَاحِدًا جَرَانَهُ نَائِمًا قَالَ فَتَطَاوَلْتُ فَتَطَرْتُ حَيْثُ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلَهُ فَلَمْ أَرِهِ فِي مَكَانِهِ فَخَرَجْتُ أَنْتَعِلِي الرَّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ثُمَّ مَضَيْتُ عَلَى وَجْهِهِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ فَسَمِعْتُ جَرَسًا فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالْأَشْعَرِيِّ فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِمَا فَقُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هَرِيرُ كَهْرَبِ الرَّحَا فَقُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الصَّوْتِ فَلَا أَقْدَمُ اسْكُتْ لَمَضَى قَلِيلًا فَاقْبَلْ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعْنَا إِذْ لَمْ نَرَكَ وَابْتَعْنَا أَرَاكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَبَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يَصِفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نَذْكُرُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ مَضَيْنَا لِيَسْجِيءَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُخْبِرُهُمَا بِالَّذِي أَخْبَرَنَا بِهِ فَيَذْكُرُونَهُ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ فَيَقُولُ فَإِنَّكُمْ مِنْهُمْ حَتَّى انْتَهَى النَّاسُ فَأَضْبُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنَّهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا [انظر: ۲۴۵۰۳، ۲۴۵۰۴، ۲۴۵۰۱۰].

(۲۴۴۷۷) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ کرام آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ

آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ هِذَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا وَعَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَأَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَمَرُّوا عَلَيْنَا قَوْمٌ قَدْ نَحَرُوا جُزُورًا فَقُلْتُ أَعَالِجُهَا لَكُمْ عَلَى أَنْ تُطْعِمُونِي مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فَطَعِمُونِ مِنْهَا فَعَالِجُهَا ثُمَّ أَخَذْتُ الْيَدِیَ أُعْطُونِي فَأَتَيْتُ بِهِ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَتَانِي أَنْ يَأْكُلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَتَانِي أَنْ يَأْكُلَ ثُمَّ إِنِّي بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لِي فَفُتِحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَنْتَ صَاحِبُ الْجُزُورِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَزِدْنِي عَلَى ذَلِكَ

(۲۴۷۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کسی غزوے پر روانہ ہوئے ہمارے امیر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں بھوک نے ستایا، اسی دوران ایک قوم پر گزر ہوا، جنہوں نے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا، میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اس کا گوشت لا کر دیتا ہوں، شرط یہ ہے کہ تم مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ گے، چنانچہ میں نے اسے اٹھالیا، پھر انہوں نے مجھے جو حصہ دیا تھا، اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا، پھر میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گیا لیکن انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور اسے کھانے سے انکار کر دیا، پھر فتح مکہ کے موقع پر مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اونٹ والے تم ہی ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔

(۲۴۷۹) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُتُوكَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ وَهُوَ لِي فَسَطَّاحٌ أَوْ قَالَ قَبَّةٌ مِنْ أَدَمَ قَالَ فَسَأَلْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ فَقُلْتُ أَدْخُلْ فَقَالَ أَدْخُلْ قُلْتُ كُلِّي قَالَ كُلِّكَ قَالَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا هُوَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا مَكِينًا

(۲۴۷۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں سحری کے وقت داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ، چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی ﷺ اس وقت عذی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے۔

(۲۴۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْدًا فَاسْتَاكَ ثُمَّ

تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَفُتِّ مَعَهُ قَبْدًا فَاسْتَفْتَحَ الْبَقْرَةَ لَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ لَسَّالًا وَلَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَوَدَّدُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَتْ رَاكِعًا يَقْبِضُ قِيَامِهِ يَقُولُ لِي رُكُوعِي سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ لَفْعَلٍ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سب سے پہلے مسواک کی، پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے سورۃ بقرہ شروع کر دی، اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے، پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ کہتے رہے، پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی اور اس میں بھی اسی طرح کیا۔

(۲۴۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَيْقُ بْنُ مَوْلى بَنِي فِرَازَةَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قُرْظَةَ وَكَانَ ابْنُ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أَيْمَتِكُمْ مَنْ تَحِبُّوهُمْ وَيُحِبُّوكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَاجِيهِمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا لَكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا وَمَنْ وَلَّى عَلَيْهِ أَمِيرٌ وَالِ فَرَأَاهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ بَدَأًا مِنْ طَاعَةٍ [صححه مسلم (۱۸۵۵)].

[انظر: ۲۴۵۰۰]

(۲۳۳۸۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے، تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے، تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں؛ جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر حکمران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۴۸۲) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ مَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ الْفَقْرُ تَعَالَفُونَ أَوْ الْعَوَزُ أَوْ تَهْمُكُمْ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِحٌ لَكُمْ أَرْضَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَتُصَبُّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يُزِيغَكُمْ بَعْدِي إِنْ أَزَاعَكُمْ إِلَّا مَنِي

(۲۳۳۸۲) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ فحش و فاحشہ یا تمکدتی سے ڈرتے ہو کیا تم دنیا کو اس درجہ اہمیت دیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سر زمین فارس و روم کو فتح کروادے گا اور تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی، حتیٰ کہ تمہیں میرے بعد کوئی چیز ٹیڑھا نہ کر سکے گی، اگر کوئی چیز ٹیڑھا کرے گی تو وہ دنیا ہی ہوگی۔

(۲۴۴۸۳) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ قَالَ حَدَّثَنِي بِحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمُقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبَى اللَّهِ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قُلْتُ حَسْبَى اللَّهِ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَكُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبَى اللَّهِ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ [قال الألبانی: ضعيف (ابوداود: ۳۶۲۷)]

(۲۳۳۸۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا، وہ فیصلہ جس کے خلاف ہوا اس نے واپس جاتے ہوئے کہا ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس سے پوچھا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا اس نے کہا کہ میں نے ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ کہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیوقوفی پر ملامت کرتا ہے، تم غفلندی سے کام نہ لیا کرو پھر بھی اگر مغلوب ہو جاؤ تو اس وقت ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ کہا کرو۔

(۲۴۴۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ عَنْ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا كَيْسَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدِ لَهُمْ فَكُفِّرُوا دُخُولَنَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَرُونِي الثِّيَّ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ اللَّهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ أَيْدِيهِ السَّمَاءِ الْغُصْبَ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِ قَالَ فَاسْكُتُوا مَا أَجَابَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ لَكَتْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى أَمْتُمْ أَوْ كَذَبْتُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا أَنْ نَخْرُجَ نَادَى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا كَمَا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَاقْبَلْ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَيْ رَجُلٍ تَعْلَمُونَ فَيَكُومُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنْكَ وَلَا أَفْقَهُ مِنْكَ وَلَا مِنْ أَبِيكَ قَبْلَكَ وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ أَبِيكَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ لَهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي التَّوْرَةِ قَالُوا كَذَبْتَ ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَالُوا فِيهِ شَرٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ لَنْ يَقْبَلَ قَوْلُكُمْ أَمَّا أَنَا فَتَشْتَوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا أَنْتُمْ وَلَمَّا آمَنَ كَذَبْتُمُوهُ وَقُلْتُمْ لَهُ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يَقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا

وَجَلَّ فِيهِ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ لَأَمُنَ
وَأَسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [صححه ابن حبان (۷۱۶۲)، والحاكم (۴۱۵/۳)] قال شعيب:
[اسنادہ صحیح]

(۲۳۳۸۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا یہ یہودیوں کی عید کا دن تھا ہم لوگ چلتے چلتے مدینہ میں ان کے ایک گرجا گھر میں پہنچے انہوں نے ہمارے وہاں آنے کو اچھا نہیں سمجھا نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے بارہ آدمی ایسے دکھا دو جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں آسمان کی اس چھت تلے جتنے یہودی رہتے ہیں اللہ سب سے اپنا وہ غضب دور فرما دے گا جو ان پر مسلط ہے لیکن وہ لوگ خاموش رہے اور ان میں سے کسی نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ان کے سامنے دہرائی تاہم کسی نے بھی جواب نہ دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ انکار کرتے ہو حالانکہ خدا کی قسم! میں ہی حاضر ہوں میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم ایمان لاؤ یا تکذیب کر دو پھر نبی ﷺ واپس چل پڑے میں بھی ہمراہ تھا ہم اس کنیسے سے نکلنے ہی والے تھے کہ پیچھے سے ایک آدمی نے پکار کر کہا اے محمد! (ﷺ) رکیے نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس شخص نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے درمیان کس مرتبہ کا آدمی سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا! ہم لوگ اپنے درمیان آپ سے بڑھ کر کسی کو کتاب اللہ کا عالم اور فقیہ نہیں سمجھتے اسی طرح آپ سے پہلے آپ کے آباؤ اجداد کے متعلق بھی ہمارا یہی خیال ہے اس نے کہا کہ پھر میں اللہ کو سامنے رکھ کر گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو انہوں نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو پھر اس کی مذمت بیان کرنا شروع کر دی نبی ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی ابھی تو تم نے اس کی خوب تعریف کی ہے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم اس کی تکذیب کرنے لگے اور اس کے متعلق نازیبا باتیں کہنے لگے لہذا تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی۔

لہذا اب ہم وہاں سے نکلے تو تین آدمی ہو گئے تھے نبی ﷺ، میں اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اے حبیب! ﷺ آپ فرمادیجئے یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو تم اس کا انکار کرتے رہو اور بنی اسرائیل ہی میں سے ایک آدمی اس کی گواہی دے اور ایمان لے آئے تو تم تکبر کرتے ہو بیشک اللہ عالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

(۲۴۴۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نُسَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَوْفُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ قَالَ قُلْتُ كَلَى قَالَ بَلْ كُنْتُ قَالَ يَا عَوْفُ اغْدُدْ بَيْنَا بَيْنَ بَدَى السَّاعَةِ أَوْ لَهْنٍ مَوْتِي قَالَ

فَاسْتَبَقْتُ حَتَّى جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَكِّنُنِي قَالَ قُلْتُ إِحْدَى وَالْثَانِيَةَ فَتَحُ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ قُلْتُ النَّبِيَّ وَالْثَالِثَةَ مَوْتَانِ يَكُونُ فِي أُمْتِي يَأْخُذُهُمْ مِثْلُ فَعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ ثَلَاثًا وَالرَّابِعَةَ لِنِسْءِ تَكُونُ فِي أُمْتِي وَعَظَمَهَا قُلْ أَرْبَعًا وَالْخَامِسَةَ بِقِيصِ الْمَالِ فَيَكُمُ حَتَّى إِنْ الرَّجُلُ لَيُعْطَى الْمِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا قُلْ خَمْسًا وَالسَّادِسَةَ هُدْنَةً تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ عَلَى لَمَاقِينَ غَايَةً قُلْتُ وَمَا الْغَايَةُ قَالَ الرَّأْيَةُ تَحْتَ كُلِّ رَأْيَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَسَطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [اخرجه الطبرانی (۷۲). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۲۳۳۸۵) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عمرگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے اور مسلمانوں کا مرکز اس زمانے دمشق کے شہر "غوطہ" میں ہوگا۔

(۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ فِيءٌ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَقَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَقًّا وَاحِدًا فَدُعِينَا وَكُنْتُ أَدْعِي قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَقَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دَعَا بَعْمَارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَعْطَانِي حَقًّا وَاحِدًا فَكَيْفَتْ قِطْعَةً يَسْلِسُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَحْمِلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَقْعَتِهَا بِطَرَفِ عَصَاهُ ثُمَّ رَفَعَهَا وَهُوَ يَقُولُ كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَكْفُرُ لَكُمْ مِنْ هَذَا [صححه

الحاكم ۲/ (۱۶۰). قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۹۵۳). [انظر: ۲۴۵۰۵].

(۲۳۳۸۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ اسی قسم کے ایک موقع پر ہمیں بلایا گیا مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا چنانچہ اس دن بھی مجھے بلایا گیا اور نبی ﷺ نے مجھے دو حصے دے دیئے کیونکہ میں شادی شدہ تھا اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ایک حصہ عطا فرمایا آخر میں سونے کی ایک چین بچ گئی نبی ﷺ اسے اپنی لاشی کی نوک سے اٹھاتے تھے وہ گر جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ تمہارا اس وقت کیا عالم ہوگا جس دن تمہارے پاس ان چیزوں کی کثرت ہوگی۔

(۲۴۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيَّرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً إِلَى طَرَفِ الشَّامِ فَأَمَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَأَنْصَحُوا إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَمْثَادِ حَمِيرٍ فَأَوَى إِلَيْنَا وَحَلْنَا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا سَيْفٌ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ غَيْرُهُ فَتَحَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَلَمْ يَزَلْ يَحْتَلُ حَتَّى أَخَذَ مِنْ جِلْدِهِ كَهَيْئَةِ الْمِجَنِّ حَتَّى بَسَطَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ وَقَفَ عَلَيْهِ حَتَّى جَفَّ فَجَعَلَ لَهُ مُنْسِكَا كَهَيْئَةِ التَّرْسِ فَقَضَى أَنْ لَقِينَا عَدُوَّنَا فِيهِمْ أَنْحِلَاطٌ مِنَ الرُّومِ وَالْعَرَبِ مِنْ قُضَاعَةٍ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشَقَرٌ وَسَرْجٌ مُذَهَّبٌ وَمِنْطَقَةٌ مُطَهَّجَةٌ ذَهَبًا وَسَيْفٌ مِثْلُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَيَغْرِي بِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ الْمَدْدِيُّ يَحْتَالُ لِلذَّكَاءِ الرُّومِيِّ حَتَّى مَرَّ بِهِ فَاسْتَقْفَاهُ فَضَرَبَ عُرْقُوبَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ ضَرْبًا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ الْفَتْحَ أَقْبَلَ بِسَائِلٍ لِلسَّلْبِ وَقَدْ شَهِدَ لَهُ النَّاسُ بِأَنَّهُ قَاتِلُهُ فَأَعْطَاهُ خَالِدٌ بَعْضَ سَلْبِهِ وَأَمْسَكَ سَائِرَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى رَجُلٍ عَوْفٍ ذَكَرَهُ فَقَالَ لَهُ عَوْفٌ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَلْيُعْطِكَ مَا بَقِيَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَمَضَى عَوْفٌ حَتَّى أَتَى خَالِدًا فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى قَالَ لَمَّا يَمْنَعُكَ أَنْ تَذْفَعَ إِلَيْهِ سَلْبَ قَتِيلِهِ قَالَ خَالِدٌ اسْتَكْبَرْتُهُ لَهُ قَالَ عَوْفٌ لَئِنْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لَهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَهُ عَوْفٌ فَاسْتَعْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا خَالِدًا وَعَوْفًا فَأَعَادَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ يَا خَالِدُ أَنْ تَذْفَعَ إِلَيَّ هَذَا سَلْبَ قَتِيلِهِ قَالَ اسْتَكْبَرْتُهُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَذْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِعَوْفٍ فَجَرَّ عَوْفٌ بِرِذَائِهِ فَقَالَ لِيَجْزِيَ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْضَبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِي أَمْرِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَخَيَّرَ تَفْهِيمَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْصًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَةَ الْمَاءِ وَتَرَكَتْ كَذَرَهُ لَصَفْوَةِ لَكُمْ وَكَذَرَهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۵۳) وابوداود (۲۷۱۹)]. [انظر: ۲۴۴۹۷، ۲۴۴۹۸].

(۲۳۳۸۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس کموار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترک طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم

سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پنکھا بھی مقلوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور دیکھ سکا تو ان سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے مگراؤں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تھک چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں مگراؤں کے لئے ہیں۔

(۲۶۴۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمَعِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِیْرٍ عَنْ نَفِیْعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمَّسْ السَّلْبُ (۲۳۳۸۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولوں سے چھینے ہوئے ساز و سامان میں سے خمس نہیں نکالا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ سَيِّفًا مِنْهَا وَسَيِّفًا مِنْ عَدُوِّهَا [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۴۳۰۱) قال شعيب: اسناده حسن]

(۲۳۳۸۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ہرگز جمع نہیں فرمائے گا، ایک اس امت کی اپنی اور دوسری اس کے دشمن کی۔

(۲۴۴۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمِيلٍ الْجُمَيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَلَةَ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَظَرُ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ الْعِلْمِ أَنْ يُرْفَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ زَيْادُ بْنُ لَبِيدٍ أَيْرَفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ وَقَدْ عَلَّمَنَاهُ آبَاءَنَا وَبَنَاتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ لَأُظَنُّكَ مِنْ أَفْهَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَا عِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَقِيَ جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بِالْمُصَلَّى فَحَدَّثَهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَدَقَ عَوْفٌ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا رَفَعَ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ ذَهَابَ أَوْعِيَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي أَيُّ الْعِلْمِ أَوَّلُ أَنْ يُرْفَعَ قَالَ قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَكَادُ تَرَى خَاشِعًا

(۲۳۳۹۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا علم اٹھائے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے، ایک انصاری آدمی ”جس کا نام زیاد بن لبید تھا“ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان سے علم کو اٹھالیا جائے گا جبکہ ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اور ہم نے اسے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھا رکھا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو تمہیں اہل مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، پھر نبی ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی گمراہی کا ذکر کیا اور یہ کہ ان کے پاس بھی کتاب اللہ موجود تھی۔

اس کے بعد جبیر بن نفیر کی عید گاہ میں شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو جبیر نے انہیں حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور کہنے لگے کہ تمہارے ”علم کا اٹھالینے“ کا مطلب معلوم ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا علم کے برتنوں کا اٹھ جانا، پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا خشوع، حتیٰ کہ تم کسی خشوع والے آدمی کو نہ دیکھو گے۔

(۲۴۴۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتَانِ أَوْ أُخْتَانِ اتَّقَى اللَّهَ

(۲۳۴۹۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۴۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ الْأَسَجِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ حَدَّثَهُ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [النظر: ۲۴۴۹۴]۔

(۲۳۴۹۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ نَفَرٌ أَوْ سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ فَقَالَ لَنَا بَايعُورِي فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ بَايعْنَاكَ قَالَ بَايعُورِي فَبَايعَنَا فَأَخَذَ عَلَيْنَا بِمَا أَخَذَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ اتَّبَعَ ذَلِكَ كَلِمَةً خَفِيَةً فَقَالَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

(۲۳۴۹۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں چھ سات یا آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی چنانچہ ہم نے دوبارہ بیعت کر لی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی عہد لیا جو عام لوگوں سے لیا تھا، البتہ آخر میں آہستہ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(۲۴۴۹۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَعْقُوبَ أَخَاهُ وَابْنَ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ حَدَّثَهُمَا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [راجع: ۲۴۴۹۲]۔

(۲۳۴۹۴) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّحَضَّرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ

(۲۳۳۹۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافروں کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۴۴۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أُنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي خِدْرِ لَهُ فَقُلْتُ أَدْخُلْ فَقَالَ أَدْخُلْ قُلْتُ أَكَلْتُ قَالَ كُلْ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ أَمْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ أَوْ لَهَنَ وَفَاةً بَيْنَكُمْ قَالَ فَبَكَيْتُ قَالَ هُشَيْمٌ وَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا بَدَأَ ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفَتَحَ تَدْخُلُ بَيْتَ كُلِّ شَعْرٍ وَمَدَنِي وَأَنْ يَقْبِضَ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطِيَ الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا وَمَوْتَانِ يَكُونُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ وَهَذِهِ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً وَقَالَ غَيْرُ يَعْلَى فِي سِتِّينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱۹۰) قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ وَهَذَا اسْنَادٌ ضَعِيفٌ].

(۲۳۳۹۶) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عہدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلتی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینار بھی دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ وَرَأَيْتُ مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَتَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جَلَدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْفَرٌ عَلَيْهِ سَرَجٌ مُذَهَّبٌ وَسِلَاحٌ مُذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغَرِّى بِالْمُسْلِمِينَ وَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ قَمَرًا بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرَفَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَفَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ السَّلْبَ قَالَ عَوْفٌ فَلَاتِيَتْهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهْتُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأَعْرِفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكَثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقَالَ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَقَانَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدُّهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو إِيَّيْ أَمْرَائِي لَكُمْ صَفْوَةٌ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَذَرُهُ [راجع: ۲۴۴۸۷].

(۲۳۳۹۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترک طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پٹکا بھی مخلوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی ﷺ کا روئے انور دیکھ سکا تو اس سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت

(اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے گمرانوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں گمرانوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۹۸) قَالَ الْمَلِكُ الْأَشْجَعِيُّ نَحْوَهُ [راجع: ۲۴۴۸۷].

(۲۳۳۹۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ يُعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَخَلَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَبِيَدِهِ عَصَا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ أَقْنَاءَ حَشَفٍ فَطَسَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقَنْوِ ثُمَّ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَلَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۷۶]

(۲۳۳۹۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں نبی ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا۔

(۲۴۵۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَاؤُنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُكُمْ وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَكُمْ الْخُمْسَ إِلَّا وَمَنْ عَلَيْهِ وَالْإِفْرَاءُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَلْيَكْفُرْ مَا أَتَى وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ [راجع: ۲۴۴۸۱]

(۲۳۵۰۰) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعا مانگ کر تمہاری مدد کریں گے۔

گئے، تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں، البتہ جس پر حکمران کوئی گورز مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتٍ قَالَ فَفَهَيْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالطَّلْحِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ [راجع: ۲۴۴۷۵]

(۲۳۵۰۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم نازل فرما، اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما، اس کا لہجہ نہ باعزت جگہ بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو سیل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔

(۲۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذِي كَلَّاحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَضَا صُ لَثَلَاةُ أَمِيرٍ أَوْ مَأْمُورٍ أَوْ مُخْتَالٍ [راجع: ۲۴۴۷۴]

(۲۳۵۰۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۵۰۳) حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِلْجَحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ عَرَسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَقْرَبَ كُلَّ رَجُلٍ مِائَةَ فِرَاعٍ رَاحِلِيَةٍ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى بَعْضِ الْأَبْلِي فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِئْتَهَا أَحَدٌ قَالَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَابْتِمَانٍ قُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا تَلْبَرِي غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي فَإِذَا مِثْلُ هَازِلِ الرَّحْلِ قَالَ امْكُثُوا يَسِيرًا ثُمَّ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَغَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمْتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نُنْشِدُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيْقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَرَعُوا وَقَفَدُوا بَنِيَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ مِنْ رَبِّي آتٍ فَغَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمْتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُنْشِدُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ

[الترمذی: ۲۴۴۱] . [راجع: ۲۴۴۷۷]

(۲۴۵۰۳) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چپکلی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی جہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَتَاخَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْخَأْنَا مَعَهُ فَلَمْ تَكُنْ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمِّي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۴۴۷۷]

(۲۴۵۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۵۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَقَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَقًّا [راجع: ۲۴۴۸۶]

(۲۴۵۰۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ۔

(۲۴۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ مَسْجِدَ حُمْصَ قَالَ وَإِذَا النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ قَالُوا كُنُفٌ بَقِصٌ

(۲۳۵۰۶) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةُ سَفْعَاءَ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّبَابِ وَالْوُسْطَى امْرَأَةً ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى إِيْتَامِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۵۱۴۹). قال شعيب: حسن لغيره ان شاء الله وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۵۰۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہو گئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَأَنْفَقَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَ أَوْ يَمُتْنَ إِلَّا كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ الثَّنَانِ قَالَ أَوْ الثَّنَانِ [راجع: ۲۴۴۹۱].

(۲۳۵۰۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ النَّهَّاسِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةُ سَفْعَاءَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ امْرَأَةً آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [راجع: ۲۴۵۰۷].

(۲۳۵۰۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہو گئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا أَظُنُّهُ أَبَا الْمَلِيحِ الْهَذَلِيُّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمِّي الْجَنَّةَ [راجع: ۲۴۴۷۷].

(۲۴۵۱۰) حدیث نمبر (۲۴۵۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

آخِرُ مُسْنَدِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ تَمَامُ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

الحمد لله! اللہ کے بے پایاں فضل و احسان سے آج مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۹ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۳۰ ہجری بروز پیر بعد نماز عشاء جلد عاشق کی تکمیل سے فراغت پائی۔

احقر

محمد ظفر غفرلہ

